ویڈیو اور ٹی وی کا شرعی استعمال

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

Marfat.com

لا تعاونوا علی الاثم والعدوان

جملہ حقوقِ ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

55795

ویڈیو اور ٹی وی کا شرعی استعمال

محرک وصاحبِ اجازت

حضرت پیر طریقت بدر اشرفیت

الحاج ڈاکٹر **سید محمد مظاہر اشرف** الاشرفی الجیلانی مدظلہ

(امیر حلقہ اشرفیہ رجسٹرڈ) پاکستان

تائید وتوثیق

مولانا **محمد منشا تابش** قصوری چشتی سیالوی

مرید کے ضلع شیخوپورہ

ناشر ملک شبیر حسین

سنِ اشاعت نومبر 2009ء/ ذیعقد 1430ھ

طابع اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

سرورق اے ایف ایس ایڈورٹائزرز لاہور
0345-4653373

قیمت -/220 روپے

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

Marfat.com

فہرست مضامین

مضمون	تحریر	صفحہ
منفرد و ممتاز تصنیف	پیر طریقت حضرت الحاج ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف صاحب الاشرفی الجیلانی 'امیر حلقہ اشرفیہ رجسٹرڈ پاکستان	5
مکتوب گرامی غزالی فرمان	حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ بانی انوار العلوم (ملتان)	10
تقریظ	حضرت علامہ سید عبدالرحمٰن بخاری ایم اے ریسرچ آفیسر قائداعظم لائبریری لاہور	11
وَيَخْلُقُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ	ادیب شہیر مولانا محمد منشاء تابش قصوری خطیب۔ مرید کے (شیخوپورہ)	17
الاستفتاء والجواب	جانشین محدث اعظم ہند کچھوچھہ شریف (بھارت)	25
السوالات	قائم مقام مفتی اعظم ہند بریلی شریف (بھارت)	30
الجواب	جانشین محدث اعظم ہند کچھوچھہ شریف (بھارت)	36
جواب الجواب	قائم مقام مفتی اعظم ہند بریلی شریف (بھارت)	63
ابتدائیہ	جانشین محدث اعظم ہند (بھارت)	127
باب نمبر1		34
باب نمبر2		142
باب نمبر3		160
باب نمبر4		164

Marfat.com

باب نمبر5	185
باب نمبر6	192
باب نمبر7	202
باب نمبر8	206
باب نمبر9	215
باب نمبر10	227
باب نمبر11	233
باب نمبر12	241
باب نمبر13	243
باب نمبر14	249
باب نمبر15	251
باب نمبر16	256
باب نمبر17	337
باب نمبر18	373
باب نمبر19	375
باب نمبر20	379
باب نمبر21	401
باب نمبر22	407

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

اسلامی شان و شوکت عظمت و رفعت کا سورج تقریباً" ۱۲ سو سال اپنی ضیاء پاشی کے بعد جب وقت مقررہ کے لئے غروب ہوا تو ہر طرف عالم کائنات میں مصنوعی روشنی پھیلتی نظر آئی۔ جن آنکھوں نے اصلی روشنی کو کبھی نہ دیکھا تھا ان کی آنکھوں کو مصنوعی روشنی ہی بھا گئی اور وہ اسے اصل روشنی سمجھ بیٹھے۔ جو زر و جواہر سے نا آشنا ہوتا ہے وہ امیٹیشن ہیرے اور بناوٹی سونے کو اصلی سمجھ کر دھوکا کھا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت کے عیاں ہونے کے بعد سوائے کف افسوس ملنے کے کچھ باقی نہیں رہتا۔

اسلامی۔تہذیب و تمدن تعلیم و تربیت قانون وعدالت عدل و انصاف غرض زندگی کے ہر شعبہ پر محیط اسلامی علم و فقہ سے لا علمی نے عقل و خرد انسانی کو ایسا گھیرا کہ وہ عارضی علم کو ابدی علم پر' دنیاوی علوم کو اخروی علوم پر' ناپائیدار مستقبل کو اصل مستقبل پر ترجیح دینے لگا۔ مصنوعی قوانین اور تہذیب و تمدن نے نہ صرف برراہ لوگوں 'گمراہ انسانوں کو کچھ دیر کے لئے اپنی آغوش میں لے لیا بلکہ دیندار طبقہ بھی اخروی علوم آفاقی احکامات حقیقی مستقبل سے ناآشنا نظر آنے لگا۔

ہر علم کی کمپوزیشن اس کا ڈھانچہ ہوتا ہے اور گرائمر اس کی روح

Marfat.com

ہوتی ہے۔ اس طرح اسلامی علوم کی روح اس کا فقہ ہے اور فقہی مسائل اسلامی معاشرہ' تہذیب و تمدن زندگی کے ہر گوشے کو اپنے حصار میں لئے ہوتے ہیں۔ شعبہ زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جس میں پیچیدہ مسائل نہ ہوں اور اسلامی فقہ ان پیچیدہ مسائل کا حل پیش نہ کرتا ہو۔ آئمہ مجتہدین اور فقہاء نے جس ذکاوت فہم ادارک کے ساتھ دن رات محنت کر کے حالات و کوائف کی روشنی میں اپنے اجتہاد سے مسائل دینیہ و دنیا کو حل کیا ہے وہ انہی کا حصہ تھا۔ کچھ عرصہ اجتہاد جمود کا شکار رہا اس دوران دنیاوی علوم اور مغربی تہذیب و تمدن کو خوب فروغ رہا اور مسلمان ہر طرف مغربی تہذیب کے دلدادہ ہو کر اپنے علم' اپنی تہذیب و تمدن کو بھلا کر مغربی تہذیب میں اس قدر گم ہو گئے کہ خود کو مغربی کہنے کے لئے بے تاب نظر آنے لگے۔ مسلمانوں کا ہر گھرانہ خواہ علماء کا ہو' مشائخ کا ہو یا درویش صفت سادہ مسلمان کا ہو سب ہی مغرب کی مصنوعی چمک دمک سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ ادھر مغرب نے وقت سے فائدہ اٹھا کر اپنے جھوٹے قوانین جو اخلاقی قدروں سے بے نیاز تھے وہ زبردستی تھونپ دیئے۔ اسلامی علوم و فنون کو فرسودہ بتا کر اپنے علوم کو بڑی باقاعدگی سے کم سن بچوں سے شروع کیا تاکہ وہ بڑے ہو کر اسلامی علوم سے بے بہرہ رہیں دنیاوی ترقی شاندار مستقبل کو اپنے علوم سے وابستہ کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان گھرانوں کا ہر فرد اپنے بچے کے دنیاوی ناپائیدار مستقبل کے لئے فکر مند ہو کر اسلامی علوم کو پس پشت ڈالنے پر مجبور ہو گیا لیکن پھر بھی کچھ سادہ مسلمان ایسے موجود رہے جن کو یہ مغربی سیلاب اپنے پانی میں نہ بہا سکا بلکہ ان اللہ کے نیک بندوں نے مغربی علوم و مغربی تحقیق کے سیلاب کا مقابلہ کرنے کی ٹھانی

Marfat.com

اور الحمد للہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوئے۔ مغربی ایجادات جن سے عقل انسانی کو مخبوط الحواس کر دیا تھا ان تحقیقات کو اور ایجادات کے استعمال کو یہ کہہ کر استعمال کرنے سے گریز نہ کیا کہ یہ اسلام کے خلاف ہے یا اسلامی قوانین و فقہ سے متصادم ہیں بلکہ اپنی ذہانت اور اجتہاد سے ان ایجادات کے استعمال کو شرعی طریقے پر استعمال کرنے کا سلیقہ' طریقہ بتایا اور امت مسلمہ کی رہنمائی فرمائی۔ وقت کے دھارے سے مسلمانوں کو الگ نہ ہونے دیا۔ آج کل سائنسی دور ہے اور تلوار کی جگہ بندوق' تیر کی جگہ گولی نے لے لی ہے۔ کیا آج بندوق کا مقابلہ تلوار اور گولی کا مقابلہ تیر کر سکتا ہے؟ نہیں آج سائنسی ایجادات نے مسلمانوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ کیا یہ ایجادات انسانوں کے لئے نہیں ہیں۔ جب ان کی افادیت پہ نظر ڈالتے ہیں تو ان ایجادات کا قائل ہونا پڑتا ہے تو پھر کیوں ان کو استعمال نہ کیا جائے؟ کیون نہ ان سے فائدہ اٹھایا جائے؟ کیا آج کوئی ٹیلیفون' ٹیلیگرام' فیکس' ٹیلیکس کی افادیت سے انکار کر سکتا ہے؟ اور اگر آج کوئی یہ کہے کہ ان تمام چیزوں سے فائدہ اٹھانا' ان کو استعمال کرنا حرام ہے تو آج کا مسلمان اور آج کا انسان یہ کہے گا کہ کہنے والا یا تو احمق ہے یا مخبوط الحواس ہے۔ اب صرف مسئلہ یہ ہے کہ ان ایجادات کا استعمال کیسے کیا جائے۔ چھری کا کام کاٹنا ہے خواہ سبزی کاٹی جائے یا کسی کا پیٹ پھاڑ دیا جائے۔ اس میں چھری کا قصور نہیں بلکہ استعمال کرنے والے کا قصور ہو گا۔ اگر کوئی فیکس پہ کسی کو گالیاں لکھ کر فیکس کر دے اور فیکس وصول کرنے والا یہ کہے کہ فیکس غلط ہے تو یہ اس کے علم کا قصور کہلائے گا۔ کیونکہ فیکس کا گالی سے کیا تعلق ۔ علی ھذا القیاس۔ ان حالات میں ضروری یہ تھا کہ ان

Marfat.com

ایجادات کو کس طرح استعمال کیا جائے کہ اسلام سے متصادم نہ ہوں۔ آج کل ٹی وی' ویڈیو' فوٹو گرافی اس قدر عام ہیں کہ کوئی گھران سے بچا نہ رہ سکا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ اب اگر یہ سب حرام ہیں تو ان سے کیسے بچا جائے یا ان کا استعمال کیسے ہو کہ اسلامی فقہ کے خلاف نہ رہے۔ یہ آج کا اہم سوال ہے۔

زیر نظر کتاب ویڈیو کا شرعی استعمال واقعی ایسے دور میں جب کہ غیر مسلم اور مغرب زدہ طبقہ طعنہ دیتے ہیں کہ اسلام میں ان مسائل کا حل نہیں ۔ ان کا جواب میں یہ کتاب ایک مثبت کردار ادا کرے گی اور دیگر محققین کو دعوت فکر دیتی ہے کہ اسی طرح سائنسی ایجادات پر تحقیق کر کے ان کا شرعی استعمال کا طریقہ بتایا جا سکے تاکہ امت مسلمہ ان ایجادات سے فائدہ بھی اٹھا سکے اور اس کا استعمال غیر شرعی اور غیر اسلامی بھی نہ ہو سکے۔

قابل تحسین ہیں حضرت شیخ الاسلام علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی جانشین حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی قدس سرہ کہ انہوں نے وقت کے تقاضے اور وقت کی پکار پر لبیک کہا اور ایک نایاب تحقیق کا اضافہ فرمایا۔ بے شک غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہ نے حضرت شیخ الاسلام کو رئیس المحققین کے خطاب سے نواز کر اہل سنت کے اس فاضل محقق کی دلجوئی فرمائی۔ کتاب میں حضرت نے اس مسئلہ کو جس خوبصورتی سے حل فرمایا ہے اور تمام نازک گوشوں کو اجاگر کر کے ان کا جس انداز میں حل فرمایا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے میں حضرت کو مزید ہمت توفیق

Marfat.com

عطا فرمائے اور مزید سائنسی تحقیقات ایجادات پر اپنی تحقیق کے ذریعہ ان کا شرعی استعمال بتانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حلقہ اشرفیہ پاکستان نے اب تک جتنی کتب شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے یہ کتاب ان تمام کتب میں منفرد ہے اور افادیت کے اعتبار سے ممتاز ہے۔

اس کتاب کی کمپوزنگ کے لئے میں عزیزی محمد رفیق اشرفی 'پروف ریڈنگ حافظ ابو سفیان صاحب مجددی کا اور ترتیب میں حضرت علامہ مولانا محمد منشاء تابش قصوری اشرفی چشتی سیالوی صاحب کا شکر گزار ہوں جن کے تعاون نے اس کتاب کو زیور طباعت سے آراستہ کیا۔ ملک برکات احمد نیاز سیالوی صاحب نے نظر ثانی کی اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت میں عظیم اجر عطا فرمائے۔

والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین

ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف اشرفی الجیلانی
امیر حلقہ اشرفیہ و مسند نشین سلسلہ اشرفیہ
پاکستان

Marfat.com

رئیس المحققین حضرت علامہ سید محمد مدنی الاشرفی الجیلانی دامت معالیہم

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ ۔ مزاج اقدس ؟

حضرت کا مکتوب گرامی شرف صدور لایا۔ یاد فرمائی کا بے حد شکریہ۔ جناب کے ارسال کردہ استفتاء وفتاویٰ کو بغور سنا تینوں فتاویٰ حضرت کی فہم وذکاء اور تحقیق وجستجو کا منہ بولتا شاہکار ہیں۔ بے شک جناب کی ذہانت اور استنباط لائق صد ستائش اور قابل تحسین وآفرین ہیں۔ آپ نے جس آسانی سے ایسے مشکل مسائل کو عام فہم انداز میں ڈھال کر حل فرمایا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ بزرگان دین اور علماء امت کے مختلف اقوال کو جس عمدگی سے بیان فرمایا ہے اور جس حسن وخوبی سے نبھایا ہے وہ آپ کی انشراح صدر اور علوم عقلی ونقلی میں مہارت تامہ کا مظہر اتم ہے۔ خصوصاً طرز استدلال اور انداز تحریر باعث رشک ہیں۔

میں ہر سہ فتاویٰ میں آپ سے متفق ہوں۔ بالخصوص ویڈیو کیسٹ' ٹی ۔ وی اور فلم کے بارے میں جس قدر عرق ریزی سے جناب نے تحقیق فرمائی اور پھر جس خوبصورتی سے ان حقائق کی روشنی میں جائز وناجائز صورتوں میں امتیاز کرتے ہوئے فتویٰ قلمبند فرمایا وہ قابل تقلید ہے۔ اسی طرح فوٹو کے مسئلے میں بھی حضرت نے علماء اہلسنت کے تمام اقوال کو پیش نظر رکھتے ہوئے ممنوع اور ناجائز صورتوں کو ممتاز فرماکر آپ نے حق واضح فرمادیا۔

نماز عشاء کے اوقات کے سلسلے میں' میں نے بھی ایک فتویٰ مرتب کیا تھا جو پیش خدمت ہے۔

میں بارگاہ عظمت پناہ میں صمیم قلب سے دعاگو ہوں کہ آپ جیسے اہل علم اور صاحب فہم وذکا حضرات کا سایہ اہلسنت پر تادیر قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ' آپ کا حامی وناصر ہو۔

والسلام مع الاحترام
سید احمد سعید کاظمی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

الحمد للہ یدعوا الی دارالسلام والصلو ۃ والسلام علی حبیبہ خیرالانام وعلی الہ وصحبہ ومن تبعہم الی یوم القیام۔

امابعد :

اسلام کی تشریعی فکر کا خزانہ "فقہ اسلامی" کہلاتا ہے۔ فقہ کی اساس وحی الٰہی' غایت فلاح انسانی اور منہاج دانش ایمانی ہے۔ امر کا ظہور قرآن و سنت کا ثمر' تعامل امت کا جوہر اور ائمہ اجتہاد کی فکری کاوشوں کا حاصل ہے۔ حق کی تلاش امر کا راستہ اور منشاء الٰہی کی دریافت اس کی منزل ہے۔ ابدی و آفاقی دین کا ایک جزو ہونے کے ناطے فقہ اسلامی ہر لحاظ سے جامع' مکمل اور ہمہ گیر ضابطہ حیات ہے۔ ایسا نظام قانون جو فرد کی تکمیل سے لے کر معاشرہ کی تعمیر تک' تزکیہ نفس سے لے کر سیاست ملی تک اور دنیوی سعادت سے لے کر اخروی فلاح تک زندگی کے ہر زاویے کو اجاگر کرتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ دین فطرت الہامی اصولوں کی ایک آبشار ہے جس سے فقہ کے لاکھوں کروڑوں احکام قطرہ قطرہ پھوٹ رہے ہیں اور زندگی کی روش روش مہکا رہے ہیں۔ سوچو تو اس کی گہرائی اور گیرائی حد ادراک سے باہر ہے اور دیکھو تو قواعد و ضوابط کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر بہہ رہا ہے مگر کمال یہ ہے کہ رنگا رنگ احکام کی جامعیت ایک حسین

Marfat.com

وحدت کی لڑی میں پروئی ہوئی اور لامحدود ضابطوں کی وسعت ایک مربوط نظام میں ڈھلی ہوئی ہے۔ سید امیر علی کے الفاظ میں :"یہ ایک بلند نظر مقصدیت اور انتہائی معقول عملیت کا شاہکار توازن لئے ہوئے ہے"۔ فقہ کے استنادی اور اجتہادی ماخذ نے اسے بیک وقت ثبات و تغیر کا حسن امتزاج بخشا اور حرکت و ارتقاء کے لامتناہی امکانات سے آراستہ کردیا ہے۔ لہٰذا اب زمانہ جتنے بھی رنگ بدل لے اور زندگی ارتقاء کے راستے پر جتنی بھی منزلیں طے کر لے فقہ اسلامی کی بیکراں وسعت انہیں اپنی آغوش میں سمو کر رہے گی اور یوں اسلام کی ابدی قانونی پوزیشن اور دینی سرمائے کا تحفظ' توسیع اور تفویض کا اہتمام حصہ اسلامی کے ذریعہ ہر عصرو عہد میں ہوتا رہے گا۔

لوگ کہتے ہیں فقہ اسلامی جمود کا شکار ہے اور عصر حاضر کے مسائل حل کرنے سے قاصر ہے لیکن اگر فقہ کی داخلی قوت نمو' اجتہاد کی بیکراں توانائی اور حرکت و ارتقاء کے لامتناہی امکانات پر نظر ہو تو یہ الزام بہت ہی بوگس محسوس ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بحیثیت علم و فن فقہ اسلامی کے اندر کبھی کوئی جمود آیا نہ اس امر کا کوئی امکان ہے۔ کیوں کہ فقہ کے داخلی امکانات زندگی کے تمام شعبوں پر محیط اور زمان و مکاں کی حدود سے ماوراء ہیں۔ اس کے اجزائے ترکیبی میں ثبات و تغیر کے متوازی عناصر نہایت خوبصورتی کے ساتھ یکجا ہیں اور زندگی کے پیہم بدلتے ہوئے تقاضوں کی تکمیل کے لئے اجتہاد کا عمل ہمیشہ جاری و ساری ہے۔ ہاں اگر کسی دور میں فقہاء کی اجتہادی صلاحیتیں زنگ آلود ہو کر کسی قدر جمود کا شکار ہو جائیں تو اسے علماء اور مفتیوں کا جمود کہا جائے گا نہ کہ فقہ اسلامی کا جمود اور ظاہر ہے کہ فقہاء کا جمود انسانوں کی خامی ہے نہ کہ دین الٰہی کا نقص۔

Marfat.com

اب اسے عمرانی شکست و ریخت کے مسلسل قدرتی عمل کا تاریخی موڑ کہیے یا بہت سے داخلی اور خارجی عوامل کی تخریبی سرگرمیوں کا نتیجہ کہ امت مسلمہ ایک طویل عرصہ تک تہذیب و تمدن اور فکر و عمل کے ہر محاذ پر اپنی عالمگیر سیادت و قیادت کا لوہا منوانے کے بعد اچانک زوال انحطاط کا شکار ہو گئی اور اس کی جگہ یورپی اقوام نے فکری بیداری کے بعد پورے تہذیبی عمل کی باگ ڈور اپنے ہاتھ لے لی۔ نتیجتہ" ساری دنیا کے مسلمان اپنے بزرگوں کے فکری و عملی ورثے سے کٹ کر اغیار کی سیاسی اور ذہنی غلامی کے تاریک ترین دور میں داخل ہو گئے۔ اس عرصے میں فکری اور تمدنی ارتقاء کے سب دھارے چونکہ مغرب سے پھوٹ رہے تھے اس لئے زندگی کے ہر دائرے میں آنے والے نت نئے تغیرات اور ان سے ابھرنے والے تمدنی مسائل کا کوئی اسلامی حل تجویز نہ کیا جا سکا۔ اس تہذیبی تعطل کا سب سے زیادہ اثر مسلمانوں کے فقہی سرمائے پر مرتب ہوا کیونکہ تقریبا دو سو برس تک دنیا کے کسی خطے میں اسلامی قانون اپنی حقیقی شکل میں نفاذ سے محروم رہا۔ اس دوران ہمارے بدیسی آقاؤں نے اپنے فکری پروپیگنڈے اور عملی اقدامات کے ذریعہ اسلامی قانون کے ازکار رفتہ ہونے کا گمان فاسد پھیلانے کی کوشش کی اور ساتھ ہی اپنے گھڑے ہوئے پست قوانین ہر طرف مسلط کر دیئے۔ یوں مسلمان ایک طویل عرصے تک اپنی عملی زندگی میں فقہ اسلامی کے معاشرتی اور تمدنی احکام سے محروم ہو کر رہ گئے۔

مقام شکر ہے کہ آج امت مسلمہ میں ہر طرف بیداری کی ایک لہر اٹھ رہی ہے اور یہ بیداری محض جوش و جذبہ تک محدود نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر اور ہمہ جہت عملی تحریک کا روپ دھار چکی ہے۔ اس بیداری کا

Marfat.com

سب سے نمایاں اور واضح رخ امت مسلمہ کے فکری احیاء اور دینی علوم کی نشاۃ ثانیہ میں ڈھل رہا ہے اور دینی علوم میں سرفہرست فقہ و شریعت کا علم ہے۔ قرآن سنت کے ابدی سرچشموں سے پھوٹنے والا سب سے پہلا علم بھی یہی تھا اور آج امت مسلمہ کے احیاء کا سب سے پہلا اور سب سے بڑا حوالہ بھی یہی ہے۔ دنیائے اسلام میں ہر طرف نفاذ شریعت کی جدوجہد ہو رہی ہے اور یہ جدوجہد اب رنگ لانے والی ہے۔ ایسے میں سب سے بڑی ضرورت فقہ اسلامی کی تدوین نو ہے اور یہی عصر حاضر کا اولین تقاضا۔

فقہ اسلامی کی تدوین ایک متنوع اور پیچیدہ کام ہے۔ اس کام میں بہت سی قوتیں اور بہت سے ادارے حصہ لیتے ہیں۔ اہل اجتہاد ' ارباب قضا اور اصحاب فتوی سبھی اپنا اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ مجتہدین اس کی بنیادیں بھرتے اور عمارت اٹھاتے ہیں۔ ارباب قضا اس کی نگہداشت اور استحکام کی ضمانت مہیا کرتے ہیں اور اصحاب فتوی اس کی توسیع و تفویض کا کام انجام دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے فتوی محض لوگوں کے دینی سوالات کا جواب دینے تک محدود نہیں بلکہ ایک مسلسل' متحرک اور تدریجی ارتقائی عمل ہے۔ یہ فقہی مسائل و احکام کو ہر علاقے کی تمدنی ضروریات سے ہم آہنگ کرنے اور ہر زمانے کے جدید مسائل کا شرعی حل دریافت کرنے کی سعی و کاوش سے عبارت ہے۔ اس لئے فتوی کا عمل بھی رک نہیں سکتا اسے ہمیشہ آگے بڑھنا اور پھیلنا ہے۔ جوں جوں انسانی تمدن میں نئے مسائل اور نئی پیچیدگیاں ابھرتی رہیں گی توں توں فقہی استنباط اور تحقیق و تدبر کا سلسلہ آگے بڑھتا رہے گا۔

عصر حاضر کی پیچیدہ مسائل کی فہرست بڑی طویل ہے۔ تاہم ایک سوال ایسا ہے جو بہت سے مسائل میں قدر مشترک کی حیثیت سے نمایاں ہو

Marfat.com

کر ابھرا ہے اور وہ سوال یہ ہے کہ "جدید سائنسی ایجادات کے شرعی استعمال کی نوعیت اور حدود کا تعین کیسے ہو؟" یہ سوال آج کے دور میں فقہی استنباط' اصول' تحقیق اور افتاد و اجتہاد کے شرعی منہاج کا سب سے اہم اور کلیدی نقطہ ہے اور اس حوالے سے ابھی ہمیں بہت کام کرنا ہے۔ جب تک اس سوال کو ہم اسلوب اجتہاد اور منہج تحقیق کی اعلیٰ سطح پر بنیادی' اصولی اور کلی حیثیت سے طے نہیں کریں گے ہمیں آئے دن فقہی جزئیات اور نئے تمدنی مسائل کے حل میں بہت سی پیچیدگیوں' الجھنوں اور اختلافات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ایسا ہی ایک پیچیدہ مسئلہ "ٹی وی اور ویڈیو" کے استعمال کی شرعی حدود سے متعلق ہے اور اس وقت جو کتاب زیر تبصرہ ہے وہ اسی موضوع پر لکھی گئی ہے۔

ہندوستان کے ممتاز عالم دین شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی میاں الاشرفی الجیلانی کی یہ تصنیف اپنی جگہ ایک منفرد اور قابل قدر پیشکش ہے۔ آپ کا تعلق کچھوچھہ شریف سے ہے۔ ۱۹۳۸ء میں پیدا ہوئے۔ دینی علوم میں گہری مہارت رکھتے ہیں۔ روحانیت اور دعوت و ارشاد کے ساتھ ساتھ تحریر' تقریر اور افتاء کی خدمات بھی انجام دے رہے ہیں۔ کئی بلند پایہ تصانیف منظر عام پر آچکی ہیں۔ پیش نظر کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے انتہائی اہم اور نازک مسئلہ پر ضخیم دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ نقطہ نظر کا فرق اور اختلاف رائے کا اظہار انتہائی شائستہ اور باوقار طریقے سے نبھایا ہے۔ گفتگو اور استدلال میں بڑی پختگی ہے۔ فقہی مسائل میں اختلاف رائے سے ہمیشہ غور و فکر اور تحقیق کی نئی راہیں کھلتی ہیں اور پیش نظر کتاب اس کا ایک جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ فکر و تدبر کی رسی اور علم و بصیرت کی گہرائی اس میں نظر آتی ہے۔ کتاب پر ایک نظر ڈالنے کے بعد میں اس

Marfat.com

نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہمارے علماء کرام آج کے تمام پیچیدہ سائنسی اور فنی مباحث کی گہرائیوں میں اترنے کی پوری پوری صلاحیت رکھتے ہیں اور کسی بھی مسئلہ کو اس کے تمام تر پہلوؤں کے ساتھ اپنے فکر و تدبر کے احاطے میں لا کر حل کر سکتے ہیں۔ یوں میں بلا خوف تردید یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ آج بھی علماء اسلام دنیا کے تمام ماہرین قانون سے بڑھ کر علم و بصیرت اور تحقیق و تدوین کے ہرگوشے میں نوع انسانی کی رہنمائی اور سیادت و قیادت کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اک ذرا مہمیز لگانے کی دیر ہے۔

ع ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

میں آخر میں اللہ رب العزت کے حضور اس التجا کے ساتھ اپنی بات سمیٹتا ہوں کہ الہ العالمین! اپنے محبوب پاک ﷺ کے دین متین کی بیش از بیش خدمت کے لئے اپنے محبوب ﷺ کے غلاموں کو ہمت، قوت اور فکر و عمل کی وحدت سے ہمکنار فرما اور علامہ سید محمد مدنی میاں الاشرفی الجیلانی کی اس علمی خدمت کو شرف قبولیت سے بہرہ ور فرما۔

آمین بجاہ نبیک سید المرسلین

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ خاتم النبین

وعلی الہ وصحبہ اجمعین والسلام

گدائے در حبیب ﷺ

سید عبدالرحمن بخاری

ریسرچ آفیسر قائداعظم لائبریری

باغ جناح لاہور

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم0

وَیخلُقُ ما لا تعلمُوْن

تحریر:
محمد منشا تابش قصوری۔لاہور مریہ ۔پاکستان

نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں انبیاء و مرسلین کا خاتم ہوں، پہلی شریعتوں کو منسوخ فرمانے والا، میرے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو گا، مجھے اللہ تعالیٰ نے آخری نبی بنا کر مبعوث فرمایا، قرآن کریم آخری الھامی کتاب اور دین اسلام اس کا پسندیدہ دین ہے، جس میں کسی قسم کی کوئی سختی نہیں، یہ دین امن و سلامتی کا حامل ہے، اس کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کے مکمل کرنے کا اعلان فرمایا،

حقیقتاً دین اسلام ہی انسان کے تمام تر دینی، دنیوی، معاشی، معاشرتی، اقتصادی، ثقافتی، اندرونی، بیرونی، اصولی، فروعی، تفریحی، روحانی اور مادی مسائل کا جامع حل پیش فرماتا ہے انسان کا صحیح خیر خواہ اور ہمدرد بلکہ دنیا و آخرت میں کامیابی کا ضامن ہے، یہی دین انسانیت کی جان اور معراج ہے اس کے احکام زینتِ ایمان و ایقان ہیں البتہ نیت کا صحیح ہونا شرط ہے، کیونکہ انما الاعمال بالنیات، قرآن کریم اور رسول رؤف رّحیم ﷺ، اشیاء کی حلت و حرمت بیان فرما چکے ساتھ ہی رب رحمٰن اپنے عفو و کرم کی بشارت عطا کر چکا ہے، تاہم جن امور کے متعلق نص اور شارع علیہ السلام خاموش ہیں ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے تعامل صحابہ، اجماع امت اور قیاس ائمہ سے رہنمائی حاصل کی جاتی رہی، انہی ادلہ ء اربعہ کی روشنی میں علماء امت، پیش آنے والے جدید مسائل کا حل تلاش کرتے آرہے ہیں، اخلاف نے اسلاف کے نقوش و خطوط کو حرز جان بنایا، ہر زمانے میں نئے نئے مسائل ظہور پذیر ہوئے جن کا حل اہل علم و عمل نہائیت احسن طریق سے اجاگر کرتے آرہے ہیں۔

حضور سید عالم ﷺ نے اپنے ظاہری زمانہ مبارک سے متعلق ارشاد فرمایا خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ۔(الحدیث) سب سے بہترین زمانہ میرا ہے اور پھر ان لوگوں کا جو میرے زمانہ سے متصل اور پھر جو ان کے زمانے سے متصل، اس زمانہ ء خیر میں بھی ہمیں بعض امور میں اختلاف نظر آتا ہے مثلاً غزوہ ء بدر کے قیدیوں کے بارے جب نبی کریم (ﷺ) نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مشورہ طلب فرمایا تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللّٰہ تعالی علیک وسلم ان قیدیوں کو ہر ایک مسلمان رشتہ دار کے سپرد کر دیا جائے اور وہ اپنے ہاتھوں اس کا کام تمام

Marfat.com

کر دیں، اس تجویز کے بر عکس سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیک وسلم قیدیوں سے نرمی برتیں فدیہ وغیرہ لے کر رہا کر دیا جائے امید ہے اس طریقہ سے متاثر ہو کر یہ از خود یا پھر ان کی اولاد اسلام کی نعمت سے آراستہ ہو سکتی ہے چنانچہ صدیقی تجویز پر قیدیوں کو رہا کر دیا گیا۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی رائے کے خلاف تجویز پر کسی قسم کی ناراضگی یا شکر رنجی اختیار نہ کی بلکہ اسے سراہتے ہوئے عملاً بھرپور تائید فرمائی۔

رحماء بینھم کی ایک تفسیرِ جمیل

ہیں اشداء علی الکفار اصحابِ رسول

تابش قصوری

صلوۃ التراویح کی جماعت، نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ ء خلافت میں قائم نہ کی گئی، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ ء خلافت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے امیر المؤمنین سے مشورہ کئے بغیر نماز تراویح باجماعت کا آغاز فرما دیا، جب حضرت امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ روح پرور منظر دیکھا تو بے اختیار پکار اٹھے نعم البدعة هذا، یہ کتنی اچھی بدعت ہے واضح رہے کہ یقیناً یہ عمل صحابہ کرام اور خود فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے لئے تو بدعت حسنہ کے زمرہ میں آتا ہے مگر بعد میں آنے والی تمام امت کے لئے اسی نعم البدعۃ کو سنت قرار دیا گیا، بمصداق فرمانِ سید عالم صلی اللہ تعالی وسلم علیکم بالسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین○ نیز سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے علم شریف کے باعث قیامت تک ظہور پذیر ہونے والے جملہ مسائل سے آگاہ تھے اور اپنی امت کے علماء کرام کی مسائل کے حل میں مساعی جمیلہ نیز علمی تفاوت کے سبب، ہونے والے اختلاف کا بھی علم رکھتے تھے بناءً علیہ آپ نے امتِ مرحومہ کی حوصلہ افزائی اور علماءِ کرام کی عزت و حرمت کو برقرار رکھنے کے لئے فرمایا

"اختلاف علماء امتی رحمۃ" "(مسائل کے حل میں) میری امت کے علماء کا اختلاف رحمت ہے، قرآن کریم میں علمی تفوق کو یوں بیان کیا گیا ہے فوق کل ذی علم علیم○ ہر علم والے سے بڑا علم والا ہے" اس سے بڑھ کر علماء کرام کے لئے اور کیا خوش نصیبی ہو سکتی ہے کہ شارع علیہ السلام، علما کرام کے درمیان اختلاف کو رحمت قرار دیں اور قرآن کریم ان کی علمی برتری کا اظہار کرے، مسلکی اختلاف کے سلسلہ میں رحمتِ حق کے ظہور کا ایک اہم تاریخی واقعہ ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی علیہ الرحمۃ حضرت امام طحاوی علیہ الرحمۃ کے متعلق

Marfat.com

نبر اس میں رقمطراز ہیں،

امام طحاوی ابتداءً شافعی المذھب تھے، ایک دن انہوں نے کتب شافعیہ میں پڑھا، جب حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو بچہ نکالنے کیلئے اس کے پیٹ کو چیرا نہیں جائے گا، بر خلافت مذھب ابو حنیفہ، اور امام طحاوی کو مذھب حنفی کے مطابق اس کی فوت شدہ والدہ کے پیٹ کا آپریشن کر کے نکالا گیا تھا، امام طحاوی نے اپنے مذھب شافعی کا یہ حکم پڑھتے ہی شافعیت ترک کر کے حنفیت کو اختیار کر لیا، اور پھر مسلکِ حنفیت کے عظیم امام و مجتہد مشہور ہوئے،

مذکورہ تمہیدی کلمات کے بعد راقم ویڈیو اور ٹی وی، کے سلسلہ میں بعض گزارشات پیش کرنے کی جسارت کرتا ہے ممکن ہے عوام استفادہ کریں اور خواص دعاؤں سے نوازیں۔

دورِ جدید میں ہزارہا سائنسی ایجادات کا ظہور ہو رہا ہے جن کا زمانہ نبوی تو کجا سینکڑوں سال بعد تک انسان کو ان کے نام و نشان کا تصور بھی نہیں تھا، بعض ایجادات تو ابھی کل کی بات ہے کہ منصۂ شہود پر ظہور پذیر ہوئیں، جن کا ہمارے اسلاف کو گمان تک نہ تھا اور ہم ان سے مستفیض ہو رہے ہیں، تاہم ان میں بعض ایجاداتِ جدیدہ ایسی بھی ہیں جن کے استعمال کے بارے عوام مسلمین، علمائے کرام اور مفتیانِ عظام سے حکمِ شرع معلوم کرنے لگے، تو انہوں نے اپنے اپنے علم و فراست اور خداداد صلاحیتوں نیز تقویٰ وورع کے پیش نظر جواز و عدم جواز مباح و مکروہ بلکہ حرام و حلال کے فتوؤں سے رہنمائی فرمائی، مثلاً

نماز میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال، چلتی ریل گاڑی میں نماز پڑھنے کا حکم، دھاتی چین والی گھڑی باندھ کر نماز کی ادائیگی کا مسئلہ، تعلیم جدیدہ و کتابتِ نسواں پر عمل، خصوصاً ویڈیو، اور ٹی وی دیکھنے کا حکم وغیرہ۔

ان جیسے بکثرت جدید مسائل پر عالم اسلام کی مقتدر شخصیات نے اپنے اپنے علم و فضل کو بروئے قلم لاتے ہوئے مسلمانانِ عالم کی رہنمائی میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا، ہر صاحبِ علم و فتویٰ نے عقلی و نقلی دلائل سے اپنے فتاویٰ مرتب کئے، اس طرح اچھا خاصا علمی ذخیرہ وجود میں آیا، ہر دو قسم کے فتوؤں (جائز و ناجائز) پر مسلمان عمل پیرا ہیں۔ علماء کرام کے ایسے علمی اختلاف سے ہر دو قسم کے عمل پیرا گروہ رحمت سے مستفیض ہو رہے، نیز امید ہے دونوں قسم کے مفتیانِ اسلام اپنی اپنی صائب رائے و کاوش کے باعث یقیناً مستحقِ اجر و ثواب اور حامل صواب ہوں گے۔

حال ہی میں راقم السطور کو حضرت شیخ الاسلام علامہ الحاج سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی دامت برکاتہم جانشین محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی ایک نہایت دلچسپ، اچھوتی،

Marfat.com

نرالی، تحقیقی علمی، معلوماتی بلکہ سائنسی کتاب "ویڈیو۔ ٹی وی کا شرعی استعمال" نظر نواز ہوئی من الاول الی آلاخر مطالعہ کیا، تو میرے وجدان نے فیصلہ کیا کہ یہ کتاب اس سلسلہ میں بڑی اہمیت کی حامل اور علمی دولت سے مزین ہے، علمائے ملت اسلامیہ اور مفتیانِ امت محمدیہ کو بالاستیعات پڑھنی چاہیئے۔ تاکہ جدید دور کے مفتیان عظام فتاویٰ کے لئے استفاضہ کر سکیں۔

اسی کتاب سے یادگار اعلیٰ حضرت بریلوی حضرت مولانا علامہ الحاج محمد اختر رضا خان صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم کے قائم کردہ سوالات بھی دیکھے۔ جن پر حضرت مدنی میاں مدظلہ' نے خوب روشنی ڈالی ہے۔ راقم ان سے صرف نظر کرتے ہوئے چند معلوماتی حقائق پیش کرتا ہے ممکن ہے قبولیت کا شرف پائیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں انسان کے لئے سواریوں وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے وہاں ان کے فوائد و منافع سے بھی آگاہ فرمایا، جسے عام فہم انداز میں یوں بیان کیا جاسکتا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے! لوگو! سن لو جو کچھ تم اپنے زمانے میں آرام و آسائش، خورد و نوش اور زیب و زینت کی اشیاء دیکھ رہے ہو ان کے علاوہ میں ایسی چیزیں بھی تخلیق کروں گا جن کا تجھے علم و شعور تک نہیں ویخلق ما لا تعلمون (پ ۱۴ آیت نمبر ۸ سورہء نحل)

ان جدید تخلیقات میں طیارے، ہیلی کاپٹر، گاڑیاں، لاریاں، میزائل، بمبار طیارے، ریڈار، سامان حرب و ضرب، الیکٹریشن کا سامان، ٹیلی فون، فیکس، کمپیوٹرز، کیمرے، ٹیپ ریکارڈ، ریڈیو، آڈیو کیسٹ، ویڈیو کیسٹ، وی سی آر، ٹی وی، انٹرنیٹ وغیرہ نہ جانے کیا کیا حیرت انگیز جدید ایجادات روزانہ حشرات الارض کی طرح ظہور پذیر ہیں، جو انسان کے لئے باعث عزو شرف اور موجبِ زیب و زینت ہیں۔

اب ان کے استعمال مسلمان کے لئے حکم شرعی کیا ہے؟ یہ کون بتائے؟ ظاہر ہے علمائے امت محمدیہ علیہ التحیہ والثناء اور مفتیان ملت اسلامیہ کی طرف ہی رجوع کرنا پڑے گا، ہاں البتہ بعض چیزوں کا استعمال تو بدیہی طور پر جائز ہے مگر بعض اشیاء کے متعلق عام مسلمان از خود عمل نہیں کر سکتے تاوقتیکہ وہ ذمہ دارانِ شریعت سے شرعی حکم حاصل نہیں کر پاتے، ایسے ہی مسائل میں ریڈیو اور ٹی وی کا مسئلہ ہے، خیال رہے جن امور پر شریعت نے عام حالت میں بھی مسلمان کو پابند کر رکھا ہے ویڈیو اور ٹی وی پر بھی وہ پابندی برقرار ہے گی یعنی مرد و زن کا خوشی و غمی، شادی و ماتم، سفر و حضر، سکول و کالج اور مزار و بازار میں میل جول، اور اختلاط پر ہر حالت میں پابندی ہو گی جس طرح غیر محرم کو عام حالت میں عورت سے تفریح وغیرہ جائز نہیں، اسی طرح ویڈیو کا وی سی آر کے

Marfat.com

ذریعہ ٹی وی پر دیکھنا بھی درست نہیں، یوں عمومی حالت میں ٹی وی پر خلافِ شریعت افعال کی تائید ، توثیق نہیں کی جاسکتی۔

نیز یہ بھی واضح رہے کہ ویڈیو میں کوئی تصویر اس کے فیتے پر نظر نہیں آتی حتیٰ کہ جدید ترین طاقتور خوردبین سے بھی دیکھنے کی کوشش کریں تو ناکام رہیں گے۔ البتہ ویڈیو کیسٹ کو جب وی سی آر میں فٹ کر کے ٹی۔وی سے سیٹ کریں گے تو سکرین پر جیسے خارج میں اس کی حرکات و سکنات کو کیچ کیا گیا ہو گا بعینہٖ سکرین پر ساقط و جامد، متحرک و ساکن وغیرہ دکھائی دیں گی۔ مشہور ہے جنس بدل جائے حکم بدل جاتا ہے۔ لہذا ویڈیو کی ریل یا فیتے پر تصویر کا الحاق درست نہیں ہو گا معاملہ ٹی وی سکرین پر تصاویر نظر آتی ہیں لہذا اس کا دیکھنا ناجائز! یہ کہنا تو آسان ہے مگر اس کے جائز فوائد و منافع سے اسلام اور مسلمانوں کو دور رکھنا قرین عقل نہیں!

ٹی وی سکرین محض آئینہ میں چہروں کے دیکھنے سے مترادف ہو گا، لاری، گاڑی، کار کی سائیڈوں (اطراف) پر شیشے فٹ ہوتے ہیں ڈرائیور ان میں جاندار اور بے جان اشیاء کو دیکھتا رہتا ہے، بچے، بوڑھے، مرد، عورتیں ہر ایک کو دیکھتے ہوئے گاڑی اڑائے لئے جاتا ہے، اگر یہ اطراف میں یا سامنے شیشے مناسب جگہ فٹ نہ ہوں تو ہر لمحہ حادثے سے دوچار ہونے کا خطرہ رہتا ہے، اسی طرح ٹی وی جہاں دینی، ملی، اسلامی نقصان کا باعث بن رہا ہے وہاں مسلمان اس کے بے شمار فوائد سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ کیونکہ ذرائع ابلاغ میں ریڈیو، ٹی وی، ویڈیو، ٹیپ ریکارڈ، کا دائرہ اثر بہت وسیع و عریض ہے وقت اور مسافت کو اس کے ذریعہ ملا دیا گیا ہے فحاشی اور بے دینی کو ان ذرائع سے بڑی تیزی سے پھیلایا جا رہا ہے دنیائے کفر، عالم اسلام کے درپے ہے، بدکاری، عیاری، مکاری کے یہ مرکز بن چکے ہیں، انسانیت دم توڑ رہی ہے، حیوانیت و شیطانیت کا غلبہ ہے، مسلمانوں کو ان وسائل سے شکار کیا جا رہا ہے، اگر عالم اسلام اور مفتیان عظام نے اس طرف توجہ نہ دی تو نہ جانے اسلام اور مسلمانوں کا کیا حال ہو، اس لئے ضرورت ہے کہ ان ذرائع ابلاغ کو مسلمان کیا جائے ٹی وی کا رخ کلیسا کی بجائے بیت اللہ کی طرف، گرجا کی بجائے گنبدِ خضرا کی جانب کر دیا جائے۔ طاؤس و رباب کے رسیا، قرآنِ کریم، احادیث، مسائل دینیہ، مقالات اسلامیہ اور مضامینِ سیرت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نظارہ کریں، منیٰ عرفات و مزدلفہ، صفا و مروہ، حجر اسود کے گرد پروانہ وار مسلمانان عالم کی اندازِ عاشقانہ سے متاثر ہوں وہ مساجد سے عظمت اسلام کی گواہی دیں، مزاراتِ اولیاء کی ٹی وی سکرین پر زیارت سے شاد کام ہوں، علماء کرام و مشائخ عظام کی ایمان افروز، روح پرور تقاریر سے مستفیض ہوں، ثناخوانِ حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کی نعتوں سے

Marfat.com

اپنے دامن معصیت کو پاک کریں، صلوۃ و سلام اور ذکر و اذکار سے اپنے قلوب کو منور کریں اور عالم وجد میں زبان حال سے پکار اٹھیں لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ o

خدارا عالم کفر میں اسلام کی تبلیغ کے لئے ان جدید ذرائع کو حرمت کے فتوؤں میں دفن کرنے کی بجائے حلت کے نہم سے غالب آنے کی مساعی فرمایئے، ہاں کھلی چھٹی نہ دیں بلکہ مشروط طور پر جواز کی صورتیں پیدا فرمائیں ذرا دیکھئے تو سہی ایک غیر مسلم بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر مشروط طور پر اسلام لانے کی درخواست کرتا ہے کہ میں پانچ نمازوں کی بجائے دو پڑھوں گا: آپ اس کی درخواست کو شرف قبول سے نوازتے ہوئے دائرہ اسلام میں داخل کر لیتے ہیں۔ سبحان اللہ میرے حبیب صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے نازک مواقع پر اہل علم کی کس انداز میں رہنمائی فرمائی، آپ نے یہ نہ فرمایا جاؤ تم جیسے مشروط اسلام لانے والے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس کی شرط کو نہیں اسلام کو فوقیت دی، آج اس عمل کی روشنی میں سیدھی راہ اپنائی جا سکتی ہے: تاریخ گواہ ہے جب بھی کسی فقیہہ مثبت عالم نے جدید طریقہ سے خدمت اسلام کو اپنایا اس کے موقف پر اظہار خیال کی بجائے منفی فتوے شروع ہو گئے، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے جب ہندوستان میں پہلی مرتبہ قرآن کریم کا فارسی ترجمہ کیا تو ان پر تحریف قرآن کے فتوے لگائے گئے، مگر بعد میں تراجم کی ایسی دوڑ لگی کہ ہر زبان میں کئی کئی ترجمے وجود میں آگئے، اسی طرح میرا وجدان کہتا ہے مستقبل قریب میں حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی دامت برکاتہم کی یہ کتاب "ویڈیو۔ ٹی وی کا شرعی استعمال" عظیم مآخذ کی حیثیت کا شرف پائے گی غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید صاحب کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس تاریخی و علمی کتاب پر تصدیقی تبرکات کے بعد سر تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہء کار نہیں، آخر میں ایک روایت درج کرتا ہوں جس سے ویڈیو کی ایک صورت زمانہء خیر میں ثابت ہو رہی ہے جس پر آج کی یہ سائنسی ایجادیں حیرت زدہ ہیں۔ وھو ھذا

حضرت امام محمد بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ احادیث من البخاری کی تعلیقات میں فرماتے ہیں۔

وتذکر عن بعض الصحابۃ قال السیوطی اظنہ ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما انہ رای النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی النوم فتذکر ھذا الحدیث۔ من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد، عن ابی ھریرہ و الطبرانی من حدیث مالک بن عبداللہ الخثعمی ومن حدیث ابی بکرہ والدارمی، من حدیث ابی قتادہ و بقی

Marfat.com

یفکر فیه ثم دخل علیٰ بعض ازواج النبی ﷺ

قال السیوطی اظنها میمونة فقص علیها قصةُ فقامت و اخرجت له مرآته ﷺ

قال رضی اللہ عنه فنظرت فی المراة فرایت صورة النبی ﷺ ولم لنفسی صورة (الخ)

یعنی صحابہ سے یہ منقول ہے۔ امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں میرے گمان میں یہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ پھر اس حدیث کو یاد کیا کہ حضور نے فرمایا ہے جس نے مجھے نیند میں دیکھا وہ عنقریب مجھے جاگتے دیکھے گا، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی فکر میں رہے، پھر ازواج مطہرات سرور کائنات میں سے کسی کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت امام سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں میرے گمان میں ہے کہ وہ حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں اور ان کو اپنا قصہ سنایا تو ام المؤمنین اٹھیں اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آئینہ مبارک صحابی رسول کو دیا حضور کے صحابی فرماتے ہیں میں نے جو آئینہ میں دیکھا تو اس میں حضور کی صورتِ مقدس (تصویر) نظر آئی مجھے اپنی شکل و صورت آئینہ میں نظر نہ آئی۔ تنویر الحلک، الحاوی، الفتاوی جلد ۲ صفحہ ۴۳۸ : ۴۳۹

مطبوعہ مصر، سعادت الدارین للنبھانی، مقام رسول للفیضی صاحب ۴۲۲ / ۴۳۹

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کرم سے نوازتا رہے اور علماء ربانی کے فیوض و برکات سے ہمیشہ بہرہ مند رہیں۔

20- 2- 99

محمد منشا تابش قصوری

جامعہ نظامیہ رضویہ

لاہور پاکستان

Marfat.com

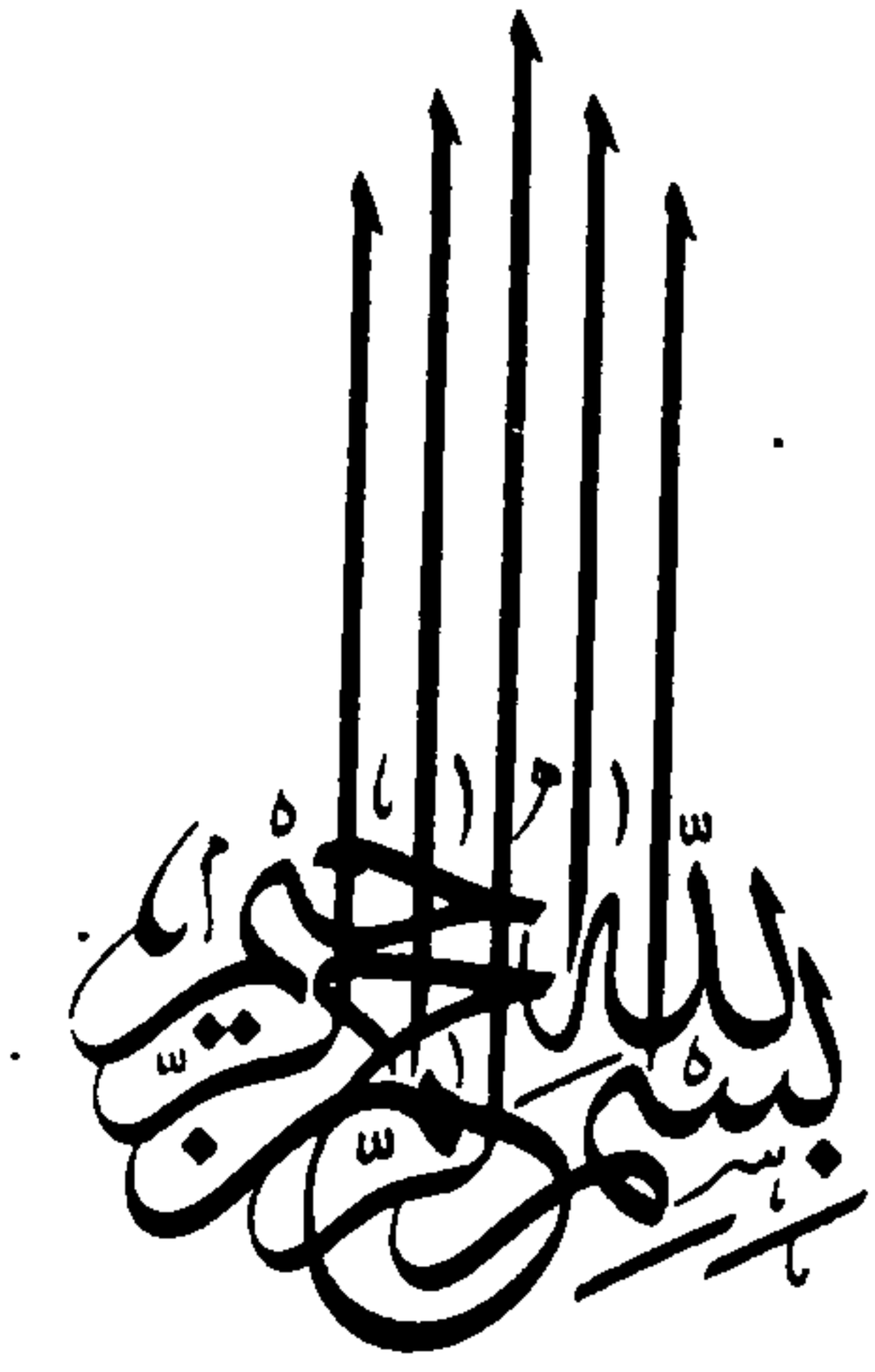

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

Marfat.com

الاستفتاء والجواب

از: جانشین محدث اعظم ہند کچھوچھہ شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع مسئلہ مندرجہ ذیل میں کہ ------ ویڈیو کیمرے کے ذریعے جو تصویریں بنائی جاتی ہیں اس پر حرمت اور شرعی ممانعت کا حکم لگے گا کہ نہیں؟

علمائے کرام کی تقاریر اور بیاہ شادی کے موقع پر تصاویر کا نکالنا اور ویڈیو کیسٹ پر پروگرام کو ریکارڈ کرنا یادگار کے طور پر یا علمائے کرام کی تقاریر سے تبلیغ وہدایت کی نیت سے ویڈیو بنانا جائز ہے کہ نہیں؟

المستفتی محمد اصحاب نبی بخش اشرفی

نائب صدر جمیعتہ الاسلام ڈین ہاگ (ہالینڈ)

اللھم ھدایتہ الحق واصواب

الجواب: مذکورہ بالا سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ سائل ویڈیو کیمرے کی حقیقت اور نوعیت سے واقف کار نہیں ہے جبھی اس نے اس کو تصویر کشی کا آلہ سمجھ لیا ہے اور اس کے خیال میں ویڈیو کیسٹ کے فیتے میں تصویریں ہوتی ہیں جنہیں ٹی۔وی کے ذریعہ دکھایا جاتا ہے حالانکہ تحقیق اس کے خلاف ہے میں نے اس سلسلے میں بذات خود ویڈیو اور ٹی۔وی کے مسلم وغیرہ مسلم ماہرین سے رابطہ قائم کیا اور معلومات حاصل کیں

Marfat.com

تحقیق کے بعد یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں چھپتی بلکہ اس کے ذریعہ اس کے سامنے والی چیزوں ریز (RAYS) شعاعوں کرنوں کو ٹیپ کر لیا جاتا ہے۔ ٹیپ ہو جانے کے باوجود جس طرح آواز کی کوئی صورت نہیں ہوئی بلکہ وہ غیر مرئی ہوتی ہیں اسی طرح ان ریز (RAYS) کی بھی کوئی صورت نہیں ہوتی جنہیں دیکھا جا سکے المختصر ویڈیو کیمرے کا کام انہیں غیر مرئی ریز (RAYS) اور آوازوں کو ٹیپ کرنا ہے۔ لہٰذا اس کو ان فلمی فیتوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں جن میں باقاعدہ تصویریں چھپتی ہیں جو دیکھی بھی جا سکتی ہیں اور جنہیں پردہ سیمین پر بڑا کر کے دکھایا جاتا ہے۔ ویڈیو کیسٹ کے ٹیپ میگنیٹک (مقناطیسی) ہوتے ہیں جو مذکورہ ریز (RAYS) (کرنوں) کو جذب کر لیتے ہیں پھر جب انہیں ٹی وی کے متعلق کیا جاتا ہے تو ٹی وی ان ریز (RAYS) کو صورت میں بدل کر اپنے آئینے سے ظاہر کر دیتا ہے چونکہ یہ صورت متحرک اور غیر قار ہوتی ہے اس لئے اس کو عام آئینوں کی صورت پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ جب تک آئینے کے روبرو رہے اس میں صورت رہے گی اور ہٹ جانے کی شکل میں ختم ہو جائے گی۔ یوں ہی جب تک ویڈیو کا رابطہ ٹی وی سے رہے گا تصویر نظر آئے گی اور رابطہ منقطع ہوتے ہی تصویر فنا ہو جائے گی۔ رہ گئی یہ بات کہ مذکورہ رابطہ پیدا کرنے کے لئے بھی بٹن وغیرہ کو حرکت میں لایا جاتا ہے تب جا کے صورت نظر آئی ہے تو یہ ایسا ہی ہے کہ باپردہ آئینہ میں پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے ان متحرک و غیر قار تصویروں کو پردہ فلم کی متحرک و غیر قار تصویروں پر قیاس نہیں کیا جا سکتا اس لئے کہ پردہ فلم کی تصویریں در حقیقت جامد و

Marfat.com

ساکن ہوتی ہیں جس کی حرکت محض نگاہوں کا دھوکہ ہے۔ ٹرین پر چلنے والا باہر کے درختوں اور زمینوں کو پیچھے بھاگتا ہوا دیکھتا ہے ویسے بھی پردہ فلم پر جن جامد و غیر متحرک تصویروں کو بڑا کر کے دکھایا جاتا ہے ان کے غیر متحرک و جامد ہونے میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا۔ ویڈیو کیسٹ کا معاملہ اس کے بالکل بر خلاف ہے اس میں کسی طرح کی کوئی تصویر منعکس ہوتی ہی نہیں اور جب اس کے ریز (RAYS) ٹی وی میں پہنچ کر تصویر کی شکل اختیار کرتے ہیں تو وہ متحرک اور غیر قار ہوتے ہیں' اس لئے ٹی وی کی تصویروں کے حقیقی طور پر جامد ہونے کا شبہ تک نہیں کیا جا سکتا۔ اس مقام پر یہ بات بھی خالی از فائدہ نہیں کہ جن پروگراموں کو ویڈیو کیسٹ کے بغیر براہ راست ٹی وی سے نشر کیا جاتا ہے ان میں بھی یہی ہوتا ہے کہ کیمروں اور مشینوں کے ذریعہ انہیں ریز (RAYS) کو ٹی وی ٹاور تک پہنچایا جاتا ہے۔ ٹی وی ٹاور انہیں اکٹھا کر کے ٹی وی بکس کی طرف منتقل کر دیتا ہے پھر وہی صورت ہو جاتی ہے جو ویڈیو کیسٹ کے رابطہ کی صورت میں ٹی وی سے ظاہر ہوتی ہے اور سارے مناظر نظر آنے لگتے ہیں۔ چونکہ یہ آلات جدید ہیں اس لئے مذکورہ بالا تحقیق نہایت ضروری تھی اس تحقیق کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ویڈیو اور ٹی وی کے استعمال کرنے کا معاملہ بالکل گراموفون' ٹیپ ریکارڈ اور آئینوں کے استعمال کرنے کے معاملے کی طرح ہے جس طرح بالاتفاق گراموفون و ٹیپ ریکارڈ سے ہر وہ بات سنی جا سکتی ہے جس کا سننا ان کے بغیر بھی جائز ہے اور جس طرح آئینے کے اندر ہر ان چیزوں کو دیکھا جا سکتا ہے جس کا دیکھنا آئینے کے باہر بھی جائز ہے بالکل اسی طرح ویڈیو اور ٹی وی کے

Marfat.com

ذریعے ہر اس چیز کو دیکھا اور سنا جا سکتا ہے جس کا دیکھنا اور سننا اس کے بغیر بھی جائز ہو۔ رہ گئے وہ امور جن کا دیکھنا اور سننا ناجائز و حرام ہے چونکہ فلم میں جامد و غیر متحرک تصاویر ہی بنیاد ہیں اس لئے اس کو دیکھنے اور سننے کے تعلق سے جائز و ناجائز کا مذکورہ بالا فرق نہیں کیا جا سکتا ہاں اگر بالفرض کوئی ایسی فلم تیار کی جائے جس میں ایک بھی جاندار کی تصویر نہ ہو اور وہ حرام و ناجائز نغمات و حرکات سے ملوث نہ ہو تو اس کو بھی دیکھنے میں بالاتفاق کوئی مضائقہ نہیں ان تفصیلات کے بعد سائل کے سوال کو سامنے رکھتے ہوئے جواب کی یہ صورت ہوئی کہ ویڈیو کیمرے کے ذریعہ کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں بنائی جاتی لہٰذا جاندار کی تصویر کشی کی حرمت اور ممانعت کے جو نصوص ہیں اس کا اطلاق اس پر ہوتا ہی نہیں۔ بیاہ شادی کے موقع کے وہ جائز مناظر جن کو دیکھنے اور سننے میں شرعاً" کوئی مضائقہ نہ ہو تو ویڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ بھی دیکھے اور سنے جا سکتے ہیں ----- اس صورت میں اس بات کی احتیاط ضروری ہے آج کل شادی بیاہ میں بے پردگی اور بے حجابی کے سبب عورتیں ہر پروگرام میں پیش پیش نظر آتی ہیں اور گاتی بجاتی ہیں ویڈیو کو ان مناظر سے بچایا جائے اس لئے کہ جس طرح نامحرموں کے سامنے ان کا آنا اور نامحرموں کا ان کو دیکھنا اور ان کا گانا سننا حرام و ناجائز ہے اسی طرح ٹی وی پر بھی ان کو دیکھنے اور ان کے گانے بجانے سننے کا یہی حکم رہے گا۔ علمائے کرام کی تقاریر' نیز دینی و مذہبی پروگرام کی نشر و اشاعت کے لئے ویڈیو کا استعمال بالکل جائز ہے بلکہ جن علاقوں میں کوئی گھر ٹی وی سے خالی نہ ہو اور لوگ غیر شرعی پروگرام دیکھ دیکھ کر اپنے اخلاق و کردار کو خراب کر

Marfat.com

رہے ہوں۔ نیز ان کے بچے بھی دیکھا دیکھی اسی روش پر چل رہے ہوں نہایت مناسب عمل ہو گا اگر ویڈیو کے ذریعہ خالص دینی' مذہبی' علمی' اخلاقی پروگراموں کو گھر گھر پہنچا کر ان کے افکار و نظریات کی اصلاح اور اعمال و افعال کی درستگی کی راہ نکالی جائے اور اس کے ذریعہ تبلیغ و ہدایت اور تعلیم و اصلاح کا کام انجام دیا جائے۔

اسی طرح اگر ایک طرف لوگوں کو ٹی وی کے صحیح استعمال سے روشناس کرایا جاسکتا ہے تو دوسری طرف عظیم تعمیری کام بھی انجام دیئے جاسکتے ہیں اور وہ بھی حدود شرع میں رہ کر۔

هذا ما ظهرلی الان ولعل الله يحدث بعد ذلك امر والله تعالی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم فقط

انا الفقیر الی حضرۃ الرب الغنی السید محمد مدنی الاشرفی الجیلانی جانشین مخدوم الملت حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ والرضوان۔

Marfat.com

السوالات

از

قائم مقام مفتی اعظم ہند۔ بریلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ویڈیو کیسٹ کے متعلق فتوی ملاحظہ ہو۔ اس فتوی پر چند سوالات جو خاطر فاتر میں آئے تحریر ہوتے ہیں۔

(۱)۔ ویڈیو کیسٹ میں اس کے سامنے والے چہروں کی شعاعوں کو کس لئے ٹائپ کیا جاتا ہے؟ (۲)۔ وہ مقصد کہ ان شعاعوں کو صورت میں بدلنا ہے شرعا" جائز ہے یا ناجائز؟

(۳)۔ بر تقدیر اول اس کے جواز پر شرع مطہر سے کیا دلیل ہے اور بر تقدیر ثانی یہ حکم میں اپنے مقصد کا تابع ہو کر جاجائز ہو گا کہ نہیں، نہیں تو کیوں نہیں؟

(۴)۔ شعاعوں کا صورت میں بدلنا فعل انسان ہے یا وہ خود صورت میں بدل جاتی ہے۔ تقدیر ثانی ظاہر البطلان ہے ہر تقدیر اول یہ تصویر سازی ہے کہ نہیں اگر نہیں تو کیوں اور ہے تو ناجائز کیوں نہیں اور عمامات نصوص سے اس طرز کی جاندار صورتوں کو کون سے مخصص نے نکال کر دوسری جاندار صورتوں سے جدا کر کے بیجان اشیاء کی صورتوں سے ملا

Marfat.com

دیا۔

(۵) اور اگر کوئی مخصص نہیں تو ظاہر ہے کہ یہ تصویریں نہ حکما مثل تصاویر بے جان مباح ٹھہریں عرفا" انہیں بے جان کی تصویر کہنا روا بلکہ عرفا" ان پر بھی جاندار کی صورت کا اطلاق ہوتا ہے تو یہ کہنا کیونکر صحیح ہو گا کہ اس کو ان فلمی فیتوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں حالانکہ ساختہ انسان ہونے اور تصویر جاندار ہونے میں دونوں برابر ہیں۔ پھر جب عمومات نصوص دونوں کو شامل تو قیاس کی کس نے ٹھہرائی۔

(٦)۔ ہاں اس لحاظ سے یہ تصویریں فلمی فیتوں کی تصویروں سے جدا ہیں کہ فلمی فیتوں میں جو تصویریں ہوتی ہیں وہ سامنے والی اشیاء کا عکس ہوتی ہیں اور ویڈیو کیسٹ کی تصویریں برقی لکیروں کی مدد سے ٹی وی میں بنائی جاتی ہیں۔ جس طرح آرٹسٹ لکیریں کھینچ کر ملا دیتا ہے تو تصویر بن جاتی ہے تو یہ تصویریں اشیاء متقابلہ کا عکس نہیں بلکہ ان کے مماثل تصویریں ان شعاعوں کی مدد سے ٹی وی میں بنائی جاتی ہیں مگر اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ویڈیو کیسٹ میں کسی طرح کوئی تصویر نہیں چھپتی بلکہ اس کے ذریعہ اس کے سامنے والی چیزوں کے (RAYS) شعاعوں کرنوں کو ٹیپ کرلیا جاتا ہے پھر جب انہیں ٹی وی سے متعلق کیا جاتا ہے تو ٹی وی ان ریز کو صورت میں بدل کر اپنے آئینہ سے ظاہر کر دیتا ہے تو ٹی وی کے مقابل کوئی ذوالصورۃ نہیں جس کا عکس ٹی وی کے آئینہ نے دکھایا بلکہ یہی شعاعیں صورت میں بدل گئیں اور آئینہ سے صورت نظر آئی تو یہ کہنا کیونکر درست ہو گا کہ چونکہ یہ صورت متحرک و غیر قار ہوتی ہے اس لئے اس کو عام آئینوں کی صورتوں پر قیاس کیا جا سکتا ہے حالانکہ ٹی وی کا

Marfat.com

وہ آئینہ خاص آئینہ ہے جیسا کہ ظاہر جس میں شعاعوں سے تصویر بنتی ہے اور بے شرط مقابلہ ذوالصورہ نظر بھی آتی ہے۔

(۷)۔ کیا متحرک و غیر قار صورت بنانا مباح ہے اگر ایسا ہے تو اس پر شرع مطہر سے کیا دلیل ہے؟

(۸)۔ ساکن و جامد صورت آئینہ سے یا ٹی وی سے دکھائی جائے تو کیا وہ بوجہ متحرک و غیر قار ہونے کے جائز ہو جائے گی اور اسے دیکھنا جائز ہو گا یا نہیں برتقدیر اول اس امر کی دلیل مطلوب کہ صورت ساکنہ اگر متحرک ہو جائے تو حرمت زائل ہو جاتی ہے اور وہ مباح ہو جاتی ہے برتقدیر ثانی یہ صورتیں متحرک و غیر قار ہو جانے کے باوجود ناجائز کیوں ٹھہرے گی۔

(۹)۔ پھر اس مقصد سے ان تمام صورت ساکنہ کو رکھنا مباح ہو گا تو متحرک و غیر قار کی کیا تخصیص

(۱۰)۔ آتشبازی کے سانپ چھچھوندر وغیر کی تصویریں جو آگ لگنے سے پہلے سمٹی ہونے کی وجہ سے بہت چھوٹی اور غیر ظاہر ہوتی ہیں پھر آگ دیکھ کر پھیلتی ہے اور ظاہر ہو جاتی ہیں یہ بھی بوجہ متحرک و غیر قار ہونے کے جائز ہونا چاہئے۔ آتشبازوں کو اس دلیل سے رخصت ہاتھ آئی کہ نہیں۔

(۱۱)۔ جب ویڈیو کیسٹ میں کسی طرح کی تصویر نہیں چھپتی تو یقیناً" اس میں کسی صورت کا عکس نہیں ہوتا کہ تصویر چھپنا اور عکس اترنا ایک ہی بات ہے اس لئے مجیب فاضل نے مکرر فرمایا ویڈیو کیسٹ کا معاملہ اس کے بالکل برخلاف ہے۔ اس میں کسی طرح کی کوئی تصویر منعکس ہوتی ہی نہیں تو یہ کہنا کہ یہاں بھی انعکاس صورت کے لئے پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے

Marfat.com

بیان کا تضاد ہے کہ نہیں۔

(۱۲)۔ ویڈیو کیسٹ میں کون سی صورت تھی جو منعکس ہوئی۔

(۱۳)۔ ان متحرک و غیر قار تصویروں کو پردہ فلم کی متحرک و غیر قار تصویروں پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ آخر کیوں اور یہ سول پھر لوٹتا ہے کہ عمومات نصوص دونوں کو شامل پھر قیاس کی کیا حاجت اور متحرک و غیر قار تصویریں در حقیقت جامد و ساکن ہوتی ہیں جن کی حرکت محض نگاہوں کا دھوکہ ہے محتاج بیان ہے۔

(۱۵)۔ اور یہ نظیر دنیا کہ جیسے ٹرین پر چلنے والا باہر کے درختوں اور زمینوں کو پیچھے بھاگتا ہوا دیکھتا ہے اس پر معروض ہے کہ اس مثال کا اس ممثل پر انطباق مبرہن اور وجہ مماثلت روشن نہ کی گئی۔ بہتر ہوتا کہ اسے مبرہن اور مبین کیا جاتا۔

(۱۶)۔ کوئی کہہ سکتا کہ چلتی ٹرین میں درخت و زمین پیچھے بھاگتے اس لئے نظر آتے ہیں کہ جسم کو ٹرین کی حرکت سے حرکت عارض ہوتی ہے اس لئے نگاہ غیر قار ہوتی ہے تو درخت وغیرہ جو متحرک نظر آتے ہیں یہ بات فلمی فیتوں میں نہیں فافترقا۔

(۱۷)۔ پہلے تو جامد و متحرک کا تفرقہ ثابت فرماتے بغیر اس کے تفرقہ پر بنا رکھنا غیر ثابت پر بنا رکھنا ہے کہ نہیں، نہیں تو کیوں نہیں، ہے تو اس پر بنائے کار کیا مفید

(۱۸)۔ اور جب کہ جامد و متحرک تصویروں کو بڑا کر کے دکھایا جاتا ہے ان کے جامد و غیر متحرک ہونے میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا پھر یہ کہنا اس کے لئے ٹی وی تصویروں کے حقیقی طور پر جامد ہونے کا شبہ تک نہیں کیا جا سکتا

Marfat.com

کیا فائدہ مند ہے کہ بنائے کار ہی کسے تسلیم ہے۔
(۱۹)۔ اس پر یہ کہنا کہ اس تحقیق کے بعد الخ اس پر معروض ہے کہ کون سی تحقیق کے بعد ابھی تو وہ تفرقہ ہی ثابت نہ ہوا تو تحقیق کیا ہوئی۔
(۲۰)۔ اور یہ جو کہنا کہ ویڈیو اور ٹی وی کے استعمال کرنے کا معاملہ بالکل گراموفون اور ٹیپ ریکارڈ اور آئینوں کے استعمال کی طرح ہے اس پر گذارش ہے کہ گراموفون اور ٹیپ ریکارڈ میں اصلا" کوئی صورت چھپتی ہی نہیں تو اس سے تمثیل دے کر تطویل کلام کی کیا حاجت رہ گئی اور رہی آئینوں سے تمثیل کی بات تو عرض ہے کہ ہم پہلے گذارش کر آئے کہ یہ خاص آئینہ ہے وہیں ہم نے وجہ فرق بھی ذکر کی فتذکر ثمہ اس کے باوجود اسے عام آئینوں پر قیاس کرنا کیا معنی۔
(۲۱)۔ قیاس کی مجتہد کو اس وقت اجازت ہے جب کسی واقعہ میں اسے نصوص نہ ملے۔ نص کے مقابل تو مجتہد کو بھی قیاس ممنوع اور کرے تو نامقبول تو عمومات نصوص مفیدہ تحریم کے مقابل قیاس اور وہ بھی غیر مجتہد کا کیوں کر مقبول ہو گا۔
(۲۲)۔ یہ دعوی کہ ویڈیو کیمرے کے ذریعہ کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں بنائی جاتی لہٰذا جاندار کی تصویر کشی کی، حرمت و ممانعت کے جو نصوص ہیں اس کا اطلاق اس پر ہوتا ہی نہیں خود مجیب فاضل کے اقرار کے خلاف ہے وہ پہلے کہہ چکے ہیں کہ ٹی وی ان ریز کو صورت میں بدل کر اپنے آئینہ سے ظاہر کر دیتا ہے تو جاندار کی تصویر کشی کی حرمت اور ممانعت کا اطلاق اس پر کیوں نہیں ہوتا۔
(۲۳)۔ اور یہ جو فرمایا کہ اگر بالفرض کوئی ایسی فلم تیار کی جائے جس میں

Marfat.com

ایک بھی جاندار کی تصویر نہ ہو اور وہ حرام و ناجائز نغمات و حرکات سے ملوث نہ ہو تو اس کو بھی دیکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں یہ مضائقہ نہین علی الاطلاق ہے یا مقید بقیود ہے۔ برتقدیر ثانی وہ قیود کیا ہیں برتقدیر اول اسے دیکھنے میں کوئی مصلحت دینی یا دنیوی معقول و مقبول عندالشرع نہ ہو تو بھی اسے دیکھنا جائز ہو گا۔ پھر اس تقدیر پر لہو و لعب کی کیا تعریف ہو گی اور اس کا مصداق کیا ہو گا۔

(۲۴)۔ جن افعال میں لہو و لعب غالب ہوں ان میں سبیل اطلاق منع ہے یا اطلاق جواز۔

(۲۵)۔ محرم و مبیح قول و فعل صریح و محتمل جب متقابل ہوں تو ترجیح کسے ہے۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

شب ۵ ربیع الاخر ۱۴۰۵ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف

۵ ربیع الاخر ۱۴۰۵ھ

Marfat.com

الجواب

از: جانشین محدث اعظم ہند کچھوچھہ شریف

ہالینڈ سے میرے پاس چند سوالات آئے میں نے اپنے علم و فہم کے مطابق ان کے جوابات مرتب کئے۔ اس میں ایک سوال ویڈیو اور ٹی وی کے تعلق سے بھی تھا اس کا جواب دینے سے پہلے میرے لئے ضروری ہو گیا کہ اولا" میں اس کی صنعت گری سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے اس کے ماہرین سے رابطہ قائم کروں تاکہ جو کچھ تحریر کروں وہ حتی الامکان اذعان و ایقان کی منزل میں رہ کر تحریر کروں۔ چنانچہ میں نے اس کے خاص الخاص ماہرین سے رابطہ قائم کیا اور پوری معلومات حاصل کیں یہاں تک کہ میرے ذہن میں کوئی شک و تردد باقی نہ رہا پھر عام فہم انداز میں ایک جواب مرتب کیا اور پھر اس جواب کو متعدد دارالافتاؤں میں تصحیح و تصویب --- یا --- بصورت دیگر اصلاح فکر و نظر کے خیال سے روانہ کرا دیا۔ اب تک جن بزرگوں کی مکمل تائید مل چکی ہے ان کے اسماء گرامی ہیں:

۱۔ غزالی دوراں مظہر امام، احمد رضا راس العلماء حضرت سید احمد سعید صاحب قبلہ کاظمی دامت برکاتہم العالیہ ولازالت فیوضہم القدسیہ (ملتان۔ پاکستان)

۲۔ محقق دوراں فقیہہ العصر نائب مفتی اعظم ہند حضرت علامہ

Marfat.com

مفتی شریف الحق صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ۔ مدرسہ اشرفیہ، مبارکپور، ضلع اعظم گڈھ، یو۔پی

۳۔۔ فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی عبدالواجد صاحب قبلہ شریف دارالعلوم شاہ عالم احمد آباد

۔۔۔۔۔ غزالی دوراں مدظلہ العالی نے میرے جواب کے اختتام پر یہ عبارت تحریر فرمائی ۔۔۔۔ " الجواب ھوالجواب ونلہ ' المجیب المسیب المتاب"۔۔۔

مگر الگ سے جو صحیفہ کرم منسلک کیا ہے اس میں بزرگانہ نوازشات کی برسات فرمادی ہے۔ خاص کر کے ویڈیو کے تعلق سے حضور قبلہ گاہی کے کلمات طیبات یہ ہیں:

"میں ہر سہ فتاوی میں آپ سے متفق ہوں بالخصوص ویڈیو کیسٹ، ٹی وی اور فلم کے بارے میں جس قدر عرق پذیری سے جناب نے تحقیق فرمائی ہے اور پھر جس خوبصورتی سے ان حقائق کی روشنی میں جائز و ناجائز صورتوں میں امتیاز کرتے ہوئے فتوی قلم بند فرمایا ہے وہ قابل تقلید ہے"۔

اسی درمیان میں مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کی نقد و نظر سے بھری ہوئی تحریر نظرنواز ہوئی۔ مجھے افسوس ہے کہ مذکورہ بالا دارالافتاء سے جس فقیہانہ اسلوب بیان اور عالمانہ و مخلصانہ طرز نگارش کی توقع تھی یہ تحریر بالکل اسی سے تہی دامن نظر آئی اس میں از اول تا آخر مناظرانہ انداز اختیار کیا گیا ہے بلکہ کہیں کہیں تو مجادلانہ و معاندانہ رنگ

Marfat.com

و روغن کا بھی احساس وہتا ہے اسے مسلمانوں کے ادبار کا دور نہیں تو اور کیا کہا جائے گا کہ جو طرز عمل دشمنان دین اور معاندین اسلام کے سامنے روا رکھنا چاہئے اپنوں کو بھی اسی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے

---اس مقام پر ہرگز یہ خیال نہ کیا جائے کہ میں کچھ اپنے کو نقد و نظر سے بالاتر سمجھتا ہوں اس لئے کہ مجھ پر اپنی کم علمی اور بے بضاعتی بالکل واضح ہے میری تحریریں کچھ معیار حق نہیں کہ ان کو منوانے کے لئے میں مافوق البشری لب و لہجہ اختیار کروں میرے طرز فکر میں بے پناہ لغزشوں کے امکانات ہیں میری اصلاح کے لئے صرف اسی قدر کافی تھا کہ مدلل طور پر اس سوال کے صحیح جواب سے مجھے واقف کرا دیا تھا اور ایک متعلم کے لئے تفہیم کا جو انداز مناسب ہوتا ہے اسی پر اکتفاء کیا جاتا اور چونکہ میں بذات خود علامہ ازہری صاحب صلاحیت و کرامت کا معترف ہوں اس لئے اس بات کی بھی ضرورت نہ تھی کہ وہ میرے سامنے اپنی محوت فکر و نظر کا مظاہر فرمائیں اور اپنی بے پناہ قابلیت ظاہر کرنے کے لئے اشاروں کی زبان سے کام لیں --- یہ نقد و نظر سے بھری تحریر جب میرے پاس آئی تو میں نے اسے کئی بار غور سے پڑھا اور جب اس میں مجھے کوئی ایسی بات نہ ملی جو مجھے مجبور کرے کہ میں اپنے خیالات پر نظرثانی کروں -- تو -- میں سوچ میں پڑ گیا کہ آخر اس کا کیا جواب دوں مگر پھر خیال ہوا کہ کہیں میری خاموشی مسائل کو مزید الجھا دینے کا باعث نہ بن جائے اور ہر طرف سے افواہیں اور غلط فہمیوں کی آندھیوں کی یلغار نہ ہو جائے تو طے یہ کیا کہ جواب ضرور لکھا جائے مگر اگر کبھی اس کو منظر عام پر لانے کی ضرورت محسوس ہو تو اس میں صرف

Marfat.com

اسی قدر ہو کہ ہر ہر نقد کا ذکر ہو اور پھر اس کے بعد اس کا جواب ہو اور کسی مقام پر ناقد و ناظر کا نام ظاہر نہ کیا جائے تاکہ اغیار کے لئے تمسخر و استہزاء کا موقع فراہم نہ ہو۔ ہر صاحب نظر کو اپنی نقد و نظر کا جواب مطلوب ہوتا ہے اس کو اس سے کیا غرض کہ لوگوں میں اس کے نام کی شہرت بھی ہو -- چنانچہ -- میں نے جواب مرتب کر لیا اور مزید علمائے کرام کی تصدیقات کا انتظار کرنے لگا تاکہ جو تحریر لکھی جائے اس میں ان سب کو شامل کر لیا جائے اسی لئے جواب تحریر کر لینے کے بعد بھی میں نے اسے علامہ ازہری صاحب کی خدمت میں روانہ نہیں کیا --- لیکن اچانک -- "مادرچہ خیالیم وفلک درچہ خیال"۔ والا معاملہ پیش آگیا جب مجھے معلوم کرایا گیا کہ علامہ ازہری صاحب نے اپنے جملہ سوالات کو اپنی زیر نگرانی نکلنے والے ماہنامہ "سنی دنیا" میں شائع کرا دیا ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ جس شمارہ میں شائع کرایا اس کی کوئی کاپی میرے کام روانہ بھی نہیں کی -- چنانچہ -- مجھے اس کو حاصل کرنے کے لئے بڑی کوشش کرنی پڑی۔ میں سمجھ نہیں سکا کہ سوالات تو مجھ سے تھے اس کو عوام کے سامنے رکھنے کی ضرورت کیا تھی؟ اگر عوام کے سامنے رکھنا ہی تھا تو صرف اسی قدر کافی تھا کہ وہ اولاً" ہالینڈ والا سوال نقل فرماتے اور پھر اپنی تحقیق کے مطابق اس کا مدلل جواب تحریر فرما دیتے اور اس ناچیز نے جو جواب لکھا تھا اس سے اپنے کلی عدم اتفاق کا اعلان فرما دیتے بس بات کافی تھی اب اگر علامہ موصوف کے جواب سے مجھے بھی شرح صدر حاصل ہو جاتا تو وہ میری بھی ہدایت کے لئے کافی ہو جاتا ----- جن سوالات کا ردے سخن صرف میری طرف ہو -- نیز -- جن سوالات

Marfat.com

کے جوابات صرف مجھ سے مطلوب ہوں ان کو عوام کے سامنے لانے میں دین و سنیت کی کون سی خدمت تھی وہ میں سمجھ نہ سکا۔ مجھے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ علامہ ازہری صاحب کے سوالات عوام کو میرے جواب کا جواب تو نہیں دے سکے مگر ان میں افتراق و انتشار کی فضا ہموار کر دی بعض لوگ یہ کہتے بھی نظر آئے کہ مدنی میاں میں سکت نہیں ہے کہ وہ علامہ ازہری صاحب کے سوالات کے جواب دے سکیں۔

---- پوربند شہر میں یہاں تک ہوا کہ بھرے اجلاس میں کچھوچھا شریف اور مارہرہ مطہرہ کے تعلق سے اپنے عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ کچھوچھا شریف کے ساتھ بلاوجہ مارہرہ شریف کو کیوں شریک کیا گیا؟ شاید اس لئے کہ خانوادہ نبوت سے دونوں ہی ہیں۔ لہٰذا ان میں سے کسی کو کیوں بخشا جائے؟--- عوام کے سامنے اس تحریر کے پیش کرنے کا مقصد میری تذلیل کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟ علامہ ازہری صاحب کا اگر میری تجہیل تحمیق مقصود نہ ہوتی اور میری جہالت اور سفاہت کو ظاہر کرنا ان کا نصب العین نہ ہوتا تو وہ ہرگز ہرگز ایسے طرز عمل کو پسند نہ فرماتے--- خیر --- اگر علامہ موصوف کے نزدیک یہی سب کچھ دین و سنیت کی خدمت ہے اور اسی میں انہیں سرکار دوعالم ﷺ اور شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ کی رضا و خوشنودی نظر آتی ہے تو پھر تو انہیں یہ کرنا ہی چاہئے تھا۔ اس مختصر سی گذارش کے بعد اب میں اصل مسئلہ کی طرف اپنا رخ موڑتا ہوں اولاً" چند معروضات ارباب علم کی عدالت فکر و نظر میں پیش کر رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں سے کچھ ایسی باتیں بھی نکل آئیں جن سے علامہ ازہری صاحب کے بنیادی سوالات کے جوابات حاصل کئے جا سکیں۔

Marfat.com

۱۔۔۔ اس ناچیز کے خیال میں آئینے اور ٹی وی کے ناپائدار عکوس کو حقیقی معنوں میں تصویر، تمثال، مجسمہ، اسٹیچو وغیرہ کہنا صحیح نہیں اس لئے کہ پائدار ہونے سے پہلے عکس صرف عکس ہی رہتا ہے تصویر نہیں بنتا اور جب اسے کسی طرح پائدار کر لیا جائے تو وہی تصویر بن جاتا ہے۔ اب رہ گیا فہم ناظرین کے اعتبار سے ناپائدار عکوس کو اگر تصویر تمثال، مجسمہ وغیرہ کا نام دیا جائے تو یہ مجاز ہو گا اور ظاہر ہے کہ جب تک حقیقت کا مراد لینا متعذر و مہجور نہ ہو۔۔ یا۔۔ مجاز مراد لینے میں کوئی واضح قرینہ نہ ہو تو حقیقی معنی ہی مراد لینا صحیح ہے۔ ہر صاحب علم بخوبی واقف ہے کہ جن نصوص میں جاندار کی تصاویر و تماثیل کی حرمت مذکور ہے اس میں اس کے سربریدہ کر دینے ٹکڑے کر دینے اور پامال کر دینے کی ہدایات بھی ہیں اور اگر وہ جائے اہانت میں ہوں تو ان کو رکھ چھوڑنے کی رخصت بھی ہے اس سے اندازہ لگتا ہے کہ تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جو حقیقی معنوں میں تصاویر ہوں یعنی پائدار ہوں جنہیں سربریدہ بھی کیا جا سکے جن کے عضو مٹائے بھی جا سکیں جن کے ٹکڑے ہو سکیں اور جنہیں موضع اہانت میں رکھا جا سکے۔ ظاہر ہے کہ ناپائدار عکوس کے ساتھ ان میں سے کوئی بھی سلوک نہیں کیا جا سکتا۔۔ المختصر۔۔ حرمت تصاویر کے نصوص کے عموم میں سرے سے ناپائدار عکوس داخل ہی نہیں کہ ان کو نکالنے کے لئے کسی مخصص کی ضرورت ہو۔

۲۔۔۔ موجودہ معروف و متعارف آئینہ بالکلیہ انسانی صنعت گری ہے لہٰذا اس میں بھی عکوس کے ظہور میں قطعی طور پر جعل انسانی دخیل ہے جب بھی اس کا حکم آئینے کے عکوس کے حکم کی طرح ہی ہونا چاہیئے کیونکہ

Marfat.com

غیر قار و ناپائدار ہونے میں دونوں بالکل ایک طرح ہیں۔

نوٹ: یہ معروضہ نمبر۱' نمبر۲ حضرات غزالی دوراں کی بارگاہ میں بھی بذریعہ خط پیش کیا تھا حضرت قبلہ گاہی نے ان معروضات کے مندرجات کی بھی بالکلیہ تائید فرمادی ہے۔

۳۔۔۔۔ رئیس الفقہاء والمفسرین حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان صاحب قدس سرہ العزیز نے تصویر کشی کے تعلق سے ایک سوال کے جواب میں واضح لفظوں میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

"باقی رہنے والی صورت کشی حرام ہے"۔۔ فتاوی نعیمیہ

ص ۴۸

پتہ چلا کہ آپ کے نزدیک بھی تصاویر کی حرمت کے نصوص کے عموم سے ناپائدار عکوس خارج ہیں۔

۴۔۔۔۔ جس طرح آئینے کے عکوس کی اصل قریب ریز (کرنیں) ہیں بالکل اسی طرح ٹی وی کے عکوس کی اصل قریب ریز ہیں جس طرح آئینے کے عکوس متحرک و غیر قار ہیں۔ اسی طرح ٹی وی کے عکوس بھی متحرک و غیر قار ہیں جس طرح آئینے میں عکوس کے ظہور کے لئے ریز کا وجود ضروری ہے اسی طرح ٹی وی میں بھی ظہور عکوس کے لئے ریز کا وجود ضروری ہے' جس طرح آئینے کے عکوس کے ظہور میں جعل انسانی کا دخل ہے بالکل اسی طرح ٹی وی کے عکوس کے ظہور میں بھی جعل انسانی دخیل ہے جس طرح ریز کے غیر متعلق ہو جانے کی صورت میں آئینوں سے عکوس غائب ہو جاتے ہیں اور پھر کہیں بھی نہیں رہتے اسی طرح ٹی وی سے ریز کے غیر متعلق ہو جانے کی شکل میں ٹی وی سے بھی عکوس

Marfat.com

غائب ہو جاتے ہیں اور پھر کہیں بھی نہیں رہتے جس طرح آئینے میں نظر آنے والے جاندار کے عکوس حکم و ثن اور معنی بت میں نہیں ہیں بالکل اسی طرح ٹی وی میں نظر آنے والے عکوس کو بھی حکم و ثن اور معنی بت میں نہیں رکھا جا سکتا۔ اس لئے کہ ناپائدار و غیر قار ہونے میں دونوں بالکل ایک طرح ہیں اور چونکہ پائداری ہی حقیقی معنوں میں تصویر ہونے کی بنیاد ہے اور وہ دونوں جگہ مفقود ہے لہٰذا حرمت و حلت کے تعلق سے بھی دونوں کا حکم ایک ہی ہو گا۔۔ نیز ۔۔ جس طرح آئینوں کے عکوس کی حرمت کی کوئی نص نہیں ہے بالکل اسی طرح ٹی وی کے عکوس کی حرمت کے لئے بھی کوئی نص نہیں ہے۔

۵۔۔۔۔ یہاں عقلا" کئی احتمالات نکالے جا سکتے ہیں پہلا تو یہ کہ عکس عام ہو اور تصویر خاص ہو اس صورت میں ہر تصویر عکس ہے لیکن ہر عکس تصویر نہیں۔۔ مثلا" آئینوں کے عکوس اور ظاہر ہے کہ خاص کی حرمت عام کی حرمت کو مستلزم نہیں لہٰذا پائدار عکوس یعنی تصاویر کی حرمت سے ناپائدار عکوس کی حرمت ثابت نہ ہو گی ۔۔۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ تصویر کا اطلاق پائدار اور ناپائدار دونوں طرح کے عکوس پر بطور اشتراک لفظی ہو اس صورت میں عند الاطلاق تصویر کے متعدد معانی میں سے کوئی ایک ہی معنی مراد ہو گا تو اب اگر حرمت کے نصوص میں تصاویر و تماثیل سے مراد پائدار عکوس ہیں تو پھر ناپائدار عکوس خود بخود ضابطہ حرمت سے نکل گئے اور اگر ان نصوص میں تصویر سے مراد ناپائدار عکوس ہیں تو پھر پائدار عکوس دائرہ حرمت سے باہر ہو گئے۔۔ ویسے بھی میں ان قرائن کی طرف واضح اشارہ کر چکا ہوں کہ تصویر کو لفظ مشترک

Marfat.com

قرار دینے کی صورت میں بھی نصوص حرمت میں اس سے پائدار عکوس ہی مراد لینا صحیح ہے۔۔۔ تیسرا احتمال یہ ہے کہ عکس نہیں تو اس صورت میں تصویر بول کر عکس مراد لینا اور بھی ظاہر البطلان ہو گیا۔۔ چوتھا احتمال یہ ہے کہ دونوں میں تساوی کی نسبت ہو یعنی ہر عکس تصویر ہے اور ہر تصویر عکس ہے اس صورت میں حرمت تصاویر کے نصوص جملہ پائدار و ناپائدار عکوس کو شامل ہوں گے لہٰذا آئینوں کے عکوس بھی قطعی حرام قرار پائیں گے۔ اب اگر آئینوں کے عکوس کو ضابطہ حرمت سے نکالنے کے لئے کوئی ایسی مضبوط دلیل پیش کی گئی جو نصوص حرمت کے عموم کی تخصیص میں اشتراک کے محصص بن سکی تو پھر جملہ ناپائدار عکوس علت سبب دائرہ حرمت سے نکل جائیں گے۔۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ عکس و تصویر میں عام خاص من وجہ کی نسبت ہے یعنی کہیں ایسا ہو گا کہ ایک ہی چیز تصویر بھی ہو گئی اور عکس بھی۔۔ مادہ اجتماع میں تو بات ظاہر ہے کہ ان عکوس کو جو پائدار کر لئے جائیں تصویر بھی کہا جا سکتا ہے اور عکس بھی۔ رہ گئے مادہ ہائے افتراق تو اس میں ہو سکتا ہے کہ یہ کہہ دیا جائے کہ پانی کے اندر کے عکوس عکس تو ہیں مگر تصویر نہیں۔ اور۔ آئینوں کے اندر کی صورت تصویر ہے عکس نہیں۔۔ یہ بات صحیح ہے کہ ہوش و حواس کی سلامتی کے ساتھ کوئی اس آخری بات کا ادعا نہیں کر سکتا لیکن اگر کوئی کر ہی لے جب بھی آئینوں کی صورتیں دائرہ حرمت میں آجاتی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ آئینوں کے عکوس کو عکوس نہ قرار دینے کی حماقت الگ سے گلے لگ جاتی ہے۔۔۔ حقیقت و مجاز والے احتمال پر تفصیلی گفتگو عرض کی جا چکی ہے لہٰذا اس امر پر مزید کسی گفتگو کی ضرورت

Marfat.com

نہیں۔۔۔ المختصر۔۔ جملہ احتمالات میں سے کوئی ایک ہی احتمال صحیح ہو گا اب جو جس احتمال کو صحیح باور کرے اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ زبان و بیان کے معروف ضابطوں کی روشنی میں اس کی صحت کو ثابت کرے۔ ثبوت کے مرحلوں سے گذر جانے کے بعد اس پر کسی تحقیقی کلام کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ خود ناچیز کے نزدیک کیا صحیح ہے وہ ظاہر کر چکا ہے۔

۶۔۔۔۔ ویڈیو کیسٹ میں نہ تصویر ہوتی ہے نہ عکس اس میں صرف ریز ہوتے ہیں شعاعوں اور کرنوں کو نہ تصویر کہا جا سکتا ہے نہ عکس۔

۷۔۔۔۔ یہ حقیقت ہے کہ عکوس و اظلال اپنے ارباب کے تابع ہیں مگر ایک درمیانی کڑی کو بھی نظرانداز کر دینا مناسب نہیں وہ یہ کہ عکوس تابع ہیں ریز کے اور ریز تابع ہیں ذی صورت کے۔ پہلے ریز کے مراۃ کے سامنے ہونے کے لئے ضروری تھا کہ ذی صورت مراۃ کے روبرو ہو اور دونوں کے درمیان کوئی حجاب نہ ہو لیکن جب سے سائنسی ترقی نے ان ریز کو محفوظ کر لینے کی صورت نکالی ہے اسی فلسفے کے تحت کہ عکوس کی اصل قریب ریز ہیں نہ کی ذی صورت۔۔ تو۔۔ جب ہم ان ریز کو ٹیپ کر لیں گے تو پھر عکوس کے ظہور کے لئے ذی صورت کا مراۃ کے روبرو ہونا ضروری نہ رہ جائے گا۔۔ اب حقیقت حال کی صحیح تعبیر یہ ہوئی کہ یہ قدیم صورت تھی کہ رائی جب تک مراۃ کے سامنے ہے مرئی ہے اس کے ہٹتے ہی مرئی ہونا مفقود مگر جدید ترقی نے ثابت کر دیا کہ مرئی ہونے کے لئے اب ذی صورت کا مراۃ کے سامنے ہونا ضروری نہیں ہے اور جب یہ چیز مشاہدے میں آچکی ہے تو پھر اس سے انکار بھی ممکن نہیں اس کو یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ گراموفون وغیرہ کی ایجاد سے پہلے ہم

Marfat.com

کسی کی آواز اسی وقت تک سن سکتے تھے جب تک وہ بولتا رہے اور ہمارے سامعہ تک اس کی آواز پہنچتی رہے لہٰذا ادھر بولنے والا خاموش ہوا ادھر آواز کا سننا ختم ہو گیا۔ ان حالات میں کسی کی آواز سننے کے لئے اس کا وجود اور وجود کے بعد اس کا بولنا ضروری تھا مگر نئی ایجادات نے جب آوازوں کو محفوظ کرنا شروع کر دیا تو اب کسی کی آواز سننے کے لئے اس کا بذات خود بولنا تو درکنار اس کے وجود کی بھی ضرورت نہ رہ گئی۔

۸۔۔۔۔ یہ صحیح ہے کہ کیسٹوں میں ٹیپ شدہ ریز نہ عکوس ہیں نہ تصاویر لیکن ان ریز میں یہ صلاحیت ہے کہ ٹی وی بکس میں لگا ہوا آلہ ان کو ذی صورت کے عکوس میں منتقل کر کے اپنے آئینے سے ظاہر کر دیتا ہے۔۔ جیسے۔۔ ہر ناتراشیدہ پتھر میں بالقوہ جاندار مجسمہ ہونے کی صلاحیت ہے مگر صرف اسی صلاحیت کی بنا پر نہ اسے بالفعل مجسمہ کہا جا سکتا ہے اور نہ اس پر مجسّموں کے احکام نافذ کر سکتے ہیں۔

۹۔۔۔۔ یہ صحیح ہے کہ عکوس و اظلال اپنے ارباب کے تابع ہیں جس طرح کی رائی جب مراۃ کے سامنے ہے مرئی ہے اس کے ہٹتے ہی اس کا مرئی ہونا مفقود۔ بس مراۃ ہی مراۃ مرئی ہے۔۔ ویڈیو سے قطع نظر ٹی وی کے عکوس کا بھی بالکل یہی حال ہے جب تک ذی صورت ٹی وی کیمرے کے سامنے ہے اسی وقت تک ٹی وی میں مرئی ہے اس کے کیمرے کے سامنے سے ہٹتے ہی اس کا مرئی ہونا مفقود ہو جاتا ہے۔ بس ٹی وی ہی ٹی وی مرئی رہ جاتا ہے۔ ڈائریکٹ والی صورت میں ہوتا یہ ہے کہ مثلاً" آپ کیمرے کے سامنے کھڑے ہو گئے اس کے ذریعہ آپ کے ریزٹی وی ٹاور تک پہنچ گئے ٹی وی ٹاور نے انہیں ٹی وی بکس تک پہنچا دیا اور پھر ٹی

Marfat.com

وی بکس کے آلات نے انہیں متحرک عکوس کی شکل میں ظاہر کر دیا۔ اب آپ جب کیمرے کے سامنے سے ہٹ گئے تو ٹی وی تک ریز پہنچنے کا سلسلہ ٹوٹ گیا لہٰذا ٹی وی سے آپ کا عکس غائب ہو گیا اس طرح ٹی وی کے عکوس بھی بنیادی طور پر اپنے ارباب ہی کے تابع ہوئے ۔۔۔ ویڈیو کی ایجاد سے صرف اتنا ہوا کہ ٹی وی بکس تک بے روک ٹوک پہنچنے والے ریز کو ٹیپ کر لینے کی صورت نکال لی گئی اور چونکہ در حقیقت یہی ریز آئینہ وٹی وی کے عکوس کی اصل قریب ہیں تو جب ان کے محفوظ کر لینے کی صورت پر قابو پالیا گیا تو اب ٹی وی پر ظہور عکوس میں ان عکوس کی اصل بعید یعنی ذی صورت کے وجود کی بھی ضرورت نہ رہ گئی۔

۱۰۔۔۔۔ میرے نزدیک یہ بڑی ہی ناقابل فہم اور ناقابل تسلیم بات ہے کہ اگر ریز بے روک ٹوک ٹی وی میں پہنچیں تو ٹی وی کے متحرک عکوس عکوس رہیں اور اگر یہی ریز روک کر پہنچائے جائیں تو یہ عکوس عکوس نہ رہ جائیں وہ عکس جو تصویر ہے اور وہ عکس جو تصویر نہیں ہے ان کے درمیان مابہ الامتیاز خود ان عکوس کی صرف پائداری و ناپائداری ہے ۔۔۔ ریز کو ٹیپ کرن لینے سے عکس تصویر نہیں بن جائے گا۔

یہ دس معروضات ہیں میرے اصل جواب کے ساتھ ان کو بغور ملاحظہ فرما لیجئے پھر علامہ ازہر صاحب کی تحریر از اول تا آخر پڑھ ڈالئے اگر علامہ موصوف کی اس تحریر میں میرے مندرجہ ذیل سوالات کے جواب مل جاتے ہیں تو یقیناً" میرے جواب کا مکمل رد ہے اور اگر جوابات نہیں ملتے تو پھر اس کو میرے جواب کا رد ہی کیوں سمجھا جائے اس کو کوئی بھی ایسا مناسب نام دیجئے جس سے علامہ کی حیثیت عرفی کا ازالہ نہ ہو۔ اب

Marfat.com

سوالات ملاحظہ فرمائیں۔
نمبر۱: ویڈیو کیسٹ میں ٹیپ شدہ پائدار ریز کا تصویر ہونا ثابت کیجئے اور ثابت نہ کرسکنے کی صورت میں ان غیر جاندار ریز کو ٹیپ کرلینے کی حرمت کی دلیل پیش کیجئے۔
نمبر۲: ناپائدار عکوس کے ظہور میں اگر جعل انسانی دخیل ہو تو وہ حرام ہیں اس کو نصوص سے مدلل و مبرہن فرمائیے۔
نمبر۳: ثابت کیجئے کہ جہاں جہاں نصوص میں تصاویر و تماثیل کا لفظ آیا ہے اس سے اس کا حقیقی معنی مراد نہیں۔
نمبر۴: اگر نصوص میں تصاویر و تماثیل سے مراد ہر طرح کے پائدار و ناپائدار عکوس ہیں تو ایک طرف یہ ثابت کیا جائے کہ ایک ہی لفظ سے ایک ہی وقت میں حقیقت و مجاز دونوں مراد لئے جاسکتے ہیں؟۔۔یا۔۔ بصورت دیگر ایک ہی لفظ سے ایک ہی وقت میں اس کے متعدد معانی مراد لئے جاسکتے ہیں؟۔۔ تو دوسری طرف اس صورت میں آئینوں کے عکوس کو ضابطہ حرمت سے نکالنے کی علت پیش کی جائے۔
نمبر۵: آئینہ اور ٹی وی کے عکوس میں بے پناہ مماثلت و مشابہت کے باوجود (جن میں بعض کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے) ٹی وی کے عکوس کو آئینوں کے عکوس پر قیاس کرنا صحیح کیوں نہیں؟
علامہ ازہری صاحب سوالات کی رو میں ایسے بہہ گئے کہ ان امور کے تعلق سے اپنی تحقیقی نگارشات پیش کرنے کی طرف متوجہ نہ ہو سکے اور جب تک ان سوالات کے معقول جوابات نہیں ملتے اس وقت تک میرے جواب کی بنیادیں مضبوط ہی رہیں گی۔۔۔ اس اجمالی گذارش کے بعد

Marfat.com

مناسب لگتا ہے کہ نمبروار علامہ موصوف کی تحریر کا بھی مختصر جواب عرض کر دوں ---- گو میری دلی خواہش یہی تھی کہ اس پر کسی طرح کا کوئی تبصرہ مجھے نہ کرنا پڑے مگر علامہ موصوف نے جو طرز عمل اختیار فرمایا ہے اس نے میرے حوصلے بڑھا دیئے ہیں اب مجھے ہر انصاف پسند علامہ موصوف کی روش پر چلنے والا ہی قرار دے گا ویسے میں جواب میں حتی الامکان کوشش کروں گا کہ علامہ موصوف کی حیثیت عرفی برقرار رہے اور اس کو کوئی صدمہ نہ پہنچے۔

---- ہر سوال کے جواب کا نمبر وہی ہے جو خود سوال کا نمبر ہے ورق الٹ کر پہلے علامہ موصوف کا سوال ملاحظہ فرمایئے پھر یہاں سے علی الترتیب نمبروار اس کا جواب حاصل کیجئے۔

۱ ---- آئینے میں جس مقصد کو اپنی مرضی کے مطابق فوری طور پر حاصل کرنے کے لئے اس کے سامنے کھڑا ہوا جاتا ہے اسی مقصد کو اپنی مرضی کے مطابق حاصل کرنے کے لئے کرنوں کو ٹیپ کیا جاتا ہے۔

۲ ---- آئینہ کے سامنے کھڑا ہونا بھی اپنی صوری شعاعوں کو عکوس میں بدلنے ہی کے لئے ہے اور یہ شرعاً" بالکل جائز ہے۔

۳ ---- تقدیر ثانی کی گنجائش ہی کہاں ہے؟

۴ ---- آئینوں میں شعاعوں کو عکوس میں بدلنے میں فعل انسانی کا مکمل دخل ہے برتقدیر ثانی بھی یہ تصویر سازی نہیں ہے بلکہ اظہار عکس ہے۔ تصویر سازی اس لئے نہیں ہے کہ حقیقی معنوں میں ناپائدار عکوس پر تصاویر کا اطلاق صحیح نہیں۔ عکس تصویر اس وقت بنتا ہے جب اسے پائدار کر لیا جائے جب تک اس میں پائداری نہ ہو گی وہ عکس رہے گا

Marfat.com

پائدار ہو جانے کے بعد وہ تصویر ہو جائے گا اسی لئے تماثیل کہہ کر تصاویر کہنا صحیح نہیں۔ عمومات نص میں صرف پائدار عکوس یعنی تصاویر و تماثیل وغیرہ شامل ہیں۔ ناپائدار عکوس اس میں ابتداء ہی سے داخل نہیں کہ ان کو نکالنے کے لئے کسی مخصص کی تلاش کی جائے۔

۵۔۔۔۔"اس کو ان فلمی فیتوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں"۔ کہنا اس لئے صحیح ہے کہ فلمی فیتوں میں پائدار عکوس نہیں ہوتے بلکہ تصویریں ہوتی ہیں اور حرمت کے لئے صرف فعل انسانی کا دخل کافی نہیں ورنہ آئینوں کے عکوس کو بھی حرام قرار دینا پڑے گا اس لئے کہ موجودہ معروف و متعارف آئینہ پورے کا پورا انسانی صنعت ہے اور اس میں عکوس کے ظہور میں بالکل جعل انسانی کا دخل ہے۔۔ بلکہ۔۔ حرمت کے لئے جعل انسانی کے ساتھ ساتھ عکوس کی پائداری بھی لازم ہے تاکہ وہ عکس حقیقی معنوں میں تصویر ہو جائے۔

۶۔۔۔۔ یہ فرمانا کہ "فلمی فیتوں میں جو تصویریں ہوتی ہیں وہ سامنے والی اشیاء کا عکس ہوتی ہیں" تو اس فرمان میں اگر عکس سے مراد ناپائدار عکس ہے تو یہ بالکل سراسر غلط خیال ہے اور اگر پائدار عکس مراد ہے تو بات صحیح ہے مگر یہ خیال رہے کہ یہی تو حقیقی معنوں میں تصویر ہے ویڈیو کیسٹ میں جس کا وجود نہیں۔۔ یہ کہنا کہ۔۔ "ویڈیو کیسٹ کی تصویریں برقی لکیروں کی مدد سے ٹی وی میں بنائی جاتی ہے"۔۔ حقیقت حال کی غلط تعبیر ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں ٹیپ کی ہوئی کرنیں جب ٹی وی کے اندر پہنچتی ہیں تو اس کے آئینے پر متحرک عکوس کی شکل میں ظاہر ہو جاتی ہیں۔۔ آدمی صرف انہیں کرنوں کے ٹی وی تک پہنچنے کی رکاوٹ

Marfat.com

دور کر دیتا ہے اور بس۔۔ یہ غیر مرئی کرنیں کچھ انسانی ہاتھوں کے قابو میں نہیں کہ وہ ان کو ملا کر جس طرح کی چاہے تصویر بنا دے بر خلاف آرٹسٹ کے۔ اس کا قلم اس کے ہاتھوں کے قابو میں رہتا ہے اور وہ جو کچھ بناتا ہے وہ پائدار ہوتا ہے لہٰذا ویڈیو اور ٹی وی کی صنعت گری کو آرٹسٹ کے قلم پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

---- ٹی وی کا معاملہ یہ ہے کہ اگر ویڈیو کو درمیان سے ہٹا کر اس کو دیکھا جائے تو اس میں اشیاء متقابلہ کے ناپائدار عکوس کے ظہور کا وہی حال ہے جو آئینے کا ہے کہ جب تک ٹی وی کیمرے کے سامنے شے رہی نظر آئی ہٹ گئی تو اس سے بھی غائب ہو گئی۔۔ جیسے جب تک آئینے کے سامنے کوئی چیز رہی نظر آئی اور جیسے ہی سامنا ختم ہوا آئینے میں نظر آنا بھی ختم ہو گیا۔۔ ویڈیو کیسٹ نے صرف اتنا کیا ہے کہ ڈائرکٹ بے روک ٹوک جانے والی کرنوں کو ٹھہرا لیا ہے یعنی ٹیپ کر لیا ہے اور پھر جب چاہ گیا ویڈیو کے ذریعہ ان کو ٹی وی تک پہنچا دیا گیا اس صورت میں صرف یہ فائدہ رہا کہ کسی شے کے ریز کے محفوظ ہو جانے کے سبب اب ٹی وی میں اس شے کا ناپائدار عکوس کے ظہور کے لئے خود اس شے کا ٹی وی کیمرے کے سامنے موجود رہنا ضروری نہیں رہ گیا۔۔۔۔ اس مذکورہ بالا تحریر سے یہ واضح اشارہ مل گیا کہ ٹی وی ہو یا آئینہ دونوں میں ظہور عکس کی اصل قریب ریز ہی ہیں اور ان ریز کی اصل ذوالصورۃ میں فرق یہ ہے کہ آئینہ میں ظہور عکس کے لئے ذوالصورۃ کا سامنے رہنا ضروری ہے اور ویڈیو کے توسط کی صورت میں ٹی وی کے عکوس متحرکہ کے ذی صورت کا ٹی وی کیمرے کے سامنے رہنا ضروری نہیں۔۔۔ جس طرح

Marfat.com

ریڈیو سے کسی دور میں اسی کی آواز سنی جا سکتی تھی جو ریڈیو اسٹیشن جا کر اپنی آواز نشر کرے مگر ٹیپ ریکارڈ کی ایجاد نے اس ضرورت کو ختم کر دیا ہے اب گھر بیٹھے آواز ٹیپ کرا لیجئے اور ریڈیو اسٹیشن سے جب جب چاہئے نشر کراتے رہئے اب بولنے والے کے لئے ریڈیو اسٹیشن پر جانا ضروری نہیں اس کی ٹیپ شدہ آواز کو اس کی عدم موجودگی میں بھی فضائے بسیط میں پھیلایا جا سکتا ہے اس سلسلے میں آدمی کا کام صرف اتنا ہے کہ ٹیپ شدہ آواز کو ان مشینوں کے حوالے کر دے جن کا کام پوری فضائے بسیط میں اسے پھیلا دینا ہے ۔۔۔ اس مقام پر یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ میرا دعوی یہ نہیں ہے کہ ٹی وی کا آئینہ اور عام آئینے ہو بہو بالکل ایک ہیں میری گفتگو کا حاصل صرف یہ ہے کہ یہ دونوں اپنے اندر ظاہر ہونے والے عکوس کے ناپائدار ہونے اور اپنے عکوس کے ظہور میں جعل انسانی کے محتاج ہونے میں بالکل ایک طرح ہیں ۔۔ المختصر ۔۔ اس سلسلے میں علامہ ازہری صاحب نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اس میں کمال تعجیل سے کام لیا ہے اسی لئے فکر و نظر کے صحیح تقاضے پورے نہ کر سکے۔

۷ ۔۔۔۔ چونکہ شرع مطہر میں ایسی کوئی دلیل نہیں ہے جس میں متحرک و غیر قار اور ناپائدار عکوس بنانے کو حرام قرار دیا گیا ہو' یہی اس کی اباحت کی دلیل ہے۔ شریعت نے صرف جاندار کی پائدار تصاویر و تماثیل' بت اور مجسّموں کو بنانا حرار قرار دیا ہے۔ عہد سیدنا آدم علیہ السلام سے آج تک ناپائدار عکوس پر نہ تو تصاویر و تماثیل اور اصنام و اوثان کے احکام متعلق کئے گئے اور نہ انہیں معنی بت میں رکھا گیا ۔۔۔ اگر بالفرض ایسا ہوتا تو پھر پانی کے اندر نظر آنے والے عکوس ہی (جس

Marfat.com

میں جعل انسانی قطعی دخیل نہیں) جائز قرار دیئے جاتے اور موجودہ دور کے معروف و متعارف آئینوں کے عکوس قطعی حرام ہوتے اور پھران آئینوں کے سامنے باقصد آنا ہرگز جائز نہ ہوتا۔۔ بالفرض۔۔ آج اگر کوئی ایسا آئینہ بنالیا جائے جس کے سامنے آنے سے عکس خود بخود پائدار ہو جاتا ہو تو یقیناً" ایسے آئینوں کے سامنے بالقصد آنا حرام ہی ہو گا۔ آج ایسے بہت سے کیمرے ایجاد ہو چکے ہیں جو خود کار ہوتے ہیں کوئی فوٹو گرافر ہو یا نہ ہو اس کیمرے کے سامنے جو آئے گا اس کو فوٹو پائدار ہو جائے گا۔

۔۔۔۔ ظاہر ہے کہ ایسے کیمروں کے سامنے جان بوجھ کر آنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ اب رہ گیا نصوص میں تصاویر کا لفظ تو اس سے ناپائدار عکوس مراد نہیں اس لئے کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ تصویر حقیقی معنوں میں پائدار عکس ہی کو کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب تک حقیقت کا مراد لینا متعذر و مہجور نہ ہو اس سے مجازی معنی مراد لینا صحیح نہیں ہاں اگر کلام کے سیاق و سباق سے کوئی ایسا قرینہ واضح ہوتا ہو جس سے ظاہر ہو جائے کہ تصویر سے متکلم کی مراد ناپائدار عکس ہے تو یہ بات اور ہے لیکن جب تک کوئی ایسا قرینہ نہ ہو جو معنی حقیقی سے عدول کی نشاندہی کرتا ہو اس وقت تک حقیقی معنی ہی مراد لیا جائے گا بشرطیکہ اس کا مراد لینا متعذر و مہجور نہ ہو۔۔۔۔ میں نے بن اپنے جواب میں فہم ناظرین کے پیش نظر کہیں کہیں ان ناپائدار عکوس پر تصویر کے لفظ کا اطلاق کیا ہے مگر اس کے سیاق و سباق میں ناپائدار' غیر قار اور متحرک وغیرہ کی قید لگا کر اپنی مراد واضح کر دی ہے ۔۔۔ لفظ عکس ایک عام لفظ ہے جو پائدار اور

Marfat.com

ناپائدار دونوں طرح کے عکوس کے لئے بولا جاتا ہے اب اگر کوئی ایسی نص ہو جس میں مطلقاً" عکوس کو بنانے کی حرمت آئی ہو تو اسے پیش کرنا چاہئے اور پھر ساتھ ہی ساتھ اعلان کر دینا چاہئے کہ ان آئینوں کے سامنے بالقصد جانا حرام ہے جواب مکمل انسانی صنعت گری کا نتیجہ ہوں اور جن میں عکوس کے ظہور میں جعل انسانی دخیل ہو۔۔۔ اور پھر اس پر سارے علمائے کرام اور مفیتان عظام سے تائید بھی حاصل کر لینی چاہئے' ظاہر ہے اس صورت میں اس ناچیز قصیرالفہم کو اپنے خیال سے رجوع کر لینے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔۔۔ یہ بھی خیال رہے کہ تصاویر و تماثیل کا حقیقی معنی کیا ہے اس کا تعلق زبان و بیان سے لہٰذا اس سلسلے میں اہل زبان حضرات ہی کی بات بطور سند پیش کرنی معقول ہو گی۔

۸۔۔۔۔ جاندار کی ساکن و جامد باقی رہنے والی صورت بنانی خود حرام ہے تو اس کا بنانا بنوانا عظمت کے ساتھ رکھنا اور نگاہ عظمت سے دیکھنا یہ سب کچھ ٹی وی اور آئینے کے باہر بھی حرام ہے تو پھر ٹی وی اور آئینہ کے ذریعہ بھی اس کے ساتھ مذکورہ بالا سلوک کرنا حرام ہی ہو گا۔ جاندار کی ساکن و جامد صورت آئینے میں غیر قار ہے مگر آئینے کے باہر غیر قار نہیں ہے بلکہ جامد ہے تو حرمت تو باہر ہی سے وابستہ ہو چکی ہے۔ پھر اس کے عکوس متحرکہ کہ حلت کا کیا سوال ہے؟ جب اصل ہی حرام ہو تو فرع جائز کیسے؟ اس نظر میں بھی قلت تامل سے کام لیا گیا ہے۔ میں نے اپنے جواب میں واضح کر دیا ہے کہ جن چیزوں کا دیکھنا سننا ٹی وی کے باہر جائز ہے ٹی وی کے ذریعہ بھی ان کا دیکھنا سننا جائز ہے۔ کہاں یہ بات اور کہاں یہ سوال؟

Marfat.com

۹۔۔۔۔جس اصل پر یہ بنیاد رکھی گئی ہے اس کا حال اوپر ظاہر ہو چکا ہے مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔

۱۰۔۔۔۔ آتشبازی کے سانپ چھچھوندر وغیرہ پوری صورت اختیار کر لینے کے بعد متحرک و غیر قار نہیں رہتے بلکہ جامد و ساکن ہو جاتے ہیں تو یقیناً" جاندار کی شکل اختیار کر لینے کی صورت میں ان پر جاندار کی تصاویر و تماثیل ہی کے احکام وارد کئے جائیں گے۔ اس نظر سے ظاہر ہوتا ہے کہ قلت تامل کی انتہا کر دی گئی ہے۔

۱۱۔۔۔۔ "یہاں بھی انعکاس صورت کے لئے پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے"۔ اس فقرہ میں "یہاں بھی" ۔۔ سے مراد ۔۔ "آئینہ میں بھی" ہے ۔۔ نہ کہ ۔۔ "ویڈیو کیسٹ میں بھی" ۔۔۔ میری اس عبارت سے متصلا" یہ عبارت ہے۔۔ "تو یہ ایسا ہی ہے کہ باپردہ آئینہ میں پردہ ہٹانے کے بعد ہی صورت منعکس ہوتی ہے الغرض یہاں بھی انعکاس صورت کے لئے پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے"۔۔۔ اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ ۔۔ "الغرض آئینہ میں بھی انعکاس صورت کے لئے پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے"۔۔۔ اب علامہ ازہری صاحب خود ہی غور کریں کہ انہوں نے جو تضاد دکھانے کی کوشش کی ہے اس میں بھی قلت تامل ہی سے کام لیا ہے ورنہ علامہ موصوف جیسی ذی علم شخصیت عبارت فہمی سے عاجز رہے یہ کس قدر حیران کن بات ہے۔

۱۲۔۔۔۔ ویڈیو کیسٹ میں کوئی بھی صورت منعکس نہیں ہوتی جیسا کہ اصل جواب میں بخوبی وضاحت کی جا چکی ہے۔

۱۳۔۔۔۔ قیاس نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ٹی وی میں جو عکوس ہوتے

Marfat.com

ہیں وہ حقیقتاً" غیر قار و ناپائدار ہوتے ہیں اس کے بر خلاف پردہ فلم پر جو عکوس ہوتے ہیں وہ قطعی طور پر ساکن و جامد ہوتے ہیں۔ ان کی حرکت نگاہوں کا دھوکا ہے۔ میں یہ بات ظاہر کر چکا ہوں کہ عمومات نصوص میں صرف جاندار کی تصاویر شامل ہیں نہ کہ ان کے ناپائدار عکوس اور تصاویر در حقیقت پائدار عکوس ہی کو کہتے ہیں۔ لہٰذا عمومات نصوص میں ٹی وی اور آئینوں کے عکوس کی شمولیت کا کوئی سوال ہی نہیں۔ غیر قار تصویریں (جو در حقیقت تصویر نہیں صرف فہم ناظر میں تصویر اور مجسمہ لگتی ہیں) یہ کس دلیل سے جائز ہیں اس پر گفتگو کی جا چکی ہے۔

۱۴۔۔۔۔ کیا اس لئے محتاج بیان ہے کہ آپ جیسے بھی اس کی حقیقت سے واقف نہیں؟

۱۵۔۔۔۔ مبرہن و مدلل اسے کیا جاتا ہے جو خود روشن اور بدیہی نہ ہو۔ جہاں تک فریب نظر کا سوال ہے پردہ فلم کی حرکت اور ٹرین پر جانے والے کے لئے درخت وغیرہ کی حرکت دونوں ہی یکساں ہیں جو بالکل ظاہر ہے۔

۱۶۔۔۔۔ کہنے کو کوئی کچھ بھی کہہ سکتا ہے مگر یہ حقیقت اپنی جگہ پر رہے گی کہ فریب نظر دونوں جگہ ہے خواہ نگاہ کے غیر قار ہونے سے جامد متحرک نظر آئے یا کسی فیتے پر بنی ہوئی جامد تصویروں کو نظر کے سامنے تیزی سے حرکت دینے کے سبب جامد متحرک لگے۔

۱۷۔۔۔۔ جامد و متحرک، قار و غیر قار اور پائدار و ناپائدار کے درمیان جو فرق ہے وہ بالکل واضح ہے ادنی سا شعور رکھنے والا بھی اس سے بے خبر نہیں۔

Marfat.com

۱۸۔۔۔۔ جامد و متحرک کی تمیز بالکل ثابت ہے ۔۔ جب کسی کے کلام پر کسی کو مناظرانہ بحث و تمحیص کا شوق بیدار ہو تو ضروری ہے کہ پہلے اس کے مقصود کو اچھی طرح سمجھ لے ۔۔ میں نے علی سبیل التنزل یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ اگر کوئی فریب نظر کو حقیقت حال سمجھنے پر مصر ہو جائے اور پردہ سیمیں پر نظر آنے والی تصویروں کا جامد و ثابت تسلیم نہ کرے جب بھی ان تصویروں کے جواز کی صورت نہیں نکل سکتی اس لئے کہ فلمی فیتوں پر جو تصویریں ہیں اور جنہیں بڑا کر کے پردہ فلم ر دکھایا جاتا ہے وہ بلا شبہ جامد و پائدار ہیں تو پھر انہیں کا بنانا حرام قرار پایا اور جب اصل ہی حرام ہو تو اس کے عکس کے جواز کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے؟ رہ گیا ٹی وی کا معاملہ تو اس کے عکوس کی اصل ریز ہیں جن کے جمع کرنے کی حرمت ثابت نہیں اور ان ریز کی اصل وہ اعیان ہیں جو ذی صورت ہیں تو اب اگر اصل قریب کا جمع کر لینا اور اصل بعید کا دیکھنا سننا یہ سب کچھ جائز ہو تو پھر ان اصول کے "ٹی وی والے" عکوس کو اس راہ سے ناجائز نہیں قرار دیا جا سکتا ہاں اگر بذات خود ان کے عدم جواز کی کوئی دلیل الگ سے ہوتی تو بات دوسری تھی لیکن ایسا نہیں ہے اس لئے کہ وہ ناپائدار عکس تو ضرور ہیں مگر تصویر نہیں۔ (جیسا کہ عرض کر چکا ہوں) لہٰذا تصویر کی حرمت کے تعلق سے جو نصوص ہیں یہ اس کے دائرہ حکم سے باہر ہیں۔

۱۹۔۔۔۔ میرا پورا جواب پڑھ لینے کے بعد بھی آپ پر تفرقہ واضح نہ ہو سکا اس پر مجھے حیرت ہے۔۔۔ "اس تحقیق کے بعد الخ"۔۔ کہہ کر میں نے جو کچھ عرض کیا ہے وہ بالکل واضح ہے اس تحقیق کا تعلق جواب میں

Marfat.com

ذکر کردہ جدید آلات کی صنعت گری سے تھا اور ظاہر ہے کہ اس کے لئے انہیں آلات کے ماہرین سے رابطہ قائم کرنا چاہئے اگر ماہرین کی رائے میری تحقیق کے مطابق ہو تو اسے مان کر گفتگو کی بنیاد رکھنی چاہئے ورنہ پھر ماہرین ہی کے حوالے سے اس کو غلط ثابت کرنا چاہئے۔۔۔ دارالافتاء میں بیٹھنے والے کسی مفتی صاحب کو اگر یہ تحقیق سمجھ میں نہ آئے ۔۔ یا ۔۔ وہ اسے تسلیم نہ کریں تو میں ان کو ایک حد تک معذور ہی سمجھتا ہوں۔

۲۰ ۔۔۔۔ ٹی وی میں دو باتیں ہیں ایک کا تعلق دیکھنے سے ہے اور دوسرے کا تعلق سننے سے ہے تو جس کا تعلق دیکھنے سے ہے اسے آئینوں کے عکوس دیکھنے پر قیاس کیا گیا ہے اور جن کا تعلق سننے سے ہے ان کو گراموفون اور ٹیپ ریکارڈ کی آوازوں کے سننے پر قیاس کیا گیا ہے۔ اسی طرح ویڈیو کیسٹ اور ٹیپ ریکارڈ والے کیسٹ آواز ٹیپ کرنے میں ایک ہی طرح ہیں لہٰذا میں نے جو کچھ عرض کیا ہے اس میں تطویل کلام نہیں ۔۔۔ ٹی وی کا آئینہ خاص آئینہ سہی مگر ناپائدار عکوس کے ظہور میں وہ بالکل عام آئینوں ہی کی طرح ہے دونوں کے عکوس ناپائدار ہوتے ہیں دونوں کے عکوس کے ظہور میں جعل انسانی کا دخل ہے دونوں کے ناپائدار عکوس درحقیقت تصویر نہیں ۔۔ اب آپ پر واضح ہو گیا ہو گا کہ عام آئینوں پر قیاس کرنے کا کیا معنی ہے؟

۲۱ ۔۔۔۔ قیاس میں نے اسی لئے کیا ہے کہ ناپائدار عکوس کی حرمت کے تعلق سے ایک بھی نص موجود نہیں اور نہ اس سلسلے میں کسی مجتہد کا قول ہے۔ اس سلسلے میں اگر کچھ ہے تو وہ تصاویر اور تماثیل کی حرمت

Marfat.com

سے متعلق ہے اور میں بار بار عرض کر چکا ہوں کہ ناپائدار عکوس کا نام در حقیقت تصاویر و تماثیل نہیں ان ناپائدار عکوس کی حرمت تو کجا حلت ثابت ہے جسپر آئینوں کے عکوس کی حلت شاہد عدل ہے۔

۲۲ ---- خیال رہے کہ ویڈیو ایک الگ چیز ہے' ویڈیو کیمرہ ایک دوسری چیز ہے اور ٹی وی ایک تیسری چیز ہے اور تینوں کا کام الگ الگ ہے۔ ویڈیو کیمرہ کے ذریعہ ریز کو ویڈیو کیسٹ میں ٹیپ کیا جاتا ہے اور ویڈیو کے ذریعہ ان کرنوں کو ٹی وی کی طرف منتقل کیا جاتا ہے' پھر ٹی وی کے آئینے پر وہ کرنیں متحرک عکوس میں نظر آنے لگتی ہیں۔ اس گفتگو سے ظاہر ہو گیا کہ عکوس نہ تو کیمرے میں ہوتے ہیں نہ کیسٹ میں اور نہ ویڈیو میں بلکہ ان کا ظہور صرف ٹی وی کے آئینے سے ہوتا ہے۔۔ میں نے یہ جو کہا کہ "ویڈیو کیمرے کے ذریعہ کوئی تصویر نہیں بنائی جاتی"۔ تو یہ میرے اس اقرار کے (کہ تی وی ان ریز کو صورت میں بدل کر اپنے آئینہ سے ظاہر کر دیتا ہے) خلاف نہیں۔ بس علامہ ازہری صاحب کی قلتِ تامل کی بات ہے۔ ویڈیو کیمرہ' ویڈیو کیسٹ اور ویڈیو پر جاندار کی تصویر کشی کی حرمت و ممانعت کے نصوص کا اطلاق اس لئے نہیں ہوتا کہ ان میں کسی شے کے عکوس تک نہیں ہیں چہ جائیکہ تصاویر ہوں۔۔۔ رہ گیا ٹی وی تو اس میں عکوس ضرور ہیں مگر ناپائدار ہیں اس لئے وہ حقیقی معنوں میں تصاویر نہیں۔

۲۳ ---- میرا یہ کہنا کہ ۔۔ "اگر بالفرض کوئی ایسی فلم تیار کی جائے جس میں ایک بھی جاندار کی تصویر نہ ہو اور وہ حرام و ناجائز نغمات و حرکات سے ملوث نہ ہو تو اس کو بھی دیکھنے میں بالاتفاق کوئی مضائقہ

Marfat.com

نہیں"۔۔ اگر یہ بات کیس معنی میں بھی صحیح نہ تھی تو علامہ ازہری صاحب کو چاہئے تھا کہ اس کو سرے سے باطل قرار دے کر اسے مدلل فرما دیتے ۔۔۔ یہ تو بالکل ظاہر ہے کہ جسے دیکھنے سننے میں کوئی دینی یا دنیوی مقبول عند الشرع مصلحت نہ ہو اور صرف لہو و لعب کے طور پر دیکھنا سننا ہو تو بھلا کیسے جائز ہو سکتا ہے ۔۔ مگر۔۔ اگر دیکھنا سننا لہو و لعب سے ہٹ کر دینی یا دینوی فائدے کے لئے ہو اور پھر وہ جاندار کی تصویر اور حرام و ناجائز نغمات و حرکات سے ملوث بھی نہ ہو تو پھر اس کو دیکھنے میں مضائقہ ہی کیا ہے؟ ۔۔۔ کسی سادہ سی عبارت میں کیڑے ہی نکالنا ہو تو گنجائش نکال ہی لی جاتی ہے اور کھینچ تان کر اس کو ایسا مفہوم دے دیا جاتا ہے جو صاحب کلام کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔ علامہ ازہری صاحب اس مقام پر اتنا بھی غور نہ کر سکے کہ جو عبارت حرام نغمات و حرکات سے فلموں کی تطہیر پر زور دے رہی ہے وہ عبارت دیکھنے والوں کی حرام نیتوں کی حوصلہ افزائی کیسے کر سکتی ہے؟

۲۴۔۔۔۔ جن افعال میں لہو و لعب غالب ہے انہیں مطلقاً" ممنوع قرار دیا جائے گا مگر وہ آلات جو بنیادی طور پر آلات لہو و لعب سے نہ ہوں اور ان کا اچھا اور برا دونوں استعمال ممکن ہو تو صرف اس لئے کہ ان کا برا استعمال ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے ان کے اچھے استعمال کو ممنوع نہیں قرار دیا جا سکتا۔۔ اب رہ گیا یہ امر کہ کون کسی چیز کو محض لہو و لعب کے طور پر استعمال کرتا ہے یا زیادہ تر لہو و لعب کو مقصود بناتا ہے تو یہ تو کرنے والے کی نیت پر موقوف ہے ۔۔۔ الغرض کسی کے کس عمل پر کس چیز کا غلبہ ہے کوئی ایسا آلہ نہیں جو اس چیز کو واضح کر سکے بس اجمالی طور پر سمجھ لینا

Marfat.com

چاہئے کہ ہر وہ کام حرام ہے جس میں صرف لہو و لعب مقصد ہو یا جس کا بڑا حصہ لہو و لعب پر مشتمل ہو۔

۲۵۔۔۔۔ اس سوال سے فاضل گرامی علامہ ازہری صاحب کیا چاہتے ہیں؟ اور ویڈیو کے تفعلق سے میرے جواب کو باطل قرار دینے میں اس سوال کے جواب کا کیا دخل ہے؟۔۔۔ نیز اس سوال سے صرف اظہار قابلیت مقصود ہے یا اس ناچیز قصیر الفہم بے بضاعت کا امتحان؟ میں ان باتوں کو سمجھنے سے قاصر ہوں ویسے بھی مجھے امید ہے کہ اوپر کی جملہ گذارشات کو بغور ملاحظہ فرما لینے کے بعد علامہ ازہری صاحب اس سوال کے جواب کی ضرورت نہ محسوس فرمائیں گے۔ علامہ موصوف اپنی اس تحریر کا آغاز تسمیہ کے بعد یوں فرماتے ہیں۔۔۔ "ویڈیو کیسٹ کے متعلق فتوی ملاحظہ ہو اس فتوی پر چند سوالات جو خاطر فاتر میں آئے تحریر ہوتے ہیں" ۔۔۔ اس تحریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ علامہ ازہری صاحب کی یہ تحریر نہفتوی ہے نہ کسی سوال کا جواب ہے بلکہ میرے جواب پر ان کے چند شکوک و شبہات ہیں جن کو پیش کر کے وہ مجھ سے مزید وضاحت چاہتے ہیں۔۔ نیز ۔۔ بزعم خود میری جن خامیوں کی نشاندہی فرمائی ہے اس کے تعلق سے مجھ سے صفائی چاہتے ہیں۔۔۔ مجھے تعجب ہے فاضل جلیل علامہ مفتی قاضی محمد عبدالرحیم صاحب قبلہ بستوی دامت برکاتہم العالیہ پر جنہوں نے "صح الجواب واللہ تعالی اعلم" فرما کر اس سوالائی تحریر کو مستقل جواب قرار دے دیا ہے ۔۔۔ حالانکہ در حقیقت یہ تحریر خود علامہ ازہری صاحب کے مذکورہ بالا اعتراف کی روشنی میں صرف سوال ہے جس میں نہ تو اصل سائل کے

Marfat.com

سوال کا جواب ہے اور نہ ہی میرے جواب کا رد ہے۔ جہاں قاضی صاحب قبلہ کو "صح السوال" لکھنا چاہئے تھا وہاں "صح الجواب" "کیا معنی رکھتا ہے؟ ۔۔۔ مجھے اس پر بھی حیرت ہے کہ ایک فاضل جلیل نے اس تحریر پر غور کیوں نہیں فرمایا اور اس کی تصحیح و تصویب فرما کر اس کی جملہ فروگذاشتوں میں اپنے کو کیونکر شریک فرمالیا۔۔ اس سے زیادہ کچھ عرض کرنے میں سوءادبی نظر آرہی ہے۔

فقط والسلام

سید محمد مدنی اشرفی جیلانی غفرلہ

Marfat.com

جواب الجواب

از: قائم مقام مفتی اعظم ہند بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم والہ وصحبہ الکرام اجمعین۔ اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیرالفاتحین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وسلم ؕ

فقیر کی نظر سے حضرت مولانا علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب کا وہ مضمون جو علامہ موصوف نے ویڈیو کیسٹ کے بابت اپنے فتوی پر فقیر کے اعتراضات کے جواب میں تحریر فرمایا ہے گزرا۔ پہلی بار ماہنامہ فیض الرسول میں یہ مضمون شائع ہوا۔ فقیران دنوں عازم زیارت و حج تھا اس لئے جواب بعجلت نہ دے سکا۔ اب بفضلہ تعالیٰ فقیر زیارت دربار حاضری سرکار اعظم و حج سے مع الخیر واپس آچکا ہے۔ علامہ موصوف کی اس طویل تحریر پر گزارشات کی طرف بحمدہ تعالیٰ متوجہ ہے۔ علامہ موصوف نے جواب سے پہلے اور جواب میں جو رنگ سخن اختیار کیا ہے

Marfat.com

اس میں فقیران کی برابری نہیں کر سکتا کہ موصوف سید ہیں اور فقیر کے مورث اعلی سیدنا اعلیحضرت مجدد دین ملت نے سادات کا ادب سکھایا اور غایت درجہ ملحوظ رکھا البتہ حد ادب میں یہ ضرور کہوں گا کہ فقیر کو جدال و عناد و مکابرہ سے نہ کام تھا نہ اب ہے۔ پہلے بھی مقصود اظہار حق تھا جو بفضلہ تعالیٰ بحسن و خوبی انجام پایا اور اب بھی حق کی ہی جلوہ آرائی مقصود ہے اور مولائے قدیر سے امید ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل غوث اعظم کے صدقہ میں اور اعلیحضرت کے فیض سے فقیر کے قلم سے حق رقم ہو اور اپنے اعتراضات کو جناب کے فتوی بابتہ ویڈیو کی اشاعت کے بعد فقیر نے اسی لئے شائع کیا کہ اس کے نزدیک جو حق ہے ہو ظاہر ہو اور لوگ اس پر کاربند ہوں اور جناب کے فتوی کی اس اشاعت کے بعد یہ فقیر کے لئے ناگزیر تھا اور اس پر حضرت اس اقدام کو برے مقصد پر محمول فرمائیں تو یہ حضرت کو اختیار ہے اور یہ بھی عرض کر دوں کہ پوربندر کے جلسہ عام میں کیا کہا گیا مجھے معلومات کے بعد پتہ چلا کہ اس بات کا خود پوربندر والوں کو علم نہیں جو جناب نے تحریر فرمائی۔ رہی سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا غوث اعظم کی خوشنودی و رضا وہ احقاق حق و خدمت دین سے زیادہ کسی چیز میں متصور نہیں اس مختصر گزارش کے بعد بعونہ تعالیٰ معروضات پیش کروں۔

نمبرا: علامہ موصوف رقمطراز ہیں کہ " ہر صاحب علم بخوبی واقف ہے کہ جن نصوص میں جاندار کی تصاویر و تماثیل کی حرمت مذکور ہے اس میں اس کے سربریدہ کر دینے ٹکڑے کر دینے اور پامال کر دینے کی ہدایات بھی ہیں اور اگر وہ جائے اہانت میں ہوں تو ان کے رکھ

Marfat.com

چھوڑنے کی رخصت بھی ہے اس سے اندازہ لگتا ہے کہ تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جو حقیقی معنی میں تصاویر ہوں۔ یعنی پائدار ہوں جنہیں سربریدہ بھی کیا جا سکے جن کے عضو مٹائے بھی جا سکیں جن کے ٹکڑے ہو سکیں اور جنہیں موضع اہانت میں رکھا بھی جا سکتے اس پر گزارش ہے کہ جناب کے قول اندازہ لگتا ہے سے صاف ظاہر ہے کہ یہ جناب کا محض اندازہ ہے جس پر خود جناب کو یقین نہیں بلکہ یہ محض جناب کا گمان ہے ورنہ جناب یوں فرماتے کہ یقین ہوتا ہے اور نصوص کا عموم جو خود جناب کو مسلم یقینی ہے اور یقین شک سے زائل نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے اس کے مثل یقینی کی حاجب ہے۔ کما تقرر فی الاصول تو محض اندازہ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ حرمت تصاویر کے نصوص کے عموم میں سرے سے ناپائدار مکوس داخل ہی نہیں الخ شک سے یقین کو زائل کرنا ہے کہ نہیں؟ ضرور ہے اور شک سے یقین کو زائل کرنا نادرست۔

نمبر۲: آپ مدعی ہیں کہ تصویر کی وضع پائدار صورت کے لئے ہے جیسا کہ آپ کے کلمات سے ظاہر ہے مگر اس دعوی کا ثبوت محض اندازہ لگانے سے نہیں ہو سکتا بلکہ لازم ہے کہ لغت سے یا شرع سے اس دعوی کا ثبوت دیجئے اور شرع سے ثبوت دینا اکد و الزم ہے کہ گفتگو حرمت تصاویر میں ہے اور حلت و حرمت احکام شرعیہ ہیں۔

نمبر۳: جناب سے سیکھ کر اگر کوئی یوں کہے کہ تصویر ممنوع کی حقیقت شرعیہ یہ ہے کہ وہ کامل ہو اور موضع اہانت میں نہ ہو اس لئے کہ ہر صاحب علم بخوبی واقف ہے کہ جن نصوص میں جاندار کی تصاویر و تماثیل کی حرمت مذکور ہے اس میں اس کے سربریدہ کر دینے ٹکڑے کر

Marfat.com

دینے اور پامال کر دینے کی ہدایت بھی ہیں اور اگر وہ جائے اہانت میں ہوں تو ان کو رکھ چھوڑنے کی رخصت بھی ہے اس سے اندازہ لگتا ہے کہ تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جو حقیقی معنی میں تصاویر ہوں لہٰذا ایسی تصویر بنانا جسے دیکھ کر معلوم ہو کہ اس کا سر علیحدہ یا اعضا کاٹ دیئے گئے ہیں۔ جائز ہے یونہی سرے سے ایسی تصویر بنانا جائز ہے جو افتادہ ہو اس مدعی کا کیا جواب ہو گا اور اس کے ادعاء حقیقت کا کیا علاج ہو گا اور جب اندازہ ہی مدار کار ہے تو اس کا اندازہ کیوں نہ لیا جائے اور آپ کا کیوں لیا جائے؟

نمبر۴: اندازہ ہی اگر چل پڑے تو کسی کو یہ کہنے کی مجال ہو گی کہ تصویر کی حقیقت شرعیہ وہی ہے جو تمثال ہو یا کپڑے وغیرہ میں بنائی گئی ہو وہی ممنوع ہے۔ عکسی تصویر ممنوع نہیں کہ وہ سرکار کے زمانہ اقدس میں موجود نہ تھی تو حرمت تصاویر کے نصوص کے عموم میں سرے سے عکسی تصویریں داخل ہی نہیں کہ ان کو نکالنے کے لئے کسی مخصص کی ضرورت ہو اب آپ ہی فرمائیں کہ اس اندازہ اور اس اندازہ کا سدباب کیا ہو گا ہرگز کوئی سدباب نہین سوائے اس کے کہ عموم حرمت بے پھیر پھار مانئے اور اندازوں سے تخصیص کا دروازہ بند کیجئے۔

نمبر۵: کوئی مانع نہیں کہ ٹی وی کے عکوس کو برقی لکیروں سے سربریدہ عضو بریدہ افتادہ کیا جائے اور جب اس سے کوئی مانع نہیں تو عموم نصوص قائم اور تخصیص باطل لہٰذا ان عکوس کو بھی تصویر کہا جائے اور یہ بھی عام صورتوں کی طرح حرام!

ردالمحتار وطحطاوی علی الدر میں ہے "اما فعل التصویر

Marfat.com

فهو غير جائز مطلقا لانه مضاهاة لخلق الله كما مرفی ردالمحتار اسی میں ہے ظاہر کلام النووی لاجماع علی تحریم تصویر الحیوان وقال سواء صنعه لما یمتهن او لغیره فصنعته حرام بکل حال لان فیه مضاهاة لخلق الله تعالی وسواء کان فی ثوب اوبساط اوردرهم اوانا اوحائط وغیرها۔

نمبر٦: آپ کے طور پر ٹی وی پر بت دیکھنا دکھانا تو حرام نہ ہو گا کہ ناپائدار عکس ہے اور بقول آپ کے تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جو حقیقی معنی میں تصاویر ہوں یعنی پائدار ہوں جنہیں سربریدہ بھی کیا جا سکے جن کے عضو مٹائے بھی جا سکیں جن کے ٹکڑے ہو سکیں اور جنہیں موضع اہانت میں رکھا جا سکے اور آپ ہی کے بقول ظاہر ہے کہ ناپائدار عکوس کے ساتھ ان میں سے کوئی بھی سلوک نہیں کیا جا سکتا اور اسی وجہ سے ویڈیو میں اس کا بنانا بھی حرام نہ ہو گا۔

نمبر٧: مصلی کی پشت پر دیوار میں تصویر جاندار ہو اور سامنے آئینہ ہو جس میں وہ تصویر نظر آئے اس صورت میں جناب کے نزدیک اس کی نماز کا کیا حکم ہے مکروہ تحریمی ہو گی یا نہیں ہو گی تو کیوں۔ حالانکہ اب جو اس کے سامنے ہے وہ تصویر حقیقی آپ کے طور پر نہیں اگر مکروہ تحریمی نہ ہو گی تو اس صورت کا استثناء کتب فقہ سے دکھایئے۔

نمبر٨: مصلی کی پیٹھ کے پیچھے جو تصویر ہے اس پر پردہ پڑا ہے۔ کسی نے پردہ ہٹا دیا اور تصویر سامنے آئینہ میں نظر آنے لگی اس کا یہ فعل کیسا ہے جائز یا ناجائز اور اگر ناجائز ہے تو اسی لئے تاکہ مصلی کے سامنے اسے تصویر کو ظاہر کرنا جائز نہ تھا تو بدرجہ اولی تصویر بنا کر آئینہ سے ظاہر

Marfat.com

کرنا حرام۔

نمبر۹: اسی طرح ٹی وی آن کر کے اس کے سامنے نماز پڑھنے کا حکم بتایئے اور کتب مسندہ سے برتقدیر جواز سند لایئے اور اگر مکروہ تحریمی بتائیں تو آپ ہی کے منہ سے اقرار ہو گیا کہ ٹی وی کے ان عکوس مصنوعہ کے وہی احکام ہیں جو دیگر صورتوں کے ہیں تو نصوص حرمت ان کو بھی عام اور ان کا بنانا بھی حرام۔

نمبر۱۰: اور نصوص حرمت کا عام ہونا خود اس امر کا روشن قرینہ ہے کہ صورت ذی روح جو ایک مخصوص ہیئت کا نام ہے اس کا مفہوم ہر صورت کو شامل ہے خواہ وہ پتھر میں یا کاغذ پر کپڑے یا شیشہ میں ہو لہٰذا شیشہ میں نظر آنے والے عکس کو بھی تصویر و صورت کہا جاتا ہے اور یہ اطلاق حقیقتہ ہے نہ کہ بر سبیل مجاز جیسے انسان کا اطلاق رومی و ترکی اسود و ابیض احمر و اصفر پر حقیقی ہے مجازی نہیں۔ تو تصویر و عکس میں حقیقت و مجاز کا علاقہ نہیں کہ بااعتبار خد و خال دونوں کی حقیقت ایک ہے اور مجاز و حقیقت کا متبائن ہونا ضروری ہے جیسے اسد اور زید جسے تشبیہا" اسد کہہ دیا جائے اور جب تصویر و عکس متبائن نہیں بلکہ دونوں کی حقیقت ایک ہے لہٰذا دونوں پر صورت کا اطلاق حقیقتہ ہوتا ہے المعجم الوسیط طبع مصر میں ہے۔ الصورة الشکل والتمثال الجسم اسی میں ہے المصورة مونث والمصوراته قنقل صور ة الاشیاء المجسمته بوقوع اشعته فوئیته طبعت من الاشیاء وتسقط علی عدسته فی جزئها الامامی ومن ثم الی شریط او زجاج حساس فی جزئها الخلقی فتطبع

Marfat.com

علیہ الصورۃ بتاثیر الضوء فیہ تاثیرا کیماویا "یعنی مصورہ کا مونث ہے اور ایک آلہ ہے جو مجسم اشیاء کا عکس منتقل کرتا ہے بایں طور کہ روشنی کی کرنیں جو اشیاء سے پھوٹتی ہیں وہ اس آلہ (کیمرہ) کے اگلے حصہ میں لگے شیشہ پر پڑتی ہیں اور وہاں سے ریل یا حساس شیشہ کی طرف منتقل ہو جاتی ہیں جو کیمرے کے پچھلے حصہ میں ہوتا ہے تو اس پر روشنی کی کیمیائی تاثیر سے چھپ جاتی ہے"۔

دیکھئے صورت کا معنی شکل بتایا جو عام ہے پھر اس پر تمثال مجسم کو تخصیص بعد تعمیم کے طور پر معطوف کیا اور شکل بحکم عموم عکس کو بھی شامل تو صورت عکس پر بھی صادق بلکہ عربی میں عکس و صورت کا فرق ہی نہیں لہٰذا عربی میں عکس کو بھی صورت کہتے ہیں اسی لئے کیمرے کے عکس کو بھی صورت کہا اور اردو میں بھی بکثرت عکس پر تصویر و صورت کا اطلاق آتا ہے۔ شاعر کہتا ہے:

پسینہ موت کا ماتھے پہ آیا آئینہ لاؤ
ہم اپنی زندگی کی آخری تصویر دیکھیں گے

نیز کسی نے کہا ؎

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

نیز کہا ؎

نظر آتی ہے آئینہ میں جیسی جس کی صورت ہے

اور تصویر کو اردو میں عکس بھی کہتے ہیں چنانچہ تصویر سازی کو

Marfat.com

عکاسی کہتے ہیں اور فوٹو کو عکسی تصویر اور فوٹو آفسیٹ سے چھپے ہوئے کو عکسی کہتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوا کہ عکس و صورت دونوں مترادف ہیں ۔ تو دونوں کا بنانا حرام جب کہ جاندار کے عکس و صورت ہوں۔ بحمدہ تعالیٰ ہماری اس عرضداشت سے ثابت ہوا کہ ہمارے فاضل کا تصویر و عکس میں حقیقت و مجاز کا تفرقہ بتانا درست نہیں اور اس بنا پر نصوص حرمت کے عموم سے ٹی وی ویڈیو کے عکوس کو خارج بتانا غلط ہے بلکہ حرمت و صنعت میں نصوص اپنے عموم پر ہیں تو کوئی صورت ان سے خارج نہیں البتہ استعمال کی بعض حالات میں رخصت ہے جیسا کہ ہم نے پہلے ہی گزارش کیا اور جب موصوف کا وہ تفرقہ باطل تو پائدار و ناپائدار کا تفرقہ خود ناپائدار اور نصوص حرمت میں پائیدار کی قید یا ناپائدار کا استثناء دکھانا علامہ ممکوح کے ذمہ ادھار واللہ الجحۃ الابالغۃ ولہ الحمد اور جناب نے جو یہ فرمایا کہ موجودہ معروف و متعارف آئینہ بالکلیہ انسانی صنعت گری ہے۔ لہٰذا اس میں بھی عکوس کے ظہور میں قطعی طور پر جعل انسانی کا دخیل ہے جب بھی اس کا حکم آئینہ کے عکوس کے حکم کی طرح ہی ہونا چاہئے کیونکہ غیر قار و ناپائدار ہونے میں دونوں بالکل ایک طرح ہیں۔ ممنوع ہے اس لئے کہ عام آئینوں میں عکس جبھی نظر آتا ہے جب کہ آدمی آئینہ کے سامنے ہو اور کوئی آڑ نہ ہو اور ٹی وی کے آئینہ سے نظر آنے والا عکس بے شرط مقابلہ و باوجود مانع و حائل بسیار نظر آتا ہے تو ٹی وی کا آئینہ عام آئینوں کی طرح نہ ہوا بلکہ یہ ایک مخصوص آئینہ ہوا جس میں عکوس کا ظہور عام آئینوں کی طرح نہیں ہوتا بلکہ شعاعوں کو قابو میں کر کے مختلف اطوار میں منتقل کر کے صورت میں بدلا جاتا ہے۔ تو

Marfat.com

قطعا" صورت بننے میں جعل انسانی دخیل ہے بخلاف آئینہ کے کہ اس میں شعاعیں کچھ اپنے قابو میں نہیں ہوتیں۔ لہٰذا کوئی یہ نہیں کہتا کہ آئینے کے سامنے کھڑا ہونے والا اپنی صورت بنا رہا ہے بخلاف اس کے کہ جو کیمرے کے سامنے کھڑا ہو۔ اس کے لئے ضرور کہا جائے گا یہ اپنی تصویر کھنچوا رہا ہے اور ٹی وی میں کیمرے کا دخل ضرور ہے جیسا کہ آپ نے خود لکھا ہے تو کیا وجہ ہے ہ عام کیمروں کا عکس حرام ہو اور ٹی وی کے کیمرے کا جائز ہو؟ بالجملہ ٹی وی کا آئینہ خاص آئینہ ہے اور جب یہ مخصوص آئینہ ہے تو اس کا حکم بھی عام آئینوں سے جدا ہے اور ہونا چاہئے (کہ مفید شک ہے) سے کوئی حکم خود قائل کے نزدیک ثابت نہیں ہوتا اس کے باوجود ویڈیو اور ٹی وی کی تصاویر کے جواز پر جناب کو جزم ہے اور اس فتوی کی اشاعت رسالوں میں بار بار کی گئی اور کپڑے پر گجراتی میں چاپ کر مسجدوں میں لٹکایا گیا اس پر حیرت ہے اور یہ دلیل کہ غیر قار و ناپائدار اس پر مکرر عرض ہے کہ یہ تفرقہ ہنوز ثابت نہیں بلکہ یہ جناب کا اپنا خیال ہے جو مسلم نہیں تو اس سے حجت قائم نہیں ہو سکتی اور ہمارے نزدیک تصویر بنانا خواہ پائیدار ہو کہ ناپائیدار مطلقاً" حرام اور اس سلسلہ میں مفتی احمد یار خانصاحب علیہ الرحمہ کے فتوی سے استناد بھی ہم پر حجت نہیں پھر جناب رقم طراز ہیں "جس طرح آئینہ کے عکوس کی اصل قریب ریز کرنیں ہیں بالکل اسی طرح ٹی وی کے عکوس کی اصل قریب ریز ہیں"۔

اقول مگر آئینہ میں کرنیں بشرط مقابلہ وانتفاء موانع خود پڑتی ہیں تو صورت نظر آتی ہے اس میں انسان کو کچھ اختیار نہیں ہوتا اور ٹی وی

Marfat.com

میں یوں نہیں ہوتا ہے بلکہ کیمرہ کرنیں محفوظ کرتا منتقل کرتا پھر صورت میں بدلتا ہے اور اس میں دیگر کیمروں کی طرح بالکل فعل انسانی دخیل ہے تو کیا وجہ ہے کہ ٹی وی کی تصویر کو آئینہ کے عکس پر قیاس کیجئے اور کیمرے کی تصویروں کے مشابہ نہ مانئے۔ حالانکہ اس میں کیمرہ دخیل ہے اب اگر ہمارے فاضل گرامی کا آئینہ پر قیاس مان بھی لیجئے تو کیمرہ اس تصویر میں مداخلت کرتا ہے۔ اب ہمارے فاضل مذکور اس معارض کو رفع فرمائیں یا کیمرے کی سب تصویروں کو جائز فرمائیں پھر یہاں ایک بات قابل لحاظ یہ ہے کہ ہمارے فاضل گرامی ٹی وی کے شیشہ کو آئینہ فرماتے ہیں ہر چند کہ ہم نے ان کے قیاس کو نہ مانا لیکن ان کی موافقت کرتے ہوئے اس شیشہ کے لئے ہمارے قلم سے بھی آئینہ لکھ گیا۔ حالانکہ وہ آئینہ نہیں بلکہ ایک مخصوص شیشہ ہے جس میں نگاہ نافذ نہیں ہوتی نہ اس سے شعاع بصر ٹکرا کر آدمی کا عکس دکھاتی ہے اور برقی لہریں اس میں کار فرما ہوتی ہیں تو لگتا ہے کہ یہ آئینہ ہے مگر اس میں سامنے والی اشیاء کا عکس نظر نہیں آتا بلکہ وہی تصویر چھپتی ہے جو کیمرہ لیتا ہے تو اسے آئینہ کہنا ہی سرے سے صحیح نہیں بلکہ وہ کیمرے کے شیشہ کی طرح ایک شیشہ یا پردہ فلم کی طرح ہے' وللہ الحجتہ السامیہ ولہ الحمد اولا" واخرا" وظاہرا" وباطنا" **فاضل گرامی سے ایک سوال اور کرلوں وہ** یہ کہ اگر کوئی ایسی شکل نکل آئے کہ آدمی کے چہرہ کی شعاعوں کا رخ موڑ دیا جائے یوں کہ کسی اعلی میں ان شعاعوں کو منتقل کیا جائے اور ذی صورت سے ان شعاعوں کا تعلق نہ رہے اور وہ آلہ عام آئینہ کے مقابل ہو۔ اس آئینہ میں اس آدمی کی صورت نظر آئے گی جو سامنے نہیں ہے

Marfat.com

اب اس تصویر کا حکم وہی ہو گا جو عام آئینوں کے عکس کا ہے یا جداگانہ اگر۔ہاں تو کیوں اور شعاعوں کے رخ کو موڑنا اور منتقل کرنا کیوں نظر انداز کیا جائے گا اور یہ کہنا کیوں کر صحیح ہو گا کہ یہ وہی عکس ہے جو آئینہ سے نظر آتا ہے۔ حالانکہ اب وہ آدمی آئینہ کے سامنے نہیں اور آئینہ میں عکس جبھی اترتا ہے جب کہ آدمی اس کے سامنے ہو اور شعاع میں خود یہ صلاحیت نہیں کہ آدمی کی مخالف سمت میں منعکس ہو تو یہ جو عکس اس آئینہ میں شعاع کے معتاد صلاحیت کے برخلاف نظر آیا اس میں صنع انسان کا دخل یا اس کا شبہ بھی ہے کہ نہیں اور یہ عکس عام عکوس سے (جو آدمی کے آئینہ کے مقابل ہونے کی صورت میں نظر آتے ہیں) مغائر یا شبہ مغائر ہے کہ نہیں۔ مغائر ہے تو ضرور عام جاندار تصویروں کی طرح حرام اور شبہ مغائر ہو تو بھی حرام کو شبتہ الشئی حقیقت شے کے مشابہ ہے۔ تبیین شرح کنز میں ہے الشبهته تشبيته الحقيقته اور اگر جداگانہ ہے تو وہ حکم کیا ہے اور وہی حکم ٹی وی کی تصاویر کا ہے کہ نہیں۔ نہیں ہے تو کیوں نہیں اور ہے تو ہمارا مدعی ثابت وللہ الحمد اور جناب کا قیاس زائل اور وہ تفرقہ ناپائدار و پائیدار باطل لہٰذا اب جو آپ رقمطراز ہیں کہ جس طرح آئینہ کے عکوس متحرک اور غیر قار ہیں الخ پیشگی رد ہو چکا پھر حضرت سے دریافت کیا جائے کہ ایک شخص کسی آدمی کا فوٹو آئینہ میں دکھاتا ہے اسے دیکھنا جائز ہے کہ نہیں اور اگر حضرت کے نزدیک اسے دیکھنا جائز ہے تو اس پر کیا دلیل ہے اور اسی دلیل سے فلم کے پردہ پر نظر آنے والی تصویریں جائز ہوں گی یا نہیں اگر نہیں تو وجہ فرق کیا ہے۔ بیان فرمائیں اور اگر جائز نہیں تو کیوں۔

Marfat.com

حالانکہ جس طرح آئینہ کے عکوس متحرک و غیر قار ہیں اسی طرح اس فوٹو کا عکس متحرک و غیر قار ہے اور ہمارے فاضل نے یہ جو تحریر فرمایا ہے کہ جس طرح آئینہ میں عکوس کے ظہور کے لئے ریز کا یہ وجود ضروری ہے اسی طرح ٹی وی میں بھی ظہور عکوس کے لئے ریز کا وجود ضروری ہے۔ یہ کلام جس کا حاصل آئینہ پر قیاس ہی پہلے سے ممنوع ہے جیسا کہ مفصل طور پر گزارش ہوا یونہی ان کا یہ قول کہ جس طرح آئینہ کے عکوس کے ظہور میں جعل انسانی کا دخل ہے الخ۔ پہلے ہی ممنوع ہو چکا جیسا کہ پہلے ہی گزارش کیا گیا فتذکر ثم اور یہ جو فرمایا جس طرح ریز کے غیر متعلق ہو جانے کی شکل میں ٹی وی سے بھی عکوس غائب ہو جاتے ہیں اور پھر کہیں نہیں رہتے اسی طرح ٹی وی سے ریز کے غیر متعلق ہو جانے کی شکل میں ٹی وی سے بھی عکوس غائب ہو جاتے ہیں۔ الخ یونہی سہی جیسا آپ نے فرمایا مگر اتنی بات ٹی وی کی تصاویر کے جواز کے لئے کافی نہین جب کہ دیگر وجود مذکورہ ممنوع ہو چکے اور سند ممانعت پیش ہو چکی پہلے ممانعت سابقہ اٹھائیے پھر ہمارے فاضل گرامی رقمطراز ہیں کہ جس طرح آئینہ میں نظر آنے والے جاندار کے عکو سحکم و ثن اور معنی بت میں نہیں بالکل اسی طرح ٹی وی میں نظر آنے والی عکوس کو بھی حکم و ثن اور معنی بت میں نہیں رکھا جا سکتا اس کے بل پر کوئی کہہ سکے گا کہ ٹی وی میں نظر آنے والا بت دیکھنا جائز ہے اور اسے سجدہ کرنا بت کو سجدہ کرنا نہیں اس لئے کہ بقول ہمارے فاضل کے ٹی وی میں نظر آنے والے عکوس کو بھی حکم و ثن اور معنی بت میں نہیں رکھا جا سکتا۔ لیجئے بت دیکھنے اسے سجدہ کرنے کی طرف راہ نکل آئی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

Marfat.com

اور یہ دلیل کہ یوں ارشاد ہوئی کہ ناپائیدار و غیر قار ہونے میں دونوں بالکل ایک طرح ہیں اور چونکہ پائیداری ہی حقیقی معنوں میں تصویر ہونے کی بنیاد ہے اور وہ دونوں جگہ مفقود ہے لہٰذا حرمت و حلت کے تعلق سے بھی دونوں کا حکم ایک ہو گا پہلے ہی بار بار رد ہو چکی وللہ الحمد اور یہ جو جناب نے تحریر فرمایا کہ نیز جس طرح آئینوں کے عکوس کی حرمت کی کوئی نص نہیں۔ بالکل درست ہے اور آئینوں کے عکوس کی حرمت کی نص کیوں ہو جب کہ حرمت افعال مکلفین سے متعلق ہے اور آئینوں کے عکوس میں فعل انسانی کا دخل نہیں بلکہ اس میں شعاعیں خود مصور ہو جاتی ہیں لہٰذا سرکار ابد قرار ﷺ کے زمانے سے بلا نکیر منکر آئینہ سازی اور آئینہ دیکھنا آج تک معمول اور رائج ہے اور کوئی نہیں سمجھتا کہ آئینہ کے سامنے کھڑا ہونے والا اپنی تصویر بنا رہا ہے مگر اس پر ٹی وی کو قیاس کرنا اور یوں کہنا کہ بالکل اسی طرح ٹی وی کے عکوس کی حرمت کے لئے بھی کوئی نص نہیں ہے۔ درست نہیں کہ ٹی وی کے عکوس آئینہ کے عکوس کی طرف نہیں نہ خود ٹی وی آئینہ ہے۔ کما بینا من قبل وللہ الحمد پھر فاضل نے جو احتمالات نکالے ہیں ہمیں ان کے متعلق یہی کہنا ہے کہ ہم عکس و صورت کے بابت اپنا فیصلہ پہلے لکھ آئے ہمارے الفاظ پھر یاد فرمائے ہم نے نمبر۹ میں لکھا ہے کہ صورت ذی روح جو ایک مخصوص ہیئت کا نام ہے ہر صورت کو شامل ہے خواہ وہ پتھر میں ہو یا کاغذ یا کپڑے یا شیشہ میں ہو لہٰذا شیشہ میں نظر آنے والے عکس کو بھی تصویر، صورت کہا جاتا ہے اور یہ اطلاق حقیقۃ ہے نہ کہ بر سبیل مجاز۔ الی قولنا ظاہر ہوا کہ عکس و صورت دونوں مترادف ہیں تو ہمارے فاضل کا یہ

Marfat.com

قول کہ پہلا تو یہ کہ عکس عام ہو اور تصویر خاص الخ ہمارے نزدیک درست نہیں اور پائیدار اور ناپائیدار عکوس پر تصویر کا اطلاق بطور اشتراک لفظی نہیں کہ پائیدار اور ناپائیدار دونوں صورت کے مفہوم عام کے فرد ہیں تو ان پر تصویر صورت کا اطلاق بطور اشتراک معنوی ہے نہ کہ بطور اشتراک لفظی۔ یہاں سے ظاہر ہوا کہ ہمارے فاضل کا یہ قول کہ دوسرا احتمال یہ ہے کہ تصویر کا اطلاق پائیدار اور ناپائیدار دونوں طرح کے عکوس پر بطور اشتراک لفظی ہو خطائے بین ہے اور ہمارے فاضل نے سابقہ عبارت کے متصل یہ جو لکھا کہ اس صورت میں عند الاطلاق تصویر کے متعدد معنی میں سے کوئی ایک ہی معنی مراد ہو گا الخ۔ یہ اسی صورت میں بن سکتا ہے کہ تصویر و عکس میں اشتراک لفظی ہو اور جب کہ وہاں اشتراک لفظی نہیں بلکہ اشتراک معنوی ہے تو کوئی مانع نہیں ہے کہ تصویر و عکس دونوں مراد ہوں اور جب کوئی مانع نہیں ہے تو صورت دونوں کو شامل اور دائرہ حرمت میں دون داخل تو نصوص حرمت سے نہ تو پائیدار عکس خارج نہ ہی جعلی ناپائیدار باہر۔

ہمارے فاضل نے جو تیسرا احتمال عکس و تصویر میں بتائن کا ذکر کیا ہے وہ ہمارا مختار نہیں لہٰذا اس سے ہمیں بحث نہیں اور اس کا رد ہم پہلے کر آئے۔ البتہ چوتھا احتمال جو ہمارے فاضل نے ذکر کیا ہے یہ کہ دونوں میں تساوی کی نسبت ہو ہم نے اس کو پہلے ہی اختیار کیا جیسا کہ ہمارے گزشتہ کلام سے ظاہر ہے اور بے شک جیسا کہ فاضل موصوف نے کہا اس صورت میں حرمت تصاویر کے نصوص پائیدار و ناپائیدار عکوس کو شامل ہوں گے۔ مگر فاضل مذکور کا اس پر یہ کہنا کہ لہٰذا آئینوں کے

Marfat.com

عکوس بھی قطعی حرام قرار پائیں گے صحیح نہیں اس لئے کہ گفتگو عکوس مصنوعہ میں ہے اور آئینہ کے عکوس مصنوعہ انسان نہیں لہٰذا وہ سرے سے نصوص حرمت میں داخل ہی نہیں کہ حرام قرار پائیں یا انہیں کسی دلیل سے ضابطہ حرمت سے نکالنے کی حاجت ہو تو فاضل مذکور کا یہ کہنا کہ اب اگر آئینوں کے عکوس کو ضابطہ حرمت سے نکالنے کے لئے کوئی ایسی مضبوط دلیل پیش کی گئی جو نصوص حرمت کے عموم کی مخصص بن سکی الخ خود ساقطہ ہے اور اگر بغرض غلط آئینوں کے عکوس کو مصنوعہ انسان مان لیں تو تعامل کی بنا پر برخلاف قیاس آئینوں کے عکوس ضابطہ حرمت سے خارج قرار پائیں گے اور جو برخلاف قیاس ثابت ہو اس پر دوسرے کو قیاس کرنا صحیح نہیں تو فاضل مذکور کا یہ قیاس کہ پھر ناپائیدار عکوس علت تخصیص میں اشتراک کے سبب دائرہ حرمت سے نکل جائیں گے نادرست ہے۔ فاضل مذکور نے عکس و تصویر میں عام خاص من وجہ کی جو نسبت کا احتمال قائم کیا ہے وہ بھی ہمارا مختار نہیں تو پھر اس پر کلام کی حاجت نہیں۔ نمبر۶ اور ہمارے فاضل نے یہ جو فرمایا کہ ویڈیو کیسٹ میں تصویر ہوتی ہے نہ عکس اس میں صرف ریز ہوتے ہیں الخ۔ اس پر معروض ہے کہ اگر اس میں تصویر نہیں ہوتی تو اس میں ریز بھی نہیں ہوتے۔ حالانکہ تصویر نہ ہونا مستبعد ہے کہ شعاع جب کسی شیشہ یا ریل میں پڑتی ہے شعاع کیمرے میں اگلے حصہ کے شیشہ سے منتقل ہو کر پچھلے حصہ میں جو ریل یا شیشہ ہوتا ہے اس پر پڑتی ہے پھر روشنی کی کیمیائی تاثیر سے اس میں تصویر بن جاتی ہے لہٰذا ضروری ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں شعاع صورت پکڑے اگرچہ وہ اس قدر چھوٹی ہو کر بے خوردبین کے دکھائی نہ

Marfat.com

دے جیسا کہ ہم نے بعض اجہ مطلعین سے سنا یا شعاع چھوٹے نقطوں میں متشکل ہو جائے جیسا بعض ثقات نے بیان کیا اور بہرحال یہ دعوی کہ اس میں صرف ریز ہوتے ہیں ممنوع ہے۔ کہ خلاف مشاہدہ ہے (اور اس دعوی کے ممنوع ہونے کی سند خود ہمارے فاضل کے کلام میں موجود ہے) کہ انہوں نے فرمایا کہ ویڈیو کیسٹ میں نہ تصویر ہوتی ہے نہ عکس وہی شعاع ہے جو ذی صورت کے ساتھ قائم ہو اور آئینہ میں منعکس ہو تو اس میں یہ ریز کیوں کہ ہوں گے اس پر اگر فرمائیں کہ مجرد شعاع ہوتی ہے تو یہ دعوی ممنوع ہو گا کہ خلاف ظاہر و معتاد ہے اس لئے کہ شعاع جس شیشہ وغیرہ میں نافذ ہوتی ہے اس میں نہیں رہتی اور جس میں نافذ نہیں ہوتی اس میں متشکل ہو جاتی ہے۔ تو ریز کا ہونا اور عکس و صورت کا نہ ہونا غیر مسلم اور خود انہیں فاضل کے کلام میں اس کے بطلان پر روشن دلیل موجود پھر موصوف سے پوچھئے کہ اگر مجرد ریز ہوتے ہیں تو کسی شکل میں ہوتے ہیں یا کسی شکل میں نہیں ہوتے اور ان ریز سے تصویر کیسے بن جاتی ہے حالانکہ اب یہ ریز جناب کے طور پر ذی صورت سے جدا ہو گئیں اور آئینہ میں ریز سے صورت جبھی نظر آتی ہے جب کہ ذی صورت کے تابع ہو اور اب جناب کے طور پر یہ ریز ذی صورت کے تابع نہ رہے تو ان میں حسب معتاد صورت بننے کی صلاحیت ہی نہ رہی اب یا تو یہ مانئے کہ یہ ریز ہی نہیں اور یہی واقعہ ہے کہ ریز تابع و عرض ہے اور تابع نے متبوع و عرض بے معروض نہیں ہو سکتا یا یہ کہیں کہ ان ریز سے صورت بننے میں صنع انسان کا دخل ہے۔ بہرحال تصویر سازی ثابت اور آئینہ پر قیاس باطل۔

Marfat.com

بلکہ ضرور اس میں چھوٹی صورت یا نقطے ہوتے ہیں جنہیں ٹی وی میں بڑا اور نمایاں کر کے دکھایا جاتا ہے اور یہ سب کھلی تصویر سازی ہے۔ وللہ الحجتہ السامیہ اور ہم نے سوالات میں اور اس جواب میں جہاں ریز کرنیں کہا ہے وہ محض فاضل ممدوح کے ساتھ تنزل و مجازات اور مجاز کے طور پر کہا ہے۔ ہاں آئینہ میں جو شعاع منعکس ہوتی وہ حقیقتہ شعاع نہیں ہے جو عدم نفوذ کے سبب عکس ہو کر نمایاں ہوئی۔ اسی لئے وہ ذوالصورت کے تابع ہے اور اسی کے لئے مقابلہ ذولصورت لازم ہے چنانچہ ہمارے فاضل نے بھی فرمایا نمبرے یہ حقیقت ہے کہ عکوس و ظلال اپنے ارباب کے تابع ہیں جس سے ظاہر ہے کہ ان عکوس کا اپنا کوئی وجود نہیں بلکہ ان کا وجود ان کے ذوالصورت کا وجود ہے تو وہ عکوس عرض ہوئے جو ذوالصورت کے ساتھ قائم ہیں۔ جیسے سپیدی جو دیوار کے ساتھ قائم ہے اور ویڈیو میں جو کچھ محفوظ ہوتا ہے وہ فاضل گرامی کے طور پر ریز ہوں یا چھوٹی صورت یا نقطے یا کوئی بلا ہو۔ وہ ذوالصورت کے تابع ہی نہیں بلکہ جوہر ہے جو مصنوع انسان ہے تو اس کو ریز پر اور اس کے عکوس کو آئینہ کے عکوس پر قیاس کرنا صحیح نہیں اور فاضل گرامی کا یہ کہنا کہ مگر ایک درمیانی کڑی کو بھی نظر انداز کر دینا مناسب نہیں وہ یہ کہ عکوس تابع ہیں ریز کے اور ریز تابع ہیں ذی صورت کے انہیں کچھ مفید نہیں نہ ہمیں کچھ مضر اور یہ جو کہا کہ عکوس تابع ہیں ریز کے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عکوس کی حقیقت کچھ اور ہے اور ریز کی حقیقت اور ہے۔ اس معنی پر یہ دعوی صحیح نہیں کہ آئینہ کے عکوس حقیقہ وہ شعاع ہی ہیں جو ذوالصورۃ سے نکلی اور آئینہ میں منعکس

Marfat.com

ہو کر نظر آئی تو آئینہ کے عکس اور مجرو شعاع میں حقیقت کا اختلاف نہیں ہاں تشکل و عدم تشکل سے ضرور ایک گونہ اختلاف ہے جو اعتباری ہے اور اس پر جو دعوی معنی ہے وہ بھی امر اعتباری کا دعوی ہے ورنہ عکوس آئینہ حقیقتہ ذوالصورۃ کے تابع ہیں اور ان کی اصل وہی ذوالصورۃ ہے اور یہ عکوس وہی شعاع ہیں جو ذی صورت کے ساتھ قائم اور آئینہ میں منعکس ہے نہ کہ شعاع کہ محض عرض غیر قائم بنفسہ ہے اور اپنے وجود میں ذی صورت کی محتاج ہے تو شعاع (ریز) جب بھی ہوں گے ذوالصورۃ کے ساتھ ہوں گے اور جب ہی منعکس ہوں گے جب ذوالصورۃ آئینہ کے مقابل ہو تو فاضل ممدوح نے یہ جو فرمایا کہ "پہلے ریز کے مراۃ کے سامنے ہونے کے لئے ضروری تھا کہ ذی صورت مراۃ کے روبرو ہو اور دونوں کے درمیان کوئی حجاب نہ ہو" اس پر معروض ہے کہ جی اب بھی یہ ضروری ہے ورنہ ریز کا مراۃ کے سامنے ہونا درکنار خود ریز ہی نہ ہوں گی کہ ریز ذی صورت سے جدا ہو کر کبھی نہ پائے جائیں گے اور وہ جو سائنس نے محفوظ کیا ہرگز وہ ریز نہیں جو ذی صورت کے تابع ہوتی ہے اسے ریز سمجھنا سائنس دانوں کی خود فریبی ہے۔ تو فاضل ممدوح کا یہ قول کہ "لیکن جب سے سائنسی ترقی نے ان ریز کو محفوظ کر لینے کی صورت نکالی ہے الخ" نادرست ہے جب کہ ریز سے اس کا حقیقی معنی مراد ہو اور ظاہر یہی ہے کہ فاضل ممدوح کی مراد یہی حقیقی معنی ہے اس لئے وہ جو ویڈیو میں محفوظ ہیں اسے ذی صورت کے ریز اور ویڈیو کے اشکال کو آئینوں کے عکوس پر قیاس فرماتے ہیں اور اگر حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ ویڈیو کی محفوظ شدہ کو مجازا"

Marfat.com

با اعتبار ماکان ریز فرمایا ہے تو اس معنی پر ریز کا اطلاق اس محفوظ شدہ پر صحیح ہے لیکن اب پھر وہی بات ہے کہ یہ محفوظ شدہ اپنی حقیقت میں اس ریز سے مختلف ہے کہ یہ ذی صورت کے تابع نہیں اور وہ ذی صورت کے تابع ہے اور یہ جو ویڈیو میں محفوظ ہے اس میں ضرور صنع انسانی دخیل ہے تو یہ مصنوع انسان ہے اور وہ شعاع (ریز) جو ذی صورت کے ساتھ قائم ہے۔ مصنوع انسان نہیں تو جو مصنوع انسان سے بنے گا وہ ضرور انسان کا بنایا ہوا قرار پائے گا اور اس پر ضرور احکام شرع جاری ہوں گے اور مصنوع انسانی کا غیر مصنوع انسان پر قیاس کرنا ہرگز کسی طرح درست نہ ہو گا۔

پھر فاضل ممدوح نے جملہ گزشتہ کے متصل لکھا اسی فلسفہ کے تحت کہ عکوس کی اصل قریب ریز ہیں نہ کہ ذی صورت اقول ہم پہلے عرض کر آئے کہ عکوس آئینہ حقیقتہ ذوالصورۃ کے تابع ہیں اور ان کی اصل وہی ذوالصورۃ ہے اور یہ عکوس وہی شعاع ہیں جو ذی صورت کے ساتھ قائم اور آئینہ میں منعکس ہے نہ کہ شعاع کہ محض عرض غیر قائم بنفسہ ہے اور اپنے وجود میں ذی صورت کی محتاج ہے تو ہمارے نزدیک یہ دعوی ممنوع ہے اور اس کا رد ہم پیشگی کر چکے اور بتا چکے کہ عکس و شعاع میں فرق محض اعتباری ہے ورنہ دونوں کی حقیقت ایک ہے اور عکس آئینہ کی اصل وہی ذی صورت ہے تو سائنسی آلات سے جو عکس بنتا ہے اس کی اصل وہ ریز جو ذی صورت کے ساتھ قائم ہے اور اس سے جدا ہو کر نہیں پائی جا سکتی' کیونکر ہو سکتی ہے۔ حالانکہ وہ ریز تو اصلا" عکس آئینہ ہی کی اصل نہیں بلکہ وہ اور عکس آئینہ متحد بالحقیقت ہیں تو ان

Marfat.com

ریز پر ویڈیو میں محفوظ شدہ کو قیاس کرنا اور عکس آئینہ پر ویڈیو کے عکس کو قیاس کرنا اختیاری کو غیر اختیاری پر قیاس کرنا۔ میں یہ بھولا کہ ہمارے فاضل تو ویڈیو کے محفوظ شدہ پر ریز کا اطلاق اس کے حقیقی معنی پر کر رہے ہیں تو قطعاً" وہی ریز ان کی مراد ہیں جو ذی صورت کے ساتھ قائم ہیں۔ اب آئینہ پر انہیں قیاس کی کیا حاجت بلکہ صاف کیوں نہیں کہتے کہ ویڈیو اور ٹی وی کے عکوس بعینہ آئینہ کے عکوس ہیں مگر یہ کہ ان کے آڑے ان کا کہا آرہا ہی اور وہ یہ عبارت ہے جو گزشتہ سے متصل ارشاد ہوئی کہ تو جب ہم ان ریز کو ٹیپ کرلیں گے تو پھر عکوس کے ظہور کے لئے ذی صورت کا مراۃ کے روبرو ہونا ضروری نہ رہ جائے گا۔ جی "مراۃ کے روبرو ہونا ضروری نہ رہ جائے گا" مگر اب نہ ٹی وی کا شیشہ آئینہ نہ وہ عکوس، عکوس آئینہ نہ وہ ریز ٹیپ ہونے کے قابل کہ عرض و معروض ناقابل وجود اور اتنی بات تو خود فاضل ممدوح کے اقرار سے روشن کہ ٹی وی کے عکوس بعینہ نہ آئینہ کے عکوس ہیں نہ ان کے مثل ہیں کہ وہ فرما چکے کہ مراۃ کے روبرو ہونا ضروری نہ رہ جائے گا۔ لہٰذا فاضل گرامی ہی کے بقول عبارت میں قدرے تصرف کے ساتھ اب حقیقت حال کی صحیح تعبیر یہ ہوئی کہ یہ قدیم صورت تھی کہ رائی جب تک مراۃ کے سامنے ہے مرئی ہے اس کے ہٹتے ہی مرئی ہونا مفقود مگر جدید ترقی نے ثابت کر دیا کہ مرئی ہونے کے لئے اب ذی صورت کا سامنے ہونا ضروری نہیں ہے اس لئے کہ ویڈیو میں عکس کی اصل محفوظ کرلی جاتی ہے اور جب چاہو دیکھی جا سکتی ہے اور ٹی وی سے بھی کیمرے کے ذریعہ عکس کو کھینچ کر اسے مختلف اطوار میں منتقل کر کے عکس دکھایا جا سکتا ہے اور جب یہ چیز

Marfat.com

مشاہدے میں آچکی تو اس سے انکار بھی ممکن نہیں کہ اس میں جعل انسانی دخیل ہے بخلاف عکوس آئینہ کے کہ ان میں جعل انسانی دخیل نہیں تو بعینہ عکس کہنا بھی مشکل' آئینہ پر قیاس بھی باطل اور اس راہ میں خود فاضل ممدوح کا لکھا حائل وللہ الحمد وله الحجته السامیه اب ایک ہی سبیل ہے کہ ان عکوس کو آئینہ کے عکوس سے جدا جانیں اور ان میں جعل انسانی کا دخل تو خود ان کو مسلم ہے اور مغائر ہونے کا اقرار بھی مماثلت بتانے کی کوشش بسیار کے باوجود ان کے قلم سے ہو جاتا ہے چنانچہ وہ مزید نمبر۸ لکھتے ہیں کہ یہ صحیح ہے کہ کیسٹوں میں ٹیپ شدہ ریز نہ عکوس ہیں نہ تصاویر لیکن ان ریز میں یہ صلاحیت ہے کہ ٹی وی بکس میں لگا ہوا آلہ ان کو ذی صورت کے عکوس میں منتقل کر کے اپنے آئینہ سے ظاہر کر دیتا ہے۔ یہ ذی صورت کے عکوس میں منتقل کرنا بالکل فعل انسانی ہے اور قطعی تصویر سازی ہے۔ پھر بھی آئینہ کے عکوس پر قیاس سلامت ہے۔ حالانکہ آئینہ میں عکس انسان بناتا نہیں ہے پھر یہاں عکس آئینہ سے مغائرت یوں بھی ہے کہ ٹی وی میں پہلے عکس بنتا ہے پھر اس شیشہ سے نظر آتا ہے جسے آپ آئینہ فرماتے ہیں اور آئینہ میں ایسا نہیں ہوتا اور ریز کو گراموفون کی آواز پر قیاس کرنا صحیح نہیں کہ وہ (آواز) آواز کنندہ کی صفت نہیں بلکہ ملاء متکیف کی صفت ہے۔ ہوا ہو یا پانی وغیرہ مواقف میں ہے الصوت کیفیه قائمته بالهوا آواز کنندہ کی حرکت قرعی الٰہی سے پیدا ہوتی ہے لہٰذا اس کی طرف اضافت کی جاتی ہے اور جب کہ وہ آواز کنندہ کی صفت نہیں بلکہ ملاء متکیف کے قائم ہو تو اس کی موت کے بعد بھی باقی رہ سکتی ہے۔ الکشف الشافیا

Marfat.com

لسیدی الجد امام اہلسنت احمد رضا قدس سرہ بخلاف ریز کے وہ ذی صورت کے ساتھ قائم ہے لہٰذا یہ جو فاضل نے فرمایا ہے کہ اس کو یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ گراموفون وغیرہ کی ایجاد سے پہلے ہم کسی کی آواز اسی وقت تک سن سکتے تھے جب تک وہ بولتا ہے الخ وللہ الحمد وله الحجته السامیه ہمارے فاضل گرامی آگے فرماتے ہیں جیسے ہر ناتراشیدہ پتھر میں بالقوۃ جاندار کا مجسمہ ہونے کی صلاحیت ہے مگر صرف اس صلاحیت کی بنا پر اسے نہ بالفعل مجسمہ کہا جا سکتا ہے اور نہ اس پر مجسموں کے احکام نافذ کر سکتے ہیں۔ درست ہے مگر یہ تو فرمایئے کہ اس کا مدعی کون ہوا کہ ناتراشیدہ پتھر مجسمہ بننے سے پہلے مجسمہ ہے اور اس کے وہی احکام ہیں جو مجسّمے کے ہیں اور اگر کوئی اس کا مدعی نہیں ہے کہ یہ بات کہنے سے کیا حاصل۔ ہاں اتنی بات ضرور بتاتے چلئے کہ بت بنانے کے لئے پتھر رکھنا تراشنا جائز ہے یا ناجائز۔ جائز ہے تو کیا وجہ ہے کہ آدمی کی قصد کو یہاں نظر انداز کیا گیا حالانکہ ہم سب کے سب سید و سردار سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے انما الاعمال بالنیات وانما لا مرئی مانوی اور اسی حدیث جلیل سے اخذ کر کے علماء نے قاعدہ کلیہ ارشاد فرمایا الامور بمقاصدها اور ناجائز ہے تو اسی طرح اپنے ویڈیو کی ٹیپ شدہ ریز بزعم خود کو ناجائز کیوں نہیں کہتے یہاں سے ظاہر ہوا کہ حکم حرمت کچھ بالفعل جاندار کی صورت ہی میں منحصر نہیں بلکہ جو اس کا وسیلہ ہو گا وہ بھی حرام ہو گا۔ اگرچہ صورت بننے سے پہلی اس پر صورت جاندار کے احکام مخصوصہ نافذ نہ ہوں۔ وللہ الحمد پھر صورت و مجسمہ بننے سے پہلے اس کے احکام جاری نہ ہوں تو نہ ہوں مگر صورت بننے کے بعد تو

Marfat.com

وہی احکام جاری ہوں گے اور ویڈیو اور ٹی وی کے عکوس میں جعل انسانی تو جناب کو مسلم ہے تو ضرور وہ حرام ہوں گے پھر اس دعوی سے کیا فائدہ۔

پھر فاضل گرامی نمبر۹ میں لکھتے ہیں: یہ صحیح ہی کہ عکوس و ظلال اپنے ارباب کے تابع ہیں جس طرح کہ رائی جب تک مراۃ کے سامنے ہے مرئی ہے اس کے ہٹتے ہی اس کا مرئی ہونا مفقود بس مراۃ ہی مراۃ مرئی ہے۔ ویڈیو سے قطع نظر ٹی وی کے عکوس کا بھی یہی حال ہے۔ الی قولہ اس کے کیمرے کے سامنے سے ہٹتے ہی اس کا مرئی ہونا مفقود ہو جاتا ہے بس ٹی وی ہی ٹی وی مرئی رہ جاتا ہے۔ ڈائرکٹ والی صورت میں ہوتا یہ ہے کہ مثلا" آپ کیمرے کے سامنے کھڑے ہو گئے اس کے ذریعہ آپ کے ریزٹی وی ٹاور تک پہنچ گئے ٹی وی ٹاور نے انہیں ٹی وی بکس تک پہنچا دیا اور پھر ٹی وی بکس کے آلات نے انہیں متحرک عکوس کی شکل میں ظاہر کر دیا---- اس کا بھی حاصل وہی آئینہ پر قیاس ہے جو بارہا رد ہو چکا پھر گزارش ہے کہ یہ قیاس ممنوع ہے۔

اولا" آئینہ میں ریز بے صنع انسان پر پڑتی ہیں اور کیمرے میں بے صنع انسان پر نہیں پڑتیں۔

ثانیا" آئینہ میں جو ریز پڑتی ہیں وہ ذی صورت کے تابع ہوتی ہیں اور کیمرہ جو محفوظ کرتا بھیجتا ہے وہ ذی صورت کے تابع نہیں ہوتا ورنہ بے شرط مقابلہ عکس نہ بنتا تو یہ وہ ریز ہی نہیں جو آئینہ میں پڑتی ہے بلکہ اس سے جداگانہ کوئی بلا ہے اور اس پر شاہد عدل یہ ہے کہ کیمرے کے ذریعہ جو تصویر لی جاتی ہے اس میں محض ذی صورت کی شعاع کافی نہیں

Marfat.com

ہوتی بلکہ اس میں روشنی کی کیمیائی تاثیر شامل ہوتی ہے۔ یہ عام کیمروں کا حال ہے اور ٹی وی کے کیمرے میں بہت زیادہ روشنی درکار ہوتی ہے تو جب اس میں روشنی کی تاثیر بھی شامل ہو گئی تو اب ذی صورت کی شعاع نہ رہی بلکہ اسے جداگانہ شئے بن گئی جن کے بننے میں صنع انسانی کا دخل ہے تو اسے آئینہ وٹی وی کے عکوس کی اصل قریب بتانا غلط ہے۔

ثالثاً" ٹی وی کے وہ ریز خود عکس نہیں بنتے بلکہ ٹی وی کے آلات انہیں عکس میں بدلتے ہیں اگر وہ آلات نہ ہوں تو ٹی وی کے شیشہ پر کچھ نظر نہ آئے اور آئینہ میں ذی صورت کی شعاعیں کسی آلہ کی محتاج نہیں ہوتیں جو انہیں عکس میں بدلے تو آپ ہی کا قول کھلا اقرار ہے کہ ٹی وی کی یہ ریز نہ ذی صورت کی ریز ہیں نہ ٹی وی کا شیشہ آئینہ نہ اس میں چمکتا عکس عکس آئینہ بلکہ قطعاً" اس کے بننے میں جعل انسانی دخیل ہے اور اس عکس کو ذی صورت کے تابع بتانا غلط کہ ذی صورت کے تابع وہی عکس ہے جو بشرط مقابلہ ذی صورت بے جعل جاعل آئینہ سے نظر آئے نہ کہ وہ جسے انسان بنائے تو یہ کہنا کہ ٹی وی کے عکوس بھی بنیادی طور پر اپنے ارباب ہی کے تابع ہوئے۔ نادرست اور جب صنع انسانی کا دخل عکس میں موجود تو اتنی مماثلت جو فاضل گرامی نے یوں ظاہر کی کہ اب آپ جب کیمرے کے سامنے سے ہٹ گئے تو ٹی وی تک ریز پہنچنے کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔ لہٰذا ٹی وی سے آپ کا عکس غائب ہو گیا باوجود صنع انسانی جواز کے لئے ہرگز کافی نہیں۔ وللہ الحمد نمبر۸

رابعاً" آئینہ میں جو عکس چمکتا ہے اس کا رنگ وہی ہوتا ہے جو ذی صورت کا ہوتا ہے اور عام ٹی وی میں نیلا اور رنگین میں رنگ برنگا

Marfat.com

نظر آتا ہے۔

خامسا" آئینہ میں ساکن کا عکس ساکن ہی نظر آتا ہے اور ٹی وی میں لرزہ براندام اب فاضل گرامی خود سوچ کر بتائیں یا سائنسی ماہرین سے پوچھ کر بتائیں کہ یہ عکس متحرک کیوں نظر آتا ہے۔ آیا اس لئے کہ برقی کرنیں اس پر مسلسل پڑتی ہیں اور اسے ہلاتی ہیں تاکہ وہ نمایاں رہے اور مٹنے نہ پائے اگر یہ برقی کرنیں نہ ہوں تو وہ نمایاں نہیں رہ سکتا۔ اس لئے وہ دم بدم خودکار و سریع العمل کیمرہ عکس کشی اور ٹی وی بکس کا آلہ تصویریں بناتا نمایاں کرتا رہتا ہے اور وہ دم بدم بننے والی تصویریں یکے بعد دیگرے ٹی وی کے شیشے پر اس تیزی سے نظر آتی ہیں کہ نظر کو ایک معلوم ہوتی ہیں۔ بہر صورت یہ ماننا لازمی ہے کہ ٹی وی پر اس ذی صورت کے عکس کی نمائش میں یا تو ان برقی کرنوں کا دخل ہے جو انسانی صنعت ہیں یا ایسا تجدد امثال کے سبب ہوتا ہے اور اگر ایسا ویسا نہ ہو تو ذی صورت ٹی وی سنٹر میں کھڑا ہے مگر ٹی وی پر اس کا عکس نظر نہ آئے تو یوں کہنا چاہئے تھا کہ آپ کیمرے سے ہٹتے ہی اور اس برقی کار فرمائی یا کیمرہ اور بکس کے آلہ کی کاروائی میں خلل کرتے ہی آپ کا عکس غائب ہو گیا۔ مگر کیوں کہتے کہ آئینہ سے مماثلت بتانا ہے۔

سادسا" آئینہ میں آپ خود دیکھتے ہیں اور ٹی وی کے شیشہ پر آپ خود کو نہیں دیکھ سکتے (ڈائرکٹ والی صورتوں میں) بلکہ دوسرا آپ کو دیکھتا تو مماثلت کہاں پھر قیاس کیا؟

سابعا" اور جب آپ ٹی وی کے شیشہ پر خود کو نہیں دیکھ سکتے بلکہ دوسرے کو اپنی شکل دکھا سکتے ہیں تو آپ ہی بتائیے کہ یہ رونمائی اتنے

Marfat.com

پردوں میں کیسے ہو جاتی ہے اور یہ آپ کے چہرہ زیبا کی شعاعیں کیسے سامنے کا راستہ چھوڑ کر کیمرے کے بس میں آتی۔ برقی روشنی میں گھل مل جاتی چھپتی چھپاتی ٹی وی کی پیٹھ میں سماتی ٹی وی بکس کے آلہ میں جا کر صورت میں بدلتی پھرٹی وی کے شیشہ سے نمایاں ہوتی ہیں۔ یہ سب آئینہ کی طرح خود بخود ہو جاتا ہے یا اس کے لئے آپ کے ٹی وی کا کیمرہ اور وہ آلہ ذمہ دار ہیں اگر ایسا ہے اور ضرور ایسا ہے تو آئینہ کو یہ الزام سائنسی ماہرین بلا وجہ دیتے ہیں۔ اپنے کیمرے اور اس آلہ کو ذمہ دار ٹھہرائیں اور خود کو قصوروار مانیں۔

ثامنا" آئینہ میں فرنٹ وی (سامنے کا منظر) ایکبارگی پورا آجاتا ہے اور ٹی وی کے شیشہ پر ایسا نہیں ہوتا بلکہ جب کسی شے کو قریب کر کے دکھاتے ہیں تو وہی شے نظر آتی ہے دوسری نظر نہیں آتی اور جب پورا منظر دکھاتے ہیں تو وہ دور سے نظر آتا ہے اور اس کے لئے کیمرے کو پیچھے کرنا پڑتا ہے اور قریب میں قریب لاتے ہیں اور قریب میں تصویر قریب آتی اور دور جاتی نظر آتی ہے اور قریب و دور کے مناظر کے لئے تین شاٹ درکار ہوتے ہیں:

(۱)۔ لانگ شاٹ (دور کی منظر کشی)

(۲)۔ میڈیم شاٹ (درمیانی منظر کشی)

(۳)۔ کلوز شاٹ (قریب کی منظر کشی)

اور دیکھنے والوں سے معلوم ہوا کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی شے کی بیک وقت دو تصویریں نظر آتی ہیں ایک شیشہ پر نظر آتی رہتی ہے دوسری ہٹتی نظر آتی ہے ان تمام امور سے ظاہر ہے کہ ٹی وی کا

Marfat.com

شیشہ آئینہ نہیں ہے اور اس پر جو نظر آتا ہے وہ عکس آئینہ نہیں بلکہ حقیقی تصویر ہے جو مخصوص سطح پر کیمرے سے بنتی ہے اور ٹی وی کے شیشہ پر نمایاں کر کے دکھائی جاتی ہے۔

تاسعا" جب ٹی وی کے شیشہ پر تصویر کو یوں دکھانا ممکن ہے کہ اسے قریب کر کے دکھائیں ہٹالیں اور دور کر کے دکھائیں تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان تصویروں کے شیشہ پر نمائش انسان کے بس میں ہے جب تک وہ چاہتا ہے تصویر شیشہ میں نظر آتی ہے اور قائم رہتی ہے جب چاہتا ہے تصویر ہٹ جاتی ہے یا مٹ جاتی ہے۔ تو یہ تصویریں بھی انہیں عام تصویروں کی طرح ہیں جنہیں انسان بناتا ہے نہ کہ آئینہ کے عکوس کی طرح جنہیں انسان نہیں بناتا یہاں سے ظاہر کہ آپ کا وہ تفرقہ پائیدار نہیں و ناپائیدار خود ناپائیدار وللہ الحمد والہ الحجتہ السامیتہ

گرامی قدر جناب مولنا قاضی محمد عبدالرحیم صاحب ستوی نے بتایا کہ پیاز کے عرق اور موم سے تصویر بناتے ہیں جو ظاہر نہیں ہوتی پھر آپ پر دکھاتے ہیں تصویر ظاہر ہو جاتی ہے اور فورا" ہی ختم ہو جاتی ہے اور موم والی پانی میں ڈالتے ہیں تو نمایاں ہو جاتی ہے۔ یہ تو آپ کے ٹی وی والی تصویر سے بھی بہت ناپائیدار ہے کیا جناب اسے جائز قرار دیں گے میں امید کرتا ہوں کہ جواب نفی میں ہو گا تو پھر میں عرض کروں گا کہ اس میں اور ٹی وی والی میں کیا فرق ہے ناپائیداری میں دونوں شریک بلکہ یہ زیادہ ناپائیدار اور برتقدیر جواز دلیل دیجئے گا تو اسے جائز کہنے یا دونوں کو حرام بتائیے۔

اور جب ٹی وی کے عکوس ہی کے مثل عکوس آئینہ ہونے میں

Marfat.com

کلام ہے تو ویڈیو کے عکوس کو عکوس آئینہ کے مثل کیوں کر مان لیا جائے جب کہ وہاں آئینہ کے عکس سے مغائرت اور بھی زیادہ موجود ہے چنانچہ فاضل گرامی ویڈیو کے بارے میں خود فرماتے ہیں کہ اب ٹی وی پر ظہور عکوس میں ان عکوس کی اصل بعید یعنی ذی صورت کے وجود کی بھی ضرورت نہ رہ گئی اور یہ ہم پہلے ہی عرض کر چکے کہ ذی صورت کے ریز کہ اس کے تابع ہیں وہ بغیر ذی صورت ہو ہی نہیں سکتے تو انہیں ٹیپ کرنا کیوں کر متصور ہے اور یہ بھی ہم نے پہلے ہی بتا دیا کہ عکس آئینہ کی اصل وہی ذی صورت ہے نہ کہ وہ ریز جو عکس آئینہ کے ساتھ متحد بالحقیقہ ہیں تو فاضل نے خط کشیدہ جملہ سے پہلے جو کہا کہ ویڈیو کی ایجاد سے صرف اتنا ہوا کہ ٹی وی بکس تک بے روک ٹوک پہنچنے والے ریز کو ٹیپ کر لینے کی صورت نکال لی گئی اور چونکہ یہی ریز آئینہ ٹی وی کے عکوس کی اصل قریب ہیں تو جب ان کے محفوظ کر لینے کی صورت پر قابو پا لیا گیا بارہا ہو چکا وللہ الحمد۔

پھر فاضل گرامی نمبر۱۰ پر فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ بڑی ناقابل فہم اور ناقابل تسلیم بات ہے کہ اگر ریز بے روک ٹوک ٹی وی میں پہنچیں تو ٹی وی کے متحرک عکوس' عکوس رہیں اور اگر یہی ریز روک کر پہنچائے جائیں تو یہ عکوس نہ رہیں وہ عکس جو تصویر ہے اور رہو عکس جو تصویر نہیں ہے ان کے درمیان مابہ الامتیاز خود ان عکوس کی پائیداری و ناپائیداری ہے ریز کو ٹیپ کر لینے سے عکس تصویر نہیں بن جائے گا اس عبارت میں جو الزام ہے وہ ہم پر نہیں آتا کہ ہمارے نزدیک کوئی فرق عکس و صورت میں نہیں دونوں ایک ہیں اور دونوں کا

Marfat.com

بنانا حرام اور پائیدار و ناپائیدار کا تفرقہ ثابت کرنا ہمارے فاضل کیذمہ ادھار ہے۔ بحمدہ تعالیٰ فاضل گرامی کے دسوں مفروضات جنہیں انہوں نے توضعا" معروضات فرمایا ہے جواب بحسن و خوبی تمام ہوا وللہ الحمد علی التمام ان کے بعد ہمارے فاضل گرامی زید مجدہ السامی نے کچھ جملے تحریر فرمائے ہیں جن کا جواب دینا تو درکنار ہم انہیں نقل بھی نہیں کرنا چاہتے البتہ ان سوالات کے جوابات حاضر کرتا ہوں علامہ ممدوح کا پہلا سوال ہے۔ ویڈیو کیسٹ میں ٹیپ کردہ پائیدار ریز کا تصور ہونا ثابت کیجئے اور ثابت نہ کرنے کی صورت میں ان غیر جاندار ریز کو ٹیپ کر لینے کی حرمت کی دلیل پیش کیجئے۔

الجواب ا: میں اس بات کا مدعی ہی کب ہوں کہ آپ کے ویڈیو کیسٹ میں ٹیپ شدہ محض تصویر ہے کوئی اور شے نہیں تو جناب کے اس دعوی کا مانع ہوں کہ ویڈیو کیسٹ میں وہ ریز محفوظ ہوتے ہیں جو آئینہ میں پڑ کر منعکس ہو جاتے ہیں میرے الفاظ پھر سنئے آپ کا دعوی ویڈیو کیسٹ میں نہ تصویر ہوتی ہے نہ عکس اس میں صرف ریز ہوتے ہیں کی ممانعت میں کہا اس پر معروض ہے کہ اگر اس میں تصویر نہیں ہوتی تو ریز بھی نہیں ہوتے الی قولنا ضروری ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں شعاع صورت پکڑے اگرچہ وہ اس قدر چھوٹی ہو کہ بے خوردبین کے دکھائی نہ دے یا شعاع چھوٹے لفظوں میں متشکل ہو جائے۔ بہرحال یہ دعوی کہ اس میں صرف ریز ہوتے ہیں ممنوع ہے کہ خلاف مشاہدہ ہے۔ نیز کہا اور ویڈیو میں جو کچھ محفوظ ہوتا ہے وہ فاضل گرامی کے طور پر ریز ہوں یا چھوٹی صورت یا نقطے یا کوئی بلا ہو میری ان عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ ویڈیو میں محفوظ شے یا صورت خورد ہے یا چھوٹے چھوٹے نقطے یا کچھ اور مگر وہ محفوظ آئینہ کی ریز نہیں ہے اور جب میں علی التعین اس محفوظ شدہ کو

Marfat.com

صورت نہیں کہتا تو مجھ سے یہ سوال کہ تصویر ہونا ثابت کیجئے کیا معنی شائد جناب نے یہ سمجھا ہے کہ وہ عکوس مصنوعہ جبھی حرام ہوں گے جب ویڈیو کیسٹ میں تصویر ہونا ثابت ہو جائے مگر ایسا نہیں وہ جو ویڈیو کیسٹ میں محفوظ ہے آخر کار سائنسی آلات کی کار فرمائی سے صورت بن کر ٹی وی سے نظر آتا ہے تو اس سے جو بنتا ہے وہ بھی حرام اور یہ محفوظ شدہ بھی حرام کہ اس صورت میں حرام کا وسیلہ اور مادہ ہے لان الامور بمقاصدھا کما صرح بہ العلماء وقدمر من قبل واللہ تعالی اعلم

نمبر۲: ہمارے فاضل کا دوسرا سوال یہ ہے کہ ناپائیدار عکوس کے ظہور میں اگر جعل انسانی دخیل ہوں تو وہ حرام ہیں اس کو نصوص سے مدلل و مبرہن فرمایئے میں نے آئینہ کو (جس میں عکس کا ظہور بے جعل جاعل ہوتا ہے) حرام کب کہا ہے مجھ سے یہ سوال ہو رہا ہے تو میں اس عکس کو جس کے بننے میں صنع انسانی دخیل ہو حرام کہتا ہوں اور آئینہ پر قیاس اسکو رد کرتا ہوں اور پائیدار و ناپائیدار کا تفرقہ تصویر سازی ہیں نہیں مانتا جو آپ ثابت نہ فرما سکے واللہ تعالیٰ اعلم۔

نمبر۳: ہمارے فاضل گرامی کا تیسرا سوال ہے کہ ثابت کیجئے کہ جہاں جہاں نصوص میں تصاویر تماثیل کا لفظ آیا ہے اس سے اس کا حقیقی معنی مراد نہیں کیوں نہیں بیشک حقیقی معنی مراد ہے اور وہ معنی عام جو صورت و عکس دونوں کو شامل ہے تو دونوں کا بنانا حرام ہے اور آپ کے اس اندازہ مذکورہ سے ادعائے حقیقت محض نامتصور اور اس سے عام نصوص میں دعوی خصوص قطعا" نامعتبر کما مر فیھا مر واللہ تعالی اعلم۔

نمبر۴: ہمارے فاضل گرامی کا چوتھا سوال ہے اگر نصوص میں تصاویر و تماثیل سے مراد ہر طرح کے پائیدار و ناپائیدار عکوس ہیں تو ایک طرف

Marfat.com

یہ ثابت کیا جائے کہ ایک ہی لفظ سے ایک ہی وقت میں حقیقت و مجاز دونوں مراد لئے جاسکتے ہیں یا بصورت دیگر ایک ہی لفظ سے ایک ہی وقت میں اس کے متعدد معنی مراد لئے جاسکتے ہیں تو دوسری طرف اس صورت میں آئینوں کے عکوس کو ضابطہ حرمت سے نکالنے کی علت پیش کی جائے۔

الجواب: ہم صورت و عکس میں حقیقت و مجاز کا علاقہ مانیں نہ اشتراک لفظی جانیں تو ہم سے یہ سوال کیا معنی کہ ایک لفظ سے ایک وقت میں حقیقت و مجاز یا اس کے متعدد معنی کیسے مراد لیے جاسکتے ہیں ہاں صورت و عکس کو دونوں کو مساوی اور ایک مفہوم عام کے فرد مانتے ہیں اور آئینوں کے عکوس مصنوعہ انسان نہیں تو وہ نصوص حرمت میں داخل ہی کب ہوئے کہ انہیں نکالا جائے گفتگو تو عکوس مصنوعہ میں ہے واللہ تعالی اعلم۔

نمبر۵: ہمارے فاضل گرامی کا پانچواں سوال یہ ہے کہ آئینہ اور ٹی وی کے عکوس میں بے پناہ مماثلت و مشابہت کے باوجود (جن میں بعض کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے) ٹی وی کے عکوس کو آئینوں کے عکوس پر قیاس کرنا صحیح کیوں نہیں؟

الجواب: وجوہ مغائرت کی ہم نے بارہا ذکر کیں (جن میں سے ایک فعل انسانی کا دخل ہے جو خود آپ کو مسلم ہے) اس مماثلت مزعومہ و مشابہت موہومہ کی دافع ہیں اس لئے وہ قیاس صحیح نہیں۔ واللہ تعالی اعلم

انہیں نو وجوہ مغایرت پر بس نہیں بلکہ بفضلہ تعالیٰ چند وجوہ مغائرت اور سمجھ میں آئیں اور یہ وجوہ حقیقتہ وجود سابقہ میں ضم ہیں۔ ہم انہیں علیحدہ علیحدہ ظاہر کریں۔

Marfat.com

فاقول وباالله التوفیق عاشرا آئینہ اگر ساکن ہو تو اس میں عکس شے جامد ہٹتا سرکتا نظر نہیں آتا اور ٹی وی میں قریب کو ہٹتا دور کو آتا سرکتا معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ وجہ ثامن میں گزرا۔

حادی عشر آئینہ میں ذی صورت کا عکس جوں کا توں نظر آتا ہے اور ٹی وی عکس ذی صورت سے مختلف نظر آتا ہے۔ جیسا کہ کلوز شارٹ اور میڈیم شارٹ وغیرہ کی تفصیل سے ظاہر ہے تو قطعا" ظاہر کہ ٹی وی کیمرہ چھوٹی تصویر بناتا ہے اور ٹی وی کا شیشہ اسے بڑا کر کے دکھاتا ہے تو اس میں اور پردہ فلم میں اس لحاظ سے فرق نہیں۔

ثانی عشر اور جب ان وجوہ سے ٹی وی کا عکس آئینہ کے عکس سے جدا ہے تو جو حرکت ٹی وی کے عکس میں نظر آتی ہے وہ بھی قطعا" جعلی ہے اور آئینہ کا عکس خلقی ہے اور اس میں جو حرکت نظر آتی ہے وہ بھی خلقی و غیر جعلی اسی لئے ایسا ہوتا ہے کہ مثلا" ٹی وی پر جب کار چلتی نظر آتی ہے تو زمین بھی سرکتی نظر آتی ہے۔ اب فاضل گرامی نے میرے اعتراضات کے جو جوابات تحریر فرمائے ہیں ان کا جواب نمبروار گزارش کروں وہ لکھتے ہیں:

نمبرا: آئینہ میں جس مقصد کو اپنی مرضی کے مطابق فوری طور پر حاصل کرنے کے لئے کھڑا ہوا جاتا ہے' اسی مقصد کو اپنی مرضی کے مطابق حاصل کرنے کے لئے کرنوں کو ٹیپ کیا جاتا ہے۔

الجواب: آئینہ کے سامنے اس لئے کھڑے ہوتے ہیں کہ اپنی صورت دیکھیں غالبا" دوسرے کو اپنی صورت دکھانا مقصود نہیں ہوتا اور ویڈیو میں خودبینی و خودنمائی دونوں مقصود ہوتی ہیں جو آئینہ کی طرح

Marfat.com

فوری طور پر حاصل نہیں ہوتی اور ڈائرکٹ والی صورت میں تو آدمی خود کو دیکھ ہی نہیں سکتا تو آئینہ پر قیاس باطل اور وحدت مقصد کا دعوی غلط اور ریڈیو ٹی وی میں فعل جاعل سے مفر نہیں تو ان کے عکوس پر وہ احکام ضرور جاری ہوں گے جو عام تصاویر ذی روح کے ہیں واللہ تعالی اعلم

نمبر۲: پھر آپ رقمطراز ہیں آئنے کے سامنے کھڑا ہونا بھی اپنی صوری شعاعوں کو عکوس میں بدلنے ہی کے لئے ہے اور یہ شرعا" بالکل جائز ہے۔

الجواب: آئینہ کے سامنے کھڑے ہونے والے کو تصویر ساز نہیں کہتے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کی صورت کی شعاعیں آئینہ میں خود صورت پکڑتی ہیں آئینہ کے سامنے کھڑا ہونے والا صورت نہیں بناتا ہے اور کیمرے کے سامنے جو کھڑا ہوا سے سب یہ سمجھتے ہیں کہ اپنی تصویر کھنچا رہا ہے تو تصویر کھنچوانے اور آئینہ دیکھنے میں فرق ظاہر ہے اور تصویر کھنچوانے کو آئینہ دیکھنے پر قیاس کرنا غلط ہے اور ساختہ تصویر کو بے ساختہ پر قیاس کرنا صحیح نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

پھر فاضل رقمطراز ہیں نمبر۳ تقدیر ثانی کی گنجائش ہی کہاں ہے یہ انہوں نے ہمارے سوال پر لکھا جو اس طرح ہے نمبر۳ برتقدیر اول (یعنی ویڈیو کیسٹ میں شعاعوں کو صورت میں بدلنے کے قصد سے ٹیپ کرنا جائز ہو) اس کے جواز پر شرع مطہر سے کیا دلیل ہے اور برتقدیر ثانی یہ مبدء حکم میں اپنے مقصد کا تابع ہو کر ناجائز ہو گا کہ نہیں نہیں تو کیوں نہیں؟ اس پر ارشاد ہوا کہ تقدیر ثانی کی گنجائش ہی کہاں ہے جی تقدیر ثانی کی گنجائش کیا

Marfat.com

اس لئے نہیں کہ ویڈیو کا عکس ساختہ عکس آئینہ ہے جو بے ساختہ بنتا ہے۔ پھر یہ کیمرہ کیا کرتا ہے اور ٹی وی بکس میں لگے آلہ کا کیا کام ہے اور آپ کے طور پر شعاعیں کیوں ٹیپ کی جاتی ہیں اور یہ ٹیپ کی ہوئی شعاعیں ٹی وی کے شیشہ پر بغیر اس آلہ کے جو ٹی وی بکس میں ہوتا ہے مصور کیوں نہیں ہو جاتیں اور عام آئینوں میں صورت کیوں نہیں پکڑتیں اور یہ پیچھے سے چھپتی چھپاتی ٹی وی کے چلمن سے رونمائی کرتی ہیں یہ سب کیا اپنے آپ ہو جاتا ہے ہرگز نہیں یہ تمام امور فعل انسانی کے آثار ہیں اور وہ عکس جو ٹی وی پر نظر آتا ہے قطعاً" ساختہ انسان ہے اور ساختہ کو بے ساختہ کہنا غلط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہمارے فاضل رقم طراز ہیں: آئینوں میں شعاعوں کو عکوس میں بدلنے میں فعل انسان کا مکمل دخل ہے۔ برتقدیر ثانی بھی یہ تصویر سازی نہیں بلکہ اظہار عکس ہے۔ تصویر سازی اس لئے نہیں ہے کہ حقیقی معنوں میں ناپائیدار عکوس پر تصاویر کا اطلاق صحیح نہیں عکس تصویر اس وقت بنتا ہے جب اسے پائیدار کر لیا جائے جب تک اس میں پائیداری نہ ہو گی وہ عکس رہے گا پائیدار ہو جانے کے بعد وہ تصویر ہو جائے گا اس لئے تماثیل کہہ کر تصاویر مراد لیا جاتا ہے آئینوں کے ناپائیدار عکوس کو تماثیل بت مجسمہ اور حقیقی معنی میں تصویر کہنا صحیح نہیں عمومات نصوص میں صرف پائیدار عکوس یعنی تصاویر و تماثیل وغیرہ شامل ہیں ناپائیدار عکوس اس میں ابتداء ہی سے داخل نہیں کہ ان کو نکالنے کے لئے کسی مخصص کی تلاش کی جائے۔

الجواب: یہ خوب رہی کہ آئینوں میں شعاعوں کو عکوس میں بدلتے

Marfat.com

ہیں الخ اس کا یہی مطلب ہوا نا کہ آدمی ان شعاعوں سے اپنا عکس بناتا ہے پھر تو زندہ آدمی پر کیا موقوف بلکہ سرے سے آدمی پر کیا منحصر مردہ کا عکس آئینہ میں اترے دیوار و درخت وغیرہ کا عکس اترے اب بھی فرما دیجئے کہ آئینوں میں شعاعوں کو عکوس میں بدلنے میں مردہ و جماد کے فعل کا مکمل دخل ہے بلکہ آئینہ ہی پر کیا منحصر ہے پانی میں بھی شعاعوں کو عکوس میں زندہ اور مردہ اور جماد کا مکمل دخل ہے اور اگر یہ مطلب نہیں کہ آدمی آئینہ میں اپنی تصویر بناتا ہے اور ٹی وی میں تصویر لا محالہ بن کر نظر آتی ہے تو آئینہ کا نام کیوں لیں۔ اور ساختہ کو بیساختہ کیوں کہیں اور یہ جو فرمایا کہ برتقدیر ثانی بھی یہ تصویر سازی نہیں۔ جی تقدیر ثانی سے کیا مراد ہے۔ میرے سوال نمبر۴ میں تقدیر ثانی یہ تھی کہ یہ شعاعیں از خود صورت میں بدل جاتی ہیں۔ میرا سوال یوں ہے۔ نمبر۴ شعاعوں کو صورت میں بدلنا فعل انسانی ہے یا وہ از خود صورت میں بدل جاتی ہیں تقدیر ثانی ظاہر البطلان ہے الخ۔ ظاہر ہے کہ یہ صورت آپ کی مراد نہیں ہو سکتی کہ آپ کو فعل انسان کا دخل مسلم ہے۔ پھر خدا جانے کیوں آپ نے یہ لکھ دیا کہ برتقدیر ثانی پر یہ ارشاد بجا ہے کہ یہ تصویر سازی نہیں بلکہ اظہار عکس ہے۔ خیر اس تقدیر ثانی پر یہ ارشاد بجا ہے کہ یہ تصویر سازی نہیں مگر یہ فرمانا کہ اظہار عکس ہے صحیح نہیں کہ اظہار عکس فعل ہے جو تقدیر اول پر ہی بن سکتا ہے اور آپ کلام تقدیر ثانی پر فرما رہے ہیں جس میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ شعاعیں بے فعل انسان از خود صورت میں بدل جاتی ہیں اور ظاہر ہے کہ فعل و عدم فعل ایک جگہ مجتمع نہیں ہو سکتے تو آپ کا یہ فرمانا کہ برتقدیر ثانی بھی یہ تصویر سازی نہیں بلکہ

Marfat.com

اظہار عکس ہے دو نقیضوں کو جمع فرمانا ہے۔ آپ کو اس تقدیر پر یوں فرمانا تھا کہ یہ تصویر سازی نہیں بلکہ ظہور عکس ہے جس میں آدمی کیفعل کو دخل نہیں۔ خیر اظہار عکس ہی کہئے پھر بھی جعل جاعل سے مفر نہیں اسی لئے آپ نے اسے مسلم رکھا مگر آئینہ کے عکس میں بھی جعل جاعل ثابت کرنے کی سعی فرمائی اسی لئے فرمایا کہ آئینوں میں شعاعوں کو عکوس میں بدلنے میں فعل انسان کا مکمل دخل ہے حالانکہ وہ عکس جو آئینہ میں نظر آتا ہے قطعا" خلقی ہے اور وہ حقیقتہ سے قابل کی شعاع ہے اور اس کے ساتھ قائم ہے تو یہ مقولہ کیف سے ہوا اسے مقولہ فعل سے ملانا جناب ہی کا کام ہے پھر بھی آئینہ سے کام نہ چلا تو صورت کا حقیقی معنی پائیدار فرمایا اور اس پر اس تفرقہ ناپائیدار و پائیدار اور تباین صورت و عکس کی بنیاد رکھ دی اور اس حقیقت مخترعہ و تفرقہ مزعومہ سے نصوص میں تخصیص کا دروازہ کھولا۔ اس حقیقت مخترعہ اور اس تفقہ مزعومہ اور اس تخصیص موہوم و تباین مزعوم کا رد بفضلہ تعالیٰ ہم پہلے ہی کر چکے واللہ تعالیٰ اعلم۔

پھر ہمارے فاضل فرماتے ہیں نمبر۵۔ اس کو ان فلمی فیتوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں کہنا اس لئے صحیح ہے کہ فلمی فیتوں میں ناپائیدار عکوس نہیں ہوتے بلکہ تصویریں ہوتی ہیں اور حرمت کے لئے صرف جعل انسانی کا دخل کافی نہیں ورنہ آئینوں کے عکوس کو بھی حرام قرار دینا پڑے گا اس لئے کہ موجودہ معروف و متعارف آئینہ پورے کا پورا انسانی صنعت ہے اور اس میں عکوس کے ظہور میں بالکل جعل انسانی کا دخل ہے بلکہ حرمت کے لئے جعل انسانی کے ساتھ ساتھ عکوس کی پائیداری بھی لازم ہے تاکہ وہ عکس حقیقی معنوں میں تصویر ہو جائے۔

Marfat.com

الجواب: یہ سب اسی تفرقہ پائیدار و ناپائیدار اور صورت و عکس میں تباین مزعوم پر مبنی ہے جسے ہم رد کر آئے اور ہم بفضلہ تعالیٰ ثابت کر آئے کہ صورت جاندار بنانا مطلقاً" حرام ہے پائیدار ہو کہ ناپائیدار اور یہ کہ تصویر و عکس متبائن نہیں لہٰذا ان میں حقیقت و مجاز کا علاقہ نہیں بلکہ تصویر و عکس مترادف ہیں اور دونوں ایک مفہوم عام کے فرد ہیں اور دونوں میں نسبت تساوی کی ہے اور آئینوں میں اصلا" صورت بنائی ہی نہیں جاتی تو ان سے معاوضہ غلط ہے اور ٹی وی کے عکوس کو فلمی فیتوں کے مثل ٹھہرانا ہی صحیح ہے اور آئینوں کے عکوس پر قیاس کرنا ناروا اور نادرست۔

نمبر۶ پھر ہمارے فاضل فرماتے ہیں یہ فرمانا کہ فلمی فیتوں میں جو تصویریں ہوتی ہیں وہ سامنے والی اشیاء کا عکس ہوتی ہیں تو اس فرمان میں عکس سے مراد ناپائیدار عکس ہے تو یہ بالکل سراسر غلط خیال ہے اور اس پر میں گزارش کروں پہلے پائیدار و ناپائیدار کا تفرقہ ثابت کر دیجئے پھر یہ بات جچے گی کہ یہ بالکل سراسر غلط خیال ہے اور جب تک یہ تفرقہ ثابت نہ ہو یہی صدائے بازگشت کی طرح سنئے گا کہ جناب کا سراسر غلط خیال ہے پھر فرمایا کہ اور اگر پائیدار عکس مراد ہے تو یہ بات صحیح ہے مگر خیال رہے کہ یہی تو حقیقی معنوں میں تصویر ہے ویڈیو کیسٹ میں جس کا وجود نہیں اس پر گزارش ہے کہ پہلے یہ دعوی ثابت کر دیجئے کہ تصویر کا حقیقی معنی پائیدار عکس ہے اور رہی یہ بات کہ ویڈیو اور کیسٹ میں پائیدار عکس کو وجود نہیں تو کیا ناپائیدار عکس کا وجود ہے؟

Marfat.com

آپ کی مذکور قید (پائیدار سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ایسا ہے تو وہ ناپائیدار عکس اس میں محفوظ کیسے ہو جاتا ہے اور اگر مطلقاً" عکس ہی نہیں تو ریز بھی اس میں نہیں کہ ریز جہاں نافذ نہیں ہوتی شکل پکڑتی ہے جیسا کہ ہم پہلے ہی مفصل گزارش کر آئے اور جب اس میں ریز نہیں تو ٹی وی پر عکس کیوں کر نظر آتا ہے اور اگر جناب کے طور پر اس میں ریز ہیں تو کس شکل پر ہیں اور جو ٹی وی میں نظر آتا ہے اسی شکل کا عکس ہے یا کچھ اور اگر یہ وہی شکل ہے جو ٹی وی میں منعکس ہوتی ہے تو یہ عکس پائیدار کا ہوا کہ ناپائیدار کا اگر یہ عکس پائیدار کا ہے تو اسے دیکھنا دکھانا حرام کیوں نہیں؟

اور اگر یہ عکس ناپائیدار شکل کا ہے تو وہ ناپائیدار ویڈیو کیسٹ میں کیسے جمی بیٹھی ہے اور اگر یہ ریز کسی شکل پر نہیں تو عکس کیسے نظر آتا ہے پھر فرماتے ہیں یہ کہنا کہ ویڈیو کیسٹ کی تصویریں برقی لکیروں کی مدد سے ٹی وی میں بنائی جاتی ہیں حقیقت حال کی غلط تعبیر ہے اس پر معروض ہے کہ حقیقت حال کی صحیح تعبیر آپ فرمادیں اور بتائیں کہ ٹی وی میں وہ تصویریں کس کی مدد سے بنائی جاتی ہیں یا از خود بن جاتی ہیں پھر کیمرہ کیا کرتا ہے اور جو یہ ویڈیو محفوظ کرتا ہے اس کا کیا مقصد ہے اور یہ کرنیں کیا وہی ہیں جو ذی صورت کے ساتھ قائم ہیں اگر ایسا ہے تو یہ عرض بے معروض کیسے محفوظ ہو جاتا ہے اور اگر یہ وہ کرنیں نہیں بلکہ بجلی کی کرنیں ہیں میں نے انہیں برقی لکیریں کہہ دیا تو کیا غلط کہا پھر فرماتے ہیں صحیح بات یہ ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں ٹیپ کی ہوئی کرنیں جب ٹی وی کے اندر پہنچتی ہیں تو اس کے آئینہ پر متحرک عکوس کی شکل میں ظاہر ہو جاتی

Marfat.com

ہیں اس پر معروض ہے کہ وہ آپ کے طور پر کرنیں ہی سہی مگر یہ تو اقرار فرمائیں کہ وہ کرنیں کہ غرض قائم بذی الصورۃ ہیں کیونکہ ٹیپ ہو گئیں اور وہ ویڈیو میں عکس ہے اور اگر اس کا عکس نہیں تو یہ عکس بنا کیسے اور یہ کرنیں ویڈیو میں محفوظ ہیں تو بدیہی ہے کہ یہ انسان کے قابو میں ہیں جن سے وہ حسب منشا تصویر بناتا ہے بلکہ ڈائرکٹ والی صورت میں بھی شعاعیں قابو میں ہیں جبھی تو مراحل طے کر کے ٹی وی میں پیچھے سے آتی اور منعکس ہو جاتی ہیں اس لئے تو آپ کے بقول آدمی صرف انہیں کرنوں کے ٹی وی تک پہنچنے کی رکاوٹ دور کر دیتا ہے اور بس ورنہ یہ شعاعیں بے مقابلہ شے کے باوجود موالغ ٹی وی میں منعکس ہی نہ ہوں گی اور جب شعاعیں قابو میں ہیں تو یہ کہنا کہ یہ غیر مرئی کرنیں کچھ انسانی ہاتھوں کے قابو میں نہیں کہ وہ ان کو ملا کر جس طرح چاہے تصویر بنا دے غلط ہے ورنہ وہ رکاوٹ آدمی کیسے دور کر دیتا ہے جس کے دور کرنے کے آپ خود اقراری ہیں۔ یہ جناب کا طرفہ تناقض ہے کہ پہلے وہ عبارت لکھی جس کا صریح حاصل یہ ہے کہ شعاعیں قابو میں ہوتی ہیں پھر لکھ دیا کہ کچھ انسانی ہاتھوں کے قابو میں نہیں اور جب کہ یہ انسانی ہاتھوں کے قابو میں نہیں تب تو یہ کیمرہ اور ٹی وی بکس کا آلہ بالکل بے قصور ہے اور انسان کا اس عکس کے بننے میں بالکل کوئی ہاتھ نہیں پھر کاہے کو بارہا جعل انسانی مانا اور یہ الزام آئینوں کے عکوس کو بھی دیا یہ بھی جناب کا تناقض عجیب ہے کہ جعل انسانی بھی مانے اور انسان کے قابو کا انکار بھی فرمائے۔ پھر فرماتے ہیں کہ برخلاف آرٹسٹ کے قلم کیا اس کا قلم اس کے ہاتھوں کے قابو میں رہتا ہے اور وہ جو کچھ بناتا ہے وہ

Marfat.com

پائیدار کا تفرقہ مسلم نہیں ہے اور کرنوں کی شکل بتا دیجئے تو وہ ٹی وی کا عکس بھی خود جناب کے اقرار سے بھی پائیدار شکل کا ہی ثابت ہو گا اور یہ تو جناب کے طور پر ہے اور اگر ویڈیو میں صورت خورد ہوتی ہے جیسا کہ قرین قیاس ہے تو یہ قطعاً" پائیدار کا عکس ہے اور آرٹسٹ کی تصویر کے مثل یہ عکوس بہرطور ہیں کہ مصنوع انسان ہیں بلکہ اس سے زیادہ کہ چلتے پھرتے بولتے نظر آتے ہیں تو آرٹسٹ کی تصویر پر قیاس مع الفارق نہیں۔

پھر فاضل رقمطراز ہیں کہ ٹی وی کا معاملہ یہ ہے کہ اگر ویڈیو کو درمیان سے ہٹا کر اس کو دیکھا جائے تو اس میں اشیاء و متقابلہ کے ناپائیدار عکوس کے ظہور کا وہی حال ہے جو آئینہ کا ہے کہ جب تک ٹی وی کیمرے کے سامنے شے رہی نظر آئی یہ دعوی صحیح نہیں اور آئینہ کے عکوس سے وجوہ مغائرت مفصل گزریں اور ٹی وی میں اشیاء متقابلہ کا عکس ظاہر نہیں ہوتا جیسا کہ ظاہر ہے تو یہ کہنا کہ اشیاء متقابلہ کے ناپائیدار عکوس غلط ہے کہ یہ اشیاء نہ ٹی وی کے مقابل ہوتی ہیں نہ عکس سامنے سے اترتا ہے تو ٹی وی کا شیشہ آئینہ ہی نہیں ہاں ٹی وی کیمرہ آئینہ ہوتا اگر اس میں عکس اسی طرح اترتا جس طرح آئینہ میں اترتا اور سامنے والے کے نظر آتا ہے مگر یہ عکس چور نظروں سے عکس کو بچا کر چوری چوری اسے ٹی وی میں پیچھے سے بھیجتا ہے اور دوسروں کو عکس دکھاتا اور آدمی کو خودبینی سے محروم رکھتا ہے تو نہ ٹی وی کیمرہ آئینہ نہ ٹی وی کا شیشہ آئینہ لہٰذا جو اس میں نظر آتا ہے وہ عکس آئینہ نہیں بلکہ قطعاً" عکس مصنوع انسان ہے اور جب ٹی وی کیمرہ کا کھنچا ہوا عکس آئینہ کے عکس کی طرح نہیں حالانکہ وہاں تو نام کی مماثلت بھی موجود ہے جو آپ نے ابھی اور بارہا ذکر کی جس کا ہم رد وجوہ مغائرت میں کر چکے تو ویڈیو کے عکوس کیوں کر عکوس آئینہ ٹھہریں گے تو یہاں جو کچھ ویڈیو کے بابت کہا خود ساقط ہے اور

Marfat.com

بارہا رد ہوا اور ریز کے عکوس کی اصل قریب ہونے کا دعوی بھی بارہا رد کر چکا ہوں۔ فتذکر اور ٹیپ ریکارڈ کی تمثیل کا جواب گراموفون کی مثال میرے معروضے سے ظاہر ہے اور عکس آئینہ میں جعل انسانی بھی بارہا ممنوع ہوا۔ فتذکروا اللہ تعالی اعلم

پھر فاضل گرامی فرماتے ہیں چونکہ شرع مطہر میں ایسی کوئی دلیل نہیں ہے جس میں متحرک و غیر قار اور ناپائیدار عکوس کو بنانے کو حرام قرار دیا گیا ہو۔ یہی اس بات کی اباحت کی دلیل ہے شریعت نے صرف جاندار کی پائیدار تصاویر ' تماثیل ' بت اور مجسموں کا بنانا حرام قرار دیا ہے۔

الجواب: اس دعوی کا رد ہم بفضلہ تعالیٰ پہلے ہی کر آئے چنانچہ سوال نمبر۲ میں ہم یہ کہہ آئے آپ مدعی ہیں کہ تصویر کی وضع پائیدار صورت کے لئے ہے مگر اس دعوی کا ثبوت محض اندازہ لگتا ہے سے نہیں ہو سکتا بلکہ لازم ہے کہ لغت یا شرع سے اس کا ثبوت دیجئے اور شرع سے ثبوت دینا آکد و الزام ہے الخ۔ بلکہ ہم نمبرا تا نمبر۱۱۰ اسی کے رد میں تحریر کے لئے (یاد رہے کہ جناب نے فرمایا تھا) کہ ہر صاحب علم بخوبی واقف ہے کہ جن نصوص میں جاندار کی تصاویر و تماثیل کی حرمت مذکور ہے اس میں اس کے سربریدہ کر دینے' ٹکڑے کر دینے الی قولک اس سے اندازہ لگتا ہے کہ تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جو حقیقی معنوں میں تصاویر ہو۔ یعنی پائیدار ہوں اور اس سے پہلے فرمایا اس ناچیز کے خیال میں آئینہ اور ٹی وی کے پائیدار عکوس کو حقیقی معنوں میں تصویر و تمثال مجسمہ اسٹیچو وغیرہ کہنا صحیح نہیں اس لئے کہ پائیدار ہونے سے پہلے

Marfat.com

عکس سرف عکس ہی رہتا ہے الخ۔ اب اسے کیا کہا جائے آپ اپنا لکھا بھول گئے یا اپنا اندازہ و خیال شریعت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹھہرایا جبھی تو حصر فرما دیا کہ شریعت نے صرف جاندار کی پائیدار الخ انا للہ وانا الیہ راجعون پھر فرماتے ہیں عہد سیدنا آدم علیہ السلام سے آج تک ناپائیدار عکوس پر نہ تو تصاویر و تماثیل اور اصنام و اوثان کے احکام متعلق کئے گئے اور نہ انہیں معنی بت میں رکھا گیا۔ جی بڑی دور کی خبر لائے مجھ سے سنئے اگلی شریعت میں سرے سے تصاویر و تماثیل بنانا حرام ہی نہ تھا اور عہد سیدنا آدم علیہ السلام میں تو بت پرستی تھی ہی نہیں پھر باغوائے شیطان بت پرستی اسی راہ سے شروع ہوئی ۔ ملاحظہ ہو عطایا القدیر فی حکم التصویر مصنف سیدنا اعلیحضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد خاں صاحب قدس سرہ العزیز ۔ غرض اگلوں کی شریعت میں تصویر سازی جاندار و بے جان مطلقاً" مباح تھی اور ہمارے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت جاندار کی تصویر سازی کی حرمت مطلقہ بت پرستی کے سدباب کے لئے لائی اور قاعدہ کلیہ ہے کہ مطلق اپنے اطلاق پر جاری اور حکم اپنی علت کے ساتھ دائر ہوتا ہے اور بیشک حرمت صنعت تصاویر میں نصوص مطلقہ بلا قید عامہ بلا تخصیص ہیں جیسا کہ ردالمحتار وغیرہ میں سن چکے ۔ ان میں قید لگانا اور دعوی خصوص بے دلیل حرام تو ہر تصویر جاندار خواہ پائیدار ہو کہ ناپائیدار حرام کہ نصوص سب کو عام اور علت حرمت سب میں جاری ۔ یہاں سے ظاہر ہے کہ اگلوں کی شریعت کا ذکر وہ بھی ابہام کے ساتھ کہ اس میں بھی تصویر جاندار حرام تھی۔ آپ کو کچھ مفید نہ ہوا بلکہ ذمہ داری اور بڑھ گئی اور وہ یہ کا ناپائیدار کا

Marfat.com

استثناء دکھایئے پھر اس کا ہماری شرع میں مقرر و معتبر ہونا ثابت کیجئے ہاں اس سے ہمیں ضرور فائدہ پہنچا وہ یہ کہ آئینہ کے عکوس کو جو آپ مصنوعہ انسان سمجھے ہیں وہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک کوئی نہ سمجھا۔ یہ آپ ہی کا خیال ہے اگر اگر ظہور عکس میں جعل جاعل مانتے ہیں تو جناب کو کچھ مفید نہیں گفتگو عکس مصنوع میں ہے نہ اس عکس آئینہ میں جو غیر مصنوع ہے پھر اس آئینہ میں ظہور عکس میں بھی جعل جاعل کو دخل نہیں ورنہ اشیاء کا ظہور اس کے قابو میں ہوتا جس کا چاہتا عکس ظاہر کر دیتا اور جس کا چاہتا نہ کرتا تو آئینہ میں ظہور عکس ذی صورت کے تابع اور اس کی صفت ہے نہ کہ جاعل کا اثر بخلاف ٹی وی کے اس میں جو ظاہر ہوتا ہے وہ ضرور فعل انسان کا نتیجہ ہے۔ یہاں سے اس کا جواب ہو گیا جو ہمارے فاضل نے فرمایا کہ اگر بالفرض ایسا ہوتا تو پھر پانی کے اندر نظر آنے والے عکوس ہی جس میں جعل انسانی قطعی دخیل نہیں جائز قرار دئے جاتے اور موجودہ دور کے معروف و متعارف آئینوں کے عکوس قطعی حرام ہوتے اور پھر ان آئینوں کے سامنے بالقصد آنا ہرگز جائز نہ ہوتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آئینوں میں عکس آدمی بناتا نہیں بلکہ ان میں آدمی کی شعاع خود منعکس ہو کر نظر آتی ہے تو اس میں ظہور عکس کا وہی حال ہے جو اپنی میں ظہور عکس کا ہے اور کیمرے سے جو عکس لیا جاتا ہے وہ ضرور عکس آئینہ سے مختلف ہے۔ اس میں ضرور جعل انسانی سے تصویر بنتی ہے اور اس تصویر میں ساختہ پر ضرور حکم شرع جاری ہو گا خواہ وہ پائیدار بنائی جائے یا ناپائیدار بنائی جائے اور ہر کیمرہ کے سامنے کھڑا ہونا ضرور حرام ہو گا آپ کے ٹی وی کا

Marfat.com

کیمرہ شرع مطہر سے کوئی سند نہیں لے آیا ہے اور ٹی وی کے عکوس مصنوعہ جن کا دکھانا قابوئے انسان میں ہے انہیں ناپائیدار بتا دینے سے وہ آئینہ کے عکوس کی طرح ناپائیدار نہ ہو جائیں گے اور مان بھی لیں تو ناپائیدار عکس ذی روح بنانے کی شرعاً" اجازت ہرگز نہیں یہ آپ کا ذمہ ہے کہ آپ ناپائیدار کی قید دکھائیں یا استثناء ناپائیدار کا بتائیں اور آپ نہ بتائیں اور یقیناً" نہیں بتا سکتے تو مجھ سے یہ مطالبہ کہ اگر ایسی نص ہو جس میں مطلقاً" عکوس کو بنانے کی حرمت آئی ہو تو اسے پیش کرنا چاہیئے کوئی معنی نہیں رکھتا بلکہ فی الحقیقت مطالبہ امام نووی شارح مسلم و دیگر علماء و ائمہ سے ہے اور یہ جو فرمایا کہ ناپائیدار عکوس پر نہ تو تصاویر و تماثیل اور اصنام و اوثان کے احکام الخ ثبوت دیجئے کہ اس زمانے سے آج تک آئینہ میں بت دیکھنا دکھانا اسے سجدہ حلال ہے کہ بت دیکھنا دکھانا اسے سجدہ کرنا نہیں اس لئے کہ ناپائیدار عکوس پر نہ تو تصاویر و تماثیل بالجملہ آئینوں کے عکوس میں جعل انسانی کا دعوی غلط ہے اور پائیدار و ناپائیدار کی تیز مزعوم بے بنیاد اور تصویر و عکس میں حقیقت و مجاز کا علاقہ بتانا درست اور اس پر جو دعوی مبنی وہ بنائے فاسد علی الفاسد ہے۔ بفضلہ تعالیٰ ہم اس تمیز موہوم و حقیقت مزعومہ اور تصویر و عکس مین دعوی علاقہ حقیقت و مجاز کا رد پہلی اپنے دس نمبروں میں کر چکے۔ فتذکر لہٰذا اس نمبر میں فاضل نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سب ہماری اس تحریر سے اور سابقہ تحریر سے رد ہو گا لہٰذا سطر سطر کا رد کرنا موجب تطویل ہے جس کی حاجت نہیں اور نکی اس نمبر میں چند سطروں کا رد یونہی طویل ہو گیا ہے البتہ آخر میں یہ جو فرمایا ہے کہ یہ بھی خیال رہے کہ تصاویر و تماثیل کا

Marfat.com

حقیقی معنی کیا ہے اس کا تعلق زبان و بیان سے ہے لہٰذا اس سلسلہ میں اہل زبان حضرات ہی کی بات بطور سند پیش کرنی معقول ہو گی۔ اس پر ضرور کہوں گا کہ یہ بات آپ پر لوٹتی ہے لہٰذا آپ پر لازم ہے کہ زبان و شرع سے اپنا دعوی ثابت کریں ورنہ اندازہ سے جو تصویر کا حقیقی معنی بتایا ہے اور اس کی بنا پر نصوص میں جو دعوی خصوصی فرمایا ہے اسے باطل مان کر اس سے رجوع فرمالیں۔

نمبر۸: پھر فاضل فرماتے ہیں کہ جاندار کی ساکن و جامد باقی رہنے والی صورت بنالی خود حرام ہے۔ تو اس کا بنانا بنوانا عظمت کے ساتھ رکھنا اور نگاہ عظمت ہے۔ دیکھنا یہ سب کچھ ٹی وی اور آئینہ کے باہر بھی حرام ہے تو پھر ٹی وی اور آئینہ کے ذریعہ بھی اس کے ساتھ مذکورہ بالا سلوک حرام ہی ہو گا اس سے صاف ظاہر ہے کہ جناب کے طور پر جاندار کی متحرک اور باقی نہ رہنے والی صورت بنانا جائز ہے اور اسے نگاہ عظمت سے دیکھنا جائز ہے اور اس کی اصل کو ویڈیو میں بحفاظت رکھنا حلال ہے اس پر قرآن و سنت و اقوال علماء اعلام سے کوئی دلیل دیجئے ورنہ ان قیدوں کا نام نہ لیجئے یہ بھی بتاتے چلئے کہ جب ٹی وی بکس کا آلہ بھی ان محفوظ شعاعوں کو صورت میں منتقل کرتا اور ٹی وی کے شیشہ سے صورت کو بڑا کر کے کبھی دور کبھی قریب دکھاتا ہے تو اتنی مدت تک وہ صورت باقی [illegible] ضرور باقی رہتی ہے تو یہ ضرور باقی رہنے والی [illegible] دن سے انسان جب تک چاہتا ہے باقی رکھ کے شیشہ پر دکھاتا ہے اور جب چاہتا ہے ہٹا دیتا مٹا دیتا ہے اور صورت باقیہ کا مصداق ہونے کے لئے اتنا کافی ہے یہ ضروری نہیں کہ وہ مٹے ہی نہیں ورنہ صورت بنانا فورا" مٹا دینا حلال ہو گا اور بنانے کا گناہ اصلا" نہ ہو گا بلکہ کوئی صورت حرام نہ ہو گی کہ مٹانے سے مٹنے کے قابل ہے اگرچہ ابھی باقی ہے اور جب ٹی وی سے نظر آنے والی تصویر باقی کا مصداق ہے تو یہ ایسا ہی ہوا کہ جیسے کوئی فوٹو کو آئینہ میں

Marfat.com

دیکھے یا ٹی وی سے شیشہ پر بڑا کر کے دیکھے۔ اب آپ کی قید کا کوئی محترز نہ رہ گیا اور ظاہر ہوا کہ ویڈیو ٹی وی کے عکوس مصنوعہ کے بھی وہی احکام ہیں جو دیگر کیمروں کے عکوس کے ہیں پھر بتاتے چلئے کہ ٹی وی آلہ سے عکس متحرک نظر آتا ہے اس کی حرکت طبعی ہے کہ قسری طبعی تو یقیناً" نہیں تو لا محالہ قسری مانئے اب یہ ٹی وی کا عکس بھی مقتضائے طبع کے اعتبار سے ساکن و جامد ہی ہوا جو قرقاسر سے ٹی وی میں متحرک نظر آتا ہے۔ تو اس میں اور آئینہ سے آنے والے فوٹو کے عکس میں کوئی فرق نہ رہا کہ دونوں کو ناپائیداری جعل جاعل سے عارض ہوتی ورنہ مقتضائے طبع کے لحاظ سے یہ بھی ساکن و جامد اور وہ بھی اصل میں ساکن و جامد ہے تو جس طرح آئینہ سے فوٹو دیکھنا دکھانا حرام ہے اسی طرح ٹی وی سے دیکھنا دکھانا حرام ہے اور تفرقہ زائل لہٰذا آپ نے یہ جو فرمایا کہ جاندار کی ساکن و جامد صورت آئینے میں غیر قار ہے مگر آئینے کے باہر غیر قار نہیں ہے بلکہ جامد ہے تو حرمت باہری سے وابستہ ہو چکی ہے پھر اس کے عکوس متحرکہ کی علت کا کیا سوال ہے؟ جب اصل ہی حرام ہے تو فرع جائز کیسے؟ ٹی وی کے عکوس کے لئے بھی کہا جا سکتا ہے یوں کہ جاندار کی ساکن و جامد صورت ٹی وی میں غیر قار ہے مگر ٹی وی کے باہر غیر قار نہیں بلکہ جامد ہے یعنی مقتضائے طبع کے لحاظ سے اور ٹی وی کے باہر جامد ہی بنتی ہے تو حرمت تو باہری سے وابستہ ہو چکی پھر اس کے عکوس متحرکہ کی علت کا کیا سوال ہے لیجئے ہم نے ٹی وی کے عکوس کی حرمت آپ کی اس اصل نامہد پر بھی ثابت کر دی فللہ الحمد علی ما انعم وصلی اللہ تعالی علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وسلم۔ (واللہ تعالی اعلم۔

نمبر۹: اور اسی سے ظاہر ہوا کہ جاندار کے عکس کی اصل کو ویڈیو میں محفوظ رکھنا بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح آئینہ وغیرہ میں دیکھنے کے لئے جاندار کا فوٹو رکھنا حرام ہے۔ لان الامور بمقاصدھا

Marfat.com

کما فی الاشباہ میں نے ص ۹ میں متحرک و غیر قار کی وجہ تخصیص پوچھی تھی جسے آپ نہ بتا سکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر ۱۰: پھر فاضل فرماتے ہیں آتشبازی کے سانپ چھچھوندر وغیرہ پوری صورت اختیار کر لینے کے بعد جاندار کی شکل اختیار کر لینے کی صورت میں ان پر جاندار کی تصاویر و تماثیل ہی کے احکام وارد کئے جائیں گے اس نظر سے ظاہر ہوتا ہے کہ قلت تامل کی انتہاء کر دی گئی ہے۔ یہ سوال متحرک و غیر قار کی اباحت و دعوی فی الحقیقہ کا جواب تھا جس میں آپ سے سوال کے پردے میں کہا گیا کہ اپنی اصل مزعوم پر آپ کو لازم ہے ان اشیاء کی اباحت کا بھی قول فرما دیجئے مگر آپ نے اس کے برخلاف اقرار فرمایا کہ ان پر جاندار کی تصاویر و تماثیل ہی کے احکام وارد کئے جائیں گے مگر ابھی جواب سے عہدہ برآ نہ ہوئے اب بتائیے کہ وہ اصل مزعوم کیا ہوئی جس کی بنا پر متحرک و غیر قار تصوروں کو مباح فرمایا تھا۔ کیا وہ ٹی وی کے عکوس کے لئے ہے آتشبازی کے سانپ وغیرہ میں کیوں جاری نہیں حالانکہ یہ تو ٹی وی کے عکس سے بھی زیادہ ناپائیدار ہیں۔ بینوا توجروا واللہ اعلم

نمبر ۱۱: پھر فاضل فرماتے ہیں یہاں بھی انعکاس صورت کے لئے پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے اس فقرہ میں یہاں بھی سے مراد آئینہ میں بھی ہے نہ کہ ویڈیو کیسٹ میں بھی میری اس عبارت سے متصل یہ عبارت ہے تو یہ ایسا ہی ہے کہ باپردہ آئینہ میں پردہ ہٹانے کے بعد ہی صورت منعکس ہوتی ہے الغرض یہاں بھی انعکاس صورت کے لئے پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ الغرض آئینہ میں بھی انعکاس صورت کے لئے پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے اب علامہ ازہری صاحب خود ہی غور کریں کہ انہوں نے جو تضاد دکھانے کی کوشش کی ہے اس میں

Marfat.com

بھی قلت تامل ہی سے کام لیا ہے یہ میرے اس سوال کا جواب تھا جو اس طرح ہے جب ویڈیو کیسٹ میں کسی طرح کی تصویر نہیں چھپتی تو یقیناً" اس میں کسی صورت کا عکس نہیں ہوتا کہ تصویر چھپنا اور عکس اترنا ایک ہی بات ہے اسی لئے مجیب فاضل نے مکرر فرمادیا ویڈیو کیسٹ کا معاملہ اس کے بالکل برخلاف ہے اس میں کسی طرح کی کوئی تصویر منعکس ہوتی ہی نہیں تو یہ کہنا کہ یہاں بھی انعکاس صورت کے لئے پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے بیان کا تضاد ہے کہ نہیں اس پر فرماتے ہیں کہ اس فقرہ میں یہاں بھی سے مراد آئینہ میں بھی ہے اور اس جملے سے پہلے متصلا" فرما چکے ہیں تو یہ ایسا ہی ہے کہ باپردہ آئینہ میں پردہ ہٹانے کے بعد ہی صورت منعکس ہوتی ہے اور اس سے پہلے اسی کے متصل فرمایا۔ رہ گئی یہ بات کہ مذکورہ رابطہ پیدا کرنے کے لئے بھی بٹن وغیرہ کو حرکت میں لایا جاتا ہے تب جا کے صورت نظر آتی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جناب نے ٹی وی میں انعکاس صورت کے لئے بٹن وغیرہ کو حرکت میں لانے کو آئینہ کا پردہ ہٹانے کی طرح قرار دیا ہے تو آپ کے فقرہ یہاں بھی انعکاس صورت الخ۔ میں یہاں سے مراد ٹی وی میں ہونا چاہئے نہ کہ آئینہ میں اور ویڈیو کیسٹ میں کسی طرح کی تصویر نہیں چھپتی (بقول اپ کے) کون سی صورت سے پردہ ہٹایا جائے گا اور یہ کہنا کیوں کر صحیح ہو گا۔ یہاں بھی انعکاس صورت اور اسے تضاد نہ سمجھا جائے تو کیا سمجھا جائے۔ خیر آدمی اپنا لکھا آپ بہتر سمجھتا ہے اب کہ آپ فرما رہے ہیں کہ یہاں سے مراد آئینہ میں ہے تو اس صورت میں مشبہ و مشبہ بہ کا اتحاد لازم آتا ہے اس اشکال کا حل آپ ہی فرمائیں حالانکہ آئینہ سے پردہ ہٹانا ممثل و مشبہ بہ

Marfat.com

ہے اور بٹن وغیرہ کو حرکت دینا مشبہ و ممثل لہ اور مشبہ و مشبہ بہ دو الگ چیزیں ہیں جن کا اتحاد نا متصور ہے پھر بھی تضاد اپنی جگہ قائم ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں کسی طرح کی وکئی تصویر منعکس ہوتی بھی نہیں پھر بھی ٹی وی میں انعکاس صورت کے لئے پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے افسوس کہ یہ سوال بھی تشنہ جواب رہا اور یہ جو فرمایا کہ اس میں کسی طرح کی کوئی تصویر منعکس ہوتی ہی نہیں نیز یہ جو کہا کہ یہاں بھی انعکاس صورت الخ ان دونوں جملوں سے ظاہر ہے کہ جناب نے صورت کو عکس کے معنی میں استعمال فرمایا اور عکس کو صورت کی جگہ استعمال فرمایا اور یہ اطلاق بے قرینہ صارفہ فرمایا اور جب کوئی قرینہ قائم نہ ہو تو لفظ کا حقیقی معنی ہی مراد ہوتا ہے تو آپ ہی کے اطلاق و استعمال سے ثابت ہوا کہ صورت کا اطلاق عکس پر حقیقی ہے نہ کہ بر سبیل مجاز اور اس طرح صورت و عکس میں حقیقت و مجاز کے علاقہ کا دعوی جو آپ نے بارہا فرمایا ہے خود آپ کے اس طرز استعمال سے رد ہو گیا اور تعذر عدم استعمال کا وہم جو نمبر ے میں اس عبارت سے خوب جھلک رہا تھا کہ اب رہ گیا نصوص میں تصاویر کا لفظ تو اس سے ناپائیدار عکوس مراد نہیں اس لئے کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ تصویر حقیقی معنوں میں پائیدار عکس ہی کو کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب تک حقیقت کا مراد لینا متعذر و مہجور نہ ہو اس سے مجازی معنی مراد لینا صحیح نہیں منکشف ہو گیا اور اب بھی باقی ہو تو بتائیے کہ صورت بمعنی عکس مراد لینے میں کیوں کر تعذر ہے اور صورت بمعنی عکس کا عرف شرع میں مہجور ہونا ثابت کیجئے اور یہاں یہ عذر نہ چلے گا کہ میں نے بھی اپنے جواب میں فہم ناظرین کے پیش نظر کہیں کہیں ان ناپائیدار عکوس پر

Marfat.com

تصویر کے لفظ کا اطلاق کیا ہے مگر اس سے سیاق و سباق میں ناپائیدار غیر قار اور متحرک وغیرہ کی قید الخ کہ یہاں قید نہیں لگی ہے۔

نمبر ۱۲: جب ویڈیو کیسٹ میں کوئی بھی صورت منعکس نہیں ہوتی (بقول جناب) تو ٹی وی کے شیشہ میں صورت کیسے جھلکتی ہے اور پردہ کس سے اٹھایا جاتا ہے پھر یہ باپردہ آئینہ کا ذکر اور پردہ ہٹانے کی مثال کاہے کے لئے بے کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے پھر یہ پردہ ہٹانے کی مثال بھی نہیں۔ جمق کہ آئینہ سے پردہ ہٹاؤ تو صورت فورا" نظر آئے گی اور ٹی وی آن کرو تو کچھ دی بعد صورت نظر آتی ہے۔ یوں بھی ثابت ہوا کہ آپ کا ٹی وی آئینہ نہیں اور جو کچھ اس میں نظر آتا ہے وہ آئینہ کے عکس کی طرح نہیں یہ تیرہویں وجہ عکس آئینہ سے مغائرت کی ہوئی۔ واللہ الحمد والہ الحجتہ السامیہ

نمبر ۱۳'۱۶: پھر فاضل فرماتے ہیں کہ قیاس نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ٹی وی میں جو عکوس ہوتے ہیں وہ حقیقتاً" غیر قار اور ناپائیدار ہوتے ہیں اس کے برخلاف پردہ فلم پر جو عکوس ہوتے ہیں وہ قطعہ طور پر ساکن و جامد ہوتے ہیں ان کی حرکت نگاہوں کا دھوکہ ہے۔ قار و غیر قار و ناپائیدار و پائیدار کا تفرقہ آں جناب کا محض خیال و اندازہ ہے اس کے سبب ٹی وی کے عکوس جائز نہیں ہوں گے اوار جب وہ اس وجہ مزعوم سے جائز نہیں ہو سکتے تو جائز ہونے میں بالکل پردہ فلم کی تصاویر کے مثل ہیں اور یہ کہ پردہ فلم پر جو عکوس ہوتے ہیں وہ قطعی طور پر ساکن و جامد ہوتے ہیں یہ اس زعم فاسد پر مبنی ہے پھران کے ساکن و جامد ہونے کا دعوی کیسا ہے اس کا حال اس سے ظاہر ہوتا ہے جو جناب نے نمبر ۱۶ میں

Marfat.com

فرمایا۔
وہ یہ کہ حقیقت اپنی جگہ پر رہے گی کہ فریب نظر دونوں نگہ ہے خواہ نگاہ کے غیر قار ہونے سے جامد متحرک نظر آئے یا کسی فیتے پر بنی ہوئی جامد تصویروں کو نظر کے سامنے تیزی سے حرکت دینے کے سبب جامد متحرک لگے۔ سبحان اللہ وہ ساکن و جامد کیسا جسے تیزی سے حرکت دی جائے اور وہ ٹس سے مس نہ ہو جسے حرکت دی جائے گی وہ ضرور حرکت میں آئے گا اور جس وقت وہ متحرک ہو گا ہرگز ساکن و جامد نہ ہو گا اور نظر متحرک ہی دیکھے گی تو اسے فریب نظر کہنا غلط ہے لہٰذا وہ تصویریں تحریک سے پہلے ساکن و جامد سہی مگر تحریک کے وقت وہ ضرور متحرک ہوتی ہیں اسی طرح ٹی وی کے عکوس بھی جعل انسانی سے متحرک ہوتے ہیں ورنہ وہ بھی ساکن ہوں۔ پھر اسی نمبر میں فرماتے ہیں: میں یہ بات ظاہر کر چکا ہوں کہ عمومات نصوص میں صرف جاندار کی تصاویر شامل نہ کہ ان کے ناپائیدار عکوس اور تصاویر' درحقیقت پائیدار عکوس ہی کو کہتے ہیں الخ۔ اس پر میں کہتا ہوں کہ جی میں یہ بات ظاہر کر چکا ہوں کہ عمومات نصوص میں صرف جاندار کی تصاویر شامل ہیں اور تصاویر و عکوس مترادف و متحد بالحقیقہ ہیں اور یہ کہ صورت کا معنی حقیقی دونوں کو شامل ہے اور آپ کی حقیقت مخترعہ خود آپ کے طرز استعمال سے رد ہو چکی ہے۔ جیسا کہ نمبر ۱۲ میں میں نے عرض کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم
نمبر ۱۴: پھر فاضل فرماتے ہیں کہ کیا اس لئے محتاج بیان ہے کہ آپ جیسے بھی اس کی حقیقت سے واقف نہیں۔ یہ جناب نے میرے اس سوال کے جواب میں فرمایا جو یوں ہے' پھر یہ دلیل کہ پردہ فلم کی تصویر درحقیقت

Marfat.com

جامد و ساکن ہوتی ہیں جن کی حرکت محض نگاہوں کا دھوکہ ہے۔ ناظرین کرام دیکھیں اور فیصلہ کریں کہ آیا یہ ارشاد میرے سوال کا جواب ہے یا جواب سے عدول اور سوال پر سوال ہے اور جب یہ میرے سوال کا جواب ہی نہیں بلکہ حقیقتاً" سوال ہے تو اس معرض جواب میں لکھنا کیا معنی اور اسے جواب قرار دینا کیوں کر روا اور یہ کیسا دستور ہے کہ خود تو جواب کے بجائے حقیقتہ سوال کریں اور دوسرے کے جواب طرز سوال پر استہزاء فرمائیں مولیٰ تعالیٰ ہدایت خیر کی فرمائے اور ہم سب کا اصلاح حال فرمائے آمین۔

نمبر ۱۵: پھر فاضل فرماتے ہیں مبرہن و مدلل اسے کیا جاتا ہے جو خود روشن اور بدیہی نہ ہو جہاں تک فریب نظر کا سوال ہے پردہ فلم کی حرکت اور ٹرین پر جانے والے کے لئے درخت وغیرہ کی حرکت دونوں یکساں ہیں جو بالکل ظاہر ہے یہ میرے سوال نمبر۱۵ کا بظاہر جواب ہے اور حقیقہ یہ جواب ہی نہیں بلکہ یہ بھی جواب سے عدول ہے اور ہر جواب کا یہی حال ہے جیسا کہ ناظر منصف پر روشن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر ۱۷: پھر فاضل فرماتے ہیں جامد و متحرک قار و غیر قار اور پائیدار و ناپائیدار کے درمیان جو فرق ہے وہ بالکل واضح ہے ادنیٰ سا شعور رکھنے والا بھی اس سے بے خبر نہیں یہ بھی ہمارے سوال کا جواب نہیں کہ ہم نے نمبر ۱۷ میں عرض کیا تھا کہ پہلے تو جامد و متحرک کا تفرقہ ثابت فرمائے بغیر اس کے تفرقہ پر بنا رکھنا غیر ثابت پر بنا رکھنا ہے کہ نہیں؟ نہیں تو کیوں نہیں ہے تو اس پر بنائے کار کیا مفید؟ اس کا جواب ٹھیک ٹھیک یہ تھا کہ جامد و متحرک کا تفرقہ فلاں دلیل سے ثابت ہے اور متحرک فلاں دلیل سے

Marfat.com

جائز اور عموم حرمت سے مستثنیٰ ہے نہ وہ جو ارشاد ہوا کہ میں نے جامد و متحرک وغیرہ کا معنی دریافت نہ کیا تھا جس پر آپ یہ کہتے چلے کہ جو فرق ہے وہ بالکل واضح ہے جس سے ادنیٰ شعور رکھنے والا بھی بے خبر نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نمبر ۱۸: ۳ پھر فاضل فرماتے ہیں کہ جامد و متحرک کی تمیز بالکل ثابت ہے الخ۔ یہ میرے اس سوال کا جواب میں فرمایا ہے جو میں نے یوں عرض کیا تھا کہ اور جب کہ جامد و متحرک کی تمیز غیر ثابت ہو تو یہ کہنے سے کیا حاصل کہ ویسے بھی پردہ فلم پر جن جامد و غیر متحرک تصویروں کو بڑا کر کے دکھایا جاتا ہے ان کے جامد و غیر متحرک ہونے میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا پھر یہ کہنا کہ اس لئے ٹی وی کے حقیقی طور پر جامد ہونے کا شبہ تک نہیں کیا جا سکتا کیا فائدہ مند ہے کہ بنائے کار ہی کسے تسلیم ہے۔ افسوس کہ ثابت ہونے کا دعوی تو بہت زور دار فرمایا مگر دلیل کے نام پر اندازہ و خیال کے سوا کچھ نہ دکھایا بحمدہ تعالیٰ اس اندازہ و خیال کا علاج ہم پہلے ہی خوب کر چکے اور بتا چکے کہ آن جناب کا اندازہ شریعت نہیں ٹھہر سکتا نہ آں جناب کا خیال صورت کا حقیقی قرار پا سکتا ہے اور جب یہ تمیز ثابت نہیں اور یہی آپ کی بنیاد ہے جس پر ٹی وی اور ویڈیو کے عکوس کے جواز کی عمارت کھڑی کی ہے۔ تو اصل قریب ریز ہوں یا کچھ اور جواز ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا اور جب جواز ثابت نہیں تو ٹی وی کے عکوس اور پردہ فلم کی تصویریں حرمت میں ہم پلہ ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نمبر ۱۹: پھر آنجناب فرماتے ہیں کہ میرا پورا جواب پڑھ لینے کے بعد بھی آپ پر تفرقہ واضح نہ ہو سکا اس پر مجھے حیرت ہے اس پر معروض ہے کہ

Marfat.com

میں پھر وہی کہوں گا جو ابھی کچھ پہلے عرض کیا ہے کہ میں نے جامد و غیر جامد ، متحرک و غیر متحرک کی وضاحت طلب نہ کی تھی بلکہ اس پر دلیل طلب کی ہے جو آپ قائم نہیں فرما رہے ہیں اور میں تو یہی سمجھتا تھا کہ یہ تفرقہ جناب کی تحقیق ہے اسی لئے میں نے سوال نمبر۱۹ میں عرض کیا تھا کہ اس پر یہ کہنا کہ اس تحقیق کے بعد الخ اس پر معروض ہے کہ کون سی تحقیق کے بعد ابھی تو وہ تفرقہ بھی ثابت نہ ہوا تو تحقیق کیا ہوئی اس پر جناب یوں گویا ہوئے کہ اس تحقیق کے بعد الخ لکھ کر میں نے جو کچھ عرض کیا ہے وہ بالکل واضح ہے اس تحقیق کا تعلق جواب میں ذکر کردہ جدید آلات کی صنعت گری سے تھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنجناب کی تحقیق کا تعلق اس تفرقہ پائیدار و ناپائیدار سے نہیں ہے تو پھر کیا بات ہے صاف کہہ دیجئے کہ میری تحقیق اس تفرقہ مذکورہ سے متعلق نہیں یا لفظ بدل کر یوں کہہ دیجئے کہ یہ تفرقہ تحقیقی نہیں بلکہ نرا مزعوم ہے پہلے بھی تو اندازہ و خیال کے بدولت اس کے مزعوم ہونے کا اقرار کر ہی چکے ہیں اور اگر یہی بات ہے کہ تحقیق کا تعلق جدید آلات کی صنعت گری سے ہے تو تحقیق جناب کی کب ہوئی بلکہ ان ماہرین کی تحقیق ہوئی اور آپ ان کے مقلد ہوئے پھر بقول جناب میری تحقیق یعنی علامہ مدنی میاں صاحب کی تحقیق کیا ہوئی اور آپ نے یہ کیوں کہہ دیا کہ اگر ماہرین کی رائے میری تحقیق کے مطابق ہو تو اسے مان کر گفتگو کی بنیاد رکھنی چاہیئے۔ آپ کو یوں لکھنا چاہیئے تھا کہ اگر ماہرین کی تحقیق میری رائے کے مطابق ہو الخ اور ہم نے سوالات میں اسی پر بر سبیل تنزل کلام کی بنیاد رکھی اور سوالوں ہی سوالوں میں آپ ہی کی رائے پر ویڈیو کیسٹ اور ٹی وی کے تصویروں کو

Marfat.com

ناجائز ثابت کیا بلکہ یہ مسئلہ تو پہلے ہی چار سوالوں میں طے ہو گیا اور جب آپ کی رائے تسلیم کرنے کے بعد بھی حرمت ثابت ہوئی تو ماہرین کے حوالہ سے اس کو غلط ثابت کرنے کی کیا حاجت تو ہم سے یہ کیا کہنا کہ اسے مان کر الخ

پھر آنجناب تحریر فرماتے ہیں کہ دارالافتاء میں بیٹھنے والے کسی مفتی صاحب کو اگر یہ تحقیق سمجھ میں نہ آئے یا وہ اسے تسلیم نہ کریں تو میں ان کو ایک حد تک معذور سمجھتا ہوں۔ اس پر گزارش ہے کہ جناب نے اس فقیر کو مفتی ہونے کی سند تو دی اگرچہ استہزاء کے پیرایہ میں سہی مگر یہ آنجناب کے شایان شان شرعاً" مستحسن نہیں کہ مفتی صاحب جان کر کہہ کرنا سمجھ بے شعور بنائیں ہاں فقیر کو مفتی نہ کہتے پھر جو چاہتے فرماتے۔

نمبر۲۰: پھر جناب فرماتے ہیں کہ ٹی وی میں دو باتیں ہیں ایک کا تعلق سننے سے ہے اور دوسرے کا تعلق دیکھنے سے ہے تو جس کا تعلق دیکھنے سے ہے اسے آئینوں کے عکوس دیکھنے پر قیاس کیا گیا' اور جن کا تعلق سننے سے ہے ان کو گراموفون اور ٹیپ ریکارڈوں کی آوازوں کے سننے پر قیاس کیا گیا ہے اسی طرح ویڈیو کیسٹ اور ٹیپ ریکارڈ کیسٹ آواز ٹیپ کرنے میں ایک ہی طرح ہیں لہٰذا میں نے جو کچھ عرض کیا ہے اس میں تطویل کلام نہیں۔ ویڈیو ٹی وی کی جائز آوازوں میں اختلاف کسے تھا کہ آپ گراموفون اور ٹیپ ریکارڈ کی آوازوں پر قیاس فرمانے لگے۔ اختلاف تو آپ سے ٹی وی کے عکوس مصنوعہ میں ہیں جنہیں جناب آئینوں کے عکوس پر قیاس فرما رہے ہیں یہ قیاس بے شک ممنوع ہے اور وجوہ ممانعت ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں اور ہم ثابت کر آئے کہ ٹی وی

Marfat.com

سرے سے آئینہ نہیں تو اس میں جو نظر آتا ہے وہ عکس آئینہ نہیں بلکہ قطعاً" تصویر ساختہ انسان ہے تو یہ کہنا کہ ٹی وی کا آئینہ خاص سہی مگر ناپائیدار عکوس کے ظہور میں وہ بالکل عام آئینوں کی طرح ہے الخ۔ بالکل غلط ہے کہ جس کا ہم بارہا مفصل رد بیان کر چکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر۲۱: پھر ہمارے فاضل فرماتے ہیں کہ قیاس میں نے اس لئے کیا ہے کہ ناپائیدار عکوس کی حرمت کے تعلق سے ایک بھی نص موجود نہیں اور نہ اس سلسلہ میں کسی مجتہد کا کوئی قول ہے۔ اس لئے آپ کو قیاس کرنے کی اجازت ہو گئی اور آپ مجتہد کے منصب پر فائز ہو گئے۔ مگر یہ تو بتائیے کہ آپ نے اس حادثہ' غیر منصوصہ کو کون سے امر منصوص پر کون سی علت جامعہ سے قیاس فرمایا اور اگر کوئی امر منصوص مقیس علیہ ہے تو یہ کیا فرما رہے ہیں کہ ناپائیدار عکوس کی حرمت کے تعلق سے ایک بھی نص موجود نہیں۔ وہ امر منصوص مقیس علیہ کیا ہے اسے کیوں نہیں ظاہر فرماتے اور اگر وہ امر منصوص ناپائیدار عکوس کے جواز کے متعلق ہے تو پھر قیاس کی کیا حاجت ہے اور بات تو یہ ہے کہ کوئی امر منصوص مقیس علیہ ہے ہی نہیں ورنہ اندازہ سے نصوص کے خصوص کا دعوی نہ کرتے اور تصویر کا وہ معنی خیالی (پائیدار) اس کی حقیقت نہ ٹھہراتے تو سرے سے یہ قیاس ہی نہ ہوا۔ اب آپ فرمائیے کہ کیوں نہیں آئینوں کے عکوس کی علت شاید عدل ہے میں کہوں گا کہ ٹھیک ہے مگر خاص آئینوں کے عکوس کی علت کی کوئی نص نہیں ہے نہ کوئی نص ایسی ہے جس سے معلوم ہو کہ ناپائیدار عکوس حلال ہیں اور جب کوئی نص بالخصوص آئینوں کے عکوس کے لئے نہیں نہ کوئی نص ناپائیدار عکوس بنانے کی

Marfat.com

حلت سے متعلق ہے تو بات وہی رہی جو میں نے کہی جناب کے پاس کوئی امر منصوص ہی نہیں جو مقیس علیہ ٹھہرے تو قیاس ہی سرے سے نہیں رہ گئی۔ یہ بات کہ آئینوں کے عکوس حلال ہیں تو وجہ یہ ہے کہ وہ عکوس مصنوع انسان نہیں جو ظاہر اور اس پر تمام انسانوں کی سمجھ شاہد ہے اور تصویر سازی کی نصوص عام ہیں جن کی رو سے ہر تصویر حرام ہے اور ان میں ناپائیدار کی قید نہیں لگی بلکہ یہی قید آپ نے بڑھائی ہے جس کا ثبوت شروع و لغت سے آپ کے ذمہ ہے جو آپ نے نہ دیا بلکہ اندازہ سے نصوص میں بیجا تاویل و دعوی خصوص کیا ہے یہ کس کا کام ہے یہ اگر میں عرض کروں تو ہمارے سید صاحب کو تکلیف ہو گی۔ اس سلسلہ میں کلام علماء ملاحظہ فرمائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر ۲۲: میرے سوال نمبر ۲۲ کے جواب میں جناب نے بہت طول سے کام لیا ہے میں نے تو یہ پوچھا تھا کہ جاندار کی تصویر کشی کی حرمت اور ممانعت کا اطلاق اس پر (ٹی وی کے عکوس پر) کیوں نہیں ہوتا یہ میں نے پوچھا ہی کب تھا ویڈیو کیا ہے اور ویڈیو کیمرہ کیا وبال ہے اور ٹی وی کیسی بلا ہے اور ان تینوں کا کام کیا ہے نہ اس سے مجھے بحث تھی کہ ویڈیو کیمرے اور ویڈیو میں عکوس ہوتے ہیں کہ نہیں مجھے اس سے بحث ہے کہ آپ نے خود ہی فرمایا کہ:

ٹی وی ان ریز کی صورت میں بدل کر اپنے آئینہ سے ظاہر کر دیتا ہے اور آپ ہی فرما رہے ہیں کہ ویڈیو کیمرے کے ذریعہ کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں بنائی جاتی لہٰذا جاندار کی تصویر کشی کی حرمت و ممانعت کے جو نصوص ہیں اس کا اطلاق اس پر ہوتا ہی نہیں یہ جناب کے اقرار سابق

Marfat.com

کے خلاف ہے اور میرا سوال اس طویل کے باوجود قائم کہ ان عکوس پر حرمت کا اطلاق کیوں نہیں ہوتا۔ حالانکہ ٹی وی ان ریز کو صورت میں بدلتا ہے اور یہ قطعا" صورت بناتا ہے اور ناپائیدار و پائیدار کا تفرقہ ہمیں تسلیم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر ۲۳: پھر جناب فرماتے ہیں کہ میرا یہ کہنا کہ اگر بالفرض ایسی فلم تیار کی جائے جس میں ایک جاندار کی تصویر نہ ہو اور وہ حرام و ناجائز نغمات و حرکات سے ملوث نہ ہو تو اس کو بھی دیکھنے میں بالاتفاق کوئی مضائقہ نہیں اگر یہ بات کسی معنی میں صحیح نہ تھی تو علامہ ازہری صاحب کو چاہیئے تھا کہ اس کو سرے سے باطل قرار دے کر اسے مدلل فرما دیتے یہ تو بالکل ظاہر ہے کہ جسے دیکھنے سننے میں کوئی دینی و دنیوی مقبول عندالشرع مصلحت نہ ہو اور صرف لہو و لعب کے طور پر دیکھنا سننا ہو تو بھلا کیسے جائز ہو سکتا ہے مگر دیکھنا اگر لہو و لعب سے ہٹ کر دینی یا دنیوی فائدے کے لئے ہو اور پھر وہ جاندار کی تصویر اور حرام و ناجائز حرکات و نغمات سے ملوث بھی نہ ہو تو پھر اس کے دیکھنے میں مضائقہ ہی کیا ہے۔ کسی سادہ سی عبارت میں کیڑے ہی نکالنا ہوں تو گنجائش نکال ہی لی جاتی ہے اور کھینچ تان کر اسے ایسا مفہوم دے دیا جاتا ہے جو صاحب کلام کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں ہوتا یہ سب ہمارے اس سوال کے جواب میں فرمایا ہے جو اس طرح ہے' اور یہ جو فرمایا کہ اگر بالفرض کوئی ایسی فلم تیار کر لی جائے جس میں ایک بھی جاندار کی تصویر نہ ہو اور وہ حرام و ناجائز نغمات و حرکات سے ملوث نہ ہو تو اس کو بھی دیکھنے میں بالاتفاق کوئی مضائقہ نہیں یہ مضائقہ نہیں علی الاطلاق ہے یا مقید بالقیود ہے۔ برتقدیر ثانی وہ قیود کیا ہیں

Marfat.com

برتقدیر اول اسے دیکھنے میں کوئی مصلحت دینی یا دنیوی معقول و مقبول عند الشرع نہ ہو تو بھی اسے دیکھنا جائز ہو گا پھر اس تقدیر پر لہو و لعب کی تعریف کیا ہو گی اور اس کا مصداق کیا ہو گا۔ ناظرین کرام بتائیں کہ میں نے اپنے اس سوال سے کتنے کیڑے علامہ مدنی میاں صاحب کی عبارت میں نکالے اور کیا کھینچ تان کی اور جب یہ قید کہ لہو و لعب کے قصد سے نہ دیکھا جائے ملحوظ تھی تو اسے کیوں چھوڑا گیا اور سہوا" چھوٹ گئی تو اس پر تنبیہہ کرنے والا بجائے تشکر کے اس کا مستحق ہے کہ اسے کھینچ تان کرنے والا کیڑے نکالنے والا گردانا جائے اور یہی سمجھ لیا جائے کہ میں نے غور نہ کیا تو اتنا ہی کہہ دینا کافی تھا کہ تم نے غور نہ کیا اس سوء ظن کا اس قلب طاہر سے پیدا ہونے کا کیا منشا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

پھر یہ صورت مقیدہ نادر سے نادر تر بلکہ غیر واقع ہے تو اسے ذکر کرنا اور وہ بھی بلا قید کس قدر مفر ہے یہ محتاج بیان نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

پھر یہی قید کافی نہیں کہ لہو و لعب کا قصد نہ ہو بلکہ یہ بھی ضروری کہ اہل لہو و لعب کے طور پر نہ دیکھیں اور اس قید کی طرف خود آپ کے اس جملہ مگر دیکھنا لہو و لعب سے ہٹ کر الخ میں واضح اشارہ موجود ہے کہ لہو و لعب سے ہٹ کر دیکھنا جبھی ہو گا جب اس سے مشابہت نہ ہو لہٰذا ضروری کہ لہو و لعب والوں کے طور پر نہ دیکھی جائے اور اس پر بھی بس نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اس سے بھی بے خوفی ہو کر یہ فلم دیکھنا لہو و لعب والوں کے لئے سند نہ ٹھہرے گا اور وہ لہو و لعب والوں کو کار خیر نہ سمجھ بیٹھیں گے اب اس کی ضمانت آپ لیں تو بے دھڑک فتوی دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

Marfat.com

نمبر ۲۴: پھر جناب فرماتے ہیں کہ جن افعال میں لہو و لعب غالب رہے انہیں مطلقاً" ممنوع قرار دیا جائے گا مگر وہ آلات جو بنیادی طور پر آلات لہو و لعب سے نہ ہوں اور ان کا اچھا اور برا دونوں استعمال ممکن ہوں تو صرف اس لئے کہ ان کا برا استعمال ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے کہ ان کے اچھے استعمال کو ممنوع نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اب رہ گیا یہ امر کہ کون کسی چیز کو محض لہو و لعب کے طور پر استعمال کرتا ہے یا زیادہ تر لہو و لعب کو مقصود بناتا ہے تو یہ تو کرنے والے کی نیت پر موقوف ہے الغرض کسی کے کس عمل پر کسی چیز کا غلبہ ہے کوئی ایسا آلہ نہیں ہے جو اس چیز کو واضح کر سکے۔

بس اجمالی طور پر یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہر وہ کام حرام ہے جس میں صرف لہو و لعب مقصود ہو یا جس کا بڑا حصہ لہو و لعب پر مشتمل ہو۔ جناب کے اس پورے جواب میں دو خط کشیدہ جملے ہی ہمارے سوال نمبر ۲۴ کا ٹھیک ٹھیک جواب ہیں اور یہ دونوں جملے آن جناب کی طرف سے ٹی وی اور ویڈیو کے استعمال کی حرمت مطلقہ کا اقرار ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ ویڈیو اور ٹی وی کا اغلب استعمال لہو و لعب ہی کے لئے ہوتا ہے اور آپ نے اقرار فرمایا کہ جن افعال میں لہو و لعب غالب ہو انہیں مطلقاً" ممنوع قرار دیا جائے گا اور آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے' المرء یوخذ باقرارہ تو جناب ہی کے اقرار سے ٹی وی کی حرمت مطلقہ کا حکم ہو گیا اور حکم جواز جو جناب نے اس فتوی میں دیا خود رخصت ہو گیا۔ یہ بفضلہ تعالیٰ سرکار ابد قرار ﷺ کے کرم کا عجیب فیض ہے کہ حق کی تائید خود آپ کے فتوی میں موجود ہے جو آپ کے فتوی کا کھلا رد ہے اور یہ

Marfat.com

جملہ لکھ کر آپ نے ٹی وی اور ویڈیو کو اس گرفت سے بچانے کی کوشش ضرور کی ہے مگر نہ بچا سکے اور آپ نے پھر اقرار فرمایا کہ بس اجمالی طور پر یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہر وہ کام حرام ہے جس میں صرف لہو و لعب مقصود ہو یا جس کا بڑا حصہ لہو و لعب پر مشتمل ہو اور اس سے کسی کو انکار کی مجال نہیں کہ ویڈیو اور ٹی وی کا بڑے سے بڑا استعمال صرف لہو و لعب ہی کے لئے ہوتا ہے۔ تو قطع نظر اس کے کہ ویڈیو اور ٹی وی میں صورت ہوتی ہے کہ نہیں ان کی حرمت کے لئے آپ ہی کے قلم سے نکلے ہوئے یہ دو جملے ہی کافی تھے جنہیں لکھ کر آپ نے اپنے فتوی کا خود رد کر دیا وللہ الحمد۔ اچھا ہوتا کہ آپ انہیں دو جملوں کو لکھ کر ویڈیو اور ٹی وی کی حرمت کا فتوی دیتے اور جواز کا فتوی صادر نہ فرماتے اور آلات کا بنیادی طور پر لہو و لعب سے نہ ہونا کیا معنی آلات کے وسائل حکم میں اپنے مقاصد کے تابع ہیں لان الامور بمقاصدھا اور یہ کوئی ضمانت نہیں دے سکتا کہ ان آلات کی غرض و غایت لہو و لعب نہیں اور مشاہدہ خود اس کے خلاف ہے تو کچھ مستبعد نہیں کہ لہو و لعب کے لئے ہی بنے ہوں جب کہ استعمال شاہد ہے اور بنانے والے کی شرع کے پابند نہیں بلکہ شرع کے دشمن ہیں اور لہو و لعب کے رسیا ہیں ان سے کب یہ امید ہے کہ انہوں نے لہو و لعب کا قصد نہ کیا ہو گا اور یہ جو فرمایا کہ صرف اس لئے کہ اس کا بڑا استعمال ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے الخ۔ اس جملے کی پہلی شق یعنی بڑا استعمال ہوتا ہے آپ کے پہلے اور آخری جملے سے ٹکرا رہی ہے اور دوسری شق یعنی ہو سکتا ہے الخ ممنوع ہے شریعت جس طرح علت پر حکم دائر فرماتی ہے بہت جگہ مظنہ علت پر بھی حکم لگاتی ہے جس کی نظیریں

Marfat.com

کتب فقہ کے مطالعہ کرنے پر پوشیدہ نہیں اور ہم نے اپنے ایک فتوی بابت کتابت نسواں میں چند نظریں لکھ کر یہ فتوی سنی دنیا میں چھپوایا ہے۔ فتراجع یہاں اپنے اس دعوی پر آیت کریمہ کی شہادت پیش کروں۔ قال تعالی ولا تسوا الذین یدعونی من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم الایہ بتوں کو برا کہنے سے منع کیا گیا تھا کہ کفار اللہ تعالیٰ کو دشنام نہ دیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ممانعت مظنہ شر کی وجہ سے ہوئی تھی اسی وجہ سے تقبیح اصنام اس وقت ممنوع ہوئی حالانکہ طاقت ہے مگر اس صورت میں جب کہ شر طرف مفضی ہو اس سے ممانعت ہو گئی۔ بیضاوی میں ہے:

وفیہ دلیل علی ان الطاعتہ ازاردت الی معصیتہ حجتہ وجب ترکھا لان ما یوری الی البشر شر **خازن میں ہے:** وقیل انمانھوا عن سب الاصنام وان کان فی سبھا طعتہ وھو مباح لما یترتب علی ذالک من المفاسد التی ھی اعظم من ذالک و ھو سب اللہ عزوجل وسب رسولہ وذالک من اعظم المفاسد فلذالک نھوا عن سب الاصنام الخ **ان عبارتوں کا خلاصہ یہ اصل ہے** جو اشباہ میں ارشاد ہوئی کہ درع المقاصدھم من جلب المصالح جس پر مسائل کثیرہ متفرع ہیں اور یہ جو فرمایا کہ اب رہ گیا یہ امر کہ کون کس چیز کو محض لہو و لعب کے طور پر استعمال کرتا ہے یہ ہماری ذمہ داری نہیں کہ نیت کو ٹٹولیں اور ارادے کی چھان بین کریں۔ شریعت ظاہر و اغلب پر حکم لگاتی ہے اور نادر کا اعتبار نہیں فرماتی ہے۔ کما لا یخفی علی من راجع کتب الفقرمہ اسی لئے آپ نے بھی بالاخر یہ آخری جملہ فرمایا کہ بس اجمالی طور پر یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ ہر کام حرام ہے الخ اور اس سے اور پہلے جملے سے اپنے باقی کلام کا رد کر لیا' کما ھو ظاہر واللہ تعالی اعلم

Marfat.com

نمبر۲۵: ہمارے فاضل نے ہمارے آخری سوال کا جواب ہی نہ دیا اور اس سلسلہ میں جو کچھ لکھا وہ جواب سے متعلق کیا لکھا جائے بس اتنا لکھتا ہوں کہ میرا یہ سوال فی الحقیقت نمبر۲۴ سے متعلق تھا جس کے مندرجات اس صورت میں متوجہ ہوئے جب کہ لہو و لعب پر علامہ کچھ کلام فرماتے ہیں۔

آخر میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کے جوابات کے جوابات حاضر ہیں میں نے ان میں یہ کوشش کی ہے کہ کوئی بات آپ کی طبع نازک کے لئے گراں نہ ہو سبقت قلم سے کچھ لفظ ایسے نکل گئے ہوں جو طبع شریف پر بار ہوں ان کے لئے فقیر معذرت خواہ ہے اور یہ جناب نے نہ بتایا کہ میرے سوالات میں کون سا جملہ معاندانہ' مکابرانہ 'مجادلانہ تحریر ہوا اس کی نشان دہی ضروری ہے پھر یہ خیال فرمانا تھا کہ فقیر سائل تھا اور سائل سے سوال کرے تو اس پر جواب دینا لازم نہیں میں نے جو آپ کے پانچ سوالات کے جوابات دیئے وہ محض شرعاً" دیئے ہیں اور فاضل جلیل علامہ مفتی قاضی عبدالرحیم بستوی کے متعلق جو کچھ آپ نے لکھا ہے اس کا بہتر جواب یہی دیں گے مگر انہوں نے اگر میرے سوالات کا جواب سمجھ لیا تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے خود جناب نے تو سوال فرمایا اور نام جواب کا ہوا وہ بظاہر سوالات ہیں مگر اب تو ہر ناظر منصف پر کھل گیا کہ وہی سوالات آپ کے فتوی کا شافی جواب تھے اور اس میں حضرت مولانا قاضی عبدالرحیم صاحب پر کیوں اتنا تعجب ہے۔ فیض الرسول نے بھی میرے سوالات کو فتوی ہی سے تعبیر کیا اس پر بھی تعجب فرمایئے اور وہ فروگزاشتیں کیا ہیں جنہیں قاضی صاحب نے بقول جناب تصحیح و تصویب فرما

Marfat.com

کر خود شریک کر لیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

Marfat.com

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

یقین جانئے کہ جس وقت میں نے فاضل جلیل گرامی قدر حضرت علامہ اختر رضا خانصاحب قبلہ مدظلہ العالی کی اس سوالاتی تحریر پر جو ویڈیو اور ٹی وی سے متعلق ہے اپنے معروضات پیش کئے تھے اس وقت میرے حاشیہ خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ علامہ موصوف اس کو اپنی عادلانہ فکر و نظر سے نہ نوازیں گے اس لئے کہ علامہ موصوف خود صاحب علم ہیں اور ایک عظیم علمی گھرانے کے چشم و چراغ بھی۔۔ مگر۔۔ جب میں نے ان کی وہ تفصیلی تحریر دیکھی جس کو علامہ موصوف نے اپنی زیر نگرانی شائع ہونے والے ماہنامہ سنی دنیا نومبر ۱۹۸۵ء' دسمبر ۱۹۸۵ء اور جنوری ۱۹۸۶ء میں بالاقساط شائع کرائی ہے تو ان کی ذات سے مجھے جو توقع تھی اس کو عظیم صدمہ پہنچا اگرچہ علامہ موصوف نے اپنے اس جواب الجواب کا آغاز "حضرت مدنی میاں صاحب کو نیازمندانہ جواب" کے عنوان سے فرمایا اور اس نیازمندی کی مزید تائید و توثیق میں کلمات بھی ارشاد فرمائے ہیں کہ۔۔ "موصوف سید ہیں اور فقیر کے مورث اعلی سیدنا اعلیحضرت مدد دین و ملت نے سادات کا ادب سکھایا اور غایت درجہ ملحوظ رکھا" مگر آگے چل کر موصوف کو خود احساس ہو گیا اور اپنے اندر سادات کے تعلق سے جس روح سعادت کا وہ گمان کرتے ہیں اس کے چہرے

Marfat.com

کے نقش و نگار ابھی صاف نہیں ہو سکے ہیں۔ علامہ موصوف کا یہی احساس ہے جو ان سے آخر میں نہایت شائستہ انداز میں معذرت خواہی کرا رہا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں ۔۔"آخر میں عرض کرتا ہوں آپ کے جوابات کے جوابات حاضر ہیں میں نے ان میں یہ کوشش کی ہے کہ کوئی بات آپ کے طبع نازک کے لئے گراں نہ ہو سبقت قلم سے کچھ لفظ ایسے نکل گئے ہوں جو طبع شریف پر بار ہوں ان کے لئے فقیر معذرت خواہ ہے"۔ اس سلسلے میں علامہ موصوف کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بالکل فکر نہ فرمائیں کہ ان کا وہ قلم جو بالکل ان کے قابو میں تھا اور انہیں کے اختیار سے صفحات قرطاس پر رواں دواں ہوا اس نے سعادت کی راہ اپنائی ۔۔یا۔۔ شقاوت کی؟ اس بحث میں جانے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ جہاں تک میرا خیال ہے سچی بات یہ ہے کہ علامہ موصوف کی پور تحریر خواہ نرم ہو یا گرم اس سے اس ناچیز کی ہدایت و موعظت مقصود ہے میں اس خیر خواہانہ طرز عمل پر علامہ موصوف کا دل کی گہرائیوں کے ساتھ شکر گذار ہوں۔۔ علامہ موصوف رقمطراز ہیں کہ ۔۔"اپنے اعتراضات کو جناب کے فتوی بابت ویڈیو کی اشاعت کے بعد فقیر نے اسی لئے شائع کیا کہ اس کے نزدیک جو حق ہو وہ ظاہر ہو"۔۔ اس سلسلے میں علامہ موصوف کی توجہ صرف اسی بات کی طرف مبذول کرانی ہے کہ ان کے اعتراضات ماہنامہ سنی دنیا بریلی کے فروری ۱۹۸۵ء کے شمارہ میں اشاعت پذیر ہو چکے تھے اس کے بعد میرا فتوی سب سے پہلی بار ماہنامہ استقامت ڈائجسٹ کے مارچ ۱۹۸۵ء کے شمارہ میں شائع ہوا اور پھر ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف کے جون و جولائی ۱۹۸۵ء کے مشترکہ شمارہ میں اس کی اشاعت ہوئی۔ نیز دوسرے رسالوں نے بھی اس کو شائع کیا۔ اب اگر ۱۹۸۵ء کا سال ایسا ہو جس میں فروری سے پہلے ہی مارچ آجاتا ہو تو پھر یقیناً" میرا فتوی علامہ موصوف کے اعتراضات کی اشاعت سے پہلے چھپ گیا اور اگر ایسا نہیں ہے بلکہ اس سال بھی عام سالوں کی طرح فروری کا مہینہ مارچ کے مہینے سے پہلے

Marfat.com

ہی تھا تو پھر علامہ موصوف جیسی شخصیت کو ایسی تحریر زیب نہیں دیتی جس سے فروری پر مارچ کا تقدم ظاہر ہوتا ہو۔ اپنے جواب میں میں نے پور بندر کے جس اجلاس کا ذکر کیا ہے اس کے تعلق سے میں نے یہ ہرگز دعوی نہیں کیا ہے کہ اس میں علامہ ازہری صاحب کے علم و خبر میں ہوا۔ لہٰذا علامہ موصوف کو اس سلسلے میں اپنی صفائی پیش کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ رہ گیا اس اجلاس کا ہونا یا نہ ہونا تو ان دونوں باتوں کا معاملہ روایتوں پر ہے مجھے جو روایتیں ملیں وہ اسی قسم کی تھیں جس کا میں نے اظہار کیا اور علامہ موصوف کو جو روایتیں ملیں وہ وہی ہیں جس کا انہوں نے ذکر کیا لہٰذا اس مسئلے پر بات بڑھانے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کو "دروغ بر گردن راوی" کہہ کر ختم کر دینا بہتر ہے۔۔۔۔ میں نے علامہ ازہری صاحب کی تحریر بہت غور سے پڑھی اور وہ بھی کئی بار۔ ہر بار پڑھتے وقت یہی احساس حاشیہ خیال سے سر ابھارتا رہا کہ علامہ موصوف کی توجہ حقائق کے چہرے سے نقاب کشائی اور خود اپنے مقصود و مدعا کو مدلل طور پر پیش کرنے کے بجائے صرف اس فقیر اشرفی اور گدائے جیلانی کی علمی کم مائگی اور فکر و نظر کی بے بضاعتی کو ظاہر کرنے ہی کی طرف رہی اور وہ اپنے مقصد خیر میں اتنا منہمک ہو گئے کہ یہ بھی ضروری نہیں سمجھا کہ کلام کرنے سے پہلے میری تحریر کا اصل مفہوم و مدعا سمجھنے کی طرف بھی تھوڑا سا التفات فرمائیں۔ اس عدم التفات کی متعدد مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں مگر طوالت تحریر سے بچنے کے لئے اپنے بالغ نظر قارئین کی فکر و نظر پر بھروسہ کرتے ہوئے بالقصد انہیں نظر انداز کر رہا ہوں۔ ویسے بھی میں نے اپنے جواب میں علامہ ازہری صاحب کی قلت تامل کی چند مثالیں پیش کی تھیں مگر ان کے زیر نظر تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ جسے میں علامہ موصوف کی قلت تامل کا ثمرہ سمجھ رہا تھا وہ خود ان کی بے پناہ غور و فکر کا نتیجہ تھا' انا للہ و انا الیہ راجعون

علامہ ازہری صاحب نے دوسرے غیر ضروری مباحث کا

Marfat.com

دروازہ کھولنے کی بھی کوشش کی ہے اور بزعم خود میری ہر بات کو غلط ثابت کر دیا ہے لیکن انشاء اللہ علامہ موصوف کے تعلق سے حتی الامکان میرا یہ رویہ نہ ہو گا بلکہ میری کوشش یہی رہے گی کہ میں اپنے مقصود و مدعا کے ارد گرد رہوں۔ بایں ہمہ اگر کوئی ناگزیر بحث کرنی ہی پڑ گئی تو اسے میری مجبوری سمجھی جائے اس لئے کہ مجھے حتی المقدور علامہ موصوف کی قدم بقدم پیروی بھی تو کرنی ہے۔ انشاء اللہ میں اپنے جملہ معروضات کو اپنے قارئین کی سہولت کے لئے ۲۲ بائیس ابواب میں پیش کروں گا۔ سولہ ۱۶ ابواب کا زیادہ تر تعلق علامہ ازہری صاحب کے جواب سے ہے۔ اس کے آگے سترہ ۱۷ سے بیس ۲۰ تک یعنی چار ابواب میں دوسرے دانشوروں کی خدمت میں ارمغان خلوص پیش کئے گئے ہیں۔ انیسویں ۱۹ باب کا روئے سخن خاص کر کے توہب نوازوں کی طرف ہے۔ بائیسواں ۲۲ باب چند عبقری شخصیتوں کے تبرکات پر مشتمل ہے۔۔۔۔ اس ابتدائیہ کا اختتام چند معروضات پر کر رہا ہوں امید ہے کہ قارئین کرام باتمنائے تام انہیں ملاحظہ فرمائیں گے۔

۱۔۔۔۔ جب کوئی نیا مسئلہ معرض بحث میں آئے تو اس کے ہر پہلو پر غور کئے بغیر سطحی طریقے سے محض اپنی ذاتی رائے یا محض کسی جانبداری کی بناء پر موافق یا مخالف بن جانا حق پسندی کے خلاف ہے اور صحیح مسلک کو معلوم کرنے کے لئے اپنے خلاف مضمون کو بھی ٹھنڈے دل سے بغور پڑھنا عقلی ترقی کی علامت ہے۔

۲۔۔۔۔ یہ صحیح ہے کہ میں علمی و فکری طور پر وہ مقام نہیں رکھتا کہ کسی پر اپنی رائے ٹھونسوں یا کسی کو اپنی رائے ماننے پر مجبور کروں۔ اپنی بے

Marfat.com

بضاعتی کے سبب مجھ کو زیب نہیں دیتا کہ اپنی کسی بات کو منوانے کے لئے مافوق البشری لب و لہجہ اختیار کروں۔۔ میں نے ۔۔ جو کچھ عرض کیا ہے وہ صرف اس امید پر کہ شاید میرے قلم سے کوئی کام کی بات نکل آئے جو اہل علم حضرات کی بارگاہ علم و دانش میں شرف قبولیت حاصل کر لے اور پھر ان بزرگوں کی زبان سے میرے لئے برجستہ دعائیہ کلمات نکل آئیں جس سے میری دنیا و آخرت تابناک ہو جائیں۔

۳ ۔۔۔۔ میں بے بضاعت سہی مگر میری باتوں کو صرف میری بے بضاعتی پر نظر رکھتے ہوئے مسترد نہ فرمایا جائے اس لئے کہ اس حقیقت سے بھی انکار مناسب نہیں ؎

گاہ باشد کہ کودک نادان
بغلط ہر ہدف زند تیرے

۴ ۔۔۔۔ جب میرے فتوی کی تصحیح و تصویب ہند و پاک کی چند عبقری شخصیتوں نے کر دی ہے تو اب اس فتوی سے جو نقطہ نظر ہوتا ہے اسے تنہا میرا نقطہ نظر قرار دینا صحیح نہ رہا۔۔ لہٰذا ۔۔ اب اس کے خلاف قلم اٹھانے سے پہلے یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ آپ کے نقد و نظر کے نشانے پر کون کون سی شخصیتیں آرہی ہیں اور ان شخصیتوں کے حضور میں خود آپ کا واجبی مقام کیا ہے؟ سیکھنے کا یا سکھانے کا؟

۵ ۔۔۔۔ اصل مسئلے سے الگ ہو کر ضروری و غیر ضروری بحثوں کے اتنے دروازے کھل گئے کہ ان سب کو بند کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب پیش کر دینی پڑی۔ اس میں بہت ممکن ہے کہ جابجا مجھ سے بھی علمی و فکری لغزشیں ہوئی ہوں تو تمام دانشوران ملت سے میری گزارش ہے

Marfat.com

کہ میری لغزشوں سے براہ راست مجھے مدلل آگہی عطا فرما کر میری دستگیری فرمائیں۔ انشاء اللہ وہ مجھے کھلے دل کے ساتھ اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرنے والا اور رجوع کرنے والا پائیں گے۔

۶۔۔۔۔ اگر بالفرض عوام کے میری کسی فکری کجی اور علمی لغزش کے اظہار و تشہیر سے چراغ عشق مصطفوی کی لو تیز ہو رہی ہو۔۔یا۔۔ دین و سنیت کو فائدہ پہنچ رہا ہو تو اس اظہار و تشہیر کی بھی میری طرف سے بخوشی اجازت ہے۔

۷۔۔۔۔ اگر نقد و نظر کا منشاء صرف میری تجہیل و تحمیق ہو اور اس سے صرف میری بے بضاعتی اور کم مائگی علمی کا اظہار مقصود ہو تو اس کے لئے لمبی چوڑی تحریر لکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ وہ حقیقت ہے جس کا مجھے خود اعتراف ہے تو اس کے تعلق سے ایک سطری تحریر لکھ کر خود مجھ سے ہی باضابطہ اپنے دستخط کے ساتھ تائید حاصل کی جا سکتی ہے۔

۸۔۔۔۔ اثنائے تحریر میں اگر کہیں کہیں، طنز ملیح یا ریمارک میں کسی طرح کی تلخی یا گستراخہ بات یا کسی عارضی رد عمل کا ثمرہ یا خود میرے عجز بیان لطیف پر محمول کیا جائے۔ حاشا کلا اس سے کسی کی دل آزاری مقصود نہیں اس کے باوجود اگر کسی کی ہلکی سی بھی دل آزاری ہو رہی ہو تو اس سے میں دل کی گہرائیوں کے ساتھ معذرت خواہ اور طالب عفو و درگذر ہوں۔

۹۔۔۔۔ اپنے مقتدر ناقدین کی خدمت میں مودبانہ گذارش ہے کہ اگر ان کے علم و خبر میں ٹی وی اور ویڈیو کے تعلق سے میرے نقطہ نظر کے خلاف ٹھوس اور ناقابل تردید دلائل ہوں جن سے میرا نقطہ نظر سرے

Marfat.com

سے باطل قرار پاتا ہو اور اس نقطہ نظر کی عمارت جن بنیادوں پر رکھی گئی ہے وہ ساری بنیادیں ریت کا ڈھیر ثابت ہو رہی ہوں تو وہ اسے ضرور پیش کریں ۔۔ لیکن ۔۔ دوسری غیر ضروری بحثوں میں پڑ کر اپنے قیمتی اوقات کو ضائع نہ فرمائیں اور اپنے کو تنقید برائے تنقید کے غیر مستحسن اقدام سے بچاتے رہیں۔

۱۰۔۔۔۔ یہ اس سلسلے کی آخری تحریر ہے انشاء اللہ اب میں ویڈیو اور ٹی وی کے تعلق سے کسی کی بھی تحریر کا کوئی جواب نہ دوں گا میری زندگی کی گوناگوں مصروفیات اسی بات کی متقاضی ہیں کچھ اور بھی ضروری کام سامنے ہیں ۔۔۔ ہاں ۔۔ اگر کسی صاحب نظر کی کوئی تحریر سامنے آئی تو اسے بغور دیکھوں گا مگر نقد و نظر کے لئے نہیں بلکہ صرف اصلاح فکر و نظر اور اضافہ معلومات کے لئے۔ اس تحریر کے ہر ہر کلمہ حکمت کو میں اپنی ہی گمشدہ چیز سمجھ کر صاحب تحریر کی ممنونیت کے ساتھ بخوشی قبول کر لینے کو اپنی فیروز بختی سمجھوں گا۔

تلک عشرۃ کاملہ

Marfat.com

باب ۱

ہر صاحب نظر اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ کسی مصنوع کے مصنوع انسان ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ انسانی قصدوارادہ اور اسکی صنعت گری کا نتیجہ وثمرہ ہو۔ آجکل اس طرح کے خودکار کیمرے عام ہو چکے ہیں جو ایک خاص زاویے کے ساتھ کسی خاص جگہ لگادیئے جاتے ہیں اب اس کے سامنے جو بھی آتا ہے خواہ وہ اس کیمرے سے بے خبر ہو۔ ۔ یا ۔ باخبر۔ خواہ وہ اس کے روبرو بالقصد آئے ۔یا۔ بلاقصد خواہ اس کیمرے کا اصل بنانے والا وہاں ہو ۔یا۔ نہ ہو بلکہ خواہ اصل بنانے والا ۔یا۔ اس خاص جگہ پر اس کیمرے کو لگادینے والا زندہ ہو ۔یا۔ مردہ ہر صورت میں اس کیمرے کے سامنے آنے والے کے چلتے پھرتے عکوس اس ٹی۔ وی کے شیشے پر آنے لگتے ہیں جس ٹی۔ وی سے اسکا رابطہ ہے اور جیسے ہی وہ شخص اس کیمرے کے سامنے سے ہٹ جاتا ہے اس کے عکوس بھی ٹی۔ وی سے غائب ہو جاتے ہیں چونکہ یہ سب کچھ آٹو میٹک ہوتا ہے اس لئے ٹی۔ وی پر عکوس کے ظہور کے لئے وہاں بر وقت کسی انسانی قصدوارادہ یا تحریک وعمل کی ضرورت نہیں رہتی اس کے باوجود چونکہ مذکورہ ظہور عکس انسانی صنعت گری ہی کا نتیجہ وثمرہ ہے لہٰذا اس عکس کو بہرحال مصنوع انسان ہی کہا جائے گا۔ جتنی آٹومیٹک یعنی اپنے آپ کام کرنے والی مشینیں ہیں ان سب کی مصنوعات کو اسی لئے انسانی مصنوعات قرار دیا جاتا ہے کہ خود یہ مشینیں انسانی مصنوعات سے ہیں جنہیں انسانوں نے اپنے قصدوارادہ اور عمل واختیار سے اسی لئے بنایا ہے تاکہ اس سے اس کی مطلوبہ چیزیں آٹومیٹک ملتی رہیں۔ لہٰذا ۔ ان مطلوبہ چیزوں کو انسانی صنعت گری کے دائرے سے کسی بھی دلیل سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ اب تو ایسے کیمرے بھی ایجاد ہو گئے ہیں، جو خود کار ہوتے ہیں جس کے سامنے آنے والے کی تصویر خود

Marfat.com

بخود اس میں چھپ جاتی ہے حالانکہ یہ چھپنا کسی انسان کی فوری حرکت وعمل کا نتیجہ نہیں ہوتا یہاں تک کہ خود سامنے آنے والا بھی اس چھپنے سے بے خبر رہتا ہے اس کے قصدوارادہ اور علم وخبر کے فقدان کے باوجود اس کی تصویر چھپ جاتی ہے۔ فوری طور پر انسانی قصدوارادہ اور تحریک وعمل کے متعلق نہ ہونے کے باوجود یہ تصویر قطعاً مصنوعہ انسان ہے۔ اسکا واحد سبب یہ ہے کہ خود یہ کیمرہ انسانی مصنوعات سے ہے جسے انسان نے اسی قصدوارادہ سے بنایا ہے کہ اس کے سامنے آنے والوں کی تصویریں خود بخود چھپتی رہیں۔ اب اگر کوئی یہ سوچے کہ ان خود کار کیمروں کو بھی ابتداً آن (on) کرنے کی ضرورت رہتی ہے خواہ انسانی ہاتھ آن کرے ۔یا۔ خود سامنے آنے والے کی مخصوص آہٹ ۔یا۔ اس کے بدن سے نکلی ہوئی برقی شعاعیں آن کر دیں۔ ان صورتوں میں بھی اس محسوس حقیقت سے کسے انکار ہو سکتا ہے کہ خود انسان کے آن کرنے کی صورت میں انسان صرف آن کر کے چلا جاتا ہے۔ اب آگے کیا ہو گا یہ اس کے علم وخبر سے باہر کی چیز ہو جاتی ہے ہو سکتا ہے کہ اس کیمرے کے سامنے کوئی بھی نہ آئے تو اس صورت میں کچھ بھی نہیں چھپے گا لہٰذا آن کرنے والے نے تصویر کشی کے جس مقصد کے تحت آن کیا ہے وہ بالکل حاصل نہ ہو گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کیمرے کے سامنے ایک ایسا شخص آجائے جسکی صورت اتارنا خود آن کرنے والے کا مقصد نہ ہو بلکہ شدید ناگوار ہو۔ بایں ہمہ ۔جب وہ کیمرے کے سامنے آئے گا تو اسکی تصویر ضرور چھپ جائے گی آن کرنے والا چاہے یا نہ چاہے۔ اسی طرح مخصوص آہٹ وغیرہ سے آن ہو جانے والا کیمرہ اپنا کام کرتا رہے گا خواہ اس شخص کو خبر بھی نہ ہو جسکی آہٹ وغیرہ سے وہ آن ہوا۔ یہی حال خود کار مشینوں کا بھی ہوتا ہے کہ ابتداً ان کو چلانا پڑتا ہے اس کے بعد درمیان کے سارے مراحل آٹومیٹک طے ہوتے ہیں۔ چلا کر خود چلانے والے کے ہاتھ سے بات آگے بڑھ جاتی ہے۔ اب سارا معاملہ مشین کے کل

Marfat.com

پرزوں کے حوالے ہو جاتا ہے۔ چلانے والا وہاں سے چلا بھی جائے جب بھی مشین اپنا کام کرتی رہے گی۔ ان تمام امور کے باوجود ان خود کار کیمروں اور آٹومیٹک مشینوں کے ذریعہ جو کچھ بنتا رہے گا اسے انسانی مصنوعات ہی قرار دیا جائے گا۔ اب اگر بالفرض کوئی ایسا کیمرہ ایجاد ہو جائے جس کو فوری طور پر آن کرنے کی بھی ضرورت نہ ہو بلکہ ابتداء ہی سے وہ ایسا بنا دیا جائے کہ اس کے سامنے کوئی چیز آئے تو وہ اس میں چھپ جایا کرے خواہ سامنے آنے والے کو علم و خبر بھی نہ ہو جب بھی اس تصویر کو مصنوعہ انسان ہی قرار دیا جائے گا۔ کسی چیز کے مصنوعہ انسان ہونے کے لئے صرف اس قدر کافی ہے کہ اس کے بننے میں انسانی قصد و ارادہ اور اسکی دستکاری کا دخل ہو خواہ وہ چیز آٹومیٹک (Automatic) طور پر کیوں نہ بنتی رہے۔ ان تفصیلات کو ذہن میں محفوظ رکھتے ہوئے اب آیئے آئینہ کے تعلق سے تاریخی معلومات حاصل کیجئے۔ لغات فیروزی میں ہے۔

"آئینہ' آہینہ' آہنہ۔ ف ۔ مرکب ہے آئین اور ہائے نسبت سے ۔ زیب و زینت والی وہ شے جسے دیکھ کر چہرہ کی آرائش کریں۔ منہ دیکھنے کا شیشہ ۔یا۔ مرکب ہے آہن اور ہائے نسبت سے یعنی لوہا۔ کا بنا ہوا ۔ یا۔ آہنہ ہے جس کے معنی زبان گیلانی میں لوہے کے ہیں۔ لوہے کا بنا ہوا۔ کیونکہ پہلے پہل سکندر نے لوہے کا بنایا تھا رفتہ رفتہ ترقی ہوتے ہوتے ایسا بننے لگا"

برہان قاطع میں ہے

"اینہ وایینہ جسمے باشد شفاف از شیشہ کہ صورت چیز ہا دراں نمایاں گردد و گاہے از فولاد نیز سازند"

مغنیہ میں ہے

Marfat.com

"آئینہ ۔یا۔ آئنہ (بیائے معروف ومجہول) ف۔ رسم مذکر دراصل (آہنہ ان آھن) ترکی (پانہہ) ہندی (آرسی) عورم ریتا چونکہ اول میں آئینہ لوہے کا بنایا گیا تھا اس سبب سے اسے آہنہ کہتے تھے پھر رفتہ رفتہ بائے ھوز کو حسب قاعدہ پائے تحتانی وہمزہ مُلَیَّنہ سے مثل راہگاں اور رائگاں شاھگاں اور شائگاں باہم بدل کر آئینہ کہنے لگے چنانچہ چار آئینہ جو ایک آہنی لباس ہے صرف آہن ہی کے باعث اس نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ مگر صاحب بہار عجم کی رائے ہے کہ یا تو یہ لفظ آہن بوزن ومعنی آہن سے مرکب ہے کیونکہ گیلانی زبان میں لوہے کو آہن کہتے ہیں اور اصل میں آئینہ لوہے سے بنایا گیا ہے ۔یا۔ لفظ آئین سے جس کے معنی زیب وزینت کے ہیں یہ نام رکھا گیا اور ہائے ھوز دونوں صورتوں میں نسبت کے واسطے لگائی گئی ہے اگرچہ صاحب موصوف کو ابھی تک شبہ باقی ہے۔ مگر۔ ہمارے نزدیک تاریخوں سے بھی یہی ثابت ہے کہ یہ آھن سے بنا ہے اور اسی سے یہ نام رکھا گیا اور زبان گیلان سے جو اسکی اصل نکالی ہے اس میں بھی ہمیں کسی قدر تامل ہے کیونکہ گیلان چھوٹا سا ایران اور بغداد کے درمیان ایک شہر ہے کوئی ملک نہیں ہے صرف ایک بزرگ کے سبب سے اسکا نام زیادہ مشہور ہو گیا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہاں کے اس لفظ نے یہاں تک رواج پایا ہو البتہ آہن کو تمام فارس جانتا ہے اور بولتا ہے اور علم زبان کے قاعدے سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے پس ہماری رائے میں اسکا مادہ آھن ہی قرار دینا واجب اور سکندر اعظم کو اسکا موجد سمجھنا چاہئے جب سکندر نے حکیموں سے اپنی رائے ظاہر کی کہ ہم ایک ایسی چیز بنانی چاہتے ہیں جس میں ہر ایک چیز کا عکس دیکھ لیا کریں تو انہوں نے معدنیات سے اسکو بنانا چاہا مگر

Marfat.com

جب اس سے مطلب حاصل نہ ہوا تو سکندر کی تدبیر سے رسام لوہار نے فولاد سے یہ کام لیا اور لوہے کو ایسی جلاء دی کہ اس میں ہر ایک چیز کا عکس معلوم دینے لگا صرف اتنی کسر رہی کہ اگر لوہے کا ٹکڑا چوکھونٹا ہوتا تھا تو اس میں چوکھونٹی شکل دکھائی دیتی تھی اور جو لمبوترا ہوتا تھا تو لمبی۔ مگر اخیر کو جب گول آئینہ بنایا تو یہ سب دقتیں جاتی رہیں اور ہر ایک چیز جوں کی توں دکھائی دینے لگی جب یہ آئینہ سکندر کے حسب منشاء تیار ہو گیا تو اس نے بڑا جشن کیا اور اس نے اپنی صورت دیکھ کر نہشت آئینہ کو بوسہ دیا۔ اب تک لوہے کا آئینہ بنا کرتا تھا صرف دو تین صدی سے جب کانچ دریافت ہوئی اور وہ باسانی کام دینے لگی تو اسکا رواج جاتا رہا مگر بعض بعض لوگوں کے یہاں متروگا اب بھی پڑا ہوا ہے اور اسکی تمثیل دیکھوں کے تھوڑے سے جو بہت شفاف اور چمکتا ہوا ہوتا ہے خوب سمجھ میں آسکتی ہے۔

جام جمشید کو آئینہ سکندر کو ملا
خضر میں وہ ہوں کہ حصے میں میرے دل آیا

(مرزا خضر)

خاک آئینہ سے ہے نام سکندر روشن
روشنی دیکھتا گر دل کی صفائی کرتا

(ذوق)

فیروز اللغات میں ہے

"آئینہ سکندری لوہے سے بنا ہوا آئینہ جسکی بابت کہتے ہیں سکندر نے ایجاد کیا۔"

Marfat.com

ان تاریخوں شہادتوں سے صاف ظاہر ہو گیا کہ سکندر اعظم سے پہلے آئینہ کا وجود نہیں تھا سب سے پہلے اسی کے عہد میں آئینہ کی ایجاد ہوئی اور اس ایجاد کی غرض وغایت بھی یہی تھی کہ اس میں اس کے سامنے کی چیزوں کے عکوس کو دیکھا جا سکے لہٰذا اسکی صنعت میں پورے اہتمام کے ساتھ ان ساری باتوں کو ملحوظ رکھا گیا جن سے مذکورہ غرض وغایت کا حصول آٹومیٹک ہوتا رہے۔ الغرض ۔ از ابتدا تا انتہا اسکی ایجاد میں انسانی کاوش اور اس کے قصدوارادہ کا دخل ہے۔ اس مقام پر بعض دانشوروں کا خیال ہے کہ آئینوں میں سامنے والی چیزوں کی صورتیں اور ریجنل (ہوبہو) آتی ہیں ایسا کہ رنگ وروپ میں بھی کوئی فرق نہیں ہوتا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ فطری وقدرتی ہیں جس میں جعل انسانی کا دخل نہیں۔ ان دانشوروں نے اس بات کی طرف توجہ نہیں فرمائی کہ آئینوں کے عکوس کے اصل صورتوں کے بالکل ہوبہو ہونے میں بھی جعل انسانی اور انسانی قصدوارادہ کا پورا دخل ہے۔ انسانوں نے جس طرح کے عکوس کا ظہور چاہا اسی کی رعایت کرتے ہوئے اسی طرح کا آئینہ بنایا۔ بعض آئینے ایسے بھی ہیں جن میں عکوس اصل صورت سے بے حد چھوٹے نظر آتے ہیں اور بعض میں بہت بڑے۔ یوں ہی۔ بعض آئینے ایسے ہیں جن کے سامنے آپ کھڑے ہو جائیں تو اپنے اصل قد سے دوگنا نظر آئیں اور ایسے بھی آئینے ہیں کہ اگر آپ چھ فٹ کے ہوں تو اس میں موٹے تگڑے پھیلے ہوئے دو فٹ کے نظر آئیں۔ اسی طرح ایسے بھی کچھ آئینے ہیں جن کے سامنے اگر آپ سیدھے کھڑے ہوں تو الٹے نظر آئیں۔ رنگ وروپ کے لحاظ سے بھی ہر آئینے کے عکوس کا ایک حال نہیں خود آئینوں کے شیشوں کا جو رنگ ہوتا ہے عکوس پر بھی ان رنگوں کا اثر ضرور ہوتا ہے اب اگر آئینے کا رنگ گہرا ہے تو عکوس پر بھی گہرے رنگ کا اور اگر رنگ ہلکا ہے تو ان پر ہلکے رنگ کا اثر ناگزیر ہے۔ ان حقائق سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ آئینوں کے عکوس کے اصل صورت کے

Marfat.com

ہو بہو ہونے ۔یا۔ ہو بہو نہ ہونے ان دونوں باتوں میں آئینوں کی انسانی مختلف طرز کی بناوٹ کا دخل ہے۔ جس آئینے کو بنانے کی جو غرض وغایت رہی اس کو اسی نوعیت کا بنایا گیا مختلف آئینوں سے مختلف قسم کے عکوس کے ظہور سے بھی یہ بات بخوبی ظاہر ہوتی ہے کہ انکا تعلق بالکلیہ یہ انسانی صنعت گری ہی سے ہے ـــــ علامہ ازہری صاحب رقم طراز ہیں کہ ۔ ''آئینہ کے عکوس جو آپ مصنوعہ انسان سمجھے ہیں وہ حضرت آدم علی نبیا وعلیہ السلام سے لیکر آج تک کوئی نہ سمجھا یہ آپ ہی کا خیال ہے''[1] میری طرف سے اس کے جواب میں اتنا ہی عرض کر دینا کافی ہے کہ جب سکندر اعظم سے پہلے آئینوں کا وجود ہی نہیں تھا تو پھر ان کے عکوس کے وجود کا کیا سوال اٹھتا ہے؟ اور اس صورت میں ان عکوس کو مصنوعہ انسان سمجھنے ۔یا۔ نہ سمجھنے کی بات کہاں سے نکلتی ہے؟ رہ گیا علامہ موصوف کا مسئلہ کہ یہ صرف اس ناچیز ہی کا خیال ہے تو اس کے بطلان کے لئے وہ تاریخی شہادتیں کافی ہیں جو مختلف لغات کے حوالے سے پیش کی جا چکی ہیں۔ مزید بر آں ۔ مناسب ہے کہ یہ بھی عرض کر دوں کہ میں نے غزالی دوراں مظہر امام احمد رضا راس العلماء حضرت سید احمد سعید صاحب کاظمی دامت برکاتہم العالیہ ولازالت فیوضہم القدسیہ (ملتان ۔ پاکستان) کی خدمت جو معروضہ پیش کیا تھا اس میں عرض کیا تھا کہ ''موجودہ معروف ومتعارف آئینہ بالکلیہ یہ انسانی صنعت گری ہے لہٰذا اس میں بھی عکوس کے ظہور میں قطعی طور پر جعل انسانی کا دخل ہے الخ'' تو حضرت قبلہ گاہی نے اس کی بھی تائید وتوثیق فرمادی تھی جیسا کہ اپنے جواب میں عرض کر چکا ہوں۔ حضرت علامہ کاظمی صاحب کی تائید وتصویب کو یقیناً بطور دلیل پیش کیا جا سکتا ہے رہ گئے علامہ ازہری صاحب ان کو تو پوری آزادی سے وہ تو ایک موقع پر بھی فرما گئے کہ ''اس سلسلہ میں مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمتہ کے فتویٰ سے استناد بھی ہم پر

---

[1] سنی دنیا نمبر ۱۹۸۵ ص ۱۰

Marfat.com

حجت نہیں"۔ تو وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ علامہ کاظمی صاحب کی تائید بھی ہمارے لئے سند نہیں۔ خیر زبان و قلم ان کے اختیار میں ہے جو چاہیں ارشاد فرمائیں۔ اکابرین کے حضور میں علامہ ازھری صاحب کی اس جسارت کو سعادتمندی کے کس خانے میں رکھا جاسکتا ہے اس کا فیصلہ وہ بالغ نظر قارئین ہی کر سکتے ہیں جو ان دو بزرگ شخصیتوں سے کسی نہ کسی حد تک واقف ہیں۔ اپنے کسی مسلمہ بزرگ کی کسی رائے سے دلیل و برہان کی روشنی میں اختلاف کرنا نہ کبھی معیوب تھا اور نہ آج معیوب ہے لیکن بلادلیل کسی کے قول کو مسترد کرنا یقیناً ایک غیر مستحسن اقدام ہے۔ اور علامہ ازھری صاحب نے ایسا ہی کیا ہے کہ بلادلیل اکابرین کے مقابلے میں اشاروں کی زبان میں صدائے "ہمچوں دیگرے نیست" بلند کر دی ہے ——— میں یہ کیسے یقین کر لوں علامہ ازھری صاحب کی نظر سے خود انہیں کے جد کریم قدس سرہ کے فتاویٰ کی یہ عبارت نہ گزری ہوگی۔ "**یتمسک بافعال اہل الدین کذافی جواھرالفتاوی تمسک** کہا جائے اہل دین کے افعال سے ایسا ہی جواہر الفتاویٰ میں ہے"[۱] اس نص کی روشنی میں جب بزرگوں کے افعال مسند قرار پائے ہیں تو پھر ان کے اقوال کا سند ہونا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوتا ہے۔

۱۔ سنی دنیا نومبر ۱۹۸۵ء ص ۸
۲۔ فتاوی رضویہ جلد ۳ ص ۱۔ فتاوی عالمگیری۔

Marfat.com

باب ۲

صدر الشریعتہ بدرا لطریقتہ ممدوح امام احمد رضا حضرت علامہ امجد علی صاحب قادری قدس سرہ العزیز کی بارگاہ علم وفضل میں ایک سائل نے سوال عرض کیا تھا کہ "جس مکان میں آئینے قد آدم چار طرف لگے ہوں اس مکان میں نماز ہو جائے گی یا نہیں"۔ حضرت قدس سرہ نے اسکا جو جواب عطا فرمایا تھا وہ یہ ہے۔

> الجواب۔ آئینہ سامنے ہو تو نماز میں کراہت نہیں کہ سبب کراہت تصویر ہے اور وہ یہاں موجود نہیں اور اگر اسے تصویر کا حکم دیں تو آئینہ کا رکھنا بھی مثل تصویر ناجائز ہو جائے حالانکہ بالاجماع جائز ہے اور حقیقت امر یہ ہے کہ وہاں تصویر ہوتی ہی نہیں بلکہ خطوط شعاعی آئینہ کی صقالت کی وجہ سے لوٹ کر چہرہ پر آتے ہیں گویا یہ شخص خود اپنے کو دیکھتا ہے نہ یہ کہ آئینہ میں اسکی صورت چھپتی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔[1]

حضرت صدر الشریعتہ قدس سرہ کا مذکورہ جواب بالکل واضح ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ آئینہ میں جو کچھ نظر آتا ہے وہ تصویر نہیں۔ اپنے جواب میں حضرت کے اس ارشاد میں کہ "گویا یہ شخص خود اپنے کو دیکھتا ہے" لفظ "گویا" حضرت کی غایت فراست وذکاوت کی غمازی کر رہا ہے اس لئے کہ دراصل دیکھنے والا اپنا عکس دیکھتا ہے اور عکس شے عین شے نہیں ہوا کرتا۔ ــــ یوں ہی ــــ حضرت کا یہ ارشاد۔ "نہ یہ کہ آئینہ میں اس کی صورت چھپتی ہو"۔ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عکس اس وقت تصویر بنتا ہے جب چھپ جائے بغیر چھپے کوئی عکس تصویر نہیں بنتا۔ اگر بالفرض بغیر کسی چیز پر چھپے عکس تصویر بن جاتا تو

۱۔ فتاوی امجدیہ اردو ص ۲۰۴ باب مفسدات الصلوۃ مطبوعہ تاج آفسٹ پریس الہ آباد۔

Marfat.com

حضرت قطعی طور پر اس کے تصویر ہونے کا انکار نہ فرماتے۔ حضرت قدس سرہ کے اس جواب سے خود حضرت کا یہ نقطہ نظر کھل کر سامنے آجاتا ہے کہ جو عکس کسی چیز پر نہ چھپے وہ تصویر نہیں اور جو چھپ جائے وہ تصویر ہے ـــــ مفردات امام راغب (اردو) میں ہے ـــ "المراۃ : آئینہ جس میں اشیاء کا عکس نظر آئے" پتہ چلا کہ آئینے کا کام صورت گری نہیں بلکہ عکس نمائی ہے۔ سابقہ لغوی تصریحات بھی اس پر شاہد عدل ہیں۔ اس سلسلے میں خیرالاذکیا حضرت خواجہ مظفر حسن صاحب قبلہ کی بھی ایک تحقیق نظر سے گذری جس میں انہوں نے اس بات کو بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ آئینہ میں حقیقتاً تصویر نہیں ہوتی بلکہ آئینہ میں جو کچھ نظر آتا ہے وہ متوہم سے متحقق نہیں جس طرح کہ "بعض آدمی جوں ہی آنکھ بند کرتے ہیں انہیں کچھ دوری پر تل نظر آتا ہوا معلوم ہوتا ہے حالانکہ واقعہ نہیں" ـــــ آئینہ میں نظر آنے والے عکوس کی تعبیر خواجہ صاحب فرضی تصویر سے فرماتے ہیں اور اسکو حقیقی تصویر سے مباین قرار دیتے ہیں۔ الغرض ۔ خواجہ صاحب کی تحقیق پر حقیقی تصویر اور آئینہ وغیرہ کی فرضی تصویر دو مختلف حقیقتیں ہیں۔ خواجہ صاحب کی مذکورہ بالا تحقیق کو دیکھنے کے لئے ملاحظہ فرمایئے ماہنامہ استقامت ڈائجسٹ کے جون وجولائی ۱۹۸۵ء ـــ اور ـــ دسمبر ۱۹۸۵ء کے شمارے ـــ غور کرنے پر آئینوں کے عکوس کے تعلق سے حضرت خواجہ صاحب کی مذکورہ بالا تحقیق کا بھی حاصل وہی ہے جو حضرت صدر الشریعہ قدس سرہ کی تحریر سے ظاہر ہوتا ہے۔ اسی سلسلے میں چشم وچراغ خانوادہ رضویت حضرت علامہ ریحان رضا خانصاحب علیہ الرحمتہ والرضوان کی بھی ایک تحریر نظر سے گزری جس میں وہ صاف لفظوں میں آئینوں اور شفاف چیزوں کے عکوس کی تصویر نہیں قرار دیتے چنانچہ وہ فرماتے ہیں ـــــ "ہاں اس عکس کو آپ چمکیلے فرش کے عکس پر یا ٹیلی ویژن کے شیشے پر نظر آجانے والے عکس پر قیاس فرماتے تو کسی کو مجال اعتراض نہ ہوتی کہ یہ بھی ایک عکس ہے جو نظافت

Marfat.com

صفائی اور چمک وغیرہ کی وجہ سے نظر آگیا لیکن اسے تصویر نہیں کہا جائے گا اور اسی طرح آئینے کے عکس کو بھی تصویر نہیں کہا جاتا"[1]۔۔۔۔

۔۔۔۔ ان مذکورہ بالا تحقیقات کی بنیاد پر علامہ ازھری صاحب کے وہ جملہ خیالات بالکل باطل قرار پاتے ہیں جن سے آئینوں کے عکوس کا تصویر ہونا ظاہر ہوتا ہے جن میں بعض نمبروار درج ذیل ہیں۔

۱۔ شیشہ میں نظر آنے والے عکس کو بھی تصویر وصورت کہا جاتا ہے اور یہ اطلاق حقیقتاً ہے نہ کہ برسبیل مجاز جیسے انسان کا اطلاق رومی و ترکی اسود وابیض احمر واصفر پر حقیقی ہے مجازی نہیں تو تصویر وعکس میں حقیقت ومجاز کا علاقہ نہیں کہ باعتبار خدوخال دونوں کی حقیقت ایک ہے اور مجاز وحقیقت کا متبائن ہونا ضروری ہے جیسے اسد اور زید جیسے تشبیہاً اسد کہلایا جائے اور جب تصویر وعکس متبائن نہیں بلکہ دونوں کی حقیقت ایک ہے لہٰذا دونوں پر صورت کا اطلاق حقیقتاً ہوتا ہے۔[1]

۲۔ عربی میں عکس وصورت کا فرق ہی نہیں۔[2]

۳۔ ظاہر ہوا کہ عکس وصورت دونوں مترادف ہیں۔[3]

۴۔ ہمارے فاضل نے جو تیسرا احتمال عکس وتصویر میں تباین کا ذکر کیا ہے وہ ہمارا مختار نہیں لہٰذا اس سے ہمیں بحث نہیں اور اسکا رد ہم پہلے کر آئے۔[4]

۵۔ البتہ چوتھا احتمال جو ہمارے فاضل نے ذکر کیا یہ کہ دونوں میں تساوی کی نسبت ہو

۱۔ ہفت روزہ ضیائے حضرت بریلی دسمبر ۱۹۸۵ء، ص ۱۰۔
۲۔ سنی دنیا نومبر ۱۹۸۵ء ص ۱۸
۳۔ ایضاً ص ۱۸
۴۔ ایضاً ص ۲۲
۵۔ سنی دنیا نومبر ۱۹۸۵ء ص ۲۲

Marfat.com

ہم نے اس کو پہلے ہی اختیار کیا جیسا کہ ہمارے گذشتہ کلام سے ظاہر ہے۔[1]

۶۔ ہم صورت وعکس میں حقیقت ومجاز کا علاقہ مانیں نہ اشتراک لفظی جانیں.....
... ہاں صورت وعکس دونوں کو مساوی اور ایک مفہوم عام کے فرد مانتے ہیں۔[2]

۷۔ بفضلہ تعالیٰ ہم اس تمیز موہوم وحقیقت مزمومہ اور تصویر وعکس میں دعویٰ علاقہ حقیقت ومجاز کارد پہلے اپنے دس نمبروں میں کر چکے۔[3]

۸۔ جی میں یہ بات ظاہر کر چکا ہوں کہ عمومات نصوص میں صرف جاندار کی تصاویر شامل ہیں اور تصاویر و عکوس مترادف ومتحد بالحقیقت ہیں اور یہ کہ صورت کا معنی حقیقی دونوں کو شامل ہے۔[4]

۹۔ تصویر وعکس متبائن نہیں لہٰذا انہیں حقیقت ومجاز کا علاقہ نہیں بلکہ تصویر وعکس مترادف ہیں اور دونوں ایک مفہوم عام کے فرد ہیں اور دونوں میں نسبت تساوی ہے۔[5]

۱۰۔ یہ سب اسی تفرقہ پائیدار وناپائیدار اور صورت وعکس میں تبائن مزعوم پر مبنی ہے جسے ہم رد کر آئے۔[6]

۱۱۔ ہمارے نزدیک کوئی فرق عکس وصورت میں نہیں دونوں ایک ہیں۔[7]

علامہ ازہری صاحب اپنے مضمون کے مذکورہ بالا گیارہویں اقتباسات کے ذریعہ صرف اپنے ظن وتخمین کی بنیاد پر جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ حضرت صدر الشریعۃ قدس سرہ کے فتویٰ اور

---

[1] ایضاً ص ۳۲
[2] ایضاً ص ۳۲
[3] سنی دنیا دسمبر ۱۹۸۵ء ص ۱۸
[4] ایضاً ص ۳۳
[5] ایضاً ص ۳
[6] ایضاً ص ۳
[7] سنی دنیا نومبر ۱۹۸۵ء ص ۲۸

Marfat.com

حضرت خواجہ صاحب کی تحقیق۔ نیز۔ علامہ رحمانی میاں علیہ الرحمہ کے ارشاد کی روشنی میں باطل ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس باطل کو بنیاد بنا کر علامہ ازھری صاحب نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ بناء الفاسد علی الفاسد کی بدترین مثال ہے۔ ورق الٹ کر حضرت صدر الشریعۃ قدس سرہ کے فتویٰ کو پھر ملاحظہ فرمائیں حضرت قبلہ گلابی نے آئینوں کے عکوس کی حلت کی علت یہ نہیں بیان فرمائی ہے کہ یہ عکوس اگرچہ تصویر ہیں مگر چونکہ مصنوع انسان نہیں اس لئے حلال ہیں ــــ بلکہ یہ علت ارشاد فرمائی ہے کہ یہ نظر آنے والے عکوس تصویر نہیں ہیں اس لئے حلال ہیں۔ بھلا حضرت قدس سرہ ایسی کچی بات کیسے فرما سکتے تھے جو ازھری صاحب نے فرمائی ہے کہ ــــ "رہ گئی یہ بات کہ آئینوں کے عکوس حلال ہیں تو وجہ یہ ہے کہ وہ عکوس مصنوع انسان نہیں جو ظاہر اور اس پر تمام انسانوں کی سمجھ شاہد ہے"[۳] ــــــ

معلوم نہیں علامہ ازھری صاحب کے پاس وہ کونسا آلہ ہے جس سے وہ تمام انسانوں کی سمجھ کو سمجھ گئے کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ اپنی ہی سمجھ کو سارے انسانوں کی سمجھ سمجھ بیٹھے ہوں ــــ اس مقام پر اہل علم حضرات کی خاص توجہ علامہ ازھری صاحب کی ایک علمی لغزش کی طرف کرانا چاہتا ہوں میں نے ازھری صاحب کی تحریر کے جو گیارہ اقتباسات نقل کئے ہیں ان میں سے صرف اقتباس نمبر۸ کو بغور ملاحظہ فرمائیے جس میں تصویر و عکس کو مترادف بھی کہا گیا ہے اور متحد بالحقیقت بھی ــ اور ــ یہ ظاہر ہے کہ ترادف کلمات کی صفت ہے اور اتحاد بالحقیقت ذات کی۔ یعنی مثلاً دو کلمے آپس میں مترادف ہوتے ہیں اور دو ذات آپس میں متحد بالحقیقت ہوتی ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اتحاد فی الحقیقت کے لئے

۳۔ سنی دنیا جنوری ۱۹۸۶ ص ۳

Marfat.com

دوئی ضروری ہے جس میں ہر دونوں اپنے تشخصات میں ایک دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں تو متحد بالحقیقت کے لفظ کو استعمال کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ تصویر و عکس گو حقیقت میں متحد ہیں مگر اپنے تشخصات جزئیہ میں ایک دوسرے سے ممتاز ہیں جیسے لفظ زید اور لفظ عمرو کے مصادیق گو حقیقت کے لحاظ سے متحد ہیں مگر دونوں الگ الگ اپنا ایک جزئی تشخص رکھتے ہیں لہٰذا اس مصادیق کے اسماء (لفظ زید ولفظ عمرو) مترادف المعنی نہیں۔ المختصر۔ ذات زید اور ذات عمرو متحد الحقیقت ضرور ہیں مگر لفظ زید اور لفظ عمرو مترادف المعنی نہیں ـــ علامہ ازھری صاحب اس بات پر دھیان نہ دے سکے کہ ترادف کو خواہ اتحاد فی المفہوم کے معنی میں لیا جائے یا اتحاد فی الصدق کے معنی میں دونوں صورتوں میں مترادفین کسی حقیقت واحدہ کی دو مختلف تعبیر ہوتے ہیں۔ الغرض ۔ معنی ایک ہی ہوتا ہے اور الفاظ متعدد ہوتے ہیں۔ چنانچہ التعریفات میں علامہ سید شریف جرجانی فرماتے ہیں۔ **الترادف عبارۃ عن الاتحاد فی المفہوم وقیل ھو توالی الالفاظ المفردۃ علی شئی واحد باعتبار واحد۔** نیز ۔ فرماتے ہیں۔ **الترادف یطلق علی معنیین احدھما الاتحاد فی الصدق والثانی الاتحاد فی المفہوم۔**[1] ـــ الحاصل ـــ جو دو مختلف ذاتیں متحد الحقیقت ہوتی ہیں ان دو ذاتوں کے اسماء کے مابین ترادف کا قول باطل ہے ـــ یوں ہی ـــ جن دو لفظوں کا معنی و مفہوم ایک ہی ہو اس کے لئے متحد بالحقیقت کا لفظ استعمال کرنا قلت تامل کی آخری حد ہے۔ ایک لطف کی بات یہ بھی ہے کہ اس آٹھویں اقتباس کی خط کشیدہ عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ صورت ایک مفہوم عام رکھتا ہے اور تصویر و عکس اس کے دو فرد ہیں تو ایسی صورت میں تصویر بول کر عکس مراد لینا اور بھی عجب العجاب سے ہو گیا۔ علامہ موصوف نے سنی دنیا نومبر ۱۹۸۵ء کے ص ۳۲ پر ایک عجیب بات اور فرمائی ہے جس سے

---

[1] التعریفات ص ۴۹

Marfat.com

ظاہر ہوتا ہے کہ علامہ موصوف "صورت و عکس دونوں کو مساوی اور ایک مفہوم عام کا فرد مانتے ہیں"۔ لیجئے کبھی صورت کو عام کہہ کر تصویر و عکس کو اسکا دو فرد قرار دیا اور اب صورت و عکس کو ایک مفہوم عام (غالباً تصویر) کا فرد بتا رہے ہیں۔ یہ سارے تضادات قلت تامل کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہیں؟ ـــــ حضرت صدر الشریعہ' خواجہ صاحب اور علامہ رحمانی میاں کی تحریروں سے یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ آئینوں کے عکوس کو حقیقی معنوں میں تصویر نہ کہنا کچھ اس ناچیز کے تفردات سے نہیں ـــــ اب آیئے اس بات پر بھی لغوی شہادتیں پیش کر دوں کہ آئینوں اور پانی کے عکوس کو تصویر نہیں بلکہ عکس ہی کہا گیا ہے ـــــ غیاث اللغات میں ہے "عکس بالفتح بازگونہ کردن و آنچہ در آب و آئینہ امثال اشیاء دیدہ می شود" ـــــ یعنی عکس کہتے ہیں الٹا کرنے کو اور ان شبیہوں کی جو آئینے اور پانی میں نظر آتی ہیں ـــــ لغات فیروزی میں ہے ـــــ "عکس ۔ ع ۔ الٹا ۔ لوٹنا ۔ شبیہہ جو پانی اور آئینہ وغیرہ اشیاء میں دکھائی دے" ـــــ نیز لغات فیروزی ہی میں ہے ـــــ "انعکاس ۔ع الٹنا ۔ اور نمودار ہونا عکس شے کسی شفاف چیز جیسے شیشہ یا پانی وغیرہ سے" ـــــ یہی بات غیاث اللغات میں بھی ہے۔ "انعکاس بالکسر بازگونہ شدن و نمودار شدن شکل چیز سے در ہر جسم شفاف مثل آب و آئینہ وغیرہ"۔ فرہنگ آصفیہ میں ہے "عکس (ع) اسم مذکر۔ اوندھا ۔ الٹا ۔ بازگونہ ۔ لوٹا ہوا ۔ ضد ۔ خلاف ۔ سایہ پرچھائیں ۔ پرتو ۔ شبیہہ وہ صورت ہیں جو آئینہ یا صاف پانی میں دیکھنے سے نظر آئے"

ـــــ لغات کشوری میں ہے ۔ "عکس ۔ ع ۔ الٹا کرنا ۔ الٹنا ۔ کوٹنا اور وہ شکل جو کسی چیز کی آئینہ یا پانی میں دکھلائی دے" ۔ نیز ۔ لغات کشوری ہی میں ہے ۔ "انعکاس ۔ ع ۔ آئینہ یا پانی وغیرہ میں کسی چیز کی شکل کا نمودار ہونا" ۔ میں نے ان لغوی حوالوں میں اس بات کا لحاظ

Marfat.com

رکھا ہے کہ وہی حوالہ پیش کیا جائے جس میں خاص طور پر لفظ آئینہ موجود ہو ورنہ فرہنگ آصفیہ میں بھی انعکاس کی وضاحت کرتے ہوئے وہی بات کہی گئی ہے جو مذکوہ بالا لغات سے ظاہر ہے چنانچہ اس میں ہے۔ "انعکاس ــ ع اسم مذکر کسی چیز کی صورت کسی شفاف جسم پر الٹ کر پڑنے کو انعکاس کہتے ہیں" ــــــ اب اگر تصویر و عکس دونوں بالکل ایک ہی چیز ہیں تو کسی بھی ایک لغت کا حوالہ پیش کیا جائے جس میں لفظ تصویر کی تحقیق و تشریح کرتے ہوئے آئینے کا ذکر کر کے اس کے عکس کو تصویر کہا گیا ہو۔ اس سلسلے میں شاعروں اور ادیبوں کا کلام پیش کرنا عبث ہے اس لئے کہ مجازاً عکس کو تصویر کہنے کا میں منکر نہیں اور شعراء اور ادیبوں کے کلام میں مجازات و کنایات کا استعمال بکثرت رہتا ہے ــ لہٰذا ــ کسی لفظ کے اصل مفہوم کی وضاحت کے لئے لغوی شہادت کا جو مقام ہے وہ کسی شاعر کے کلام کو حاصل نہیں۔ شاعر کا کلام صرف اس بات کی دلیل بن سکتا ہے کہ اس لفظ کا اس معنی میں بھی استعمال جائز ہے مگر یہی معنی اسکا حقیقی معنی ہے یہ بتانا لغت ہی کا کام ہے ــــــــ عکس پر تصویر کے اطلاق کے سلسلے میں علامہ ازھری صاحب کی دلیل دلچسپ بھی ہے اور مضحکہ خیز بھی۔ ان کی مسند علم و فضل سے یہ دلیل میل کھاتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ وہ فرماتے ہیں ــــ "شاعر کہتا ہے

پسینہ موت کا ماتھے پہ آیا آئینہ لاؤ ہم اپنی زندگی کی آخری تصویر دیکھیں گے "[1]

"اپنی تصویر" اور "اپنی زندگی کی آخری تصویر" کے فرق کو اگر ازھری صاحب سمجھ لیتے تو شاید اس شعر کو سند بنانے کی طرف متوجہ نہ ہوتے اور وہ بخوبی سمجھ لیتے کہ آئینے میں اپنی صورت تو نظر آسکتی ہے مگر "اپنی زندگی کی تصویر" نظر نہیں آسکتی۔ اگر یہ کہا جائے

---

[1] سنی دنیا نومبر ۱۹۸۵ء ص ۱۸

Marfat.com

کہ یہاں زندگی کی آخری تصویر سے مراد خود شاعر کی مرنے سے پہلے والی تصویر ہے مگر اس صورت میں بھی تو یہ خیال فرمانا چاہئے تھا کہ نزع کی کیفیت طاری ہو جانے کے بعد کے حالات ہی مرنے سے پہلے کے حالات قرار دیئے جاسکتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ جس ہوش وحواس کی درستگی کے ساتھ شاعر آئینہ مانگ رہا ہے اس عالم میں اسی ہوش وحواس کے ساتھ اس کے آئینہ دیکھنے کی صورت ہی کیا ہے؟ اور اگر یہ کہتے کہ شاعر نزع کی کیفیت طاری ہونے سے پہلے اپنے کو دیکھنا چاہتا ہے تو پھر دیکھنے والے لمحے کو شاعر کا آخری لمحہ قرار دینا یہ خود شاعر اور اس کے تیمارداروں کی بس کی بات کہاں ہے؟

——علامہ ازھری صاحب آگے فرماتے ہیں—— "نیز کسی نے کہا۔

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار　　جب ذرا گردن جھکالی دیکھ لی"[1]

افسوس کہ علامہ ازھری صاحب نے خیال نہیں فرمایا کہ آئینہ زیر بحث کا تعلق دل کے آئینے سے نہیں ہے یوں بھی غور کیجئے تو دل کے آئینے میں تصویر نہیں ہوتی بلکہ تصور ہوتا ہے اور تصور وتصویر میں زمین وآسمان کا فرق ہے یہاں مجازاً تصور کو تصویر کہا گیا ہے اور مجازاً ہی دل کو آئینہ قرار دیا گیا ہے—نیز— مجازاً ہی توجہ خاص کی تعبیر گردن جھکانے سے کی گئی ہے یہاں گردن جھکانے سے مراد کھوپڑی جھکانا نہیں ہے—— علامہ موصوف کی اس دلیل کو دیکھ کر میں کافی دیر تک حیرت میں رہا اور سوچتا رہا کہ آخر یہ کیا ہو گیا ہے۔ بریلی شریف کی مسند علم ودانش سے ایسی کچی بات تو کبھی نہیں کہی گئی—— علامہ موصوف ایک مصرع اور ارشاد فرماتے ہیں —— "نظر آتی ہے آئینہ میں جیسی جسکی صورت ہے"[2]——

۱۔ ایضاً ص ۱۸

۲۔ سنی دنیا نومبر ۱۹۸۵ء ص ۱۸

Marfat.com

اس مصرع سے صرف اتنا ثابت کیا جا سکتا ہے کہ آئینوں کے عکوس پر صورت کا اطلاق صحیح ہے مگر اس اطلاق کا حقیقی ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا لہٰذا یہ مصرع ــــ یا ــــ اس طرح کے دوسرے اشعار نہ ہمارے لئے مضر ہیں اور نہ علامہ ازھری صاحب کے لئے مفید ہیں ــــ علامہ ازھری صاحب کی ایک دلچسپ دلیل اور ملاحظہ فرمایئے ارشاد فرماتے ہیں۔

"اور تصویر کو اردو میں عکس بھی کہتے ہیں چنانچہ تصویر سازی کو عکاسی کہتے ہیں اور فوٹو کو عکسی تصویر اور فوٹو آفسیٹ سے چھپے ہوئے کو عکس کہتے ہیں جس سے ظاہر ہوا کہ عکس وصورت دونوں مترادف ہیں"[1]

خط کشیدہ جملے کو اگر بالفرض من وعن تسلیم بھی کر لیا جائے جب بھی اس عرض کی گنجائش ہے کہ اردو کی قید سے ظاہر ہوتا ہے کہ ازھری صاحب کے نزدیک عربی زبان میں تصویر کو عکس نہیں کہتے حالانکہ وہ یہ بھی فرما چکے ہیں کہ عربی میں عکس وصورت کا فرق ہی نہیں"۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اردو میں ان دونوں میں فرق ہے ــــ اور اگر یہ کہا جائے کہ۔ "عربی میں عکس وصورت کا فرق ہی نہیں" ــــ یہ ہے دعویٰ اور اسکی دلیل یہ ہے کہ۔ "تصویر کو اردو میں عکس بھی کہتے ہیں" ــــ تو یہ بات اور بھی مضحکہ خیز بن جاتی ہے اس لئے کہ عکس کا لفظ خود بنیادی طور پر عربی ہے لہٰذا علامہ ازھری صاحب کو اس بات سے انکار نہ ہونا چاہئے کہ تصاویر کی حرمت سے متعلق جو نصوص ہیں اسکا ہر کلمہ عربی ہے لہٰذا اس کے ہر کلمے کی وہی توضیح وتشریح صحیح ہوگی جو عربی زبان میں رائج ہو۔ نصوص کے عربی کلمات کی تعبیر وتشریح میں موجودہ عہد کے اردو لغات کا سہارا لینا ان معانی ومفاہیم کو بالکل باطل قرار دے دینے کی جسارت ہے جو ان کلمات سے عہد رسالت میں سمجھے جاتے تھے۔ ویسے۔ یہ کہنا بھی غلط ہے کہ تصویر کو عربی میں۔ یا۔ اردو میں عکس کہتے ہیں۔ اسی لئے علامہ ازھری

---

[1] نئی دنیا نومبر ۱۹۸۵ء ص ۱۸

Marfat.com

صاحب اس دعویٰ کی دلیل میں کسی اردو کی لغت کا حوالہ نہیں دے سکے۔ اس مقام پر
اچھی طرح ذہن نشین رہے کہ عکس زیر بحث "عکس غیر منطبع" ہے اور مطلقاً جب عک
بولتے ہیں تو یہی عکس غیر منطبع ہی مراد ہوتا ہے ـــــ بات آگے بڑھانے سے پہلے چ
لفظوں کی لغوی تحقیق عرض کر رہا ہوں۔ فوٹو (Photo) یہ انگریزی لفظ ہے اس کے دو مع
ہیں ا۔ تصویر ۲۔ عکس ۔[۲] ـــــ

فوٹوگرافی (Photo Graphy) تصویر کھینچنے کا فن ۔ عکس اتارنا۔یا۔ فوٹو کھینچنا۔[۳]

فوٹوگرافر(Photo Grapher) تصویر کھینچنے والا ۔ عکس اتارنے والا۔[۴] گراف
(Graph) خاکہ [۳] (یعنی وہ نقشہ جو صرف حدود کی لکیریں کھینچ کر بنایا جائے)[۴] ـــ الخط
ـــ انگلش میں گراف کہتے ہیں کسی چیز کے خاکہ کو اتار کر کسی دوسری چیز پر ثبت کرنے
اسی سے فونوگراف (Phonograph) ہے یعنی آلہ صورت نگار۔ ایک آلہ جس کے
ذریعہ آوازیں خود بخود قلم بند ہو جاتی ہیں۔ گراموفون [۵] گراموفون کو اسی لئے فونوگراف
کہتے ہیں کہ اس کے ریکارڈ میں آواز قائم وپائدار ہو جاتی ہے۔ نیز۔ اسی سے آٹوگراف
(Autograph) ہے یعنی اپنے ہاتھ کی تحریر خصوصاً دستخط [۶] ـــ لہٰذا ـــ جب تک
عکس کسی چیز پر ثابت و قائم نہ ہو جائے اور اس پر چھپ نہ جائے اس وقت تک اسے فوٹو
گرافی نہیں کہا جا سکتا اور نہ ایسے کو فوٹوگرافر کہا جاتا ہے جو صرف عکس کو کیمرے میں لے لے
مگر اس کو کیمرے میں ثابت و قائم نہ کر لے ـــــ ٹی وی کے کیمرے سے ریز (Rays) کو

۲۔ فیروز اللغات۔
ا۔ فیروز اللغات۔
۳۔ ایضاً
۴۔ ایضاً
۵۔ ایضاً
۶۔ ایضاً

Marfat.com

کیسٹوں میں محفوظ کرنے والے کو فوٹوگرافر نہیں کہا جاتا اس لئے کہ وہ ریز کو ثابت و قائم کرتا ہے لیکن کسی چیز کے عکس کو ثابت و قائم نہیں کرتا ـــــــ اسی مقام پر یہ بات بھی ذہن نشین فرمالیجئے کہ شعاع اور عکس یہ دونوں الفاظ مترادف نہیں۔ اس لئے کہ شعاع کا معنی ہے کرن' روشنی اور چمک' اس کے برخلاف عکس کا معنی ہے سایہ' پرچھائیں اور پرتو' ـــــ انگریزی میں بھی ان دونوں لفظوں کی تعبیر الگ الگ دو لفظوں سے کی جاتی ہے۔ شعاع کے لئے انگلش زبان میں رے (Ray) کا لفظ ہے ریز (Rays) جس کی جمع ہے اور عکس کے لئے فوٹو کا لفظ ہے جیسا کہ ابھی ابھی اوپر ذکر کیا گیا ہے ـــــ "فرہنگ بزرگ خیام انگلیسی فارسی مصور" میں 'Ray (رے) کا معنی شعاع' پرتو اور تابش بتایا گیا ہے۔ اور ۔ اسی فرہنگ بزرگ میں فوٹو اور فوٹوگراف دونوں کا معنی عکس ہی قرار دیا گیا ہے نہ کہ شعاع ـــــ المختصر ـــــ کیمرے کے ذریعہ کسی شے کی تصویر کھینچنے۔ یا۔ عکس اتار کر کیمرے کے اندر محفوظ کر لینے والے کو فوٹوگرافر کہا جاتا ہے۔ اور اسی کو عربی زبان میں عکاس بھی کہتے ہیں اور فوٹوگرافی کو عکاسی کہا جاتا ہے چنانچہ فیروز اللغات میں ہے" عکاس ۔ فوٹوگرافر۔ فوٹو کھینچنے والا"۔ فرہنگ آصفیہ میں ہے "عکس کھینچنا۔ یا۔ اتارنا (فعل الف متعدی سایہ کے وسیلے سے شبیہہ اتارنا۔ فوٹوگراف اتارنا"۔ ـــــ فرہنگ آصفیہ ہی میں ہے۔ "عکسی (الف) صفت منسوب بہ عکس جیسے عکسی تصویر یا چھاپہ وغیرہ" ـــــ فیروز اللغات میں ہے۔ "عکسی (عک ۔ سی) (ع ۔ صف) عکس سے منسوب" ـــــ "عکسی تصویر :وہ تصویر جو کیمرے کے ذریعہ کھینچی جائے۔ فوٹو ۔ (ایضاً) ـــــ عکسی طباعت :فوٹو آفسیٹ (Offeset Photo) طباعت جس میں فوٹو کیمرہ استعمال کیا جائے۔ (ایضاً) ـــــ چونکہ عکس کسی کاغذ وغیرہ پر ثبت ہونے اور چھپ جانے کے بعد تصویر ہو جاتا ہے اس لئے عکاس کو مصور اور

ـ فیروز اللغات

Marfat.com

عکاسی کو مصوری سے بھی تعبیر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ـــــ اس مقام پر یہ ضرور ذہن نشین رہے کہ کسی چیز کی عکاسی کے لئے ضروری ہے کہ فوٹو کیمرہ کے ذریعہ اسکا عکس اتار کر کسی چیز پر ثابت کر لیا جائے۔ عکسی تصویر ہو۔یا۔ عکسی طباعت دونوں میں یہی بات ہوتی ہے ـــــ لہٰذا ـــــ ترسیماً جزاً فجزاً نقش نگاری کو عکاسی نہیں کہیں گے اور نہ ایسے نقش نگار کو عکاس کا نام دیں گے۔ یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ ہر عکاس مصور ہے مگر ہر مصور عکاس نہیں ـــــ یوں ہی ـــــ ہر عکاسی مصوری ہے مگر ہر مصوری عکاسی نہیں ـــــ فیروز اللغات میں ہے "مصور (م۔ صو۔ ور) (ع۔ ا۔ مذکر) (۱)تصویر کھینچنے والا۔ تصویر بنانے والا۔ نقاش۔ آرٹسٹ (۲)رنگ بھرنے والا۔ بیل بوٹے بنانے والا" ـــــ المختصر ـــــ قلم سے ترسیماً نقش بنانے والا اور صورت گری کرنے والا ـــــ یوں ـــــ لکڑی وغیرہ کو تراش کر ـــــ یا ـــــ کندہ کر کے تصویر بنانے والا مصور ہے مگر عکاس نہیں اسکا یہ عمل مصوری تو ہے مگر عکاسی نہیں ـــــ الغرض ـــــ خواہ مصوری ہو یا عکاسی دونوں میں کسی جگہ پر نقش کا پائدار ہو جانا ضروری ہے۔ ـــــ ان تفصیلات سے علامہ ازھری صاحب کی قلت تامل کی صاف نشاندہی ہوتی ہے جس کی وجہ سے ان کا خیال شریف اس بات کی طرف متوجہ نہ ہو سکا کہ بات "عکس غیر منطبع" میں چل رہی ہے اور آج تک کسی نے بھی "عکس غیر منطبع" کو نہ تو عکسی تصویر کہا ہے اور نہ فوٹو ـــــ یوں ہی ـــــ نہ تو اس کے صانع کو تصویر ساز (مصور) قرار دیا گیا ہے اور نہ عکاس ۔ عکسی طباعت میں بھی نقوش منطبع ہی ہوتے ہیں ـــــ ویسے بھی یہ ایک عجیب بات ہے کہ عکسی کو علامہ موصوف نے عکس سمجھ لیا ہے یہ تو ایسا ہی ہے کہ کوئی بریلی کو بریلوی سمجھ لے۔ اگر وہ فیروز اللغات ہی اٹھا لیتے تو عکس کا معنی ان پر واضح ہو جاتا کہ عکس "سایہ' پرچھائیں اور پرتو" کو کہتے ہیں اور پھر اسی

۴۔ اینا دفرہنگ آصفیہ

Marfat.com

فیروز اللغات میں پرتو کا یہ معنی بھی انہیں نظر آجاتا کہ پرتو کہتے ہیں "سایہ عکس ۔ ظل ۔ پرچھائیں" کو یوں ہی پرچھائیں کہتے ہیں "چھاؤں ۔ عکس ۔ سایہ ۔ پرتو" کو ـــــــ اور ظاہر ہے کہ ـــ سایہ ' پرچھائیں اور پرتو اسی وقت تک سایہ ۔ پرچھائیں اور پرتو کہے جاتے ہیں جب تک کہیں منطبع نہ ہو جائیں ۔ انطباع کے بعد یہی تصویر بن جاتے ہیں ـــــــ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جس طرح آئینہ ساز کو یا آئینہ کے روبرو آنے والے کو نہ مصور کہا جاتا ہے نہ عکاس اور نہ ہی فوٹو گرافر بالکل اسی طرح ٹی ۔ وی اور ویڈیو بنانے والے کو ۔ یا ۔ ٹی ۔ وی کے کیمرے کے سامنے آنے والے کو ۔ نیز ۔ اس کیمرے کو چلانے والے کو نہ مصور کہا جاتا ہے نہ عکاس اور نہ فوٹوگرافر ـــــــ فوٹو کیمرہ (Camera Photo) ـــــ اور ـــــ ٹی ۔ وی کیمرہ (T.V Camera) دونوں کی صنعت گری ' دونوں کی غرض وغایت اور دونوں کے کام میں زمین و آسمان کا فرق ہے ۔ اول الذکر کا کام عکس کو اتار کر ثابت و قائم کرنا ہے اور دوسرے کا کام صرف ریز (Rays) کو ٹی ۔ وی ٹلور تک پہنچا دینا ہے ۔ یوں ہی ۔ ویڈیو کیمرہ کا کام ریز کو ٹیپ کر لینا ہے ۔ اسی لئے صرف اول الذکر کیمرہ کو چلانے والے کو عکاس و فوٹو گرافر کہا جاتا ہے ـــــــ میں نے اس باب ۲ کے تحت خیر الاذکیاء حضرت علامہ خواجہ مظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی تحقیق اور ریحان گلستان رضا حضرت علامہ رحمانی میاں صاحب قبلہ قدس سرہ کا ارشاد صرف یہ ظاہر کرنے کے لئے پیش کیا ہے کہ یہ دونوں بزرگوار ٹی ۔ وی کے استعمال کے مشروط جواز میں بھی میری رائے سے شدید اختلاف رکھتے ہیں اس کے باوجود یہ دونوں حضرات مجھ سے اس بات میں متفق ہیں کہ آئینوں کے عکوس تصویر نہیں اور تصویر و عکس میں کھلا ہوا تباین ہے اور ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں عکس پر تصویر کا اطلاق یقیناً مجازی ہی ہوگا ـــــــ ایک وجہ ان دونوں کے نام پیش کرنے کی یہ بھی ہے کہ خود حضرت علامہ رحمانی میاں صاحب علیہ الرحمہ کی زبانی

Marfat.com

مجھے معلوم ہوا کہ علامہ ازھری صاحب کو ان سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ لہٰذا مجھے امید ہے کہ علامہ ازھری صاحب اپنے برادر محترم اور استاد گرامی قدر کی تجہیل وتحمیق کے مقابلے میں ان کی رائے کے احترام کو ترجیح دیں گے ــــ

رہ گئے حضرت خواجہ صاحب تو گویہ علامہ ازھری صاحب کے استاد نہیں مگر "چچا استاد" ضرور ہیں اس لئے کہ حضرت خواجہ صاحب علامہ ازھری صاحب کے استاد شمس العلماء حضرت علامہ مفتی غلام مجتبیٰ صاحب اشرفی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوان شاہ بھیونڈی کے باوقار ساتھی وہم سبق اور استاد بھائی ہیں۔ مجھ جیسے بے بضاعت کی کیا بات خود علامہ ازھری صاحب جیسا صاحب علم بھی حضرت خواجہ صاحب سے برسوں اکتساب علم وفیض کر سکتا ہے۔ مجھے علامہ ازھری صاحب ایسی ذی علم شخصیت کی رائے کے بھی احترام کی توقع ہے۔ اس سلسلے میں علامہ ازھری صاحب سے صرف یہی عرض کرنا ہے کہ جب آپ ان بزرگوں کی رائے کے خلاف کوئی مستحکم دلیل نہیں رکھتے تو پھر ان کی رائے مان کر ان کی عظمتوں کے آگے سجود نیاز لٹانے میں حرج ہی کیا ہے ــــ

ــــ ویسے میری چھٹی حس یہ بھی کہتی ہے کہ جو رئیس الفقہاء سید المفسرین حکیم الامت حضرت مولانا احمد یار خانصاحب قبلہ قدس سرہ' غزالی دوراں راس العلماء مظہر امام احمد رضا حضرت علامہ سید احمد سعید صاحب کاظمی دامت برکاتہم العالیہ اور محقق دوران فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی شریف الحسن صاحب امجدی مدظلہ العالی جیسی عبقری شخصیتوں کی رائے کا احترام نہ کر سکا اور اپنی غیر مدلل راگ الاپتا رہا بھلا وہ اپنے استاد اور چچا استاد کو کیا خاطر میں لائے گا۔ خدا کرے میری چھٹی حس کا کہنا غلط ثابت ہو اور علامہ ازھری صاحب کی طرف سے وہی بات ہو جس کی میں نے اوپر توقع ظاہر کی

Marfat.com

ہے ـــــــ مجھ فقیر اشرفی اور گدائے جیلانی کے لئے تو عکس کے تصویر نہ ہونے کے سلسلے میں وہی ارشاد کافی ہے جو علم و فضل کے بحر بیکراں فقیہ اعظم ہندوستان ممدوح امام احمد رضا حضرت صدر الشریعۃ قدس سرہ العزیز کے قلم حق رقم سے نکل چکا ہے جس سے میں نے اپنے اس باب ۲ کی پیشانی کو سنوارا ہے ـــــــ اب آیئے آخر میں اسکی بارگاہ میں لے چلوں جس کی ذات نموذج قدرت الٰہی، معجزہ مصطفوی اور غوث صمدانی و محبوب سبحانی کی کھلی ہوئی کرامت تھی۔ اس ذات ستودہ صفات کو عرب و عجم میں مجدد دین ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

(قولہ)وفی شرح المنیۃ وجہ عدم الکراہۃ ان کراہۃ استقبال الخ)

سئلت عمن صلی وامامہ مراۃ لاجبت بالجواز اخذا مما ھھنا اذا المراۃ لم تعبد ولا الشبح المنطبع فیھا ولا ھو من صنیع الکفار نعم ان کان بحیث یبدو لہ فیہ صورتہ وافعالہ رکوعا وسجودا وقیاما وقعودا وظن ان ذالک بشغلہ ویلھی فلاذن لا ینبغی قطعا واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔[1]

"مجھ سے اس ایمانداری کے بارے میں سوال کیا گیا جس کے روبرو آئینہ ہو کیا اس صورت میں اسکی نماز ہوگی؟ تو میں نے شرح منیہ کی مذکورہ بالا صراحت سے اخذ کرتے ہوئے جواز کا فتویٰ دیا۔ اس لئے کہ (جس طرح شرح منیہ کی صراحت کی روشنی میں مصحف وتلوار نمازی کے روبرو رہنے میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ حالت نماز میں بعض اشیاء کے استقبال کی کراہت تشبہ بالعبادۃ کی وجہ سے ہے اور مصحف وسیف کی کوئی عبادت نہیں کرتا یہاں تک کہ نصاریٰ بھی اگر مصحف کو

---

[1] ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ ج نمبر ۱ ص ۳۶۹ ص ۳۷۲

Marfat.com

سامنے رکھتے ہیں تو قرات کے لئے رکھتے ہیں نہ کہ عبادت کے لئے بس یوں ہی) آئینہ کی (بھی) پرستش نہیں کی جاتی (لہٰذا اب آئینہ سامنے رہنے سے تشبیہ بالعبادۃ نہ رہا تو کراہت نہ رہی رہ گیا وہ کالبد و مجسمہ تو آئینہ میں نظر آتا ہے تو) وہ ایسا پیکر نہیں جو آئینے میں منطبع ہو (اور اس میں چھپا ہوا ہو لہٰذا اسکو تصویر بھی نہیں کہا جا سکتا اس لئے کہ تصویر نام ہے شبح منطبع کا اور جب وہ تصویر نہیں تو وہ کراہت جو تصویر کی وجہ سے عارض ہوتی ہے اس کا بھی یہاں سوال نہیں تیسری بات یہ کہ) آئینہ کا عکس غیر منطبع کافروں کی (ایسی) مصنوعات سے نہیں (جیسے انہوں نے اپنی علامت کفر کے اظہار کے لئے بنایا ہو اور پرستش کے وقت اسکو اپنے روبرو رکھنے کی عادت کر لی ہو ۔یا۔ اس میں چہرہ دیکھنے کو اپنا مذہبی شعار بنا لیا ہو اگر بالفرض ایسا ہوتا تو اس کو سامنے رکھنے اور اسکو دیکھنے میں کافروں سے مشابہت لازم آئی اور پھر اسکا حالت عبادت میں سامنے رکھنا بلکہ اسکو دیکھنا دونوں حرام قرار پاتا۔ الغرض۔ نمازی کے آگے آئینہ رکھنے کی حرمت کی ممکنہ تینوں علتوں میں سے کوئی علت یہاں نہیں پائی جاتی نہ تو تشبیہ بالعبادۃ ہے اور نہ سامنے تصویر کا ہونا ہے اور نہ ہی مشابہت کفار ہے)ہاں اگر مصلّی اس پوزیشن میں ہو کہ آئینے میں اسکی صورت اس کے افعال اور اس کا رکوع و سجود اور قیام و قعود اس پر ظاہر ہو رہا ہو ایسا کہ اسے گمان غالب ہو کہ یہ چیزیں اسے غافل کر دیں گی تو اس وقت آئینہ کا سامنے رکھنا قطعاً مناسب نہیں"

امام احمد رضا قدس سرہ کے کلام بلاغت نظام سے میں نے جو کچھ سمجھا صاف لفظوں میں واضح کر دیا۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا اپنی اس عبارت میں لاھو من صنیع الکفار

Marfat.com

ارشاد فرمایا اور اسکی جگہ لاھو من صنع الانسان نہ کہنا اس بات کی صاف طور پر نشاندہی کر رہا ہے کہ آئینہ اور عکس آئینہ کے انسانی صنعت گری ہونے اور ان میں جعل انسانی کے دخیل ہونے سے انکار آپکا نقطہ نظر نہیں بلکہ وہ لفظ کفار کی تخصیص کر کے ان چیزوں کو ان کی ان مصنوعات سے خارج کرنا چاہتے ہیں جنہیں کفار اپنے پاس مثل صلیب وغیرہ علامت کفر کے طور پر عادتاً رکھتے ہوں۔

_____ اگر ایسا نہ ہوتا اور آپ آئینہ وعکس آئینہ کو صنعت انسانی سے باہر کی چیز سمجھتے تو پھر آپ کو اتنی طویل گفتگو کی ضرورت نہ تھی بلکہ اتنا ہی ارشاد فرما دینا کافی ہوتا کہ چونکہ یہ صنعت انسانی نہیں ہے لہٰذا اسکو رکھنا دیکھنا یہاں تک کہ حالت نماز میں روبرو رہنے دینا سب کچھ جائز ہے جیسا کہ علامہ ازھری صاحب نے ایسا ہی کیا ہے۔

_____ بھلا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہ ایک ایسے مصنوعہ انسان کو جسکا مصنوعہ انسان ہونا معتبر لغات کی ناقابل تردید بیانات سے روشن ہو صنعت انسانی کے دائرے سے نکال باہر کرنے کی کچی بات کو کیسے قبول فرما سکتے تھے _____ شبح منطبع کا لفظ استعمال فرما کر حضور قبلہ گاہی نے اس مسئلہ کو بھی صاف کر دیا کہ جہاں تک عکس منطبع نہ ہو جائے وہ تصویر نہیں۔ بالفرض ۔ اگر آپ کے نزدیک عکس غیر منطبع بھی تصویر ہوتا تو حرمت تصاویر کے نصوص کے عموم کے پیش نظر آپ ہرگز ہرگز آئینہ کو سامنے رکھنے کے جواز کا قول نہ فرماتے اور خاص طور پر اس ارشاد میں عکس کے عدم انطباع کو جواز کی علت کے طور پر نہ پیش فرماتے۔

Marfat.com

باب ۳

میں نے علامہ ازھری صاحب کی سوالاتی تحریر کے جواب میں اور اس سے پہلے اپنے فتویٰ میں مکوس کے تعلق سے قارو غیر قار' جامد و متحرک اور پائدار وناپائدار کے جو کلمات استعمال کئے ہیں ان سے مراد کیا ہے؟ میرے جواب پر غور کرنے سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ قارو غیر قار پائدار وناپائدار بلفظ دیگر جامدو متحرک سے میری مراد فانی وغیر فانی ۔یا۔ سریع الزوال وبطی الزوال نہیں اس لئے کہ اس عالم کون وفساد میں کوئی ایسی چیز ہے ہی نہیں جس کے لئے فنا نہ ہو اور جو دیر وسویر زائل ہونے والی نہ ہو۔ بلکہ۔ میں نے قارو جامد اسے کہا ہے جو کسی محل پر ترسیم وترقیم یا مثلث وانطباع کے ذریعہ قائم وثابت ہو جائے خواہ یہ ثبت وقیام اور ارتسام وانطباع ایک آن ہی کے لئے کیوں نہ ہو اس کے برخلاف غیر قارو متحرک وہ ہے جو کسی جگہ پر ایک آن کے لئے بھی بمعنی مذکور قائم و منطبع نہ ہو ——— آئینوں اور ٹی۔ وی کے مکوس کا یہی حال ہے کہ وہ ایک آن کے لئے بھی کسی مقام پر ثبت و منطبع نہیں ہوتے یہ بات تو آئینوں میں تو ایسی ظاہر ہے کہ کوئی ادنیٰ شعور رکھنے والا بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ رہ گئے ٹی ۔وی کے مکوس تو انکا بھی ٹی ۔وی کے شیشے پر آن واحد کے لئے بھی نہ چھپنا اہل فہم پر پوشیدہ نہیں۔ ہر باشعور اس سے باخبر ہے کہ ٹی۔ وی پر مکوس کا ظہور اس وقت ہوتا ہے جب ویڈیو کیسٹ کی ریل (Reel) چلنے لگتی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ریل (Reel) چلتی رہے ایسا کہ ایک آن کے لئے بھی نہ ٹھہرے اور ٹی ۔وی کے شیشے پر مکوس ٹھہر جائیں؟۔ بصورت دیگر ٹی ۔وی پر مکوس کا ظہور اس وقت ہوتا ہے جب کہ کوئی اس ٹی ۔وی کیمرے کے روبرو آجائے جس کا تعلق ٹی ۔وی بکس سے لگا ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ روبرو رہنے والا جب تک کیمرے کے سامنے

Marfat.com

رہے گا اسکا عکس ٹی۔ وی کے شیشے پر نظر آتا رہے گا اور جیسے ہی وہ سامنے سے ہٹے گا عکس بھی غائب ہو جائے گا۔ اب اگر ایک آن کے لئے ٹی ۔ وی کے شیشے پر اس کے عکس کے چھپ جانے کا امکان نکالا جائے تو کم از کم اس آن کے لئے ٹی۔ وی کے شیشے پر ظہور کے لئے ٹی ۔ وی کیمرے کے سامنے رہنا اس فرد کے لئے ضروری نہیں رہ جاتا اور یہ قطعی طور پر باطل ہے ——

—— مجھے افسوس ہے کہ قار وغیر قار اور پائدار وناپائدار سے میری اصل مراد سے اغماض فرماتے ہوئے اپنی طرف سے میری مراد گھڑلی ۔ یا۔ میری مراد ہی غلط سمجھ بیٹھے اور بغیر سمجھے بوجھے اس پر کلام فرمانے لگے۔ علامہ ازھری صاحب کے خیال شریف میں ناپائدار سے میری جو مراد ہے اس میں وہ تصویریں بھی شامل ہیں جو ثبت و منطبع ہونے کے باوجود پوشیدہ وغیر مرئی ہوں ۔یا۔ یا ثبت ہو جانے کے بعد سریع الزوال ہوں۔ جبھی وہ فرماتے ہیں کہ

"گرامی قدر جناب مولانا قاضی محمد عبدالرحیم صاحب بستوی نے بتایا کہ پیاز کے عرق اور موم سے تصویر بناتے ہیں جو ظاہر نہیں ہوتی پھر آگ پر دکھاتے ہیں تصویر ظاہر ہو جاتی ہے اور فوراً ہی ختم ہو جاتی ہے اور موم والی پانی میں ڈالتے ہی تو نمایاں ہو جاتی ہے یہ تو آپ کے ٹی ۔ وی والی تصویر سے بھی بہت ناپائیدار ہے کیا جناب اسے جائز قرار دیں گے میں امید کرتا ہوں جواب نفی میں ہو گا تو پھر میں عرض کروں گا کہ اس میں اور ٹی ۔ وی والے میں کیا فرق ہے ناپائیداری میں دونوں شریک بلکہ یہ زیادہ ناپائیدار اور برتقدیر جواز دلیل دیجئے گا تو اسے جائز

Marfat.com

کہئے یا دونوں کو حرام بتایئے"[1]

کاش قاضی صاحب موصوف علامہ ازھری صاحب کو یہ بھی بتا دیتے کہ پیاز کے عرق والی ۔یا۔ موم سے بنائی جانے والی تصویر کاغذ پر ثبت و منطبع ہو جاتی ہے بس صرف نگاہوں سے پوشیدہ رہتی ہے۔ آگ اور پانی کا کام صرف اس کو نمایاں کرنا ہوتا ہے۔ بالفرض ۔ اگر کاغذ پر کچھ ثبت نہ ہوتا تو پھر آگ دکھانے یا بصورت دیگر پانی میں ڈالنے سے قطعی طور پر کسی طرح کا کوئی نقش نہ ابھرتا آگ و پانی کا کام معدوم کو موجود کرنا نہیں ہے بلکہ مستور کو ظاہر کرنا ہے ـــــ المختصر ـــــ عرق پیاز و موم سے بنی ہوئی تصویروں کی ناپائیداری کو آئینوں اور ٹی۔وی کے عکوس کی ناپائیداری کی طرح سمجھنا فکر و دانش کے ساتھ بڑی ہی بے انصافی کا مظاہرہ ہے ـــــ علامہ ازھری صاحب کو اپنی اس سمجھ پر اتنا وثوق ہے کہ ایک جگہ اور بھی لمبی چوڑی تحریر پیش کر دی ہے اور بہت ہی فنکارانہ انداز سے ثبت و انطباع کے مفہوم کو نظر انداز فرما دیا ہے چنانچہ وہ رقم طراز ہیں۔

> "یہ بھی بتاتے چلئے کہ جب ٹی۔وی بکس کا آلہ بھی ان محفوظ شعاعوں کو صورت میں منتقل کرتا اور ٹی۔وی کے شیشہ سے صورت کو بڑا کر کے کبھی دور کبھی قریب دکھاتا ہے تو اتنی مدت تک وہ صورت باقی رہتی ہے یا نہیں تو یہ ضرور باقی رہنے والی صورت ہوئی جسے انسان جب تک چاہتا ہے باقی رکھ کر شیشہ پر دکھاتا ہے اور جب چاہتا ہے ہٹا دیتا مٹا دیتا ہے اور صورت باقیہ کا مصداق ہونے کے لئے اتنا کافی ہے یہ ضروری نہیں کہ وہ مٹے ہی نہیں ورنہ صورت بنانا فوراً مٹا دینا حلال ہو گا اور بنانے کا گناہ اصلاً نہ ہو گا بلکہ کوئی صورت حرام نہ ہوگی کہ مٹانے سے مٹنے کے قابل

---

[1] سنی دنیا نومبر ۱۹۸۵ء ص ۱۵

Marfat.com

ہے اگرچہ ابھی باقی ہے اور جب ٹی ۔ وی سے نظر آنے والی تصویر باقی
کا مصداق ہے تو یہ ایسا ہی ہوا جیسے کوئی فوٹو کو آئینے میں دیکھے ۔یا۔ ٹی
۔وی سے شیشہ پر بڑا کر کے دیکھے"[1]

بعض دوسرے دانشوروں نے بھی قار و غیر قار کی وہی وضاحت فرمائی ہے جو علامہ ازھری صاحب کی تحریر سے ظاہر ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔

"جہاں آفتاب کی شعاعیں عمودی (کھڑی) واقع ہوں وہاں اگر برف پر بذریعہ مرانطباعی تصویر بنائی جائے تو وہ نظر پھیرتے ہی فنا ہو جائے گی لیکن اگر منطقہ باردہ میں وہی صورت ہو تو ایسا ہرگز نہ ہو گا بلکہ اگر کولڈ اسٹوریج میں ہو تو بہت عرصہ تک پائدار ہوگی۔ تصویر یقیناً دونوں جگہ اصلی ہے لیکن ایک جگہ حرارت سے برف پگھلنے سے روشنائی فوراً بہہ جائے گی دوسری جگہ انجماد برقرار رہنے کی وجہ سے روشنائی پائدار رہے گی پہلی صورت میں تصویر غیر کار اور دوسری صورت میں قار ہے حالانکہ دونوں تصویریں واحد نوعی ہیں"[2]

میری مراد اچھی طرح سمجھ لینے والے قارئین حضرات پر یہ بات واضح ہو چکی ہو گی کہ مذکورہ بالا تحریر میں جس تصویر کو غیر قار قرار دیا جارہا ہے وہ بھی میرے نزدیک پائیدار ہی ہے اس لئے کہ وہ ثبت وانطباع کے مرحلے سے گزر چکی ہے خواہ ایک آن ہی کے لئے منطبع ہوئی ہو۔ اور اگر بالفرض وہ ایک آن کے لئے منطبع نہیں ہوئی تو پھر نہ تو وہ میرے نزدیک تصویر رہی اور نہ خود اس دانشور کے نزدیک اس لئے کہ وہ بھی اسے منطبع ہونے کی وجہ ہی سے تصویر قرار دے رہے ہیں۔۔۔۔

---

[1] سی دنیا نومبر ۱۹۸۵ء ص ۸
[2] استقامت واگست دسمبر ۱۹۸۵ء ص ۲۲

Marfat.com

ـــــــ شامی کی عبارت (واما فعل التصویر فھو غیر جائز مطلقا) کی تشریح فرمائے ہوئے امام احمد رضا قدس سرہ رقم طراز ہیں

ای ان کان تصویر ذی روح اما غیر ذالک فلا باس بہ کما افتی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ومن ھھنا علم حرمۃ العمل الجاری فی عبدالنصاری المسمی بالتصویر العکسی لجریان التحلیل واللہ تعالی اعلم وبہ علم حرمۃ ان یامر ھولاء بان یطبعوا عکسہ علی القرطاس مثلاً اذ ماحرم فعلہ حرم الامر بہ ایضاً۔[۲]

یعنی تصویر سازی بہر صورت حرام ہے بشرطیکہ وہ کسی ذی روح کی صورت گری ہو ہاں غیر ذی روح کی تصویر بنانے میں حرج نہیں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسکا فتویٰ دیا ہے اس سے عہد نصاریٰ کے اس مروجہ عمل کی حرمت بھی ظاہر ہو جاتی ہے جس کو وہ تصویر عکسی کا نام دیتے ہیں اس لئے کہ (قلم سے کسی کی تصویر بنائی جائے یا اس کے عکس کو آلات کے ذریعہ کسی جگہ پر روک کر تصویر بنائی جائے) حرمت کی علت دونوں جگہ یکساں جاری ہے واللہ تعالیٰ اعلم یہیں سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ان کو اپنے عکس کو کاغذ وغیرہ پر چھاپنے کا حکم دینا بھی حرام ہے اس لئے کہ جس چیز کا بنانا و چھاپنا حرام ہو اسکو بنانے اور چھاپنے کا حکم دینا بھی حرام ہے ـــــــ

ـــــــ "بان یطبعوا عکسہ" کے الفاظ سے واضح ہو جاتا ہے کہ نصوص میں تصویر سازی اور صورت گری سے مراد کیا ہے؟ امام احمد رضا قدس سرہ کہ اس نص صریح نے اس بات کو واضح کر دیا کہ حرمت کا تعلق جانداروں کے عکوس کی طباعت سے ہے اسی بنیاد پر ان عکوس کے چھاپنے کا حکم حرام قرار پاتا ہے رہ گئے وہ غیر منطبع عکوس جن کی

۲۔ جد الممتار ج ۹ ص ۳۶

Marfat.com

اصل کا دیکھنا رکھنا شرعاً حرام نہ ہو انکا اظہار تو نہ یہ حرام اور نہ اس کے امر سے حرمت متعلق۔

ـــــــاس باب کے آخر میں علامہ ازھری صاحب سے گزارش ہے کہ آپ کو یہ پورا اختیار ہے کہ آپ قار وغیر قار سے کچھ بھی مراد لیں اور انکا مصداق کسی کو بھی قرار دیں مگر کم ازکم جب اس بے بضاعت کی تحریر میں مذکور لفظ قار وغیر قار پر کچھ لب کشائی کریں۔ یا۔ نقد ونظر تحریر کی کاوش فرمائیں تو اس معنی کو ضرور ملحوظ خاطر رکھیں جس معنی میں ان لفظوں کو اس ناچیز نے استعمال کیا ہے اور جن معانی کی بنیاد پر اپنے کلام کی بنیاد رکھی ہے ـــــ نقد ونظر میں کچھ تاخیر ہو جائے اس میں کوئی حرج نہیں مگر جو بات کی جائے سمجھ کر کی جائے۔

Marfat.com

باب ۴

اس باب میں لفظ وثن اور لفظ صنم کی لفظی تحقیق مقصود ہے کوشش کروں گا کہ ہر بات لغات وتفاسیر کے حوالوں سے کی جائے۔ صورۃ وتصویر وتمثال کو سمجھانے سے پہلے وثن وصنم کے مفاہیم کی تعیین بے حد مفید ہے ـــــــ منتھی الارب میں ہے۔ "وثن محرکہ بت وثن ککتب اوثان جمع" ـــــ اقرب الموارد میں ہے۔ "الوثن محرکۃ الصنم وقیل مالہ جثۃ من خشب اوحجر اوفضۃ اوجوہر مہخت وکانت العرب تنصب الاوثان وتعبدھا وھوماخوذ من الواثن بمعنی الواتن"۔ یعنی وثن کا معنی صنم بت ہے (یہی بات قاموس میں بھی کہی گئی ہے) اور ایک قول کے مطابق وثن وہ پیکر ہے جسے لکڑی یا پتھر یا چاندی یا کسی دوسرے جوہر سے تراش کر کے اور ہموار کر کے بنایا گیا ہو۔ بتوں کو نصب کر کے ان کی پرستش عربوں کی روش تھی۔ وثن واثن سے ماخوذ ہے اور واثن واتن کے معنی میں ہے ـــــــ لفظ واتن کی وضاحت کرتے ہوئے اقرب الموارد میں ہے "الواتن الشی الثابت الدائم فی مکانہ"۔ جو شے اپنی جگہ پر قائم ودائم ہو وہ واتن ہے لفظ واتن کی وضاحت کرتے ہوئے یہی بات قاموس میں بھی ہے۔ اور صراح میں ہے "شی واتن ای ثابت"۔ قاموس میں ہے۔ "الواثن الواتن"۔ یعنی واثن کا وہی معنی ہے جو واتن کا ہے (یعنی اپنی جگہ پر قائم وثابت)۔ صراح میں ہے "وثن بفتحتین بت جمع وثن اوثان..... ... واثن واتن بمعنی۔ غیاث اللغات میں ہے" وثن بفتحتین بت کہ از سنگ ودیگر اشیاء سازند۔ مفردات امام راغب (اردو) میں ہے۔ "الوثن بت اسکی جمع اوثان ہے اور اوثان ان پتھروں کو کہا گیا ہے جنکی جاہلیت میں پرستش کی جاتی تھی قرآن میں ہے انما اتخذ تم من دون اللہ اوثانا کہ تم جو خدا کو چھوڑ کر بتوں کو لے بیٹھے ہو" ـــــــ شمس

Marfat.com

اللغات میں ہے۔ "وثن بفتحتین بت اوثان جمع"۔ "وثنی بالتحریک بت پرست"۔ واتن دائم وثابت واثن مثلہ" ـــــــ منتخب اللغات شاہجہانی میں ہے "وثون دائم شدن واتن دائم وثابت ۔ وثن بفتحتین بت اوثان جمع" ـــــــ لغات فیروزی میں ہے۔ "وثن ۔ ع۔ پتھر یا کسی اور چیز کا بت" ـــــــ لغات کشوری میں ہے "وثن ۔ ع ۔ بت پتھر کا ہو خواہ اور کسی چیز کا اوثان اسکی جمع ہے" ـــــــ المنجد (اردو) میں ہے "الواتن۔ فا۔ قائم وثابت جمع وثن۔ الوثن بت جمع اوثان الخ ـــــــ الواتن فا کسی جگہ ہمیشہ رہنے والا ح وتن" ـــــــ

ـــــــ تفسیر قرطبی میں ہے۔ (انما تعبدون من دون اللہ اوثانا ای اصناماً قال ابو عبیدہ الصنم ماتخذ من ذہب او من خصہ اونحاس والوثن ماتخذ من حص او حجارہ الجوہری الوتن الصنم والجمع وثن واوثان مثلک اسد واساد" یعنی کلام الٰہی میں اوثان سے مراد اصنام ہیں (یہی مراد تفسیر مدارک نے بھی ظاہر کی ہے) بقول ابو عبیدہ صنم اسے کہتے ہیں جسے سونا یا چاندی یا تانبا سے بنایا جائے اور وثن وہ ہے جسے چونا اور پتھر سے بنایا جائے۔ الجوہری میں ہے وثن صنم کو کہتے ہیں جس کی جمع وثن واوثان ہے جس طرح (اسد کی جمع) اسد و آساد ہے" ـــــــ

ـــــــ اسی تفسیر قرطبی میں " فاجتنبو الرجس من الاوثان کے تحت ہے کہ۔ الوثن التمثال من خشب اوحدید اوذہب ارفضہ ونحوہا وکانت العرب تنصبہا وتعبدہا وانصاری تنصب الصلیب وتعبدہ وتعظمہ فہو کالتمثال ایضا وقال عدی ابن حاتم اتیت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وفی عنقی صلیب من ذہب فقال الق

۱۔ تفسیر قرطبی جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۵
۲۔ تفسیر قرطبی صفحہ ۵۵

Marfat.com

ہذا الوثن عنک ای الصلیب واصلہ من وثن الشئی ای اقامہ فی مقامہ وسمی الصنم وثنالا نہ ینصب وہر کز فی مکانہ فلا یبرح عنہ" یعنی وثن اس مجسمے کو کہتے ہیں جو لکڑی یا لوہا یا سونا یا چاندی یا ان جیسی کسی اور چیز سے بنایا گیا ہو عرب ان کو نصب کر کے ان کی پرستش کرتے تھے اور ان کی تعظیم کرتے تھے اور نصاریٰ صلیب کو نصب کر کے اسکی پرستش کرتے تو صلیب (گو حقیقی معنی میں تمثال نہ سہی مگر حکم میں تمثال نہ ہی جیسا ہو گیا(میں انشاء المولیٰ تعالیٰ آگے واضح کروں گا کہ تمثال ذی روح کے پیکر ہی کو کہیں گے چونکہ صلیب ذی روح کا مجسمہ نہیں لہٰذا اس کے لئے کلمۂ تمثال کا لفظ استعمال فرمایا گیا) حضرت عدی ابن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایکبار میں بار گاہ رسالت میں حاضر ہوا اس وقت میرے گلے میں سونے کی صلیب لٹک رہی تھی سرکار نے اسکو ملاحظہ فرماکر فرمایا کہ اس بت (یعنی صلیب)کو اپنے گلے سے اتار پھینکو۔ وثن کی اصل وثن الشئی سے ماخوذ ہے یہ اس وقت بولتے ہیں جب کسی شے کو اس کے مقام پر قائم کر دیا جائے اور صنم کو بھی وثن اسی لئے کہتے ہیں کہ اسکو بھی اسکی جگہ پر نصب کر دیا جاتا ہے اور گاڑ دیا جاتا ہے ایسا کہ پھر وہ اس جگہ کو نہیں چھوڑ سکتا" ـــــــ تنویر المقیاس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سورۃ عنکبوت کی آیتوں میں مذکور لفظ "اوثانا" کی تفسیر میں لفظ "احجارا"" (پتھروں) منقول ہے ـــــــ تفسیر ابوسعود میں ہے۔ (**انما تعبدون من دون اللہ اوثانا**) **ای انما تعبدون من دونہ تعالی اوثانا ہی فی نفسہا تماثیل مصنوعۃ لکم لیس لہ وصف غیر ذالک**۔ یعنی۔ تم اللہ کو چھوڑ کر جن بتوں کو پوجتے ہو وہ تمہارے ہی بنائے ہوئے مجسمے ہیں اس کے سوا ان میں کچھ نہیں ـــــــ تفسیر روح البیان میں ہے **والاوثان وھی جمع وثن وھو حجارۃ کانت تعبد کما فی المفردات وقال بعضہم الفرق بینہ وبین الصنم ان الصنم ھوالذی یتولف من شجر**

Marfat.com

اوذہب او فضتہ فی صورہ الانسان وانوثن ھوالذی لیس کذلک "[1] ـــــ اوثان وثن کی جمع ہے اور وثن وہ پتھر ہے جسکی عبادت کی جائے جیسا کہ مفردات میں ہے۔ بعض ان دونوں کے مابین یہ فرق بتاتے ہیں کہ صنم وہ انسانی صورت ہے جو لکڑی یا سونا یا چاندی سے بنائی جائے اس کے برخلاف وثن وہ ہے جو ایسا نہ ہو ـــــ سورۃ عنکبوت میں اسکی مزید تشریح کرتے ہوتے **"انما تعبدون من دون اللہ اوثانا"** کے تحت فرمایا گیا ہے کہ **"ھی فی نفسہا تماثیل مصنوعہ لکم لیس فیھا وصف غیر ذالک جمع واثن قال بعضھم الصنم ھوالذی یولف من شجر اوذھب او خضتہ فی صورۃ الانسان الوثن ھوالذی لیس کذالک ہل کان تالیفہ من حجارہ وفی غیر صورۃ الانسان"** یعنی تم اللہ کو چھوڑ کر جن بتوں کو پرستش کرتے ہو وہ خود تمہارے ہی بنائے ہوئے مجسمے ہیں اس کے سوا ان میں کچھ بھی نہیں۔ اوثان وثن کی جمع ہے بعض نے کہا ہے کہ صنم وہ صورت انسانی ہے جس کی تالیف و ترکیب لکڑی یا سونا یا چاندی سے کی گئی ہو اس کے برخلاف وثن وہ ہے جو ایسا نہ ہو بلکہ اسے پتھر سے بنایا گیا ہو اور وہ انسانی صورت کے غیر بھی ہو ـــــ

ـــــ **"انما تعبدون من دون اللہ اوثانا"** میں اوثان کی تفسیر تفسیر طبری جزء نمبر ۲ میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اصنام منقول ہے۔ یہی تفسیر مدارک میں بھی ہے ـــــ

ـــــ تنویر المقیاس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے **"احجار"** منقول ہے۔

ـــــ تفسیر نیشاپوری میں اس آیت کے تحت ہے **"ان الذی یعبدونہ فی غایتہ الخستہ لانہ صنم لا روح لہ ولا ظلم اشنع من وضع الاخس موضع الاشرف"**۔ یعنی

---

[1] ج جزء رابع ص ۲۷
[2] روح البیان جزء رابع ص ۳۰۹

Marfat.com

یہ مشرکین جس کی پرستش کرتے ہیں وہ نہایت خسیس ورذیل ہیں کیوں کہ وہ بے روح بت ہیں اور اشرف واعلیٰ کی جگہ اخس وادنیٰ کو رکھنے سے بڑھ کر کوئی اور ظلم واندھیر نہیں ـــــــ میری طرف سے بطور حوالہ بعض اردو اور فارسی لغتوں کا بھی ذکر آگیا ہے اس میں وثن کا معنی بت بتایا ہے لہٰذا ضروری ہو گیا کہ کسی معتبر اردو لغت کے حوالے سے لفظ بت کے بھی حقیقی معنی کی تشریح پیش کر دوں۔ فیروز اللغات میں ہے۔ "بت :(ف۔ ا۔ مذکر)(ا)مورتی۔ مجسمہ " (اس کے آگے بعض مجازی معنی کا بھی ذکر کیا ہے)ـــــ

ـــــــفرہنگ آصفیہ میں ہے۔ "بت ۔ ف ۔ اسم مذکر (ا)مورتی۔ مورت۔ پتلا۔ پرتما۔ وہ صورت جو پتھر اور پیتل وغیرہ کی بنا کر پوجیں۔ بصت"۔ (اس میں بھی اس کے بعد بعض مجازی معنی کا ذکر ہے)ـــــ

ـــــــفرہنگ آصفیہ ہی میں ہے۔ "بت پرست ۔ ف۔ اسم مذکر۔ مورتی پوجنے والا۔ صنم پرست۔ بت پرستی :ف ۔ اسم مونث مورتی پوجن۔ بت تراش :ف۔ اسم مذکر ۔ لعبت ساز۔ مورتی بنانے والا"۔ ـــــــــــــذکورہ بالا تمام وضاحتوں کو سامنے رکھنے کے بعد یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ حقیقی معنی میں وثن اسی کو کہیں گے جس میں یہ باتیں موجود ہوں ـــــــ

(۱) وہ صورت حیوانیہ پر ہو (۲)صاحب حبشہ وجسم والا ہو (۳)کسی ایک جگہ پر منصوب ومرکوز اور دائم وقائم ہو (۴)اسکی عبادت کی جاتی ہو۔ (۵)مشرکین کے آلہ مزعومہ باطلہ کے لئے مراۃ ملاحظہ ہو (۶)اپنے معبودی عنہ میں حیات کا پتہ دینے والا ہو ـــــــتو اب جس میں یہ باتیں نہ ہوں یا ان میں سے بعض نہ ہوں اس کے باوجود کسی خاص مشابہت کے سبب اسکو وثن کہا گیا ہو تو یقیناً یہ اطلاق مجازی ہو گا جیسا کہ خود سرکار رسالت کے ارشاد

Marfat.com

میں گزرا کہ آپ نے صلیب کو وثن فرمایا محض اس لئے کہ اسکی بھی عبادت کی جاتی ہے اور وثن کی طرح اس کو بھی نصب کرنے کی عادت بنالی گئی ہے ـــــ المختصر ـــــ حقیقی معنی میں کوئی شے حکم وثن۔ یا۔ معنی بت میں ہو ہی نہیں سکتی جب تک کہ وہ کسی اپنی جگہ قائم وثابت نہ ہو جائے۔ رہ گئیں وہ چھوٹی چھوٹی مورتیاں جنہیں گاڑا نہیں جاتا۔یا۔ جنہیں ایک مقام پر رکھا نہیں جاتا تو انکا وثن ہونا یا تو اسی معنی میں ہے جس معنی میں گلے میں لٹکے ہوئے صلیب کو وثن کہا گیا۔یا۔ اس لئے انہیں وثن کہا جاتا ہے کہ جس صورت حیوانیہ کی وجہ سے انہیں وثن قرار دیا جارہا ہے وہ صورت حیوانیہ اپنے محل یعنی پتھر وغیرہ پر قطعی طور پر قائم وثابت ہے تو وثن بھی صورت حیوانیہ ہے جو اپنی جگہ پر قائم ودائم ہے ـــــ یہاں ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ کاغذ پر بنی ہوئی غیر مجسم تصویروں کو بھی حکم وثن اور معنی بت میں رکھا گیا ہے۔ چنانچہ تفسیر روح المعانی سورہ سباء میں ہے ـــــ **"لان الحق ان حرمته تصوير الحيوان كما سلالم تكن في ذالك الشرع وانما هي في شرعنا ولا فرق عندنا بين ان تكون الصورة ذات ظل وان لاتكون كذالك كصورة الفرس المنقوشته على كاغذ او جدار مثلاً"** ـــــ یعنی۔ حق یہ ہے کہ کامل تصویر کی حرمت سابقہ شریعتوں میں نہیں تھی اسکی حرمت ہماری ہی شریعت میں ہے۔ اور ہمارے نزدیک اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ وہ تصویر سایہ دار ہو۔یا۔ غیر سایہ دار (تصویر رنگ) ہو۔ مثال کے طور پر جیسے گھوڑے کی تصویر جیسے کاغذ یا دیوار پر نقش کر دیا گیا ہو ـــــ

ـــــ تفسیر روح المعانی سے ظاہر ہوتا ہے کہ تصویر کی دو قسمیں ہیں (۱) تصویر ذات ظل (۲) تصویر بدون الظل۔ فارسی زبان میں جس کی تعبیر تصویر سایہ دار اور تصویر رنگ سے کی جاتی ہے۔ یہ تقسیم امام نووی کی اس عبارت سے بھی مستفاد ہوتی ہے۔ **"قلت وبهذا**

Marfat.com

التعمیم فیمالہ ظل ومالاظل لہ" ــــــــ تصویر سایہ دار مجسمہ ہوتی ہے بخلاف تصویر رنگ کے چنانچہ غیاث اللغات میں ہے۔ "تصویر سایہ دار بت کہ از سنگ و آہن وغیرہ باشد درمذہب شیعہ شکستن آں واجب است بخلاف تصویر رنگ"

ــــــ یعنی تصویر سایہ دار پتھر اور لوہے وغیرہ سے بنے ہوئے بت کو کہتے ہیں۔ شیعوں کے نزدیک جس کا توڑنا واجب ہے بخلاف تصویر رنگ کے (شیعہ اسکی حرمت کے قائل نہیں)۔

ــــــ لغات فیروزی میں ہے۔ "تصویر سایہ دار ۔ف۔ بت جو لوہے یا پتھر کا بنا ہوا ہو"

ــــ لغات کشوری میں ہے ــــ "تصویر سایہ دار۔ف۔ بت پتھر وغیرہ کے" تصویر سایہ دار اور تصویر رنگ کے مفاہیم کی مذکورہ بالا وضاحت اور پھر روح المعانی کی نص صریح کو سامنے رکھئے تو اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ کسی ذی روح کی تصویر رنگ کو کس طرح بھی وثن کہنا صحیح نہیں اس کے باوجود اسے حکم وثن اور معنی بت میں رکھا گیا ہے۔ آخر اسکی معقول وجہ کیا ہے؟ اس اشکال کو حل کرنے کے لئے پہلے اس سوال کا جواب ضروری ہے کہ جاندار کی تصویر کسے قرار دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں علماء کے بیانات مختلف ہیں بعض کے نزدیک ہر وہ تصویر جو ایسی حالت پر ہو کہ جس کے ساتھ زندگی عادۃً ممکن نہ ہو جاندار کی تصویر نہیں اب خواہ اسکا سر کٹا ہوا ہو ۔یا۔ نصف اسفل غائب ہو ــــــ غیر جاندار کی اس تشریح مذکورہ پر وہ اعتراض وارد ہوتا ہے جس کو امام احمد رضا قدس سرہ نے عطایا القدیر ص ۱۶ میں تحریر فرمایا ہے جس کا حاصل وخلاصہ یہ ہے کہ تصویر نہ تو خود ذی حیات ہوتی ہے اور نہ ان اعضاء کی حامل ہو سکتی ہے جن پر زندگی کا دارومدار ہے۔ عکسی میں تو ظاہر ہے کہ اگر پورے قد کی بھی ہو تو صرف ایک طرف کی سطح بالا کا عکس لائے گی۔ طول میں

Marfat.com

نصف جسم میں ہوتا جب بھی علامۂ حیات ناممکن ہوئی نہ کہ صرف نصف سطح ۔اور۔ بت میں بھی اندرونی اعضاء مثل دل جگر اور رگیں نہیں ہوتیں اور اگر کسی طور پر رگوں اور پٹھوں کو نمایاں بھی کر دیا جائے جب بھی رگوں میں خون کہاں سے آئے گا۔

——اس اعتراض کے بعد خود امام موصوف قدس سرہ ایک فیصلہ کن انداز میں اپنی تحقیق ان لفظوں میں ارشاد فرمارہے ہیں۔

"غرض کہ تصویر کسی طرح استیعاب مابہ الحیاۃ نہیں کر سکتی فقط فرق حکایت وفہم ناظر کا ہے اگر اسکی حکایت محکی عنہ میں حیات کا پتہ دے یعنی ناظر یہ سمجھے کہ گویا ذوالتصویر زندہ کو دیکھ رہا ہے تو وہ تصویر ذی روح کی ہے اور اگر حکایت حیات نہ کرے ناظر اس کے ملاحظہ سے جانے کہ یہ حی کی صورت نہیں میت و بے روح کی ہے تو وہ تصویر غیر ذی روح کی ہے"۔[1]

نیز کچھ آگے چل کر ارشاد فرمایا

"اور شک نہیں کہ عکسی تصویریں اگرچہ نیم قد یا سینے تک بلکہ اگرچہ صرف چہرہ کی ہوں ہرگز نہ مثل شجر ہوتی ہیں نہ موت ذوالصورۃ کی حکایت کرتی ہیں بلکہ یقیناً جیتے جاگتے کی صورت دکھاتی ہیں اور ناظر کا ذہن ان سے حالت حیات ذوالصورۃ ہی کی طرف جاتا ہے کوئی نہیں سمجھتا کہ یہ مردہ کی صورت ہے اور مدار حکم اسی فہم پر تھا نہ حیات وموت حقیقی پر جس سے تصویر کو بہرہ نہیں"[2]

خاص کر اس مسئلے میں جب بات امر واقعہ اور حقیقت حال سے ہٹ کر فہم ناظر

---

[1] ملفوظ القدیر ص ۱۹

[2] ملفوظ القدیر ص ۱۸

Marfat.com

پر آگئی تو اب یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ آئینہ میں نظر آنے والے جاندار کے عکوس موہوم ہیں کہ موجود؟ متوہم ہیں کہ محقق؟ بس یہ دیکھا جائے گا کہ دیکھنے والے کو کیا محسوس ہو رہا ہے؟ کیا وہ اسے جاندار کی تصاویر سمجھ رہا ہے یا نہیں؟ اس کا صحیح جواب یہی ہے کہ یقیناً ہر ناظر آئینے کے اندر نظر آنے والے جاندار کے عکوس کو جاندار کی تصاویر ہی سمجھتا ہے اور بلاشبہ یہ تصویریں فہم ناظر میں اپنے معکی عنہ کے حیات کی نشاندہی بھی کر رہی ہیں۔ اسی ظاہری فہم ہی کی تو کرشمہ سازی ہے کہ علامہ ازھری صاحب جیسے فاضل کو بھی آئینوں کے عکوس کے تصاویر ہونے کا پورا وثوق ہے اور وہ بھی حقیقی معنی میں ـــــ اب ورق الٹ کر جدالممتار کی اس نص صریح کو ملاحظہ فرمائیے جس کو میں نے باب (۲) میں ذکر کیا ہے جس میں امام احمد رضا نے آئینوں کے عکوس کو اشباح غیر منطبعہ فرماکر ان کو تصاویر واحکام تصاویر کے دائرے سے علیحدہ فرمادیا ہے۔ اب نہ یہ عکوس تصاویر اور نہ ان سے تصاویر کے احکام متعلق۔ اس لئے کہ خود اعلیٰ حضرت کی تصریح کے مطابق ـــ "مناط (ممانعت کا دارومدار) تصویر کا معنی وثن میں ہوتا ہے جیسا کہ محقق نے فتح میں اشارہ فرمایا حیث قال کما تقدم لیس لها حکم الوثن فللذکره فی البیت ولهذا صورت حیوانیه کی تخصیص ہوئی کہ غیر حیواں کی تصویر بت نہیں"[1] ـــــ اعلیٰ حضرت نے تو صاف فرمادیا کہ ـــــ "یہاں جنس مایعبد سے مراد صرف معنی بت میں ہوتا ہے اگرچہ نہ خود وہ معبود مشرکین ہو نہ اس کا ذوالصورۃ نہ وہ اس حالت پر کہ مشرکین اپنی عبادت کے لئے عادتاً لازم رکھتے ہیں"[2] ـــــ حضرت صدر الشریعہ قدس سرہ نے تو اپنے فتویٰ میں خاص کر کے لفظ تصویر استعمال فرماکر آئینوں کے عکوس کے تصویر ہونے کا انکار فرمایا ہے۔ عطایا القدیر جدالممتار اور فتاوی امجدیہ کی منقولہ تصریحات پر غور کرنے کے بعد جو بات محقق ہو

---

[1] عطایا القدیر ص ۵۸

Marfat.com

کر سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ کسی شبیہہ کے ذی روح کی تصویر ہونے کے لئے مندرجہ ذیل امور ضروری ہیں۔

۱۔ وہ شبیہہ فہم ناظرین میں معکی عنہ میں حیات کی نشاندہی کرے۔

۲۔ وہ شبیہہ مجسم نظر آئے خواہ وہ فی الواقع مجسم ہو یا صرف فہم ناظرین میں مجسم دکھائی دے۔ اس لئے کہ جسم وروح کے مرکب میں جسم کو اولیت حاصل ہوتی ہے تو جو جسم والا ہی نہیں وہ روح والا بھی نہیں ہو سکتا۔ یوں ہی۔ جو شبیہہ جسم والی ہی محسوس نہ ہو وہ روح والی بھی محسوس نہیں ہو سکتی۔

۳۔ وہ شبیہ کسی جگہ پر ثابت و قائم ۔یا۔ ثبت و منطبع ہو۔

آئینوں کے جاندار کے عکوس میں اول الذکر دو باتیں تو موجود ہیں مگر تیسری بات مفقود ہے لہٰذا وہ تصاویر ہی نہیں۔ اس کے برخلاف ہر حیوانی تصویر خواہ مجسم ہو خواہ سطح کپڑے پر چاہے عکسی ہو چاہے غیر عکسی وہ مذکورہ بالا تینوں امور پر مشتمل ہوتی ہے۔ انہیں تینوں امور پر اشتمال اس کو حکم وثن اور معنی بت میں کر دیتا ہے۔ وثن کی جو تشریح قاموس۔ اقرب الموارد اور دوسری لغات نیز تفسیر قرطبی کی روشنی میں کی جا چکی ہے اس سے بھی صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ تصویر حیوانی کے معنی بت میں ہونے کے لئے اول الذکر دونوں امور کے سوا قیام وانطباع کا بھی بنیادی دخل ہے۔

——— تفسیر قرطبی میں تو یہاں تک ارشاد فرمایا گیا ہے کہ خود صنم کو وثن اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ایک جگہ ایسا مرکوز و منصوب کر دیا جاتا ہے کہ اپنی جگہ کو چھوڑ نہیں سکتا۔ اب اگر وثن ہونے کے لئے کسی نصب وارتکاز ۔یا۔ ثبت وانطباع کا دخل نہ ہوتا تو صنم کو وثن کا

Marfat.com

نام دینے کی یہ وجہ نہ بیان کی جاتی کہ "وسمی الصنم وثنا لانہ ینصب ویرکز فی مکان فلایبرح عنہ" اور صنم کو وثن اس لئے کہتے ہیں کہ اسے بھی اسکی جگہ پر نصب کر دیا جاتا ہے اور گاڑ دیا جاتا ہے ایسا کہ پھر وہ اس جگہ کو نہیں چھوڑ سکتا ـــــــ لفظ وثن کی تحقیق کے ضمن میں لفظ صنم کے بھی حقیقی معنی کی وضاحت کسی نہ کسی حد تک ہو گئی ہے بایں ہمہ تھوڑی سی تفصیل پیش کرنے کی اور اجازت چاہونگا ـــــــ لغات کشوری میں ہے "صنم۔ ع۔ بت مجازاً معنی معشوق اور بمعنی بدبو کے بھی آتا ہے" ـــ لغات فیروزی میں ہے "صنم بیت مجازاً معشوق" ـــ فیروز اللغات میں ہے۔ "صنم۔ ص۔ نم (ع۔ ا۔ مذکر) (ا)بت، پتلی۔ کسی چیز کا بنایا ہوا قالب بے جان ـــــــ جمع اصنام" ـــــــ "صنم خانہ صنم کدہ : مندر ۔ بت خانہ۔ ٹھاکر دوارہ" ـــــــ "صنم گری بت تراشی مجسمہ سازی" ـــــــ

ـــــــ اقرب الموارد میں ہے **الصنم الوثن وھو صورۃ اوتمثال انسان اوحیوان یتخذ للعبادۃ او کل ماعبد من دون اللہ معرب جمع اصنام**۔ یعنی صنم کا معنی بت اور بت ہر اس انسانی ۔یا۔ حیوانی تصویر و مجسمہ کو کہتے ہیں جنہیں عبادت کے لئے بنایا گیا ہو ۔ یا۔ یہ کہ ہر وہ لایعقل خدا کو چھوڑ کر جسکی عبادت کی گئی ہو ـــــــ غیاث اللغات منتھی الارب اور صراح میں بھی صنم کی تشریح بت سے کی گئی ہے۔ قاموس میں صنم کی تشریح کرتے ہوئے "**الوثن یعبد**" کا لفظ اختیار فرمایا گیا ہے ـــــــ مفردات امام راغب میں صنم کی تعبیر چاندی، پیتل اور لکڑی وغیرہ کے بنائے ہوئے بت سے کی ہے۔ ان لغات میں اور بھی دوسرے مجازی معنی بتائے گئے ہیں۔ پورے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ وثن اس حیوانی قالب بے جان کو کہیں گے جسے عبادت کے لئے بنایا گیا ہو۔ اور ظاہر ہے کہ جسے

Marfat.com

عبادت کے لئے بنایا گیا ہو اس کا اپنے ذوالصورۃ کے لئے مراۃ ملاحظہ ہونا ضروری ہے اور اس حیوانی قالب بے جان کا اپنے معکی عنہ میں حیات کا پتہ اپنا بھی لازمی ہے۔ تو اب وثن کے لئے یہ باتیں ضروری ہوئیں (۱)وہ صورت حیوانی والا ہو (۲)معبود مشرکین سے ہو (۳)صاحب جثہ ہو جسے پتھر لکڑی یا کسی دھات سے بنایا گیا ہو (۴)مشرکین کے آلہہ مزعومہ باطلہ کے لئے مراۃ ملاحظہ ہو (۵)اپنے معکی عنہ میں حیات کا پتہ دینے والا ہو (۶)کسی ایک جگہ پر مرکوز و منصوب و قائم ودائم ہو۔ اسکی وضاحت پہلے بھی کر چکا ہوں ـــــــ رہ گیا حکم وثن اور معنی بت میں ہونا تو اس کے لئے یہ باتیں ضروری ہیں (۱)صورت حیوانی والا ہونا (۲) ذوالصورۃ کے لئے مراۃ ملاحظہ ہونا (۳)معکی عنہ میں حیات کا پتہ دینا (۴) معکی عنہ کے مجسم ہونے کی حکایت کرنا خواہ وہ حقیقۃً مجسم نہ ہو مگر مجسم نظر آئے۔ (۵)جنس مایعبدہ المشرکون سے ہونا خواہ عادۃً اسکی عبادت نہ کی جاتی ہو۔(۶)کسی جگہ قائم وثابت ہونا یا مثبت و منطبع ہونا ـــــــ بت ہونے کے لئے جو امور ضروری ہیں ان میں سے اگر ایک بھی نہ پایا گیا تو وہ بت نہیں۔ہاں۔ معنی بت میں ہو سکتا ہے ـــــــ المختصر ـــــــ اکثر ارباب لغت کے نزدیک صنم ووثن دونوں کا مصداق ایک ہی ہے تو جو امور وثن ہونے کے لئے ضروری ہوئے وہی صنم ہونے کے لئے بھی ضروری قرار دیئے جائیں گے۔ رہ گئے وہ لوگ جو صنم کے اطلاق کو صورت انسانی اور وثن کے اطلاق کو صورت انسانی کے علاوہ دوسری حیوانی صورتوں کے ساتھ مخصوص کرتے ہیں ان کے نزدیک بھی صنم ووثن کسی ذی روح کے مصنوعہ قالب بے جان ہی کو کہیں گے ـــــــ اب آیئے آخر میں علامہ ازھری صاحب کی بارگاہ علم ودانش میں بھی حاضری دیتے چلیں۔ میں نے اپنے جواب میں عرض کیا تھا کہ۔

Marfat.com

ـــــ "جس طرح آئینہ میں نظر آنے والے جاندار کے عکوس حکم وثن اور معنی بت میں نہیں بالکل اسی طرح ٹی۔ وی میں نظر آنے والے عکوس کو بھی حکم وثن اور معنی بت میں نہیں رکھا جا سکتا"۔

ـــــ قارئین کرام اس بات سے خوب واقف ہیں کہ آئینہ ہو ۔یا۔ ٹی ۔ وی دونوں میں نظر آنے والے جن عکوس کے دیکھنے کے جواز کا میں نے قول کیا ہے وہ وہی عکوس ہیں جن کی اصل کو دیکھنا' رکھنا شرعا جائز ہو اور قطعی طور پر ان مباح المشاہدہ اصولوں کے عکوس نہ تو حکم وثن میں ہیں اور نہ معنی بت ہیں ـــــ آئینوں کے عکوس میں تو یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ بوجہ عدم انطباع ان کے عکوس کو نہ تو تصویر قرار دیا گیا ہے اور نہ ہی انکو حکم وثن میں رکھا گیا ہے۔ رہ گئے ٹی ۔ وی میں نظر آنے والے مباح المشاہدہ اصلوں کے عکوس تو عدم انطباع میں وہ بالکل آئینوں کے عکوس کی طرح ہیں تو جس بنیاد پر آئینوں کے عکوس تصویر نہیں بالکل اسی بنیاد پر ٹی۔ وی کے عکوس بھی تصویر نہیں رہے۔ ایسی صورت میں آئینوں کے عکوس کو حکم وثن سے علیحدہ کرنا اور ٹی ۔ وی کے عکوس کو حکم وثن میں داخل کرنا حقیقت پسندانہ رویہ ہرگز نہیں ہو سکتا ـــــ علامہ ازھری صاحب تو ٹی ۔ وی کے غیر منطبع عکوس کو بھی بت قرار دے رہے ہیں اور حقیقت حال یہ ہے کہ آئینہ ہو ۔یا۔ ٹی ۔ وی دونوں کے غیر منطبع حیوانی عکوس تو کجا خود ان کے اصول اگر تصویر سایہ دار نہ ہوں ۔بلکہ۔ تصویر رنگ ہوں تو وہ بھی باوجود منطبع ہونے کے بت نہیں خواہ وہ مقام عظمت ہی پر کیوں نہ ہوں ۔ہاں۔ معنی بت اور حکم وثن میں ضرور ہونگے ـــــ اور یہ ظاہر ہے کہ کسی کا حکم وثن اور معنی بت میں ہونا ایک الگ چیز ہے اور اسکا وثن اور بت ہونا ایک دوسری چیز ہے دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہاں۔ حکم میں البتہ دونوں ایک

Marfat.com

ہیں جس طرح بت مبغوض الٰہی ہے بالکل اسی طرح جو چیز معنی بت میں ہے وہ بھی مبغوض الٰہی ہے۔ خود امام احمد رضا قدس سرہ کی اس تحریر سے بت اور معنی بت کے درمیان واضح فرق کا اظہار ہوتا ہے۔

"اور شک نہیں کہ ہر حیوانی تصویر خواہ مسطح کپڑے پر ہو۔ یا۔ عکسی اس معنی میں داخل ہے تو سب معنی بت میں ہیں اور بت اللہ عزوجل کو مبغوض تو جو کچھ اس کے معنی میں ہے اوسکا بلا اہانت گھر میں رکھنا حرام اور موجب نفرت ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اسی قدر سے بحمد اللہ تعالیٰ سب سوال حل ہو گئے تصویر کو اکب حیوانی نہیں کہ معنی بت میں ہوں اور تصویر ہر انسان وحیوان اگرچہ مشرکین ان کی عبادت نہ کرتے ہوں معنی بت میں ہے تو مبغوض رب العزۃ ہے سوال اول حل ہوا۔ تنور صورت حیوانی نہیں اور گاہے ہے مگر خود مخلوق رب العزۃ کہ مضاہاۃ خلق اللہ میں مراۃ ملاحظہ ہونے کو بنائی ہوئی کہ مبغوض الٰہی ہو تو یہ بھی معنی بت میں نہیں سوال چہارم حل ہوا۔ پھر صورت حیوانی کہا جانا اور اس کے لئے مراۃ ملاحظہ ہونا دونوں کا مدار چہرے پر ہے اگر چہرہ نہیں تو اسے صورت حیوانی نہ کہا جائے گا[1]

——— تو بداہتہً ثابت ہوا کہ صرف چہرہ ہی وہ چیز ہے کہ تصویر کو معنی بت میں کرتا ہے اور صرف چہرہ ہی اس معنی کے افادہ میں کافی ہوتا ہے تو یہاں جنس مایعبد سے مراد صرف معنی بت میں ہوتا ہے اگرچہ نہ خود وہ معبود مشرکین ہو نہ اسکا ذوالصورۃ نہ وہ اس حالت پر ہو کہ

---

[1] عطایا القدیر ص ۴۰۔

Marfat.com

مشرکین اپنی عبادت کے لئے عادتاً لازم رکھتے ہیں کہ یہ سب زوائد ہیں ۔ اور یہاں صرف اس قدر درکار ہے کہ تصویر کسی صورت حیوانیہ کے لئے مراۃ ملاحظہ ہو اور اسکا مدار صرف چہرہ پر ہے تو قطعاً یہ سب تصویریں معنی بت میں ہیں[1] ـــــــ لاجرم سربریدہ میں ممانعت نہ ہوئی کہ معنی بت میں نہ رہی اور دست وپا بریدہ ناجائز ہوئے کہ معنی بت باقی سوال دوم حل ہوا۔ اتنی چھوٹی تصویر کہ نظر میں متمیز نہ ہو مراۃ ملاحظہ نہیں کہ آپ ہی زیر ملاحظہ نہیں یو ہیں مستور کہ وہ بھی خود ملاحظہ سے مہجور مراۃ ملاحظہ ہونا تو اور دور اور معنی بت کے حصول کو یہ بھی ضرور کہ مشرکین بتوں کو اسی لئے بناتے ہیں کہ ان کے آلہہ مزعومہ باطلہ کے مراۃ ملاحظہ ہوں تو یہاں بھی وہ معنی مفقود سوال سوم حل ہوا۔[2]

یہ حیرت کی بات ہے کہ نہیں کہ جن عکوس کے اصول بھی صرف معنی بت میں ہوں وہ عکوس بت بن جائیں یعنی فرع اصل پر سبقت لے جائے؟ ـــــــ الغرض ـــــــ ٹی۔ وی میں کسی ایسی اصل کا عکس دیکھنا جس اصل کا رکھنا اور نگاہ احترام دیکھنا سب حرام ہو خود میری تصریحات کی روشنی میں بھی حرام ہے ـــــــ اب آیئے دیکھئے میری مذکورہ عبارت پر علامہ ازھری صاحب کیا فرماتے ہیں ارشاد ہوتا ہے۔

"اس کے بل پر کوئی کہہ سکے گا کہ ٹی۔ وی میں نظر آنے والا بت دیکھنا جائز ہے اور اسکو سجدہ کرنا بت کو سجدہ کرنا نہیں اس لئے کہ بقول ہمارے فاضل کے ٹی۔ وی میں نظر آنے والے عکوس کو بھی حکم وثن

1۔ عطایا القدیر ص ۳۳۔۳۴
2۔ ایضاً ص ۳۴۔۳۵

Marfat.com

اور معنی بت میں نہیں رکھا جا سکتا لیجئے بت دیکھنے اور اسے سجدہ کرنے کی
طرف راہ نکل آئی"[1]

ایسی رکیک تحریر کی نسبت علامہ ازھری صاحب کی طرف کرتے ہوئے مجھے بڑا دکھ ہو رہا ہے مگر کیا کیا جائے یہ انہیں کے زیر نگرانی شائع ہونے والے ماہنامہ سے منقول ہے لہٰذا اسے الحاق کہنے کی بھی کوئی معقول وجہ نہیں ـــــــ کاش علامہ ازھری صاحب اس تحریر کو قلمبند کرنے سے پہلے میرے اصل فتویٰ مندرجہ ذیل تحریر پر غور فرمالیا ہوتا۔

"جس طرح بالاتفاق گراموں فون اور ٹیپ ریکارڈ سے ہر وہ بات سنی جا سکتی ہے جس کا سننا اس کے بغیر بھی جائز ہے اور جس طرح آئینے کے اندر ہر ان چیزوں کو دیکھا جا سکتا ہے جن کا دیکھنا آئینے کے باہر بھی جائز ہے بالکل اسی طرح ویڈیو اور ٹی۔ وی کے ذریعہ ہر ایسی چیز کو دیکھا سنا جا سکتا ہے جس کا دیکھنا اور سننا اس کے بغیر بھی جائز ہو رہ گئے وہ امور جن کا دیکھنا اور سننا ناجائز و حرام ہو ویڈیو اور ٹی۔ وی کے ذریعہ بھی انکا دیکھنا اور سننا ناجائز و حرام ہے ـــــــ بیاہ شادی کے وہ جائز مناظر جن کو دیکھنے اور سننے میں شرعاً کوئی مضائقہ نہ ہو ویڈیو اور ٹی۔ وی کے ذریعہ بھی دیکھے اور سنے جا سکتے ہیں ـــــــ

ـــــــ جس طرح نامحرموں کے سامنے ان کا (عورتوں کا) آنا اور نامحرموں کا ان کو دیکھنا اور انکا گانا سننا حرام و ناجائز ہے اسی طرح ٹی۔ وی پر بھی ان کو دیکھنے اور ان کے گانے بجانے سننے کا یہی حکم رہے

1۔ سنی دنیا نومبر ۱۹۸۵ء ص ۳۱

Marfat.com

گا"[1]

میری اس روشن تحریر کو دیکھ لینے کے باوجود علامہ ازھری صاحب نے میری زیر بحث عبارت کو جو رخ دیا ہے اس نے اس کے غوروفکر کی شہرہ آفاق صلاحیتوں کو بے حد صدمہ پہنچایا ہے ـــــ کہاں مباح المشاہدہ چیزوں کے عکوس اور کہاں اصنام واوثان (جن کا بنانا۔ رکھنا۔ خریدنا۔ بیچنا اور بہ نگاہ احترام دیکھنا سب حرام ہو) کے عکوس۔ اپنی تحریر میں جابجا میرے صحیح اندازہ وقیاس کے مذاق اڑانے والے کی اس فکری جولانیت کی تعبیر کس لفظ سے کی جائے؟ ارباب دانش حضرات ہی بتا سکتے ہیں ـــ علامہ ازھری صاحب نے یہ بھی غور نہیں فرمایا کہ جب خود بت کا بہ نگاہ احترام دیکھنا جائز نہیں تو اس کے عکس کے دیکھنے کے جواز کی صورت کہاں سے نکل آئی۔

ـــــــ شے لطیف کی وافر مقدار رکھنے والے ارباب علم ودانش پر یہ حقیقت پوشیدہ نہیں کہ آئینوں اور ٹی۔ وی کے عکوس غیر منطبعہ خواہ وہ اصنام واوثان ہی کے عکوس کیوں نہ ہوں ان کو حقیقی معنوں میں صنم ووثن کہنا ہرگز صحیح نہیں جیسا کہ لغوی شہادتیں اس پر گزر چکیں اصنام واوثان کے عکوس غیر منطبعہ کو آئینوں وغیرہ میں دیکھنا اس لئے حرام نہیں ہے کہ وہ عکوس بت ہیں بلکہ اس لئے حرام ہے کہ خود ان کی اصلوں کو (یعنی ان اصنام کو جن کے وہ عکوس ہیں) دیکھنا حرام ہے ـــ اور یہ میں عرض کر چکا ہوں کہ جن کو آئینوں اور ٹی۔ وی کے باہر دیکھنا حرام ہے ان کو آئینوں اور ٹی۔ وی کے اندر بھی دیکھنا حرام ہے۔ ـــ الغرض ـــ آئینوں اور ٹی۔ وی میں اصنام واوثان کے عکوس غیر منطبعہ کے دیکھنے کی حرمت خود ان اصنام واوثان کے دیکھنے کی حرمت کی فرع ہے جن

۱۔ ضیاء دنیا فروری ۱۹۸۵ء۔ استقامت مارچ ۱۹۸۵ء۔ فیض الرسول جون وجولائی۔ ۱۹۸۵ء

Marfat.com

کے یہ مکوس ہیں تو جو حکم ان اصول کا ہو گا وہی حکم ان کے مکوس کا بھی ہو گا ـــــــ رہ گیا بتوں کے ان مکوس غیر منطبعہ کا سجدہ کرنا تو یہ بھی بتوں کو سجدہ کرنا ہرگز نہیں ـــــ ہاں ـــ اسے غیر خدا کو سجدہ کرنا قرار دیں گے جس طرح چاند و سورج اور آگ پانی کو سجدہ کرنا بتوں کو سجدہ کرنا نہیں مگر غیر خدا کو اپنا مسجود بنانا ہے۔ ایسی صورت میں غیر خدا کو سجدہ کرنے پر جو حکم شرعی نافذ ہے وہی ان بتوں کے مکوس غیر منطبعہ کو سجدہ کرنے پر بھی نافذ ہو گا۔ غیر خدا کا سجدہ بہرحال حرام ہے اس لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ بتوں ہی کا سجدہ ہو تب جا کے جرم بنے ـــ الحاصل ـــ ازھری صاحب کا یہ خیال فرمانا کہ "میں نے بت دیکھنے اور اسے سجدہ کرنے کی طرف راہ نکالی ہے" قلت تامل کی بدترین مثال ہے ـــــ علامہ ازھری صاحب اور ان کے علاوہ بعض دوسرے دانشوروں نے آئینوں کے مکوس اور ٹی۔ وی کے مکوس کے مابین عدم مماثلت کے متعدد وجوہ کا ذکر فرمایا ہے گو میرے نزدیک ان میں بعض وجہیں قلت تامل کا نتیجہ ہیں جنکا ذکر انشاء المولیٰ تعالیٰ اپنے موقع پر آئے گا ـــ بایں ہمہ ـــ بحث کو مختصر کرنے کے لئے اگر ان تمام وجوہ کو صحیح تسلیم کر لیا جائے جب بھی دونوں کے مابین مماثلت کی جو وجہیں میں نے پیش کی ہیں ان کی نفی نہیں ہوئی۔ میں نہ ان دونوں کے درمیان مماثلت کلیہ کا قائل ہوں۔ اور نہ ان وجوہ کو درست مان لینے کی صورت میں مماثلت جزئیہ کی نفی ہوتی ہے۔ کم از کم۔ یہ بات ہر باشعور کو مان لینی چاہئے کہ آئینوں اور ٹی۔ وی میں نظر آنے والے مکوس آئینوں اور ٹی۔ وی کے شیشوں پر منطبع نہیں ہوتے اور ( ) عدم انطباع ان کے تصویر نہ ہونے کی وجہ ہے اور یہی تصویر نہ ہونا تصاویر کے احکام منصوصہ سے انہیں الگ کر دینے کا سبب ہیں ـــــ یہ بات بھی ظاہر ہے کہ ٹی۔ وی اور آئینوں کی مشینوں پر صورت نمائی ہوتی ہے نہ کہ صورت گری اور تصاویر کی حرمت کا تعلق صورت گری سے ہے نہ کہ صورت نمائی سے۔ یہ بھی

Marfat.com

ذہن نشین رہے کہ اگر آئینوں کے شیشوں پر جو محسوس ہو رہا ہے وہ موہوم ہے موجود نہیں متوہم ہیں متحقق نہیں تو ٹی ۔ وی کے شیشوں میں بھی جو کچھ نظر آرہا ہے وہ بھی متحقق نہیں بلکہ متوہم ہی ہیں اس لئے کہ ٹی۔ وی کے شیشے میں نظر آنے والے عکوس بالکل مجسم دکھائی پڑتے ہیں حالانکہ وہ مجسم نہیں ہوتے ان کو مجسم مان لینے کی صورت میں تداخل لازم آتا ہے جو محال ہے۔

Marfat.com

باب ۵

یہ باب بنیادی طور پر لفظ "صورۃ" کی لغوی تحقیق سے متعلق ہے۔ اقرب الموارد میں ہے ـــ "الصورۃ بالضم الشکل و ـــ کل مایصور مشبھا بخلق اللہ من ذوات الارواح وغیر ھاج صور- صور- صور و ـــ النوع و ـــ الصفہ" یعنی صورت کا معنی ہے چہرہ۔ اور ۔ ہروہ جسکی صورت گری اللہ تعالیٰ کی کسی ذی روح ۔ یا۔ غیر ذی روح مخلوق کے مشابہ کی گئی ہو۔ اور نوع اور صفت ـــ منتھی الارب میں ہے۔ "صورۃ بالضم پیکر ـــ نوع وصفت" ـــ قاموس میں ہے۔ "الصورۃ بانضم الشکل ـــ ویستعمل الصورۃ بمعنی النوع والصفہ" ـــ جراح میں ہے۔ "صورۃ بالضم پیکر" ـــ مفردات امام راغب (اردو) میں ہے۔

> "الصورۃ کسی عین یا مادی چیز کے ظاہر نشاں اور خدوخال جس سے اسے پہچانا جاسکے اور دوسری چیزوں سے اس کا امتیاز ہو سکے یہ دو قسم پر ہیں (۱) محسوس جن کا ہر خاص وعام ادراک کر سکتا ہو۔ بلکہ انسان کے علاوہ بہت سے حیوانات بھی اس کا ادراک کر سکتے ہوں جیسے انسان فرس حمار وغیرہ کی صورتیں دیکھنے سے پہچانی جا سکتی ہیں (۲) صورت عقلیہ جس کا ادراک خاص خاص لوگ ہی کر سکتے ہوں اور عوام کے فہم سے وہ بالاتر ہوں جیسے انسانی عقل وفکر کی شکل وصورت یا وہ معانی یعنی خاصے جو ایک چیز میں دوسرے سے الگ پائے جاتے ہیں"۔

المنجد (اردو) میں ہے "الصورۃ :شکل ' حلیہ ' تصویر ' خیالی تصویر ـــ الصورۃ صفت ۔

Marfat.com

نوع ۔ چہرہ" ـــــــ تفسیر روح المعانی سورۃ حشر میں ہے۔

"قال الراغب الصورة ماتنتقش به الاعیان ویتمیز بها عن غیر ها وهی ضربان محسوسة تدرکها العامة والخاصته بل الانسان وکثیرة من الحیوانات کصورة الفرس المشاهدة ومعقولته تدرکها الخاصته دون العامه کالصورة التی اختص بها الانسان من العقل والرؤیة والمعانی التی خص بهاشئی بشئی" ۔ اس عبارت کا مطلب مفردات (اردو کے حوالے سے ابھی ابھی اوپر گذرا ـــــــ

روح المعانی سورۃ تغابن میں ہے۔ "وخص بعضهم الصورة بالشکل المدرک بالعین کما هو المعروف"۔ بعض نے صورت کو ہر شے کے ظاہری نشاں اور اس کی اسی شکل وشباہت کے ساتھ مخصوص کیا ہے جسے آنکھوں سے دیکھا جاسکے جیسا کہ عام طور سے صورت سے یہی سمجھا جاتا ہے ـــــــ لباب التاویل اور روح المعانی سورۃ آل عمران میں ہے **والصورة هیئته یکون علیها الشئی بالتالیف** ۔ تفسیر کبیر آل عمران میں ہے **الصورة هیئته حاصلة للشئی عند ایقاع التالیف بین اجزائه**۔ یہی بات تفسیر نیشاپوری میں بھی ہے۔ جس کا خلاصہ وحاصل یہ ہے کہ ارشاد ربانی "**هوالذی یصورکم**" الایۃ میں جس صورت گری کا ذکر ہے اس میں صورت سے مراد وہ ہیئت ہے جو کسی شے کو اس کے اجزاء کی ترکیب وتالیف سے حاصل ہوتی ہے ـــــــ

ـــــــ تفسیر روح البیان حشر میں ہے۔

"قال الراغب الصورة ماتتمیزالاعیان عن غیرها وهی

Marfat.com

محسوسۃ کصورۃ الانسان ومعقولتہ کالعقل وغیرہ من المعانی وقولہ علیہ السلام ان اللہ خلق آدم علی صورتہ اراد بالصورۃ ماخص الانسان بہ من الھیتہ المدرکتہ بالبصر والبصیرۃ وبھا فضلہ علی کثیر من خلقہ واضافتہ الی اللہ علی سبیل الملک لا علی سبیل البعضیتہ والتشبیہ بل علی سبیل التشریف لہ کقولہ بیت اللہ وناقتہ اللہ وروح اللہ"

یعنی صورت اعیان کے اس ظاہری نشان کو کہیں گے جس سے ہر عین کا اپنے غیر سے امتیاز ہو سکے اسکی دو قسمیں ہیں ایک محسوسہ جیسے انسانی چہرہ مہرہ اور دوسری معقولہ جیسے عقل وغیرہ ـــــ حدیث شریف میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ان کی خصوصی صورت پر تخلیق کیا" میں صورت سے انسان کی وہ شکل وہیئت مراد ہے جس کا بصر اور بصیرت دونوں سے ادراک ہو سکتا ہے اور جس کے ذریعہ انسانوں کو بہت سی مخلوق پر فضیلت حاصل ہے (اور اگر صورۃ میں ضمیر کا مرجع ذات باری تعالیٰ ہو تو) اللہ کی طرف لفظ صورت کی اضافت تشبیہ یا تبعیض کے اعتبار سے نہیں ہے بلکہ اضافت ملک یعنی بلحاظ شرف کے ہے یعنی اس سے انسان کے شرف کو ظاہر کرنا مقصود ہے جیسا کہ بیت اللہ ناقۃ اللہ اور روح اللہ میں اضافتوں کا حال ہے[1] ـــــ

لغات کشوری میں ہے "صورت ۔ ع ۔ تصویر ۔ شکل ۔ نمونہ" ـــ فرہنگ آصفیہ میں ہے ۔ ـــــ "صورت ۔ ع ۔ اسم مونث (ا) پیکر ۔ شکل ۔ ہیئت ۔ چہرہ مہرہ ۔ مکھڑا ۔ لقا جیسے صورت چڑیلوں کی مزاج پریوں کا ۔

---

[1] مفردات امام راغب (اردو) ملخصاً

Marfat.com

داغ کی شکل دیکھ کر بولے
ایسی صورت کو پیار کون کرے
(داغ)

پکارا دیکھ کے میں حور کی شکل
خداوندا یہ صورت وہ نہیں ہے
(داغ)

ہماری شکل تیرے غم میں پہچانی نہیں جاتی
بگڑ جاتی ہے صورت بھی مصیبت ایسی ہوتی ہے
(داغ)

(۲) نقش ۔ تصویر (۳) ڈول ۔ خانہ۔ ڈھانچہ ۔ ڈھچر (۴) حالت۔ گت۔ گتی۔ کیفیت ——— (۵) طرح۔ وضع۔ طور ۔ طریق۔ نوع ۔ رنگ ۔ ڈھنگ۔ ڈھب ۔ قرینہ ——— (۶) تدبیر۔ تجویز جیسے کوئی تو اسکی نوکری کی صورت نکالوں' مانند۔ مثل ۔ مشابہ ———(۸) موقع۔ محل (۹) ظاہر۔ معنی کا نقیض ——— صورت میں تو قطرۂ خوں ہے معنی میں دریا ہے دل (میر) (۱۰) بھیس ۔ روپ (۱۱) آثار ۔ علامت ۔ نشان (۱۲) شغل۔ مشغلہ۔ کام کاج (۱۳) بت۔ لعبت ۔ مورت ۔ مورتی ———

——— صورت پرست (ف) اسم مذکر ظاہر پرست۔ بت پرست۔ مورتی پوجن کرنے والا۔"

——— فیروز اللغات میں ہے۔ "صورت :(صو ۔ رت) (ع ۔ ا ۔ مونث) (۱) شکل ۔ چہرہ۔ منہ ۔ مکھڑا (۲) نقش ۔ تصویر (۳) خاکہ۔ ڈھانچہ (۴) حالت۔ کیفیت (۵) طرح۔

Marfat.com

طور۔ طریق ۔ ڈھنگ (۶)تدبیر۔ تجویز (۷)مانند۔ مثل ۔ مشابہ (۸)موقع۔ محل (۹)ظاہر (۱۰)بھیس ۔ روپ (۱۱)علامت۔ نشان (۱۲)شغل۔ کام (۱۳)مورت۔ بت ــــــــ صورت پرست : بت پرست۔ ظاہر پرست "ــــــــ شمس اللغات میں ہے "صورت بالضم پیکر و نقش و نمونہ چیزے"ــــــــ علامہ ازہری صاحب نے المعجم الوسیط طبع مصر کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے "الصورۃ الشکل والتمثال المجسم"۔

ــــــــ جن جن لغات میں الصورۃ کی وضاحت کرتے ہوئے الشکل کا لفظ اختیار کیا گیا ہے وہاں شکل سے مراد وہی ہے جسے مفردات امام راغب کے حوالے سے تفسیر روح المعانی اور تفسیر روح البیان میں نقل کیا گیا ہے دونوں تفسیروں کے حوالے گزر چکے ہیں خود مفردات امام راغب (اردو) کا جو حوالہ گزرا ہے اس میں اسکی وضاحت بخوبی فرما دی گئی ہے یعنی "کسی عین ۔ یا۔ مادی چیز کے ظاہر نشان اور خدوخال حس سے اسے پہچانا جا سکے اور دوسری چیزوں سے اسکا امتیاز ہو سکے الخ"

ــــــــ فرہنگ آصفیہ میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ ہر لفظ کے مختلف معانی کو اس میں نمبروار بیان کیا گیا ہے اور غایت تفہیم کے لئے ہر نمبر میں متعدد مترادف الفاظ رکھ کر اصل مفہوم کو بخوبی واضح کر دیا گیا ہے اور شعراء کے اشعار سے بھی سند پیش کی گئی ہے ــــــــ

فرہنگ آصفیہ کے مذکورہ طرز نگارش کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جب ہم اس میں صورت کا معنی دیکھتے ہیں تو اس کے نمبر ا میں یہ الفاظ ملتے ہیں۔ "(ا)پیکر۔ شکل ۔ ہیئت ۔ چہرہ۔ منہ۔ مکھڑا۔ پکار"

ــــــــ یہی حال فیروز اللغات کا بھی ہے اس میں بھی ہر لفظ کے مختلف معانی نمبروار بیان کئے گئے ہیں اور ہر نمبر میں متعدد مترادف الفاظ رکھ کر اچھی طرح مفہوم کو سمجھا دیا گیا ہے

Marfat.com

چنانچہ صورت کی وضاحت کرتے ہوئے اس کے نمبرا میں یہ الفاظ مذکور ہیں ـــــ "(ا) شکل چہرہ۔ منہ۔ مکھڑا " ـــــــ ان دونوں لغتوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بعض لغات میں صورت کی تشریح کرتے ہوئے شکل کا جو لفظ اختیار کیا گیا ہے وہاں شکل سے چہرہ مہرہ حلیہ اور ظاہری خدوخال ہی مراد ہیں ـــــ مذکورہ بالا دونوں لغات میں اس بات کا بھی التزام ہے کہ نمبرا۔ میں جو معنی بیان کیا جائے وہ ضرور اس لفظ کا حقیقی معنی ہو اب خواہ وہی اس لفظ کا تنہا حقیقی معنی ہو ۔یا۔ اس کے جملہ حقیقی معانی میں سے ایک ہو۔ الغرض ۔ پہلے نمبر میں ذکر کردہ معنی میں لفظ کا استعمال قطعی طور پر اس کے حقیقی معنی ہی میں استعمال قرار دیا جائے گا۔ ۔الحاصل۔ لفظ صورت کا استعمال کسی شے کے ظاہری خدوخال' رنگ وروپ اور چہرہ مہرہ کے معنی میں یقینی طور پر حقیقی استعمال ہے رہ گئے اس کے سوا دوسرے معانی تو اس میں اس لفظ کا استعمال یا تو بطور اشتراک لفظی ۔یا۔ بطور اشتراک معنوی۔ یا بطور مجاز ہو گا

ـــــــ

ـــــــ لغات فیروزی میں شکل کا معنی صرف صورت قرار دیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرے معانی میں اس کا (لفظ شکل کا) استعمال بطور مجاز ہے۔ فیروز اللغات میں بھی شکل کی وضاحت کرتے ہوئے پہلے نمبر میں صرف صورت اور روپ ہی کو رکھا ہے۔ شکل کی وضاحت کرتے ہوئے لفظ صورت سے کیا مراد ہے؟ قاموس واقرب الموارد دونوں میں ہے کہ اس سے مراد "صورة الشی المحسوسة والمتوہمة" ہے۔ مصباح اللغات میں جس کی وضاحت ان لفظوں میں کی گئی ہے ـــــ "محسوس یا متوہم چیز کی صورت شکل مثلاً گولائی 'کبجی۔ سیدھاپن وغیرہ" ـــــــ

یہاں "صورت شے متوہمہ" سے مراد وہی صورت عقلیہ ہے جس کی وضاحت مفردات

Marfat.com

امام راغب کے حوالے سے کی جاچکی ہے ـــــــــلن تفصیلات سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ لفظ شکل کے حقیقی معنی کے عموم میں عکس غیر منطبع کو داخل کرنا جیسا کہ ازھری صاحب نے کیا ہے صحیح نہیں۔ کسی لغت میں بھی لفظ شکل کی وضاحت کرتے ہوئے لفظ عکس غیر منطبع کا ذکر نہیں ملتا۔ صحیح بات یہ ہے کہ یہاں (المعجم الوسیط میں) شکل سے مراد وہی ہے جس کی تعبیر کسی شے کے ظاہری نشان اور اس کے خدوخال سے کی گئی ہے ـــــلہٰذا ـــــ المعجم الوسیط میں صورت کی وضاحت کرتے ہوئے شکل کے بعد جو تمثال مجسم کا لفظ آیا ہے وہ تخصیص بعد التعمیم کے قبیل نہیں بلکہ یہ دونوں صورت کے دو مختلف معنی ہیں جس میں صورت کا استعمال رائج ہے ـــــــاس پوری تفصیل سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ لفظ صورت کا استعمال جن متعدد معانی میں ہوتا ہے ان میں سے ایک معنی تصویر بھی ہے اور یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ ہر تصویر صورت ہے مگر ہر صورت حقیقی معنی میں تصویر نہیں۔ مثلاً ہر شے کے ظاہری نشان اور اس کے ظاہری خدوخال کو صورت تو کہا جاتا ہے مگر اسے تصویر نہیں کہا جاتا۔ اسکو یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ بینہ زید کو دیکھنے والا یہ تو کہہ سکتا ہے کہ میں نے زید کی صورت دیکھی مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے زید کی تصویر دیکھی ـــــیوں ـــــ تمام صورعقلیہ اور اشکال ذہنیہ کو صورت تو کہتے ہیں مگر تصویر نہیں کہتے ـــــاں ـــــان صورتوں کے لئے تصویر کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ تصویر و تصور کے درمیان فرق بالکل واضح ہے ـــــــــ

ـــــــ ہر اہل فہم پر یہ بات بھی ظاہر ہے کہ جن نصوص میں جاندار کی صورت بنانے کی حرمت مذکور ہے اس میں صورت سے مراد جاندار کی تصویر اور صورت سے مراد جاندار کی تصاویر ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اس بات سے ازھری صاحب کو بھی اختلاف نہ ہو گا۔

Marfat.com

باب ۶

یہ باب تصویر وتصاویر کی تحقیق وتعبیر سے متعلق ہے ـــــــ اقرب الموارد میں ہے۔ "التصاویر التماثیل جمع تصویرۃ" ۔ تصاویر کا معنی تماثیل ہے اور یہ تصویرۃ کی جمع ہے۔ المنجد (اردو) میں ہے "التصویرۃ ! سنیچو ۔بت۔ مجسمہ تصاویر" ـــــ مصباح اللغات میں ہے "التصویرۃ سنیچو' مجسمہ' بت" ـــــ منتھی الارب میں ہے ـــــ "تصاویر صورت ہائے برا نگیختہ از چوب وگل وجز آن" تصاویر وہ صورتیں ہیں جنہیں لکڑی اور مٹی وغیرہ سے بنا گیا ہو یہ تصویر کی جمع ہے ـــــ غیاث اللغات میں ہے "تصویر بمعنی صورت کردن وایں مصدر بمعنی اسم مفعول مستعمل است"۔ تصویر کا معنی (مصدری) صورت بنانا ہے اور یہ مصدر اسم مفعول (یعنی مصور) کے معنی میں مستعمل ہے۔ صراح میں ہے "تصاویر صورت ہائے برا نگیختہ ازچوب وگل وجز آن" تصاویر وہ صورتیں ہیں جنہیں لکڑی اور مٹی وغیرہ سے بنایا گیا ہو ـــــ لغات فیروزی میں ہے "تصویر ۔ع۔ صورت۔ صورت گری۔ صورت بنانا" فیروز اللغات میں ہے۔ "تصاویر :(ع ۔ا ۔ مونث) تصویر کی جمع تصویریں ۔ تصویر :(ع ۔ا ۔ مونث) (۱) صورت بنانا۔ صورت گری (۲) مورت۔ روپ۔ نقشہ۔ بت۔ شبیہہ۔ نقش ۔ فوٹو (۳) صف نہایت' خوبصورت۔ حسین ۔ نہایت عمدہ جمع تصاویر = تصویر (بن جانا) ہو جانا :(۱) بت بن جانا۔ بے حس وحرکت ہو جانا۔ حیران ہو جانا۔ حیرت سے چپ ہو جانا= تصویر کھینچنا : مورت بنانا۔ نقشہ بنانا۔ فوٹو لینا = تصویر عکسی :فوٹو ۔ فوٹوگرام۔ کیمرے سے لی ہوئی تصویر تصویر (قالی) قالین' (۱) قالین کے نقش ونگار (۲) مجازاً خاموش = تصویر گلی :مٹی کی مورتی ۔ مٹی کا بت" = ـــــــــ

Marfat.com

ـــــــــــفرہنگ آصفیہ میں ہے۔ "تصویر :اسم مونث (ا)لغوی معنی صورت بنانا مگر یہ مصدر اسم مفعول کے معنی میں مستعمل ہے (۲)مورت۔ شبیہہ ۔ روپ ۔ فوٹو ۔ نقش ۔ نقشہ۔ بت (۳)(صفت)نہایت خوبصورت نہایت عمدہ۔ قابل تصویر ـــــــــــتصویر کھینچنا :فعل متعدی (ا)عکس اتارنا شبیہہ اتارنا۔ فوٹو بنانا۔ (۲)تصویر بنانا۔ مورت بنانا۔ نقشہ بنانا۔ نقشہ اتارنا (۳)سماں باندھنا ہیئت پیدا کرنا = تصویر ہو جانا :فعل لازم 'بت بن جانا۔ بے حس وحرکت ہو جانا = "ـــــــــــ

ـــــــــــلغات کشوری میں ہے "تصویر :ع صورت ۔ صورت گری۔ صورت اور شکل کسی چیز کی تیار کرنا = صورت گری ۔ ف۔ صورت بنانا۔ مصوری۔ نقاش = مصور :تصویر کھینچنے والا = "

ـــــــــــ اقرب الموارد میں ہے ۔ "(صورہ) تصویرا جعل لہ صورۃ وشکلا ونقشہ ورسمہ"۔ یعنی کسی کی صورت گری کا مطلب یہ ہے کہ اس کی شکل وصورت کو کسی جگہ نقش کر دیا جائے اور اسکو چھاپ دیا جائے ـــــــــــاقرب الموارد نے تصویر کے لغوی معنی کی وضاحت میں نقش ورسم ۔یا۔ تنقیش و ترسیم کا لفظ استعمال فرما کر واضح فرما دیا کہ تصویر کا حقیقی لغوی معنی کیا ہے اور حقیقتہً صورت گری کسے کہیں گے ـــــــــــ

ـــــــــــالغرض ـــــجب تک صورت کسی محل پر چھپ نہ جائے اور منطبع نہ ہو جائے وہ تصویر ہی نہیں ـــــــــــمنتھی الارب میں ہے۔ "صورۃ تصویرا صورت کرد اورا و آفرید" یعنی صورت کی شکل وتخلیق کا نام تصویر ہے ـــــصورت کی تشکیل کسے کہیں گے ابھی ابھی اقرب الموارد سے اسکی وضاحت کی جا چکی ہے ـــــــــــمنتخب اللغات شاہجہانی میں

ـــــــــــ

Marfat.com

"تصویر صورت کردن و آفریدن وصورتی کہ ازچوب وگل وجز آں سازند ویا بردیوار وغیر آں نگارند تصاویر جمع"۔ یعنی صورت کی تشکیل وتخلیق کا نام تصویر ہے۔ اور وہ صورت جسے لکڑی اور مٹی وغیرہ سے بنائیں ۔یا۔ دیوار وغیرہ پر نقش کریں۔ اسکی جمع تصاویر ہے ــــــ

ــــــ شمس اللغات میں بھی تصویر کی یہی تشریح کی گئی ہے ۔ہاں۔ اس میں لفظ آفریدن موجود نہیں ــــ تفسیر قرطبی سورۃ تغابن میں زیر آیت کریمہ وصورکم فاحسن صورکم ہے۔ قد مضی معنی التصویر وانہ التخطیط والتشکیل ۔یعنی یہ بات پہلے بھی کہی جا چکی ہے کہ تصویر کے معنی تخطیط وتشکیل کے ہیں۔ اور جب تصویر سے مراد مصور ہے تو تخطیط وتشکیل سے مراد مخطط ومتشکل ہوا۔ اور یہ بالکل ظاہرا مر ہے کہ اس عالم کون وفساد میں تخطیط وتشکیل کے لئے ایک ایسے ثابت وقائم محل کی قطعی ضرورت ہے جو اس نقش نگاری اور صورت گری کو قبول کر سکے اسی لئے پانی ۔یا۔ ہوا میں قلم چلانے کو نہ تخطیط کہیں گے نہ تشکیل۔ معلوم ہوا کہ جب تک خط ۔یا۔ شکل اپنی جگہ ثبت نہ ہو جائے اور وہاں قرار نہ پکڑے وہ نہ تخطیط ہے نہ تشکیل۔ پانی اور ہوا میں قلم چلا کر کچھ بھی لکھتے رہئے مگر اس کو تحریر نہیں قرار دیا جائے گا اور نہ تخطیط وتحریر کے احکام اس پر نافذ ہوں گے ــــ مثلاً ــــ یہ صراحت بہار شریعت "زبان سے الفاظ طلاق نہ کہے مگر کسی ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز نہ ہوتے ہوں مثلاً پانی یا ہوا پر تو طلاق نہ ہوگی اور اگر ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز ہوتے ہوں مثلاً کاغذ یا تختہ وغیرہ پر اور طلاق کی نیت سے لکھے تو ہو جائے گی" ــــــ

ــــــ اس ارشاد میں "حروف ممتاز نہ ہوتے ہوں" سے اس بات کی طرف اشارہ ہے

Marfat.com

کہ "حروف ثبات وقرار نہ پکڑ سکتے ہوں" ـــــیوں ہی ـــــ"حروف ممتاز ہوتے ہوں" سے یہ بتانا مقصود ہے کہ "حروف ثابت وقائم ہو جاتے ہوں" ۔ اس لئے کہ اس خاص مقام پر جس امتیاز ۔یا۔ عدم امتیاز کی بات ہو رہی ہے وہ ثبت وقرار ۔یا۔ عدم ثبت وقرار ہی کا نتیجہ ہے ـــــــچونکہ پانی اور ہوا پر کوئی نقش ثبت وقرار حاصل نہیں کر پاتا لہٰذا ان پر کسی تحریر وتخطیط کا وجود ممکن نہیں۔ رہ گیا۔ کاغذ اور تختہ تو ان دونوں کا حال آب ہوا کے حال کے برعکس ہے کیونکہ کاغذ وتختہ دونوں نقش کو قبول کر لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ان پر نقوش کو ثبت وقرار حاصل ہوتا ہے ـــــــتفسیر قرطبی جزء ۱۸ صفحہ ۴۸ زیر سورہ حشر ہے "**فالتصویر مرتب علی الخلق والبرایتہ وتابع لھما ومعنی التصویر التخطیط والتشکیل**" پس تصویر خلق وبرایتہ پر مرتب اور ان دونوں کی تابع ہے (یعنی پہلے تقدیر پھر تخلیق پھر صورت گری) اور تصویر کا معنی **تخطیط** وتشکیل ہے ـــــالحاصل اللہ تعالیٰ نے اس کو ایسی تشکیل سے نوازا جس سے اس کو ایسی صورت وہیئت حاصل ہو گئی جو اس کے لئے وسیلہ ومعرفت اور اپنے غیروں سے امتیاز کا نشان بن گئی ـــــــاسی تفسیر قرطبی کے جزء نمبر ۱۵ صفحہ ۳۲۸ پر زیر سورۃ مومن ہے "**وصورکم فاحسن صورکم**" **ای خلقکم فی احسن صورۃ**" ـــــیعنی اچھی صورت پر تمہاری تخلیق فرمائے۔ یہاں واضح طور پر تصویر کا معنی تخلیق قرار دیا ہے۔ تفسیر قرطبی جزء ۱۲ **صحفہ** ۷ پر ایک حدیث منقول ہے جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب نطفے پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے "**فصورھا وخلق سمعھا وبصرھا وجلدھا ولحمھا وعظامھا**" تو وہ فرشتہ اسکی تشکیل کرتا ہے اور اس کے کان، آنکھ، جلد، گوشت اور ہڈیوں کی تخلیق کرتا ہے الحدیث ۔ "**نسبتہ الخلق والتصویر للملک نسبتہ مجازیتہ لاحقیقتہ**" خلق وتصویر کی نسبت فرشتہ کی طرف مجازی ہے حقیقی نہیں ۔

Marfat.com

الغرض ۔ تصویر وتشکیل کا فاعل حقیقی رب تبارک وتعالیٰ ہی ہے اور ہرچیز اس کی قدرت وتخلیق واختراع سے وجود میں آئی ہے قرآن کریم میں متعدد جگہ رب تعالیٰ نے خلقت حقیقیہ کی نسبت اپنی طرف فرمائی ہے اور کسی مخلوق کی طرف اس کی نسبت نہیں کی بلکہ ہر مخلوق سے اس کی نسبت قطع فرمادی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا **ولقد خلقناکم ثم صورناکم**۔ نیز ارشاد فرمایا وصورکم فاحسن صورکم ـــــ(از قرطبی ملخصا")ـــــ

ـــــــ تفسیر ابن کثیر میں "**یصورکم فی الارحام**" کا معنی "**یخلقکم فی الارحام**" بتایا ہے یہاں بھی تصویر کو تخلیق کے معنی میں لیا ہے ـــــ تفسیر روح المعانی آل عمران میں ہے۔ **والتصویر جعل الشی علی صورۃ لم یکن علیھا**"۔ یعنی۔ کسی شے کو ایسی صورت پر کر دینا جو اسے حاصل نہ ہو تصویر ہے ـــــــ تفسیر نیشاپوری آل عمران میں ہے۔ "**قال الواحدی التصویر جعل الشئی علی صورۃ** یعنی بقول واحدی کسی شے کو کسی شکل پر کر دینے کا نام تصویر ہے۔ تفسیر نیشاپوری ہی کے حوالے سے واضح کیا جاچکا ہے کہ صورت شے کی وہ ہیئت ہے جو اس کے اجزاء کی تالیف وترکیب سے حاصل ہوتی ہے۔ تفسیر کبیر میں بھی تصویر وصورت کی وضاحت واحدی کے حوالے سے انہیں لفظوں میں کی گئی ہے جن لفظوں میں تفسیر نیشاپوری میں مذکور ہے ـــــــ لباب التاویل آل عمران میں بھی تصویر وصورت کا یہی معنی بتایا گیا ہے ـــــــ تفسیر طبری جزء نمبر ۳ صفحہ ۱۱۲ کی روش میں کسی کو متشکل افراد کا روپ عطا فرما دینا ہی صورت گری ہے۔ یوں ہی۔ تفسیر روح البیان آل عمران کی صراحت کی روشنی میں کسی کو مخصوص ہیئت پر کر دینا ہی اس کی تشکیل وصورت گری ہے۔

ـــــــ تنویر المقیاس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے "یصورکم" کی

Marfat.com

تفسیر یخلقکم ہی منقول ہے ——— ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں زیر کریمہ "فی ای صورۃ ماشاء رکبک" اس میں مذکور لفظ صورۃ کی تفسیر حضرت مجاہد کے قول کی روشنی میں شکل وشباہت فرمائی ہے اور حضرت مجاہد ہی کے حوالے سے اس آیت کا یہ معنی بتایا ہے کہ رب تبارک وتعالیٰ نے تم کو تمہارے ماں۔ باپ یا چچا ماموں میں سے جس کی شکل وشباہت پر چاہا بنا دیا ———

تفسیر صاوی اعراف میں ہے (لقد خلقناکم) قولہ ای اباکم آدم ای حین کان طینا غیر مصور (قولہ ای صورناہ واتممنا فی ظہرہ) ای حین کان بشراً بتخطیطہ وشق حواسہ ——— یعنی ہم نے پیدا کیا تمہارے باپ آدم کو اور پھر ان کی صورت گری کی جبکہ وہ غیر متشکل مٹی کی شکل میں تھے پھر ہم نے ان کی تخطیط وتشکیل اور انکا شق حواس کر کے انکی بشریت کی صورت گری کی ——— تفسیر صاوی نے بھی صاف واضح کر دیا کہ تصویر سے مراد تخطیط وشق حواس ہے۔

——— تفسیر طبری، تفسیر نیشاپوری، تفسیر لباب التاویل اور تفسیر کبیر میں آیت کریمہ لقد خلقناکم ثم صورناکم کی شرح کرتے ہوئے مختلف حضرات کے اقوال پیش کئے گئے ہیں اور سب کے دلائل کی حسب ضرورت وضاحت کی گئی ہے۔ ان اقوال کی روشنی میں آیت کریمہ کی جو توجیہیں سامنے آتی ہیں ان سب میں اس بات پر اتفاق ہے کہ تصویر کا معنی محسوس غیر منطبعہ نہیں بلکہ ثبت و منطبع ہو جانے والی اور باقی و قائم رہنے والی تشکیل و تخطیط کی تعبیر تصویر سے کی گئی ہے۔ تفسیر کبیر میں دوسرے وجوہ کے مالہ ومالہ علیہ کو حسب ضرورت پیش کر کے ان کے نزدیک جو اقرب الوجوہ ہے اسکی بھی نشاندہی فرمادی ہے جس کو تفسیر نیشاپوری میں بھی مکمل نقل کر دیا گیا ہے ——— صاحب تفسیر کبیر وجہ رابع کے ضمن میں

Marfat.com

فرماتے ہیں۔

وقولہ صورنا کم اشارۃ الی انہ تعالیٰ اثبت فی اللوح المحفوظ صورۃ کل شئی کائن محدث الی قیام الساعۃ علی ماجاء فی الخبر انہ تعالیٰ قال اکتب ماہو کائن الی یوم القیامۃ فخلق اللہ عبارۃ عن حکمہ ومشیتہ والتصویر عبارۃ عن اثبات صور الاشیاء فی اللوح المحفوظ۔[1]

اور اس کے ارشاد صورنا کم سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں قیامت تک پیدا ہونے والی ہر شے کی صورت کو ثبت فرمادیا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم دیا کہ قیامت تک ہونے والی ہر چیز کو لوح محفوظ پر لکھ دے اور اس پر ثبت کر دے۔ پس تخلیق الٰہی سے اسکا حکم اور اسکی مشیئت مراد ہے اور تصویر سے تمام اشیاء کی صورتوں کا لوح محفوظ میں ثبت کر دینا مراد ہے ——— تفسیر کبیر نے تو بہت صاف لفظوں میں واضح فرمادیا کہ تصویر نام ہے "اثبات صور" کا۔ یعنی کسی جگہ پر صورتوں کے ثبت کر دینے کا ——— تفسیر ابن کثیر سورۃ مومن میں ہے (وصورکم فاحسن صورکم) ای فخلقکم فی احسن الاشکال ومنحکم اکمل الصور فی احسن تقویم۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہاری تخلیق اچھی شکل وشباہت پر فرمائی اور تم کو اچھی ساخت پر کامل ترین صورت سے نوازا ——— تفسیر ابن کثیر ہی میں سورۃ تغابن میں ہے (وصورکم فاحسن صورکم) ای احسن اشکا لکم یعنی ارشاد ربانی میں بہترین صورت سے بہترین شکل وشباہت اور خوبصورت ظاہری خدوخال مراد ہیں ——— تفسیر روح المعانی کے حوالے سے پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے کہ سورۃ تغابن کی آیۃ کریمہ "وصورکم فاحسن صورکم" میں بعض

---

[1] تفسیر کبیر جزء نمبر ۲۰ ص ۱۱۷

Marfat.com

علمائے صورت کو اسی ظاہری شکل وشباہت کے ساتھ مخصوص فرمادیا ہے جسے آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے جیسا کہ صورت کا یہی معنی معروف بھی ہے ——— تفسیر طبری سورہ مومن میں ہے وصورکم فاحسن صورکم بقول وخلقکم واحسن خلقکم۔ یعنی آیت کریمہ میں تصویر سے مراد تخلیق ہے یعنی رب تعالیٰ نے تمہاری اچھی خلقت پر تخلیق فرمائی ——— لباب التاویل سورہ مومن میں بھی تفسیر طبری ہی کے لفظوں کے ساتھ آیت کریمہ کی تشریح کی گئی ہے ——— تفسیر طبری سورہ تغابن میں ہے "وصورکم یقول ومثلکم واحسن مثلکم" یعنی تمہارا پیکر تیار کیا تو تمہیں حسین پیکر سے نوازا۔ اس تشریح میں تصویر کو تمثیل وپیکر سازی کے معنی میں لیا ہے ———

——— تصویر کے تعلق سے میں نے اب تک جن کتب تفاسیر ولغات اور ارشادات علماء کرام کو پیش کیا ہے ان سب کو سامنے رکھ کر تصویر کا جو معنی متعین ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ "تصویر نام ہے کسی چیز کی اس پائدار شبیہہ کا جو اس چیز کی حکایت صوری کرتی ہو"

——— خیال رہے کہ یہاں پائدار سے مراد وہی ہے جس کی وضاحت باب نمبر ۳ کے تحت کی جا چکی ہے۔

——— قرآن کریم کی جن جن آیات کریمہ میں صورۃ' صور اور تصویر وصورت گری کا ذکر ہے بحمدہ تعالیٰ ان میں سے ہر ہر آیت کریمہ کے انوار وبرکات سے۔ (۱) تفسیر طبری (۲) تفسیر کبیر (۳) تفسیر روح المعانی (۴) تفسیر روح البیان' (۵) تفسیر صاوی' (۶) تفسیر جمل' (۷) تفسیر لباب التاویل' (۸) تفسیر انوار التنزیل' (۹) تفسیر جلالین' (۱۰) تفسیر مدارک' (۱۱) تفسیر نیشاپوری' (۱۲) تفسیر ابن کثیر' (۱۳) تفسیر قرطبی' (۱۴) تفسیر ابو سعود' (۱۵) تفسیر تنویر

Marfat.com

القواس ' (۱۶)تفسیر حسینی' (۱۷)مفردات امام راغب کی روشنی میں مستفیض ومستنیر ہوا۔ ان تمام تفاسیر معتبرہ کا جو خلاصہ وحاصل ہے اس میں قرآن کریم کے کس ارشاد میں کس مفسر کے نزدیک صورت یا صورت گری سے کیا مراد ہے؟ ہر ہر آیت کی مکمل تفسیر وتشریح کیا ہے؟ بعض آیات کی وضاحت میں اگر علماء وائمہ میں اختلاف ہے تو ان کے دلائل کیا ہیں؟ ارشاد ربانی میں صورت سے مراد صرف ظاہری شکل وشباہت ہے۔ یا۔ یہ شی محسوسہ اور شی متوہمہ بلفظ دیگر امور عقلیہ دونوں کو عام ہے؟ کس مفسر نے تصویر کی تعبیر تشکیل وتخطیط سے کس نے تخلیق سے کس نے اثبات صور سے اور کس نے تمثیل (تمثال سازی) سے کی ہے؟ وغیرہ وغیرہ امور سے متعلق مکمل معلومات موجود ہیں۔ جن سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر مفسرین نے انسانی معنوی خوبیوں اور باطنی کمالات وخصائص کو بھی امور عقلیہ اور امور متوہمہ کا نام دیکر رب کریم کی طرف سے انہیں عطا کرنے کو بھی صورت گری کے خانے میں رکھا ہے۔ اس کے باوجود ان تفاسیر میں سے ایک بھی تفسیر ایسی نہیں جس نے قرآن کریم میں مذکور صورت وصورت گری کی تعبیر آئینوں کے عکوس یا آئینوں میں ظہور عکوس سے کیا ہو۔ یہی حال ان لغات کا ہے جن کے حوالے گزر چکے کسی لغت میں بھی صورت وتصویر کے معانی کی وضاحت کرتے ہوئے عکس یا عکس نمائی کا لفظ استعمال نہیں کیا حالانکہ آئینوں کی ناپائدار شبیہوں کے لئے کتب لغات میں صاف طور پر عکس کا لفظ استعمال کیا گیا ہے ــــ یوں ہی ــــ جن کتب لغات نے عکس کی وضاحت میں شکل وشبیہہ کا لفظ اختیار کیا ہے انہوں نے اسی جگہ اسے آئینوں سے متعلق کر کے واضح کر دیا کہ یہاں ناپائدار اشکال اور شبیہیں مراد ہیں نہ کہ پائدار صوروتصاویر ان حالات میں اب علم

Marfat.com

ویقین کے اجالے میں یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ صورت وتصویر کا معنی عکس (غیر منطبع) قرار دینے والا اپنے اس دعویٰ کی صداقت کی دلیل نہ تو قرآن کریم سے پیش کر سکتا ہے نہ احادیث نبوی سے اور نہ ہی کتب لغات وتفاسیر سے ——————

——————اب اس کے پاس صرف ایک ایسی انکل رہ گئی ہے ضد جس کی پشت پناہ ہے تو وہ اس کے بل بوتے پر جو چاہے کہہ لے۔

Marfat.com

باب ۷

یہ باب لفظ مصور کی تحقیق وتعبیر سے متعلق ہے۔ اس کے تعلق سے کچھ باتیں عرض کی جاچکی ہیں صرف چند باتیں یہاں پیش کی جارہی ہیں ـــــــلقرب الموارد میں ہے "المصور : من حرفۃ التصویر (مصور الکائنات) اللہ"۔ مصور وہ ہے جس کا پیشہ صورت گری اور نقاشی ہو۔ مصور الکائنات رب تعالیٰ کو کہتے ہیں ـــــــالمنجد اردو میں ہے "تصویر بنانے والا" ـــــتفسیر ابن کثیر میں ہے "(المصور) ای الذی اذا اراد شیئا قال لہ کن فیکون علی الصفت التی یریدوالصورۃ التی یختار کقولہ تعالیٰ (فی ای صورۃ ماشاء رکبک) ولہٰذا قال المصور الذی ینفذ ما یرید ایجادہ علی الصفتہ التی یریدھا" (حشر)ـــــ یعنی حقیقی مصور وہ ہے جو جب کسی چیز کو وجود میں لانے کا ارادہ کرے تو اس سے کن فرما دے پس وہ چیز اس کی ارادہ کردہ صفت اور چاہی ہوئی صورت پر موجود ہو جائے (کقولہ تعالیٰ (فی ای صورۃ ماشاء رکبک)۔ اسی لئے رب تعالیٰ نے اپنے کو مصور فرمایا یعنی وہ ذات جو اپنی جس مطلوبہ صفت پر کسی کی ایجاد کا ارادہ فرمائے تو وہ نافذ ہو جائے ـــــتفسیر قرطبی سورہ حشر میں ہے "المصور" مصور الامور و مرکبھا علی ھیئتہ مختلفہ"۔ یعنی مختلف ہیئت پر امور کی ترکیب وتشکیل فرمانے والا ـــــتفسیر جمل (حشر) میں ہے "قولہ المصور معناہ مصور الامور و مرکبھا علی ہیئتہ مختلفہ فالتصویر اخرا والتقدیر اولا والبرء بینھما رہ کرخی"۔ مصور کا معنی ہیئت مختلفہ پر امور کی تشکیل و ترکیب کرنے والا۔ پس تصویر کا درجہ آخری ہے اور تقدیر کا درجہ پہلا اور برء ان دونوں کے درمیان کی چیز ہے۔ ابو سعود۔ انوار التنزیل اور روح المعانی میں ہے "المصور الموجد بصورھا وکیفیا تھا کما اراد" (حشر)۔ مصور یعنی اشیاء کی صورتوں اور ان کی کیفیات کے اپنے ارادہ کے مطابق ایجاد فرمانے والا ـــــــ

Marfat.com

تفسیر صلوی حشر میں ہے "المصور ای المبدع للاشکال علی حسب ارادتہ فاعطی کل شئی من المخلوقات صورۃ خاصۃ وہیئۃ منفردۃ یتمیز بھا مع اختلافھا وکثرتھا"۔ اپنے ارادے کے مطابق اشکال کی ایجاد فرمانے والا مصور ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں سے ہر شے کو ایک خاص صورت اور منفرد ہیئت عطا فرمائی ہے جس سے وہ باوجود اختلاف وکثرت کے ایک دوسرے سے امتیاز رکھتی ہیں ——تنویر المقیاس میں ہے ((المصور) مانی الارحام ذکراً اور انثی شقیا او سعیداً ۔ شکم مادر میں مرد یا عورت بدبخت ۔یا۔ نیک بخت بنانے والا ——————

تفسیر طبری میں ہے "المصور خلقہ کیف شاء وکیف یشاء" رب تعالیٰ کی صفت المصور ہے یعنی اپنی حسب مشیت تخلیق فرمانے والا ——مدارک میں ہے ——"(المصور) فی الارحام"۔ رحموں میں صورت گری فرمانے والا ——————روح البیان میں ہے "الموجد لصور الاشیاء وکیفیاتھا کما اراد یعنی بخشندہ صورت ہر مخلوق کما یصور الاولاد فی الارحام بالشکل واللون المخصوص فان معنی التصویر تخصیص الخلق بالصور المتمیزہ والاشکال المتعینہ" اشیاء کی صورتوں اور کیفیتوں کو حسب ارادہ ایجاد فرمانے والا مصور ہے یعنی ہر مخلوق کو صورت بخشنے والا جیسا کہ ماؤں کے شکم میں اولاد کو مخصوص رنگ وروپ عطا فرماتا ہے۔ اس لئے کہ تصویر کا معنی متمیز صورتوں اور متعین شکلوں سے مخلوق کی تخصیص ہے ——کچھ آگے چل کر امام غزالی کے حوالے سے ہے۔ "ومصور من حیث انہ مرتب صور المخترعات احسن ترتیب"۔ رب تعالیٰ اس اعتبار سے مصور ہے کہ وہ مخلوقات کی صورتوں میں حسین ترین ترتیب فرمانے والا ہے۔ علاوتا نقشہ نویس، معمار اور تزئین کار الگ الگ ہوتے ہیں لیکن بصراحت روح البیان "لیس فی افعال اللہ تعالیٰ بل ھو المقدر

Marfat.com

والموجد والمزین فھوالخالق البارى المصور فقدم ذکر الخالق على البارى لان الارادة والتقدیر متقدمته على تاثیر القدرة وقدم البارى على المصور لان ایجادالذات متقدم على ایجاد الصفات" (حشر) اللہ کے افعال میں ایسا نہیں بلکہ وہ مقدر وموجد اور مزین بھی ہے پس وہ خالق بھی ہے باری بھی ہے اور مصور بھی۔ ارشاد ربانی میں خالق کا ذکر باری پر مقدم فرمایا گیا ہے اس لئے کہ ارادہ وتقدیر تاثیر قدرت پر مقدم ہیں اور باری کو مصور پر مقدم فرمایا گیا اس لئے کہ ذات کی ایجاد صفات کی ایجاد پر مقدم ہے ـــــ الغرض ـــــ تصویر نام ہے ایجاد صفات اور تشکیل کیفیات کا اور ظاہر ہے کہ صفات وکیفیات کا محل ذات ہے تو جب تک صفات کسی ذات میں قائم وثابت اور اس سے وابستہ وہم رشتہ نہ ہو جائیں اس وقت تک نہ تو انکو صفات کا نام دیا جا سکتا ہے اور نہ کسی طرح کی صورت گری ان سے وابستہ ہو سکتی ہے ـــــ علامہ ازھری صاحب نے المعجم الوسیط سے المصورۃ (فوٹو کیمرہ) کی وضاحت میں جو عبارت نقل فرمائی ہے اس میں ہے ـــــ "فتطبع علیہ الصورۃ" الخ (تو اس پر صورت چھپ جاتی ہے الخ) اور یہی چھپ جانا اسے تصویر بنا دیتا ہے ـــــ بالفرض ـــــ اگر اس میں صورت پہنچ جائے مگر نہ چھپے ـــــ یا ـــــ نہ چھاپی جائے تو وہ عکس ہی رہے گی تصویر نہ بنے گی۔ فوٹو کیمرہ عکوس کو چھاپ لینے ہی کے لئے بنایا گیا ہے۔ میں سمجھ نہیں سکا کہ یہ عبارت جو خود میرے ہی دعویٰ کی صداقت کی صاف لفظوں میں تائید کر رہی ہے خود علامہ ازھری صاحب کو کیا فائدہ پہنچا رہی ہے؟

ـــــ مصوری کی تشریح وتعبیر سے متعلق اس مضمون میں اب تک جو کچھ پیش کیا گیا ہے اس سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ کسی کے مصور ہونے کے لئے بنیادی طور

Marfat.com

طور پر دو باتیں ضروری ہیں (۱) وہ صاحب ارادہ و مشیت ہو (۲) اشیاء کی صورتوں کو کسی جگہ پر قائم و پائدار اور نقش کر دینے والا ہو ـــــــ اس طرح ـــــ آلہ مصوری اسی کو قرار دیا جائے گا جس آلے کے ذریعہ صورتوں کو کسی محل پر قائم و پائدار کیا جا سکے ـــــ یہی سبب ہے کہ آئینہ بنانے والے ' اس کے سامنے آنے والے ' اگر وہ باپردہ ہو تو اسکا پردہ ہٹانے والے اور اسکو کسے کے روبرو کر دینے والے مصور نہیں ہوتے اور نہ کہے جاتے ہیں۔

ـــــ نیز ـــــ آئینہ کو تصویر کشی کا آلہ نہ سمجھا جاتا ہے اور نہ کہا جاتا ہے ـــــ کیونکـــــ اس میں نظر آنے والے عکوس اس میں پائدار و منطبع نہیں ہوتے ـــــ بس ـــــ یوں ہی ـــــ ٹی ۔ وی ' ٹی ۔ وی کیمرہ ' ویڈیو ' ویڈیو کیسٹ وغیرہ بنانے والے ' ان کو چلانے والے ' ٹی ۔ وی ـــــیاـــــ ٹی ۔ وی کیمرہ کے سامنے آنے والے ـــــیاـــــ اس مخصوص کیمرہ کے ذریعہ ریز ٹیپ کرنے والے ان میں سے کسی کو بھی مصور نہیں کہا جا سکتا اور نہ کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ ان آلات کے ذریعہ کسی شے کی صورت کو کسی جگہ پر قائم و پائدار اور ثبت و منطبع نہیں کیا جا سکتا۔ تو پھر انکا چلانے والا مصور کیسے ہو سکتا ہے ـــــ المختصرـــــ ٹی ۔ وی وغیرہ کو بھی تصویر کشی کا آلہ سمجھنا صحیح نہیں۔ خود ان آلات کے ایجاد کرنے والے ان کو تصویر کشی کا آلہ نہیں قرار دیتے۔ وہ لوگ تصویر کشی و نقاشی اور عکس نمائی کے درمیان کیا بنیادی فرق ہے اس کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔

Marfat.com

باب ۸

یہ باب کتب لغات ونصوص میں مذکور الفاظ تمثال وتماثیل کی تحقیق سے متعلق ہے۔ جلالین میں ہے۔ (اذقال لابیہ وقومہ ماہذہ التماثیل) الاصنام (التی انتم بھا عاکفون) ای علی عبارتھا مقیمون (انبیاء)۔۔۔لای معتکفون علی عبارتھا (تفسیر ابن کثیر انبیاء)۔ یعنی تماثیل سے مراد وہ بت ہیں جن کی عبادت کی جارہی تھی اور ظاہر ہے کہ وہ مجسم ہی تھے۔ تفسیر ابن کثیر سورۃ سباء میں ہے (یعملون لہ مایشاء من محاریب وتماثیل) ——واما التماثیل فقال عطیہ العوفی والضحاک والسدی التماثیل الصور قال مجاہد وکانت من نحاس وقال قتادہ من طین وزجاج۔ یعنی بقول عطیہ عوفی وضحاک وسدی تماثیل سے مراد صور ہیں وہ صورتیں بقول حضرت مجاہد تانبہ اور بقول حضرت قتادہ مٹی اور شیشے سے بنائی گئی تھیں۔ الغرض۔ مذکورہ قول میں صور سے مراد مجسم اصنام ہیں ——تفسیر جمل میں ہے والتماثیل جمع تمثال وھوالشئی المصنوع مشبھا بخلق من خلق اللہ واصلھا من مثلت الشی بالشی شبھتہ بہ وعبارۃ السمین التماثیل جمع تمثال وھوالصورۃ المصنوعۃ من رخام اونحاس اوحشب شبیہ بخلق الادمی اور غیرہ من الحیوانات اھ (انبیاء) یعنی تماثیل تمثال کی جمع ہے اور وہ اس شے مصنوع کو کہیں گے جو اللہ کی کسی مخلوق کے مشابہ ہو اسکی اصل مثلت الشئی بالشی سے ہے جس کا معنی ہے کہ تو نے اس کو اس سے مشابہت دی۔ سمین میں ہے کہ تماثیل تمثال کی جمع ہے اور تمثال اس صورت کو کہیں گے جسے سنگ مرمر۔یا۔تانبہ۔یا۔ لکڑی (وغیرہ) سے آدمی یا کسی دوسرے حیوانات کے مشابہ بنایا جائے۔ معلوم ہوا کہ تمثال نام ہے کسی ذی روح کے مجسمے کا ——تفسیر جمل ہی میں سورۃ سباء میں ہے (قولہ وتماثیل) قیل کانت من زجاج

Marfat.com

ونحاس ورخام تماثيل اشياء ليست بحيوان وذكر بعضهم انها صور الانبياء عليهم السلام والعلماء ——— وقيل انا ہذہ التماثيل رجال اتخذوہم من نخاس الخ۔ یعنی ایک قول کے مطابق یہ تماثیل کانچ' تانبے اور سنگ مرمر سے بنائی گئی تھیں (ظاہر ہے) کہ اشیاء کی تماثیل خود حیوان نہیں ہوتیں۔ بعض نے فرمایا کہ وہ مصنوعہ تماثیل انبیاء علیہم اسلام اور علماء کی (مجسم) صورتیں تھیں ———لیک قول یہ بھی ہے کہ یہ تماثیل چند لوگوں کی تھیں جن کو تانبے سے بنایا گیا تھا الخ ——تفسیر روح المعانی میں ہے (وتماثیل) قال الضحاک کانت صور حیوانات وقال الزمخشری صور الملائکہ والانبیاء والصلحاء کانت تعمل فی المساجد من نحاس وصفروزجاج ورخام الخ (سباء) بقول ضحاک وہ حیوانات کی صورتیں تھیں اور بقول زمخشری وہ ملائکہ وانبیاء اور صالحین کی صورتیں تھیں جنہیں تانبہ' سونا' پیتل کانچ اور سنگ مرمر سے مساجد میں بنایا گیا تھا الخ ——تفسیر روح المعانی ہی میں ہے (ماہذہ التماثیل التی انتم بہاعاکفون) اراد علیہ السلام ماہذہ الاصنام الا انہ عبر عنہا بالتماثیل تحقیرا" لشانہا فان التمثال الصورۃ المصنوعۃ مشبہۃ بمخلوق من مخلوقات اللہ تعالی من مثلت الشی بالشی اذا شبہتہ بہ وکانت علی ماقیل صور الرجال ———

———وقیل کانت صور الکواکب صنعوہا حسبما تخیلوا ———والسوال عنہا بما التی یطلب بہا بیان الحقیقۃ اوشرح الاسم من باب تجاہل العارف کانہ لایعرف انہا ماذا والا فہو علیہ السلام محیط بان حقیقتہا حجر اونحوہ۔ (انبیاء)۔ حضرت خلیل علیہ السلام نے تماثیل سے اصنام مراد لیا ہے مگر ان کی تعبیر تماثیل (مورتیوں) سے صرف ان کی تحقیر کے لئے فرمائی ہے اس لئے کہ تمثال کسی مخلوق الٰہی کے مشابہ صورت مصنوعہ کا نام ہے

Marfat.com

من مثلت الشمس بالشی اذا شبهتہ بہ۔ ایک قول کے مطابق وہ چھ لوگوں کی صورتیں تھیں۔

_____ایک قول کی روشنی میں وہ ستاروں کی صورتیں تھیں جنہیں انہوں نے خیالی طور پر بنالیا تھا۔

_____حضرت ابراہیم علیہ السلام کا "ما" کے ذریعہ ان سے سوال بطور تجاہل عارفانہ ہے۔ چونکہ "ما" کے ذریعہ سوال بیان حقیقت ۔یا۔ شرح اسم کے لئے ہوتا ہے لہٰذا اس سوال سے بظاہر پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خود اسے نہیں پہنچاتے تھے اور حقیقت اس کے خلاف ہے اس لئے کہ حضرت خلیل علیہ السلام اس کی حقیقت کو بخوبی جانتے تھے کہ یہ پتھر یا اس جیسی کوئی چیز ہے۔ لہٰذا اب ان کے مذکورہ سوال کا بطور تجاہل عارفانہ ہونا متعین ہو گیا۔ یہی تجاہل عارفانہ والی بات تفسیر ابوسعود میں بھی مذکور ہے

_____تفسیر صاوی میں ہے (قولہ التماثیل) جمع تمثال وھوالصورۃ المصنوعۃ من رخام اونحاس اوخشب وکانت تلک الاصنام اثنین وسبعین صنما بعضھا من ذہب وبعضھا من فضۃ وبعضھا من حدید وبعضھا من رصاص وبعضھا من نحاس وبعضھا من حجروبعضھا من خشب وکان کبیرھا مکللا بالجواہر فی عینہ یاقوتتان متقدمان تضیئان باللیل (انبیاء)۔ تماثیل تمثال کی جمع ہے اور وہ وہ صورت ہے جسے سنگ مرمر۔یا۔ تانبہ۔ یا۔ لکڑی سے بنایا گیا ہو۔ وہ مصنوعہ اصنام بہتر تھے ان کے بعض سونے سے بعض چاندی سے بعض لوہے سے بعض سیسے سے بعض تانبے سے بعض پتھر سے اور بعض لکڑی سے بنائے گئے تھے اور جو انہیں سب سے بڑا تھا وہ سونے سے بنایا گیا تھا اور اسے جواہرات کا تاج پہنا دیا گیا تھا اور اسکی دونوں آنکھوں میں دو یاقوت سامنے تھے جو

Marfat.com

رات کو روشنی دیتے ـــــ تفسیر صاوی ہی میں ہے (قولہ وتماثیل) قال بعضھم انھا صورالانبیاء علیھم الصلواۃ والسلام والعلماء کانت تصور فی المساجد الخ یعنی بقول بعض وہ انبیاء کرام علیہم الصلواۃ والسلام اور علماء کی صورتیں تھیں جنہیں مساجد میں بنانے کا دستور تھا الخ

ـــــ تفسیر قرطبی میں ہے (وماہذہ التماثیل) ای الاصنام والتمثال اسم موضوع للشئی المصنوع مشبھا بخلق من خلق اللہ تعالی یقال مثلث الشئی بالسی ای شبھتہ بہ واسم ذالک المثل تمثال (انبیاء) ـــــ آیت کریمہ میں تماثیل سے مراد اصنام ہیں تمثال وہ اسم ہے جو وضع کیا گیا ہے اس شے کے لئے جو اللہ کی کسی مخلوق کے مشابہ بنائی جائے۔ اسی ممثل کا نام تمثال ہے۔ تمثال کی یہی تشریح تفسیر کبیر اور تفسیر نیشاپوری میں بھی ہے۔

ـــــ تفسیر طبری میں ہے۔ وکانت تلک التماثیل اصنامھم التی کانوا یعبدونھا ـــــ عن مجاہد قولہ ماہذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون قال الاصنام (انبیاء) وہ تماثیل ان کے وہی اصنام تھے جن کی وہ پرستش کرتے تھے ـــــ حضرت مجاہد کے نزدیک یہاں تماثیل سے مراد اصنام ہیں ـــــ تفسیر طبری ہی میں ہے۔ "قولہ وتماثیل یعنی انھم یعملون لہ تماثیل من نحاس وزجاج ـــــ عن الضحاک فی قول اللہ وتماثیل قال الصور" (سباء) یعنی وہ ان کے لئے تانبہ اور کانچ کے مجسمے بناتے تھے۔ حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ وہ مورتیاں تانبے کی تھیں اور بقول حضرت قتادہ کانچ اور پیتل کی تھیں اور بقول حضرت ضحاک تماثیل سے مراد صور ہیں ـــــ تفسیر نیشاپوری میں ہے والتماثیل صورالملائکہ والنبیین کان بسربان تعمل فی المساجد من نحاس

Marfat.com

وصفر وزجاج ورخام الخ۔ وہ تماثیل ملائکہ اور انبیاء کی صورتیں تھیں جنہیں تانبا' سونا' پیتل' کانچ اور سنگ مرمر سے مساجد میں بنانے کا حکم دیتے تھے الخ ——تفسیر ابو سعود میں ہے "(وتماثیل) وصور الملائکہ الانبیاء علیہم السلام علی ما اعتادوہ فانت کانت تعمل حینئذ فی المساجد لیراھا الناس ویعبدوا مثل عباداتھم وحرمہ التصاویر شرع جدید (سباء) یعنی وہ تماثیل ملائکہ وانبیاء علیہم السلام کی صورتیں تھیں اس وقت مساجد میں جنہیں بنانے کا رواج تھا تاکہ لوگ اسے دیکھ کر انہیں کی طرح عبادت کرنے کا ذوق حاصل کریں اور خدا کی ویسی ہی پرستش کریں جیسا کہ وہ حضرات پرستش کرتے تھے۔ پہلے تصویر سازی حرام نہ تھی ہماری شریعت میں اسکی حرمت ایک نئی شرع ہے——تفسیر کبیر میں ہے المحاریب اشارۃ الی الابنیتہ الرفیعہ ——والتماثیل مایکون فیھا من النقوش ——وقدم المحاریب علی التماثیل لان النقوش تکون فی الابنیتہ (سباء) یعنی محاریب سے بلند وبالا عمارتوں کی طرف اشارہ ہے ——اور تماثیل وہ نقوش ہیں جو ان عمارتوں کی دیواروں پر بنائے گئے ہیں ——تماثیل کے ذکر پر محاریب کے ذکر کو اس لئے مقدم رکھا ہے کہ چونکہ نقوش عمارتوں میں بنائے جاتے اور کندہ کئے جاتے ہیں اس لئے عمارتیں نقوش پر مقدم ہوئیں اس لئے کہ جب عمارت ہی نہ ہوگی تو اس میں نقوش کہاں ہوں گے۔

——تفسیر مدارک میں ہے (قال لابیہ وقومہ وہذہ التماثیل) ای الاصنام المصورۃ علی صورۃ السباع والطیور والانسان الخ (انبیاء) یعنی تماثیل سے مراد وہ اصنام ہیں جن کی درندوں' پرندوں اور انسانوں کی صورت پر تشکیل لی گئی تھی ——مدارک ہی میں ہے (وتماثیل) ای صور السباع والطیور الخ (سباء)۔ یعنی درندوں اور پرندوں کی

Marfat.com

صورتیں ——————

——————تفسیر روح البیان میں ہے (وتماثیل) جمع تمثال بالکسر وھو الصورۃ علی مثال الغیر ای صور الملائکۃ والانبیاء علی صورۃ القائمین والراکعین والساجدین علی ما اعتادوہ فانھا کانت تعمل حینئذ فی المساجد من زجاج ونحاس ورخام ونحوھا الخ تماثیل تمثال بالکسر کی جمع ہے اور وہ کسی چیز کے مشابہ صورت گری کو کہتے ہیں آیت میں تماثیل سے مراد انبیاء وملائکہ کی صورتیں ہیں جنہیں حالت قیام وحالت رکوع اور حالت سجود والوں کے مشابہ اپنی عادت ورواج کے مطابق بنایا گیا تھا۔ انکا دستور تھا کہ وہ ان کی صورتیں مسجدوں میں کانچ۔ تانبہ۔ سنگ مرمر وغیرہ سے بناتے الخ ——————

——————تفسیر انوار التنزیل میں ہے (ماھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون) تحقیر لشانھا وتوبیخ علی اجلالھا فان التمثال صورۃ لاروح فیھا الاتضر ولاتنفع (انبیاء)۔ یہ طرز کلام ان بتوں کی تحقیر شان کے لئے ہے اور ان کی عظیم پر توبیخ ہے اس لئے کہ تمثال ایک ایسی صورت ہے جو بے روح ہے جو نہ نقصان پہنچا سکتی ہے نہ نفع ——————لباب التاویل میں ہے (ماہذہ التماثیل) یعنی الصور والاصنام (انبیاء)۔ یعنی تماثیل سے مراد تصاویر واصنام ہیں

——————

——————تنویر المقیاس میں ہے (ماہذہ التماثیل) ای التصاویر (انبیاء) یعنی تماثیل سے مراد تصاویر ہیں ——————انوار التنزیل میں ہے (وتماثیل) وصورا" او تماثیل للملائکۃ والانبیاء (سباء) تماثیل سے مراد (عام) تصویریں۔ یا۔ ملائکہ وانبیاء علیہم اسلام کی صورتیں ہیں ——————لباب التاویل میں ہے ای یعملون لہ تماثیل ای صورا من نحاس ورخام وزجاج قیل کانوا یصورون لسباع والطیور وغیرھا وقیل کانوا یصورون صور الملائکۃ والانبیاء

Marfat.com

والصالحین فی المساجد الخ (سباء) یعنی وہ حضرت سلیمان کے لئے تانبہ۔ سنگ مرمر اور کانچ کے مجسمے بناتے۔ ایک قول کے مطابق درندوں اور پرندوں کے پیکر تیار کرتے اور ایک قول کے مطابق ملائکہ۔ انبیاء اور صالحین کی صورتیں مساجد میں بناتے الخ ـــــــ تنویر المقیاس میں ہے (وتماثیل) صور الملائکۃ والنبیین والعباد لکی ینظر الیھم الناس فیعبدو ربھم علی مثالھم (سباء) تماثیل سے مراد ملائکہ انبیاء اور عبادت گزار بندوں کی صورتیں ہیں (مسجدوں میں اس لئے بناتے تھے) تاکہ جب لوگ انہیں دیکھیں تو ان کی طرح اپنے رب کی عبادت کریں ـــــــ اس مقام پر یہ خیال رہے کہ قرآن کریم میں مذکور لفظ تماثیل کی تشریح کرتے ہوئے جن مفسرین کرام نے صورت' صور اور تصاویر کا ذکر کیا ہے اس سے مراد مورتی مورتیاں اور مجسمے ہی ہیں۔ چنانچہ ۔ بعض تفسیروں میں اسکی صاف وضاحت بھی ہے۔ مثلاً ۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے التماثیل الصور ۔ وکانت من نحاس الخ ـــــــ تفسیر جمل میں ہے۔ ھو الصورہ المصنوعۃ من رخام الخ۔ تفسیر روح المعانی میں ہے "کانت صور حیوانات ـــــ" ـــــ صور الملائکۃ الخ ـــــ من نحاس الخ ـــــ روح المعانی ہی میں ہے۔ "الصورۃ المصنوعۃ ـــــ صور الکواکب ـــــ حقیقتھا حجرا الخ ـــــ تفسیر صاوی میں ہے۔ "الصورۃ المصنوعۃ من رخام" ـــــ تفسیر قرطبی میں ہے (ماہذہ التماثیل) ای الاصنام ـــــ تفسیر طبری (انبیاء) میں بھی یہی ہے۔ تفسیر طبری۔ (سباء) میں ہے تماثیل من نحاس الخ ـــــ تفسیر نیشاپوری میں ہے والتماثیل صور الملائکۃ النسین ـــــ من نحاس الخ ـــــ تفسیر روح البیان میں ہے وھو الصورۃ علی مثال الغیر ای صور الملائکۃ والانبیاء ـــــ من زجاج ونحاس الخ ـــــ لباب التاویل میں ہے "تماثیل ای صورا من نحاس" الخ

Marfat.com

ـــــــــ ظاہر ہے کہ جو صورتیں تانبہ' پتھر' لکڑی۔لوہا وغیرہ سے بنائی جائیں گی قطعی طور پر وہ مورتی اور مجسمہ ہی ہونگیں۔ تصویر رنگ نہ ہوں گیں۔ مورتی اور مجسمے ر صورت وتصویر کا اطلاق غلط بھی نہیں جیسا کہ اس کی بخوبی وضاحت ہو چکی ہے مزید بر آں یہ کہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے تفسیر فتح العزیز میں سورۃ نوح کی تشریح کرتے ہوئے جابجا پتھر سے بنائے ہوئے مجسموں کی تعبیر تصویرات سے کی ہے ـــــــــ

ـــــــــ منتھی الارب اور صراح میں ہے "تمثال اکسر الفوقیہ پیکر نگاشتہ تماثیل جمع۔

ـــــغیاث اللغات میں ہے۔ "تمثال بالکسر بمعنی صورت وپیکر ـــــــــ جمع آں تماثیل آور " ـــــــــ قاموس میں ہے "والتمثال ـــــــــ بالکسر الصورۃ" ـــــ اقرب الموارد میں ہے ۔ "تمثال بالکسر الصورۃ والمصورۃ (فی ثوبہ تماثیل) ای صور حیوانات مصورۃ ج تماثیل وقیل التمثال ماتصنعہ وتصورہ مشبھا بخلق اللہ من ذوات الروح والصورۃ عام" ـــــ یعنی تمثال کا معنی صورت اور مصورہ ہے کہا جاتا ہے "فی ثوبہ تماثیل" یعنی تشکیل یافتہ ذی روح حیوانات کی صورتیں ہیں اس کی جمع تماثیل ہے۔ ایک قول کے مطابق تمثال وہ ہے جسے اللہ کی کسی ذی روح مخلوق کے مشابہ بنایا اور تشکیل کیا گیا ہو۔ اور صورۃ ذی روح اور غیرذی روح دونوں کا عام ہے۔

ـــــــــ المغرب میں ہے "الصورۃ عام فی ذی الروح وغیرہ والتمثال خاص بمثال ذی الروح"۔ یعنی صورت ذی روح اور غیرذی روح میں عام ہے لیکن تمثال صرف اسی شبیہ کو کہیں گے جو ذی روح ہو۔ درمختار میں (ولیس ثوب فیہ تماثیل) ذی روح" ـــــــــ

ـــــــــ غیاث اللغات میں ہے "تماثیل حرف چہارم ثائے مثلثہ تصاویر ولاشک۔

Marfat.com

مفردات امام راغب (اردو) میں ہے "التمثال ۔ تصویر۔ کسی چیز کا مجسمہ اسکی جمع تماثیل آئی ہے۔ تمثل کذا : کسی کی شکل بن جانا۔ قرآن میں ہے فتمثل لہ بشرا سویا تو وہ ان کے سامنے ٹھیک آدمی کی شکل بن گیا" ـــــ لغات فیروزی میں ہے "تمثال ۔ع۔ صورت ' پیکر ۔ فرمان شاہی۔ ـــــ تمثال گر۔ ف۔ نقاش۔ صورت گر مصور"

ـــــــ لغات کشوری میں ہے۔ "تمثال ۔ ع۔ صورت۔ تصویر ۔ فرمان شاہی۔ ـــــ تمثال گر۔ ف۔ نقاش ۔ مصور۔ تماثیل ۔ع۔ تصویریں۔ فرمان بادشاہی یہ جمع تمثال کی ہے" ـــــ فیروز اللغات میں ہے "تمثال (ع۔ا۔ مونث) (ا) پیکر ۔ صورت (۲) فرمان شاہی جمع تماثیل ـــــ تمثال گر مصور۔ نقاش" ـــــ منتخب اللغات شاہجہانی میں ہے "تمثال ـــــ بالکسر پیکر نگاشتہ تماثیل جمع" ـــــ تفسیر ضیاء القرآن میں مائدہ التماثیل الخ کے تحت ہے۔

> "وہ صورت جو ہاتھوں سے بنائی جائے اسے تمثال کہتے ہیں۔ بعض کے نزدیک وہ تماثیل مختلف ستاروں کی تھیں جنکی شکل انہوں نے اپنے خیال کے مطابق بنائی تھی۔ بعض کے نزدیک پہلے لوگوں کے مجسمے تھے جن کے متعلق انکا یہ اعتقاد تھا کہ وہ نشان الوہیت کے مالک ہیں"

مذکورہ بالا تفصیلات کو اچھی طرح دیکھ سمجھ لینے کے بعد یہ بات محقق ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ کسی مفسر اور کسی اہل زبان نے تمثال کا معنی عکس (غیر منطبع) نہیں بتایا ہے۔ ایسی صورت میں عکوس پر تمثال کا اطلاق از روئے عرف ولغت حقیقی نہ رہا۔ اگر بالفرض عکوس کو حقیقی معنوں میں تمثال کہنا صحیح ہوتا تو کم از کم کتب لغات میں اس کا ذکر ضرور ہوتا۔

Marfat.com

باب ۹

نصوص میں جاندار کی تصاویر وتماثیل بنانے کی علت "مضاہاۃ خلق اللہ" ارشاد فرمائی گئی ہے۔ مگر اس میں یہ بات بہرحال ملحوظ ہے کہ وہ مضاہاۃ ایسی ہو جو بت پرستی کا ذریعہ بن گئی ہو۔یا۔ بت سازوں اور اصنام گروں سے مشابہت کا سبب بن گئی ہو۔ خود علامہ ازھری صاحب نے بھی اس حقیقت کا اعتراف ان لفظوں میں کیا ہے۔

"جاندار کی تصویر سازی کی حرمت مطلقہ بت پرستی کے سدباب کے لئے لائی" سنی دنیا دسمبر ۱۹۸۰ء ص ۱۷

تفسیر روح المعانی سے اسی حقیقت کی وضاحت ہو رہی ہے ـــــ "کانہ انما حرمت التماثیل لانہ بمرور الزمان اتخذھا الجہلۃ مما یعبدونظنوا وضعھا فی المعابد لذالک فشاعت عبادۃ الاصنام اوسدا لباب التشبہ بمتخذی الاصنام بالکلیۃ" ـــــ (سباء)

ـــــ (سابقہ شریعتوں میں تمثال گری جائز رکھنے کے باوجود ہماری شریعت میں) انکا بنانا اس لئے حرام قرار دے دیا گیا کہ کچھ زمانہ گزرنے کے بعد جاہلوں نے ان کو اپنا معبود بنالیا (اور اس غرض وغایت کو بالکلیہ فراموش کر دیا جس کے لئے انکو عبادت خانوں میں رکھا جاتا رہا کہ لوگ ان کو دیکھ کر ان کی طرح بندگی وعبادت کا ذوق حاصل کریں بلکہ اس کے برخلاف خود) انہیں تماثیل کی عبادت کے خیال سے ان کو معابد بھی رکھنے لگے اور اس طرح بت پرستی عام ہوگئی ـــــ یا۔ ـــ (جاندار کی تمثال گری کو اس لئے حرام کر دیا گیا) تاکہ بت سازوں سے تشبہ کا بالکلیہ سدباب ہو جائے ـــــ تفسیر صاوی میں ہے ـــــ

"اعلم ان اتخاذ الصور اولا کان لمقصد حسن فللملاء المقصد بسبب اتخاذ ھا الھتہ

Marfat.com

تعبدمن دون اللہ حرم اللہ اتخاذ ھا علی العباد" (سباء)ـــــــ بخوبی جان لو کہ تصویر سازی اور تمثال گری پہلے نیک مقصد کے حصول کے لئے ہوا کرتی تھی مگر جب سے اس سے برے مقاصد وابستہ ہو گئے اور انہیں اپنا معبود بنالیا جانے لگا تو اللہ تعالیٰ نے بندوں پر انکا بنانا حرام فرمادیا ـــــــ الغرض ـــــــ تمثال گری اور تصویر سازی قتل ظلم اور کذب جیسے امور میں سے نہیں ہے جو عقلاً قبیح ہوں لہٰذا اس کی حرمت وحلت کے تعلق سے مختلف شریعتوں کا اختلاف کوئی مضائقہ نہیں رکھتا۔ چنانچہ تفسیر لباب التاویل میں ہے۔ "وہذا مما یجوزان یختلف فیہ الشرائع لانہ لیس من الامور القبیحۃ فی العقل کالقتل والظلم والکذب ونحوھا مما یقبح فی کل الشرائع" (سباء) یعنی تصویر سازی اور تمثال گری کی حلت وحرمت کے تعلق سے مختلف شریعتوں کے مابین اختلاف ممکن ہے اس لئے کہ یہ ان امور میں سے نہیں ہے جو عقلا قبیح ہوں مثلاً قتل، ظلم اور کذب اور ان جیسے دوسرے امور جو ہر شریعت کے نزدیک قبیح ہیں ـــــــ جس نیک مقصد کے تحت سابقہ شریعتوں میں تصویر سازی اور تمثال گری کو جائز قرار دیا گیا تھا تنویر المقیاس کے حوالے سے اسکی وضاحت کر چکا ہوں۔ اس سلسلے میں یہی بات انوار التنزیل 'لباب التاویل' روح البیان 'تفسیر جمل' روح المعانی 'تفسیر صاوی 'تفسیر نیشاپوری اور تفسیر فتح العزیز وغیرہا تفاسیر معتبرہ میں بھی مذکور ہے ـــــــ

ـــــــ اس مقام پر یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ ہماری شریعت سے پہلے جملہ شریعتوں میں اصنام پرستی کے کفر وشرک ہونے کے باوجود تصویر سازی وتمثال گری حرام نہ تھی یہ ہماری شریعت کی خصوصیت ہے جس نے بت پرستی کے بالکلیہ سدباب کے لئے تصویر سازی کو حرام فرمادیا۔ چنانچہ انوار التنزیل میں ہے۔ "وحرمتہ التصاویر شرع مجدد"

Marfat.com

(سباء)تصاویر کی حرمت ایک نئی شریعت ہے۔ تفسیر ابوسعود میں ہے "وحرمتہ التصاویر شرع جدید" (سباء)۔ لباب التاویل میں ہے۔ "قیل یحتمل ان اتخاذ الصور کان مباحافی شریعتھم (سباء)۔ ایک قول ہے کہ ممکن ہے کہ تصویر سازی ان کی شریعتوں میں مباح ہو۔ آگے کی تصریحات سے ظاہر ہو جائے گا کہ یہ ممکن ہی نہیں بلکہ واقع ہے ——

——— روح المعانی میں ہے۔ "کان اتخاذ الصور فی ذالک الشرع جائزا" ——— **فان الحق ان حرمتہ تصویر الحیوان کاملا لم تکن فی ذالک الشرع وانما ھی فی شرعنا**" (سباء)۔اس شریعت میں تصویریں بنانا جائز تھا ———بے شک حق یہ ہے کہ مکمل حیوان کی تصویر کی حرمت اس شریعت میں نہیں تھی یہ تو ہماری شریعت کی خصوصیت ہے ——تفسیر صاوی میں ہے "قولہ ولم یکن اتخاذ الصور حراما فی شریعتہ)جواب عمایقال ان اتخاذ الصور حرام فکیف یلیق اتخاذھامن سلیمان" (سباء)جلالین کا یہ قول کہ اس شریعت میں تصویر بنانا حرام نہیں تھا دراصل اس سوال کا جواب ہے کہ تصویر سازی حرام ہے تو خود حضرت سلیمان کے لئے تصویر بنانا ۔یا۔ بنوانا مناسب کیسے رہا؟ جواب کا حاصل یہ ہے کہ ان کی شریعت میں تصویر سازی حرام نہ تھی ——تفسیر نیشاپوری میں ہے "**لم یکن اتخاذ الصور فی تلک الشرائع محرما**"۔ ان شریعتوں میں تصویر سازی حرام نہیں تھی۔ تفسیر مدارک میں ہے۔ "وکان التصویر مباحاحینئذ"۔ اس وقت تصویر سازی مباح تھی۔ اس سلسلے میں تفسیر روح البیان کی یہ عبارت بہت ہی واضح اور مفصل ہے ——" **واعلم ان حرمتہ التصاویر شرع جدید وکان اتخاذ الصور قبل ہذہ الامۃ مباحاوانما حرم علی ہذہ الامۃ لان قوم رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم کانوا یعبدون التماثیل ای الاصنام فنھی عن الاشتغال بالتصویر وابغض الاشیاء الی الخواص ما**

Marfat.com

عصی اللہ بہ وفی الحدیث من صور صورہ فان اللہ معذبہ حتی ینفخ فیہ الروح ولیس بنافخ فیھا ابدا وھذا یدل علی ان تصویر ذی الروح حرام" سباء ـــــ جان لو کہ جاندار کی تصویر سازی کی حرمت نئی شریعت ہے اور اس امت سے پہلے تصویر سازی جائز تھی اس امت پر اس کو حرام قرار دینے کی علت یہ ہے کہ ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس قوم سے اپنی دعوت کا آغاز فرمایا وہ بتوں کی پوجا کرنے والی تھی تو سرکار نے اس کے بالکلیہ سدباب کے لئے جاندار کی تصویر سازی ہی کو ممنوع قرار دے دیا اور یہ ظاہر ہے کہ خواص کے نزدیک وہ چیز نہایت ناپسندیدہ و مبغوض ہے جو اللہ کا نافرمان بنا دے۔ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت میں تصویر ساز کو رب تعالیٰ اس وقت تک عذاب فرماتا رہے گا جب تک وہ اس میں روح نہ ڈال دے اور روح ڈال دینا اس کے لئے کبھی ممکن نہ ہو سکے گا۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ صرف ذی روح کی تصویر حرام ہے ـــــ تفسیر روح البیان ہی میں ہے کہ حدیث شریف میں مذکور وعید مستحل کے لئے خاص ہے۔یا۔ دائمی عذاب کے استحقاق کی نشاندہی کرنے والی ہے ـــــ چونکہ صرف جانداروں ہی کی تصاویر و تماثیل کی پرستش کا رواج پڑا ہے اس لئے ان جانداروں کی بھی تصویر سازی حرام قرار دے دی گئی آج تک جن کی پرستش نہیں کی گئی۔یا۔ عادتاً جن کی پرستش نہ کی جا سکے تاکہ بت سازوں سے تشبہ کا بھی بالکلیہ سدباب ہو جائے ـــــ نیز ـــــ بت سازی کے ساتھ ساتھ معنی بت کی صورت گری کی بھی کوئی راہ نہ نکل سکے ـــــ الغرض ـــــ میں نے اب تک جو کچھ سمجھا ہے اس کی روشنی میں صرف "مضاہاۃ خلق اللہ" وجہ حرمت نہیں۔ بلکہ۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ قید بھی ملحوظ ہے جس کی وضاحت بحوالہ روح المعانی میں نے اس باب کے شروع میں کر دی ہے۔ اس لئے کہ ـــــ اگر صرف مضاہاۃ خلق اللہ ہی سے کسی چیز کا بنانا حرام قرار دیا جاتا تو چاند' سورج'

Marfat.com

آگ' پانی' زمین ن' جنگل' پہاڑ اور آبشاروا شجار وغیرہ وغیرہ الحاصل اللہ تعالیٰ کی کسی بھی مخلوق کے مشابہ ہو جانے والی صورت گری کو قطعی طور پر حرام قرار دے دیا جاتا اور اس سلسلے میں ذی اور غیرذی روح کی تفریق نہ کی جاتی ——

——— اقرب الموارد میں صورت کی وضاحت فرماتے ہوئے مذکور ہے "کل ما یصور مشبھا بخلق اللہ من ذوات الارواح وغیرھا"۔ یعنی صورت اس ذی روح یا غیرذی روح پیکر کو بھی کہتے ہیں جس کی تشکیل اللہ کی کسی مخلوق کے مشابہ کی گئی ہو ——— المختصر ——— اللہ کی کسی بھی مخلوق کی ہو بہو نقل مضاہاۃ خلق اللہ کے دائرے سے باہر نہیں خواہ وہ مخلوق ذی روح ہو یا غیرذی روح ——— ایسی صورت میں صرف مخلوق ذی روح کی مضاہاۃ کا ممنوع ہونا اور مخلوق غیرذی روح کی مضاہاۃ کا ممنوع قرار نہ دینا ظاہر کرتا ہے کہ نفس مضاہاۃ معیوب نہیں جب تک کہ اس سے وہ خرابیاں والبتہ وہم رشتہ نہ ہو جائیں جنکا ذکر بحوالہ روح البیان کیا جا چکا ہے۔

——— اگر صرف نفس مضاہاۃ ہی میں کفر و شرک کی طرف لیجانے والا کوئی لازمی عیب ہوتا تو سابقہ شریعتوں کے صالحین کو تمثال سازی کی رخصت نہ دی جاتی ———

——— یہاں یہ بھی خیال رہے کہ مصورین کے لئے حقیقی مضاہاۃ خلق اللہ کا حصول ناممکن ہے اس لئے کہ اگر بالفرض وہ کسی ذی روح کے جسم کے جملہ لوازمات کی تشکیل بھی کر لیں تو روح کہاں سے لائیں گے یوں ہی سورج کی تصویر میں اسکا نور' چاند کی تصویر میں اسکی چاندنی' آگ کی تصویر میں اس کی حرارت' برف کی تصویر میں اسکی ٹھنڈک' درختوں کی تصویر میں اس کی قوت نمو' پھلوں اور پھولوں کی تصاویر میں ان کی مٹھاس اور مہک اور دیگر لازمی خصوصیات پانی کی تصویر میں اس کی رقت' آبشار کی تصویر میں اسکا سیلان اور اس

Marfat.com

کے نغمے' نیز زمین و آسمان کی تصویروں میں ان کی لازمی خصوصیات کہاں سے سمو سکیں گے؟ اب رہ گئی صرف صوری اور ظاہری مضاہاۃ تو اب اگر اس میں رب تعالیٰ سے مقابلے اور اس سے ہمسری کا ارادہ ہو تو قطعی حرام ہے خواہ ذی روح کی نقل ہو یا غیرذی روح کی۔ ہاں۔ اگر یہ شنیع و قبیح ارادہ نہ ہو تو پھر یہ اسی صورت میں حرام ہوگی جبکہ خدا کی کسی ذی روح مخلوق کے مشابہ ہو اس حکمت کی بنیاد پر جس کا ذکر بحوالہ روح المعانی کر چکا ہوں ——— اس مقام پر ایک فاضل جلیل مفتی کی گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ چونکہ حیوان جسم وروح کا مجموعہ ہوتا ہے اور ایک مصور حیوان کے جسم کی تو نقل کر سکتا ہے مگر اس میں روح نہیں ڈال سکتا لہٰذا اس سے ناقص مضاہاۃ و مشابہت کا ظہور ہوا اسی نقص کی وجہ سے وہ مجرم ٹھہرایا گیا کہ جب تم میں تکمیل کی قدرت نہیں تھی تو تم نے ناقص مضاہاۃ کی کیوں جرأت کی؟ قیامت میں روح ڈالنے کے حکم سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ خود اس سے اس کے ناقص عمل کی تکمیل مقصود ہے بالفرض اگر وہ روح ڈالنے کی قدرت رکھتا اور پھر حکم الٰہی پر اس میں روح ڈالا دیتا تو پھر مجرم نہ ٹھہرایا جاتا۔ اس کے برخلاف دوسری مخلوقات یعنی جمادات و نباتات وغیرہ چونکہ ان کے لئے شرعاً روح ثابت نہیں لہٰذا صرف جسمانیت ہی ان سب کی حقیقت ٹھہری اور جب ہر ایک کے جسم کی ہو بہو نقل اتار لینے کی انسان کو قدرت دیدی گئی ہے تو یہاں مضاہاۃ ناقص نہیں رہ جاتی لہٰذا اسے جرم بھی قرار نہیں دیا گیا ہے۔ رہ گئے ان نباتات وغیرہ کے عوارض وصفات تو وہ شے کی اصل حقیقت میں داخل نہیں لہٰذا اصل شے کی ہو بہو نقل کی تکمیل صرف اس کے مشابہ جسمانیت کی تکمیل سے ہو جائے گی۔ یہی راز ہے کہ حیوانات کی نقل میں مضاہاۃ خلق اللہ جرم ہے لیکن نباتات وغیرہ کی صورت گری میں جرم نہیں۔

Marfat.com

_____ مفتی صاحب موصوف نے اپنے ان مذکورہ بالا خیالات کی تائید میں کوئی حوالہ نہیں پیش فرمایا تھا اس لئے میں سمجھ نہیں سکا کہ یہ انکار صرف ذہنی اختراع ہے یا اس کے پیچھے کوئی معتبر تائید بھی ہے ؟ میں نے مفتی صاحب سے عرض کیا تھا کہ نباتات و جمادات گو شرعاً ذی روح نہیں مگر ان دونوں کے مابین جو جوہری و حقیقی فرق ہے اس کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور ظاہر ہے کہ جب کوئی مصور کسی درخت کی تصویر بنائے گا تو اس کی تصویر از قسم جمادات ہی ہوگی نہ کہ از قسم نباتات تو یہاں بھی تو درخت کی ہو بہو نقل محالات سے ٹھہری لہٰذا کامل مضاہاۃ کی صورت یہاں بھی نہیں نکلتی تو اب اگر صرف عدم تکمیل جرم ہے تو پھر درختوں کی صورت گری بھی جرم ٹھہرے گی حالانکہ اسے جرم نہیں قرار دیا گیا ہے۔ دوسری بات یہ بھی ہے کہ نباتات و جمادات کی تصویر رنگ میں جسمانیت کا بھی بالکلیہ فقدان ہوتا ہے بلکہ وہ تو جوہر بھی نہیں رہ جاتی تو وہاں تو ناقص مضاہاۃ اظہر من الشمس ہے پھر اسے حرام ہونا چاہئے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ مفتی صاحب قبلہ نے میرے معروضات کا اطمینان بخش جواب مرحمت نہیں فرمایا ان کی بارگاہ سے میں یہ یقین لیکر اٹھا کہ مفتی صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے وہ ان کے اپنے ذہن کی کاوش ہے رہ گئی حقیقت حال تو وہ وہی ہے جو میں زیر نظر باب ۹ کے تحت روح المعانی وغیرہ کے حوالے سے پیش کر چکا ہوں۔

_____ استقامت جون و جولائی ۱۹۸۰ء کے صفحہ ۱۴۳ ملاحظہ فرمائیں اس میں بعض دانشوروں کی یہ ذہنی کاوش ملے گی کہ انہوں نے تصویر کی دو قسمیں کی ہیں ایک اصلی دوسری فرضی اور پھر آئینوں کے عکوس کو فرضی تصویر قرار دیا ہے اس کے بعد اصلی تصویروں کو ممنوع اور فرضی تصویروں کو مباح قرار دینے میں بگمان خویش شارع علیہ السلام کی طرف جس حکمت کا انتساب کیا ہے اس حکمت کا اختراع خود ان کے ذاتی تفردات

Marfat.com

میں سے ہے اور تفرد بھی ایسا جس کی صحت پر خود ان کو بھی وثوق حاصل نہیں جبھی انہوں نے حکمت بیانی سے پہلے "غالبًا" کا لفظ بھی رکھ دیا ہے۔ ائمہ کرام سے منقول ومتواتر حکمتوں کی روشنی میں بھی آئینوں کے' عکوس کو تصاویر ممنوعہ کے عموم سے باہر کیا جا سکتا تھا اس کے لئے اس بات کی ضرورت نہ تھی کہ جو قطعاً تصویر ہی نہ ہو اس کو فرضی تصویر کا نام دیا جائے اور پھر حقیقی اور فرضی تصاویر کے طریقہ حصول میں تناقض دکھایا جائے اور پھر اسی تناقض کی بنیاد پر دونوں کو دو نوع قرار دے کر دونوں کے احکام کے الگ الگ ہونے کی حکمت ظاہر کی جائے ـــــ اس بات سے تو کسی بھی دانشور کو اختلاف نہ ہو گا کہ تصویر سایہ دار اور تصویر رنگ دونوں کے درمیان جوہری وحقیقی فرق ہے ان میں اگر ایک مجسم ہے تو دوسری غیر مجسم اول اگر جوہر ہے تو دوسری عرض۔ دونوں کے طریقہ حصول میں بھی نمایاں فرق ہے اور اگر تصویر رنگ عکسی ہو تو پھر تصویر سایہ دار اور تصویر رنگ کے طریقہ ہائے حصول کے فرق کو ایک عام آدمی بھی سمجھ سکتا ہے ـــــ یہ صحیح ہے کہ قصد وارادہ دونوں جگہ ہے مگر صرف دونوں جگہ قصد وارادہ ہونے کے سبب دونوں کی حقیقت ایک نہیں ہو سکتی۔ خالق کائنات کی وہ کون سی مخلوق ہے جو بغیر ذاتی قصد وارادہ کے عالم وجود میں آئی ہو تو پھر کیا سب کو متحد الحقیقت قرار دیا جائے تو اب اگر دو مختلف الحقیقت نوعوں کے احکام میں فرق ہونا ضروری ہے تو پھر تصویر سایہ دار اور تصویر رنگ کا ایک حکم نہیں ہونا چاہئے۔

حالانکہ ایسا نہیں ہے ـــــ اس مسئلے پر یوں بھی غور کیا جا سکتا ہے کہ اگر کسی تصویر کا حقیقی واصلی ہونا ہی اس کی حرمت کا سبب ہے تو پھر جاندار کی کیا تخصیص غیر جاندار کی تصویر بھی تو حقیقی واصلی ہوتی ہے۔ معلوم ہوا کہ حرمت تصویر میں اس کے حقیقی واصلی ہونے ـــــ یا ـــــ فرضی نہ ہونے کا کوئی دخل نہیں بلکہ صرف مضاہاۃ خلق اللہ کے

Marfat.com

ساتھ ساتھ بت یا معنی بت اور وثن یا حکم وثن میں ہونا ہی اس کو حرام قرار دینے کی علت ہے جیسا کہ اس کی کافی وضاحت کر چکا ہوں ـــــ رہ گئی مذکورہ تحریم کی حکمت تو وہ صرف یہ ہے کہ بت پرستی اور بت سازوں سے تشبیہ کا **بالکلیہ** سدباب ہو جائے جیسا کہ عرض کر چکا ہوں ـــــ جس دانشور کا میں نے ابھی ابھی ذکر کیا ہے اس کا ارشاد ہے کہ

"فرضی تصویر ایک ایسی نوع ہے کہ فی الجملہ اس کی تحصیل کے لئے نہ بالذات قصدوارادے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ اس کے لئے بالاستقلال عمل کی حاجت بلکہ **ضمناً** اوبالتبع ازخود یہ طبعی طور پر حاصل ہو جاتی ہے جیسے انسان اپنی کسی غرض سے پانی کی طرف بڑھے یا اس میں اترتا ہے تو طبعی طور پر پانی میں اس کا عکس اترتا ہے"

ایضاً ص ۱۴۲

مذکورہ بالا تحریر کی خط کشیدہ عبارت میں اگر قدرے تصرف واضافہ کر کے مندرجہ ذیل عبارت کو اس کی غیر خط کشیدہ تحریر سے ملا دیا جائے تو ٹی۔وی کے آئینوں کے عکوس پر بھی فرض تصویر کا اطلاق صحیح نظر آنے لگتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

"جیسے انسان اپنی کسی غرض سے ٹی۔وی سے وابستہ وہم رشتہ خود کار کیمرے کی طرف بڑھے اور اسے اس کیمرے کے وجود کی قطعی خبر نہ ہو جب بھی کسی قصدوارادہ کے بغیر ٹی۔وی کے شیشے پر اس کا عکس اتر آتا ہے اور یہ سب کچھ **ضمنا** اور **بالتبع** ہی ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح۔ جس طرح کوئی انسان اپنی کسی غرض سے آئینہ کی طرف بڑھے اور اسے اس آئینے کے موجود رہنے کی خبر بھی نہ ہو جب بھی کسی قصدوارادہ کے

Marfat.com

بغیر آئینہ پر اس کا عکس اتر آتا ہے اور یہ سب کچھ بھی ضمناً اور
بالتبع ہی ہوتا ہے"

الغرض ۔ آئینوں اور پانی کے عکوس کو منقولہ بالا جس تحریر کی روشنی میں فرضی تصویر قرار دیا جا رہا ہے اس تحریر سے ٹی ۔ وی کے عکوس کو بھی فرضی تصویر قرار دیا جا سکتا ہے

——— اس مقام پر یہ ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ پانی کی صقالت قدرتی ہے جس میں صنعت انسانی کا دخل نہیں اس لئے اس میں عکس نمائی بھی قدرتی و فطری ہوگی اس کے برخلاف آئینوں کی صقالت انسانی صنعت گری کا نتیجہ ہے اور یہ صنعت گری عکس نمائی ہی کے لئے عمل میں لائی گئی ہے ۔ الغرض ۔ اس عکس نمائی میں انسانی قصد و ارادہ کا بھرپور دخل ہے لہٰذا آئینوں کی عکس نمائی کو پانی کی عکس نمائی پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے ——— اور چونکہ آئینوں کی عکس نمائی اور ٹی ۔ وی کی عکس نمائی دونوں ہی میں انسانی قصد و ارادہ انسانی جہد و عمل اور انسانی صنعت گری کی پوری کارفرمائی ہے لہٰذا ان دونوں کی عکس نمائی کو جعل انسانی کا مرہون منت نہ قرار دینا ایک تحکمانہ روش ہے ——— عکس نمائی کی غرض و غایت سے آئینہ بنانا۔ اس پر پالش کرنا اور ان کے عکوس کی تحصیل کے لئے بالذات مباشرۃ اسباب اور بالاستقلال ارتکاب اعمال آئینوں کی طرف بڑھنا اور رخ کرنا اور اس پر سے پردہ اٹھانا یہ سب کچھ جس دلیل سے تصویر سازی کا عمل نہیں ہے۔ بالکل ۔ اسی دلیل سے ٹی ۔ وی کے عکوس کی تحصیل کے لے بھی ٹی ۔ وی بنانا۔ اس کے شیشوں پر ایسا مسالہ لگانا کہ شعاعیں اس سے باہر نہ ہو سکیں ان کے کیمروں کی طرف بڑھنا اور رخ کرنا۔ کیمرے کو ٹی ۔ وی سے وابستہ و ہم رشتہ کر دینا الغرض مذکورہ عکوس کی

Marfat.com

تحصیل کے لئے بالذات مباشرۃ اسباب اور بالاستقلال ارتکاب اعمال یہ سب کچھ بھی ہرگز ہرگز تصویر سازی کا عمل نہیں ـــــ میں اچھی طرح واضح کر چکا ہوں کہ وہ تصویر ہی نہیں جو کسی جگہ منطبع نہ ہو تو جو تصویر ہی نہ ہو اس کے ظہور کے لئے ارتکاب اعمال کو تصویر سازی کا نام کیسے دیا جا سکتا ہے ؟ ـــــ کتب لغات وتفاسیر کے کافی حوالے گزر چکے ہیں کسی میں بھی "عکس غیر منطبع" پر تصویر کا اطلاق نہیں ملتا اور کسی نے بھی " عکوس غیر منطبعہ" سے تصاویر کے احکام وابستہ نہیں فرمائے ـــــ بالفرض ـــــ اگر شریعت نے ان عکوس غیر منطبعہ کو جن کے ظہور میں جعل انسانی کا دخل ہو تصاویر قرار دیا ہوتا تو یقیناً آئینوں کے عکوس ضابطہ حرمت میں آجاتے اور اس سے بچنا کچھ محالات میں سے بھی نہ تھا۔ کیا ضروری تھا کسی کے لئے کوئی آئینہ رکھنا ۔یا۔ کسی آئینہ خانہ میں جانا؟ ۔یا۔ انسان کا کسی چیز کو ایسا مصقل کرنا کہ اس میں عکوس نظر آنے لگیں؟ ـــــ جب سکندر کے زمانہ تک آئینہ نہ ہونے کے باوجود زندگی کا ہر کام بخوبی انجام پاتا رہا تو پھر اگر آج بھی ساری دنیا سے آئینہ معدوم کر دیا جائے تو کون ۔ے قیامت آجاتی ہے ؟ ـــــ الغرض ـــــ مذکورہ صورت میں آئینہ سے نہی وابستہ کرنے کو نہی عن العاجز کا نام دینا قلت تامل ہی کی بات ہے۔ تو اب صحیح بات یہی ہے کہ کہہ دیا جائے کہ آئینہ میں جو کچھ نظر آرہا ہے چونکہ اس میں منطبع نہیں ہے اس لئے وہ تصویر ہی نہیں پھر اس کے ضابطہ حرمت تصاویر میں داخل ہونے کا سوال ہی کیا ہے؟ یہی حال ٹی۔ وی کا ہے کہ اس میں بھی جو کچھ نظر آرہا ہے وہ غیر منطبع ہے لہٰذا وہ بھی تصویر نہیں اور جب وہ تصویر نہیں تو پھر ضابطہ حرمت تصاویر سے اس کا تعلق ہی کیا ہے؟ ـــــ مجھے اس بات سے انکار نہیں کہ ٹی۔ وی میں عکوس کا ظہور وقوع شعاع کا نتیجہ ہے اور آئینوں میں عکوس کا ظہور انعکاس شعاع کا ثمرہ ہے۔ یوں ہی ۔ٹی وی اور آئینوں کے عکوس کے مابین فرق ظاہر کرنے والی بعض دوسری وجوہات بھی قابل

Marfat.com

تسلیم ہیں لہٰذا علامہ ازھری صاحب نیز دوسرے دانشوروں نے دونوں کے عکوس میں فرق ظاہر کرنے کے لئے جو ذہنی کاوش فرمائی ہے اس کی ضرورت نہ تھی اس لئے کہ میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں میں نے ان دونوں کے عکوس کے بارے میں مماثلت کلیہ کی بات کب کی ہے؟ میں نے تو ان کے مابین صرف جزئی مماثلت ظاہر کرنے کے لئے بعض وجوہ کا ذکر کیا ہے جن کو نہ علامہ ازھری صاحب باطل کر سکے اور نہ ہی دوسرے دانشور حضرات غلط ثابت کر سکے۔ عدم مماثلت کی وجوہات کے ذکر کر دینے کا نام مماثلت کی وجوہات کو باطل قرار دینا نہیں ہے ـــــ مثلاً ـــــ کسی نے کہا کہ زید شیر کی طرح ہے۔ ظاہر ہے کہ کہنے والے کی منشاء یہ ہے کہ زید شجاعت میں شیر کی طرح ہے نہ کہ ہر صفت میں تو اب اگر کوئی اس قول کو باطل کرنے کے لئے ایک پوری کتاب لکھ ڈالے اور زید اور شیر کے درمیان فرق کرنے والے امور کی مکمل وضاحت کر ڈالے جب بھی اس کہنے والے کا یہ قول کہ زید شیر کی طرح ہے باطل نہیں ہوتا ـــــ میں نے جن وجوہات کی بنا پر ٹی ۔ وی کے عکوس کو آئینوں کے عکوس کی طرح قرار دیا ہے اس میں اس وجہ مماثلت کو خاص اہمیت حاصل ہے کہ دونوں کے عکوس غیر قار و ناپائیدار یعنی کسی محل پر ایک آن کے لئے بھی ثبت و منطبع نہ ہوئے ہیں بالکل ایک طرح ہیں ۔ اور۔ چونکہ تصویر ہونے کا سارا دارومدار ثبت وانطباع پر ہے تو اب یہ عکوس تصویر نہ رہے اور جب تصویر نہ رہے تو پھر ان کے ضابطہ حرمت تصاویر میں داخل ہونے کا سوال بھی نہ رہا۔ اس کو یوں سمجھئے کہ تصویر سایہ دار اور تصویر رنگ دونوں میں جوہری و حقیقی فرق ہے اس کے باوجود قرار یافتہ ' پائدار اور ثبت و منطبع ہونے میں بالکل ایک طرح ہیں اور یہی پائداری وانطباع ان دونوں کے تصویر کہلانے کا سبب ہے اب اگر یہ دونوں اپنے معکی عنہ میں حیات کی حکایت کر رہی ہیں تو قطعی طور پر ضابطہ حرمت تصاویر میں داخل ہو جاتی ہیں۔

Marfat.com

باب ۱۰

سابقہ توضیحات کے ضمن میں یہ بات کافی حد تک واضح ہو چکی کہ تصویر کا ایک معنی "صورت مصورۃ" بھی ہے اس لحاظ سے ہر تصویر صورت مصورۃ ہے اور ہر صورت مصورۃ تصویر ہے۔ اور یہ بھی بخوبی واضح کیا جا چکا ہے کہ صورت وتصاویر کی حرمت کے نصوص میں مراد جاندار ذی روح کی صورت مصورۃ ہے جس کو عربی زبان میں تمثال کہتے ہیں۔ اقرب الموارد' المغرب اور درمختار کے حوالے سے عرض کر چکا ہوں کہ صورت تمثال سے عام ہے اس لئے کہ صورت ذی روح اور غیرذی روح دونوں طرح کی شبیہوں کو عام ہے لیکن تمثال صرف ذی روح کی شبیہہ ہی کو کہیں گے ــــ

ــــ ــــ ردالمختار میں ہے "(قولہ ولبس ثوب فیہا تماثیل)عدل عن قول غیرہ تصاویر لمافی المغرب الصورۃ عام فی ذی الروح وغیرہ والتمثال خاص بمثال ذی الروح ویاتی ان غیر ذی روح لایکرہ" ــ یعنی ماتن نے دوسروں کے برعکس تصاویر کی جگہ تماثیل کا لفظ استعمال فرمایا ہے اس لئے کہ بصراحت المغرب صورت (مصورۃ یعنی تصویر)ذی روح اور غیرذی روح دونوں کو عام ہے اور تمثال صرف ذی روح کے ساتھ خاص ہے اور چونکہ غیرذی روح کی تصویر مکروہ نہیں اس لئے تصویر کے بجائے تمثال کا لفظ اختیار فرمایا تاکہ غیرذی روح کی تصویر دائرہ کراہت میں آنے ہی نہ پائے ــــ الغرض ۔ نصوص حرمت میں جہاں جہاں صورت یا تصویر کا لفظ ہے وہ تمثال ہی کے معنی میں ہے اور اس سے اس کا مفہوم عام مراد نہیں۔ عطایا القدیر صفحہ ۱۰ میں ہے۔

"امام اجل ابوجعفر طحاوی حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال الصورۃ الراس فکل شی لیس لہ راس فلیس بصورۃ اور

Marfat.com

اور اسی طرح عبارت ہدایہ ناظر حیث قال اذا کان التمثال مقطوع الراس فلیس تمثال بلکہ یہ جامع صغیر میں نص امام کبیر ہے محمد عن یعقوب عن ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا کان راس الصورۃ مقطوعا فلیس بتمثال"

الغرض حضرت ابو ہریرہ کے ارشاد کی روشنی میں سر تصویر ہے تو ہر وہ چیز جس کا سر نہ ہو تصویر نہیں یوں ہی بصراحت ہدایہ جب مجسمہ سر کٹا ہو تو وہ مجسمہ نہیں۔ اسی طرح امام اعظم کے قول شریف سے صاف ظاہر ہے کہ جب تصویر سر کٹی ہے تو مجسمہ نہیں ——"عطایا القدیر مطبوعہ اختر بکڈپو محلہ خواجہ قطب بریلی" کے مترجم نے ہر جگہ صورت اور تمثال کا ترجمہ تصویر ہی کیا ہے۔ خود امام احمد رضا نے بھی اسی رسالہ میں صورت اور تمثال کا معنی تصویر ہی قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ کا ترجمہ یہی فرمایا ہے کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ ——یوں ہی ——"فمر براس التمثال الذی علی باب البیت فلیقطع فیصیر کھیئۃ الشجرۃ"۔ کا ترجمہ یہ ارشاد فرمایا کہ ان تصویروں کے سر کاٹنے کا حکم فرما دیجئے جس سے ان کی ہیئت درخت کے مثل ہو جائے —— نصوص حرمت میں اگر کہیں تماثیل کا لفظ ہے مثلاً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے اور میں نے اپنے گھر کے ایک طاق کو ایک پردے سے چھپا رکھا تھا "فیہ تماثیل" جس میں تصویریں تھیں (متفق علیہ)

—— حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میرے پاس جبریل آئے اور عرض کیا کہ میں آپ کی خدمت میں گذشتہ شب بھی آیا تھا تو داخل ہونے سے مجھے صرف اس چیز نے

Marfat.com

روک دیا۔ کان علی الباب تماثیل وکان فی البیت قرام سترفیہ تماثیل الخ کہ دروازے پر تصویریں تھیں اور گھر میں پردہ کا کپڑا ہے جس میں تصویریں ہیں الخ ـــــ (عطایا القدیر صفحہ ۱۷) ـــــ تو دوسری جگہ تصاویر کا بھی لفظ ہے مثلاً قالت اشتریت نمرقۃ فیھا تصاویر ـــــ قال انا لاندخل بیتا فیہ تصاویر (عطایا القدیر صفحہ ۳۳) اسی طرح صورت اور صور کا بھی لفظ ہے صورت کی ایک مثال ابھی گزر چکی ہے۔ صور کی مثال یہ ہے حضرات شیخین حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا "انی رجل اصورہذہ الصور فافتنی فیھا"۔ حدیث شریف کی آگے کی تفصیلات ظاہر کر رہی ہیں کہ سائل کا سوال جاندار کی تصویریں بنانے سے متعلق تھا چنانچہ حضرت ابن عباس نے اس کو اس کام سے روکا اور پھر ہدایات فرمائی کہ اگر تجھے صورت گری ہی کرنی ہے "فاصنع الشجر ومالا نفس لہ" درخت اور بے جان چیزوں کی تصویریں بنایا کر۔

ـــــ الغرض ـــ نصوص حرمت میں استعمال کئے ہوئے کلمات یعنی تماثیل تصاویر صورۃ اور صور گو مختلف سہی مگر ان سب سے مراد ایک ہی ہے اور وہ ہے "جاندار کی تصویر"۔ اسی کو کہیں تمثال کہا گیا اور کہیں تصویر اور کہیں صورت ـــــ

ـــــ خود علامہ ازھری صاحب نے حرمت تصاویر سے متعلق اپنے ایک مضمون میں (جو الموزان کے جولائی' اگست' ستمبر ۱۹۷۶ء کے مشترکہ شمارہ میں شائع کیا جا چکا ہے) مندرجہ ذیل عبارتوں کا جو ترجمہ ارشاد فرمایا ہے اس کو من وعن نقل کر رہا ہوں ملاحظہ ہو۔

"فیہ تماثیل" جس میں تصویریں تھیں ـــــ "اصور ھذہ الصور" تصویریں بناتا ہوں۔ "لاتدع صورۃ الاطمستھا" تم کسی تصویر کو بغیر اس کے بگاڑے نہ چھوڑو ـــــ

Marfat.com

ـــــ "ولا صورة الاالطخها" اور کوئی ذی روح کی تصویر بگاڑے نہ چھوڑے۔ "انا لاندخل بیتا فیہ کلب ولا صورة"۔ ہم اس گھر میں نہیں آتے جس میں تصویر یا کتا ہو ـــــ "وکان فی البیت قرام سترفیہ تماثیل" اور گھر میں پردہ تھا جس میں تصویریں تھیں ـــــ

ـــــ المختصر ـــــ صورت و تصویر اگرچہ ایک قول کی بنیاد پر لغوی معنی کے لحاظ سے ذی روح اور غیر ذی روح دونوں کی تصویروں کو عام ہے لیکن نصوص حرمت میں بالاتفاق وہ اپنے عام مفہوم میں نہیں بلکہ ان سے وہی خاص معنی مراد ہے جس کی تعبیر تمثال اور ذی روح کی تصویر سے کی جاتی ہے ـــــ یہ بھی بداہتہً ظاہر ہے کہ ہر ذی روح کا عادتاً جسم والا ہونا ضروری ہے لہٰذا اس کے تمثال کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے ذوالصورة کی حیات و جسمیت کی حکایت کرے ـــــ اس حقیقت کو بھی اپنے مقام پر واضح کیا جا چکا ہے کہ کسی تصویر کے ذی روح کی تصویر ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ جمیع مابہ الحیاة کا استیعاب کرنے والی ہو اس لئے کہ یہ معنی کسی تصویر کے لئے ممکن ہی نہیں تو اب کسی تصویر کو ذی روح کی تصویر کہنے کے لئے صرف اسی قدر کافی ہے کہ وہ فہم ناظرین میں اپنے ذوالصورة میں معنی حیات کی حکایت کرے یعنی دیکھنے والے کو ایسا نظر آئے گویا وہ کسی باحیات کو دیکھ رہا ہے اور ظاہر ہے کہ جو تصویر اپنے ذوالصورة میں حیات کی حکایت کرے گی لازمی طور پر وہ اس میں جسمیت کی بھی حکایت کرے گی اور دیکھنے والا قطعی طور پر محسوس کرے گا کہ گویا وہ کسی مجسم ذی حیات کو دیکھ رہا ہے خواہ حقیقتہً وہ نظر آنے والی صورت غیر مجسم ہی ہو اور "جمیع مابہ المجسم" کا استیعاب کرنے والی نہ ہو بلفظ دیگر تصویر سایہ دار نہ ہو ـــــ اب آیئے باب ۶ کی چند باتوں کو ذہن میں پھر حاضر کر لیجئے۔ اس میں اقرب الموارد کے حوالے سے عرض کر چکا ہوں "التصاویر التماثیل جمع تصویرة تصاویر

Marfat.com

تماثیل کو کہتے ہیں اور یہ تصویرۃ کی جمع ہے۔ المنجد میں بھی تصاویر تصویرۃ ہی کی جمع قرار دی گئی ہے۔ المنجد اور مصباح اللغات دونوں میں "تصویرۃ" کا معنی یہ بتایا گیا ہے اسٹیچو۔ بت۔ مجسمہ۔ گو۔ منتھی الارب اور بعض دیگر لغات میں تصاویر کو تصویر کی جمع قرار دیا ہے لیکن منتھی الارب میں تصاویر کی وہی وضاحت کی گئی ہے جو المنجد اور مصباح اللغات سے ظاہر ہے۔ باقی دوسری لغات میں اس وضاحت کے سوا ان معانی کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے موجودہ دور کے عرف میں جن جن معنی میں اس کا استعمال ہونے لگا ہے ـــــ اقرب الموارد میں تو ایک جگہ نہایت واضح لفظوں میں فرما دیا گیا ہے کہ "(صورہ) تصویرا جعل لہ صورۃ وشکلا ونقشہ ورسمہ" ـــــ یعنی کسی کی صورت گری کا مطلب یہ ہے کہ اس کی شکل وصورت کو کسی جگہ نقش کر دیا جائے اور اسے چھاپ دیا جائے۔ اقرب الموارد میں تصویر کے لغوی معنی کی وضاحت میں نقش ورسم ـــــ یا ـــــ تنقیش وترسیم کا لفظ استعمال فرما کر واضح فرما دیا کہ تصویر کا حقیقی لغوی معنی کیا ہے اور حقیقتہ" صورت گری کے کہیں گے۔ الغرض۔ جب تک صورت کسی محل پر چھپ نہ جائے اور منطبع نہ ہو جائے وہ تصویر ہی نہیں ـــــ

اور چونکہ اقرب الموارد نے تصاویر کی توضیح تماثیل سے کی ہے تو ظاہر ہو گیا کہ جو تصویر نہیں وہ تمثال بھی نہیں۔ ویسے بھی میں وضاحت کر چکا ہوں کہ نصوص حرمت میں صورت، تصویر اور تمثال کو مترادف المعنی الفاظ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ خود اقرب الموارد، منتھی الارب، المنجد وغیرہ کی تصریحات بھی تصاویر کو تماثیل کا ہم معنی قرار دے رہی ہیں ـــــ

ـــــ المختصر ـــــ کسی محل پر نقش ورسم، ترمیم وتنقیش اور ثبت وانطباع کے بغیر

Marfat.com

کوئی صورت تصویر نہیں بنتی اور ان کے بغیر تصویر سازی اور صورت گری کا وجود ہی نہیں ہوتا۔ لہٰذا۔ ٹی۔ وی اور آئینوں کے عکوس کو حقیقی معنی میں تصویر کا نام دینا۔ یا۔ انہیں تمثال قرار دینا قطعی طور پر غلط ہے۔ جیسا کہ میں اس سے پہلے بھی واضح کر چکا ہوں۔ خیال فرمائیے کہ جب اس بات پر اتفاق ہے کہ نصوص حرمت میں مذکور صورت سے مراد جاندار کی تصاویر و تماثیل ہیں اور یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ حقیقی معنی میں عکوس پر تصاویر و تماثیل کا اطلاق صحیح نہیں تو اب اس بات میں کوئی شک نہیں ہونا چاہئے کہ نصوص حرمت کے عموم سے جملہ عکوس غیر منطبعہ پہلے ہی سے خارج ہیں۔ پھر ان کو ضابطہ حرمت سے نکالنے کے لئے کسی مخصص کی قطعی ضرورت نہیں۔ یہ داخل ہی کب تھے جو نکالے جائیں۔

Marfat.com

باب ۱۱

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ الکشف شافیا میں فوٹو گراف کے متعلق فرماتے ہیں ــــــ

"یہی حالت فوٹو کی ہے کہ وہ کسی صورت خاص کے لئے موضوع نہیں جیسے معازف ومزامیر میں داخل کر سکیں بلکہ ادائے ہر قسم آواز کا آلہ ہے حسن وقبیح منع واباحت میں اسی آواز مودی بہ کا تابع ہو گا (الیٰ ان قال) معازف ومزامیر آلات لہوولعب ہیں جو خاص موسیقی آواز میں ادا کرنے کے لئے لذت نفسانی ونشاط شیطانی کے لئے وضع کئے گئے۔ ہر غیرذی روح جس کی آواز کسی مقصد حسن یا مباح کے لئے پیدا کی جائے اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ اس کی آواز نکالنے کو بجانا کہیں یوں طبل غازی نقارہ سحری بھی باجا ہے"

اس مقام پر علامہ ازھری صاحب کی آواز سے آواز ملاتے ہوئے بالکل انہیں کے انداز میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ــــــ "اس حقیقت سے کسے انکار ہو سکتا ہے کہ فوٹو گراف کے ایجاد کرنے والے شریعت اسلامیہ کے پابند نہ تھے بلکہ عجب نہیں کہ شرع کے دشمن ہوں اور اس بات کی بھی ضمانت نہیں دی جا سکتی کہ ان بنانے والوں کے نزدیک اس آلہ کی غرض وغایت لہوولعب نہیں اور مشاہدہ خود اس کے خلاف ہے اس لئے کہ اس کا غالب بلکہ اغلب استعمال لہوولعب ہی کے لئے ہوتا ہے تو کچھ مستبعد نہیں کہ لہوولعب کے لئے ہی بنایا گیا ہو جبکہ استعمال شاہد ہے۔ نیز۔ دشمنان شرع جو لہوولعب کے رسیا ہیں ان سے کب یہ امید ہے کہ انہوں نے لہوولعب کا قصد نہ کیا ہو گا" ــــــ

Marfat.com

ـــــــ ان احتمالات وقیاسات کے باوجود امام احمد رضا فوٹو گراف کے رکھنے اور اس کی جائز آواز کو سننے اور اس کو نیک مقصد میں استعمال کرنے کی پوری اجازت مرحمت فرمارہے ہیں ـــــــ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے نزدیک کسی آلہ کے استعمال کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اسے صالحین ہی نے بنایا ہو اور وہ کسی بے دین کا ایجاد نہ ہو ۔نیز۔ آپ کے نزدیک یہ بھی صحیح نہیں کہ کسی بے دین کے ایجاد کردہ آلات آلات لہوولعب سے ہونا لازمی ہے۔ یوں ہی آپ کے نزدیک اس گہرائی میں جانا بھی غیر ضروری ہے کہ پہلے بنانے والے کی غرض وغایت معلوم فرمالیں پھر جا کے حکم شرع ظاہر فرمائیں۔ آپ یہ بھی نہیں دیکھتے کہ جن آلات کے تعلق سے حکم شرع ظاہر فرمانا ہے اس کا معروف ومتعارف اور غالب واغلب استعمال کن امور کے لئے ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ امام موصوف خواہ مخواہ کے لئے اس بدگمانی میں بھی نہیں جاتے کہ اگر کسی بے دین نے کسی آلے کی ایجاد کی ہے تو لازمی طور پر اس کی نیت بری ہی ہوگی ـــــبلکہ ـــــ آپ کی نگاہ صرف اس بات پر ہے کہ جس آلہ کے استعمال کے تعلق سے شرعی فیصلہ فرمانا ہے اس کا کن کن امور میں استعمال ہو سکتا ہے اور پھر ان تمام امور میں وہ کون کون سے امور میں جن میں اس آلے کے استعمال سے کوئی شرعی قباحت لازم نہیں آتی۔ امام موصوف کا یہی وہ نقطہ نظر تھا جو فوٹو گراف (گراموفون) کے استعمال کے مشروط اجازت کا سبب بنا۔ اب اگر بالفرض کچھ لوگ ۔یا۔ اکثر لوگ ۔ بلکہ ۔ ساری دنیا والے فوٹو گراف کا صرف غلط استعمال ہی کا رواج ڈال لیں جب بھی امام موصوف کے پیش کردہ مشروط جواز کی پیشانی شکن آلود نہیں ہو سکتی اور فوٹو گراف کے جواز وعدم جواز کے تعلق سے ہر دور میں امام موصوف کا فیصلہ ہی حق وصحیح سمجھا جائے گا ـــــــ اس مقام پر ضروری ہے کہ میں یہ بھی وضاحت کر چلوں کہ کون سا آلہ کس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے اس کو سمجھنے کے لئے خود بنانے والے کے

Marfat.com

دین وایمان کا جائزہ لینے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ یہ آلہ بنیادی طور پر کس کے کام کے لئے ہے مثلاً لاؤڈ اسپیکر کی ایجاد بنیادی طور پر صرف آواز بڑھادینے کے لئے ہوئی۔ لہٰذا صرف آواز بڑھادینا ہی موجد کی اس ایجاد کا مقصد ٹھہرا رہ گیا اس سے اچھی یا بری آواز نکالنا یہ تو اسے استعمال کرنے والوں کا عمل ہے مقصد ایجاد سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ یوں ہی۔ فوٹوگراف کا کام اپنے ریکارڈ میں محفوظ آواز کو سنا دینا ہے لہٰذا صرف آواز سنادینا ہی اس کے مقصد ایجاد قرار دیا جائے گا اب رہ گیا آواز کا قابل سماعت ۔یا۔ ناقابل سماعت ہونا بہتر۔یا۔ بدتر ہونا اور اچھا۔یا۔ برا ہونا اس میں نہ ریکارڈ کا کوئی دخل ہے نہ فوٹوگراف کا۔ اس کا تعلق استعمال کرنے والوں کے اعمال سے ہے کہ وہ اپنے ذوق کے مطابق اس سے کیا کام لیتے ہیں۔ یہی۔ ٹیپ ریکارڈ کا حال ہے جس کے دو کام ہیں ایک آواز کو محفوظ کر لینا اور دوسرا اسے سنا دینا تو بس یہی دو کام اس کے مقاصد ایجاد ٹھہرے اب اگر کوئی اس میں ایسی آواز ٹیپ کرے اور سنے جس کا سننا شرعاً ناجائز ہو تو اسکا ذمہ دار صرف وہی ٹیپ کرنے والا اور سننے والا ہی ہو گا۔ لہٰذا ۔ یہ کہنا صحیح نہ ہو گا کہ بری آواز کو ٹیپ کرنا اور اس کا سنانا ہی ٹیپ ریکارڈ کا مقصد ہے۔ ایسے ہی۔ فریزر کا یہ کام ہے کہ مثلاً اس میں جو چیز رکھ دی جائے وہ اس میں جم جائے۔ یا۔ ٹھنڈی رہے اور اپنی اصلی حالت پر باقی رہے تو اب اسی کو اس کا مقصد ایجاد سمجھا جائے گا۔ اب اگر بالفرض کوئی اس میں خنزیر کا گوشت یا شراب وغیرہ رکھنے کی عادت بنالے تو اس کے اس عمل کو دیکھ کر یہ کہنا ہرگز صحیح نہیں ہو گا کہ فریزر کا مقصد ایجاد خنزیر اور مردار وغیرہ کے گوشت اور شراب کا تحفظ ہے ـــــ یوں ہی ـــــ ریڈیو کا کام یہ ہے کہ ریڈیو اسٹیشنوں سے نشر کی ہوئی آواز سنادیا کرے تو بس اب اس کا مقصد ایجاد صرف یہی آواز سنادینا قرار پایا تو اب اگر ریڈیو اسٹیشن والے بری آواز ہی نشر کرنے لگیں تو اس سے ریڈیو کے بنیادی

Marfat.com

مقصد ایجاد کا برا ہونا کیسے ثابت ہو سکتا ہے؟ ـــــ یہی حال فوٹو کیمرہ کا ہے کہ اس کا کام صرف یہ ہے کہ ہر شے کا عکس اپنے اندر اتار کر اس کو پائدار کر لے اب اگر کوئی فوٹو گرافر حرام صورتوں کو پائدار بنانے کی سرشت بنالے تو اس سے موجد کیوں کر قصور وار ہو گیا؟ اور صرف انہیں حرام صورتوں کو پائیدار کر لینے ہی کو اس کا مقصد ایجاد کیسے قرار دیا جا سکتا ہے؟ ـــــ اسی طرح ـــــ ٹی۔ وی کا کام ہر طرح کی آواز سنانے کے ساتھ ساتھ ہر طرح کی عکس نمائی بھی ہے تو صرف یہی دو کام ٹی۔ وی کی ایجاد کے مقاصد ٹھہرے تو اب اگر کوئی ٹی ۔ وی کے ذریعہ بری آواز سنائے حرام مکوس دکھائے۔ یا۔ کوئی اس سے بری آواز ہی سنے اور حرام مکوس ہی دیکھے تو یہ ان کے اپنے ذاتی اعمال ہیں جن کا اس کے مقصد ایجاد سے کوئی تعلق نہیں ـــــ

۔ہاں۔ اگر ایسا ہوتا کہ مثال کے طور پر مذکورہ بالا پیش کردہ ایجادات میں خیر کا کوئی پہلو ہی نہ ہوتا اور اس کے جائز استعمال کی کوئی صورت ہی نہ ہوتی تو پھر یہ کہنا بالکل صحیح ہوتا کہ اس کا مقصد ایجاد شر ہی شر ہے اس صورت میں اس کے موجد کو مورد الزام ٹھہرانا بالکل درست ٹھہرتا۔ مثلاً ـــــ

مزامیر و معازف کو لے لیجئے جو صرف لذت نفسانی کے لئے ایک خاص موسیقی آواز نکالنے ہی کے لئے ایجاد کئے گئے لہٰذا ان کی آواز سے موسیقیت کو جدا ہی نہیں کیا جا سکتا اور ان سے موسیقی آواز نکالنے کے سوا کوئی دوسری آواز نکالی بھی نہیں جا سکتی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا مقصد ایجاد ایک خاص موسیقی آواز کا نکالنا ہی ہے ـــــ تو ـــــ اب اس خاص موسیقی آواز کو سننے کو حرام کر دینے والی شریعت کے نزدیک معازف و مزامیر کے استعمال کی کوئی جائز صورت نہیں رہ جاتی لہٰذا اہل شریعت کا ان کو سراپا شر قرار

Marfat.com

دینا اور اسی شرکو مقصد ایجاد ٹھہرانا بالکل حق بجانب ہو گا ـــــــ مزامیر و معازف کے علاوہ اوپر میں نے جتنی مثالیں پیش کی ہیں ان کا کار خیر میں استعمال ہونا صرف ممکن نہیں بلکہ واقع ہے۔ اس واقعیت کا انکار حالات زمانہ سے چشم پوشی کے بغیر ممکن نہیں ـــ اس مسئلے میں علامہ ازھری صاحب کے طرز فکر کو اگر بہ نظر استحسان دیکھا گیا تو صرف ٹی۔ وی ہی نہیں بلکہ فوٹو گراف لاؤڈ سپیکر' ٹیپ ریکارڈ اور ریڈیو ساری دنیا میں جن کا ۹۹ فی صد سے زیادہ استعمال غلط ہو رہا ہے یہ سب معازف و مزامیر کی صف میں آجائیں گے اور ان سب کا استعمال علامہ ازھری صاحب کے ایک خاص لب و لہجے میں "حرام حرام حرام اشد حرام بد کا بد انجام" ہو جائے گا ـــ علامہ ازھری صاحب نے اس مقام پر ایک دوسری بحث چھیڑ کر قلت تامل کی انتہا کر دی ہے۔ ایسی بحث جس کا مسئلہ زیر بحث سے کوئی تعلق ہی نہیں ان کے ارشاد کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ بھی شر ہے جو مفضی الی الشر ہو یعنی جو عملی کسی شر کی طرف لے جائے وہ بھی شر ہے۔ اور دونوں کا حکم ایک ہے۔ لہٰذا وہ طاعت جو معصیت راجحہ کی طرف لے جائے اس کا ترک واجب ہے اس سلسلے میں انہوں نے ایک مثال بھی دی جس کا حاصل یہ ہے کہ بتوں کو گالی دینا اگرچہ مباح اور طاعت ہے مگر اس سے ایک عظیم تر فساد یعنی اللہ و رسول کو گالی دینے کا دروازہ کھلتا ہے کیونکہ جب مسلمان بتوں کو گالی دیگا تو اس کے جواب میں بت پرست خدا اور رسول کو گالیاں دیں گے۔ اس لئے بتوں کو گالی دینا ممنوع قرار دے دیا گیا ـــــ علامہ ازھری صاحب کا یہ ارشاد سر آنکھوں پر لیکن اس کا مسئلہ زیر بحث سے کیا تعلق ہے یہ میں سمجھ نہیں سکا اس لئے کہ وہ فعل جو مفضی الی الشر ہو وہ بذات خود شر کی طرف لیجاتا ہے اور شر کا سبب بنتا ہے جیسا کہ مثال مذکور میں سب اصنام ہی سبب ہے سب اللہ اور سبب رسول کا ـــ رہ گیا ٹی۔ وی کا جائز استعمال تو اس کا معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے اس لئے کہ ٹی۔ وی کا جائز استعمال کسی شر کیطرف نہیں

Marfat.com

لے جاتا بلکہ شر سے بچاکر خیر کی طرف لیجاتا ہے۔ اگر ایسا نہیں تو علامہ ازھری صاحب خود ہی واضح فرمادیں کہ وہ کون سا شر ہے جدھر لوگ ٹی۔ وی کے جائز استعمال سے پہنچ جاتے ہیں۔ ؟

ـــــــ المختصر ـــــ ٹی۔ وی کا جائز استعمال مفضی الی الشر نہیں بلکہ مفضی الی الخیر ہے۔ اب اگر علامہ موصوف یہ فرمائیں کہ ٹی۔ وی کا جائز استعمال تو مفضی الی الشر نہیں مگر اس کے مشروط جواز کا فتویٰ ضرور مفضی الی الشر ہے اس لئے کہ عوام اپنی ناسمجھی میں اس شرط کو نظرانداز کر دیں گے اور اس کو مطلقاً جواز کا بہانہ بنالیں گے اور پھر اس کے نتیجے میں مبتلائے شر و فساد ہو جائیں گے ـــــ یہ تو ایسا ہی ہے کہ علامہ موصوف اپنے رب کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں کہ حضور والا "فونوگرام کا جائز استعمال مفضی الی الشر نہیں مگر اس کے مشروط جواز کا فتویٰ مفضی الی الشر ہے اس لئے کہ عوام اپنی ناسمجھی میں اس شرط کو نظرانداز کر دیں گے اور اس کو مطلقاً جواز کا بہانہ بنالیں گے اور پھر اس کے نتیجے میں مبتلائے شر و فساد ہو جائیں گے" ـــــ مجھے امید ہے کہ اس گزارش پر روحانیت امام احمد رضا سے ان کو جو جواب ملے گا اسی سے وہ میرا جواب سمجھ لیں گے ـــــ حقائق کو نظرانداز کر کے جاہل عوام کی جاہلانہ سمجھ کی رعایت کو اگر فتویٰ نویسی میں بنیادی حیثیت دی جانے لگی تو کچھ تعجب نہیں "کار طفلاں تمام خواہد شد" والا مرحلہ پیش آجائے ـــــــ ایسے ناسمجھوں کا صحیح علاج یہ ہے کہ ان کو سمجھایا جائے اور مشروط جواز کی شرط کی اہمیت کو نمایاں کیا جائے اور حقیقت حال سے آگاہ کر کے ان کی سچی رہنمائی کی جائے ـــــــ اور اگر بالفرض بعض سمجھدار علم و خبر رکھنے والے لوگ بھی مشروط جواز کی تعبیر مطلقاً جواز سے کرنے لگیں تو ان کے خوف سے کتمان حق کے بجائے خود انہیں کی اصلاح فکر و نظر کے لئے دعائے ہدایت کرنی چاہئے ـــــــ علامہ ازھری صاحب سے گزارش ہے کہ اگر

Marfat.com

نہیں مناسب لگے تو وہ اپنے جد کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور عرض کریں کہ حضور آپ نے فونوگراف کے استعمال کے جواز کا فتویٰ دیا ہے ـــ حالانکہ ـــــ

"یہ کوئی ضمانت نہیں دے سکتا کہ ان آلات کی غرض وغایت لہو ولعب نہیں اور مشاہدہ خود اس کے خلاف ہے تو کچھ مستبعد نہیں کہ لہو ولعب کے لئے ہی بنے ہوں جبکہ استعمال شاہد ہے اور بنانے والے کہ شرع کے پابند نہیں بلکہ شرع کے دشمن ہیں اور لہوولعب کے رسیا ہیں ان سے کب یہ امید ہے کہ انہوں نے لہوولعب کا قصد نہ کیا ہوگا"

(سنی دنیا جنوری ۱۹۸۶ء)

اور پھر اپنے جد کریم قدس سرہ پر جو فتویٰ لگانا چاہیں لگا دیں۔ رہ گیا میرا معاملہ تو میری مجال یا ہے جو میں بارگاہ امام احمد رضا میں خود ان کی کسی تحریر کے خلاف لب کشائی کر سکوں بلکہ میں نے الکشف شافیا سے ہدایت حاصل کرتے ہوئے یہی عرض کروں گا کہ

ـــ "ٹی۔ وی کسی صورت خاص کے لئے موضوع نہیں جسے معازف ومزامیر میں داخل کر سکیں بلکہ ہر قسم کی آواز کی ادائیگی اور ہر شے کی عکس نمائی کا آلہ ہے حسن وقبح منع واباحت میں اسی آواز مودی بہ اور ذوالصورۃ کا تابع ہو گا رہ گئے معازف ومزامیر تو وہ آلات لہووطرب ہیں جو خاص موسیقی آواز میں ادا کرنے کے لئے لذت نفسانی ونشاط شیطانی کے لئے وضع کئے گئے۔ ہر غیر ذی روح جس کی آواز کسی مقصد حسن یا مباح کے لئے پیدا کی جائے یا اس کے ذریعہ کسی مباح المشاہدہ چیز کی عکس نمائی کی جائے اس میں داخل نہیں ہو سکتا اگرچہ اس کی آواز نکالنے کو بجانا کہیں یوں طبل غازی ونقارہ سحری بھی باجا ہے"۔

ـــــ اس باب کا اختتام ایک دلچسپ انکشاف پر کر رہا ہوں وہ یہ کہ ایک طرف تو علامہ

Marfat.com

ازھری صاحب پورے شدومد کے ساتھ یہ ثابت کرنے پر لگے ہیں کہ ویڈیو۔ اور ٹی۔ وی آلات لہوولعب سے ہیں اور انکا مقصد ایجاد لہوولعب ہی ہے دوسری طرف یہ بھی فرمارہے ہیں۔

ـــــــ "ویڈیو اور ٹی۔ وی کی جائز آوازوں میں اختلاف کیسے تھا کہ آپ گراموفون اور ٹیپ ریکارڈ کی آوازوں پر قیاس فرمانے لگے اختلاف تو آپ سے ٹی۔ وی کے عکوس مصنوعہ میں ہیں"۔ (سنی دنیا۔ جنوری ۱۹۸۶ء صفحہ ۱۳)ـــــــ ملاحظہ فرمایا آپ نے ایک طرف علامہ موصوف جس کو صرف آلہ لہوولعب سمجھتے ہوں دوسری طرف اسی سے جائز آواز سننے کی صورت بھی نکال رہے ہیں اب اگر آلہ لہوولعب مان لینے کے بعد بھی اس کی جائز آواز سننے کے جواز کی گنجائش نکل سکتی ہے تو پھر اس کے جائز عکوس دیکھنے کے جواز کی صورت کیوں نہیں نکل سکتی؟ اور اس سے علامہ موصوف اپنے اس قول کو بھی ملالیں کہ آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے۔ "المرء یوخذ باقرارہ"۔ تو جناب ہی کے اقرار سے ٹی۔ وی کی حرمت مطلقہ باطل ہوگئی اور ایک ایسی صورت نکل آئی جس میں اس کا استعمال جائز ہوگیا۔

Marfat.com

باب ۱۲

علامہ ازھری صاحب کا یہ طرز عمل بھی خوب ہے کہ ایک طرف تو وہ یہ فرمارہے ہیں کہ ـــــ "یہ ہماری ذمہ داری نہیں کہ نیت کو ٹٹولیں اور ارادے کی چھان بین کریں الخ" (سنی دنیا جنوری ۱۹۸۶ء صفحہ ۱۸) اور دوسری طرف ایسی باریک بینی کا مظاہرہ فرمارہے ہیں کہ بزعم خود خارجی قرائن وشواہد کی بنیاد پر لان الامور بمقاصدھا کی آواز بلند کرتے ہوئے عالم برزخ میں پہنچ جانے والے آلات زیر بحث کی اصل موجدین کی نیتوں کے بارے میں قطعی فیصلہ فرمارہے ہیں۔ میرے خیال میں دوسروں کی نیتوں کی یہ ٹٹول اور اغیار کے ارادوں کی یہ چھان بین ایک مثالی کلوش ہے ـــــــ

ـــــــ اس مقام پر علامہ ازھری صاحب سے مجھے صرف یہی کہنا ہے کہ جب کار خیر میں استعمال ہو سکنے والے آلات کو استعمال کرنے والوں پر حکم شرعی لگانے کے لئے حتی الامکان ان کی نیتوں اور ارادوں کی چھان بین آپ کی ذمہ داری نہیں اور ان قرائن وشواہد کو دیکھنا جو کسی نہ کسی حد تک ان کی نیتوں کے خیر۔یا۔ شر کو ظاہر کر سکیں آپ پر لازم نہیں تو پھر ان آلات کے موجدین کے ارادوں اور ان کے مقاصد کی چھان بین کو اپنی ذمہ داری کیسے سمجھ لی؟ اور ان کی نیتوں کا ٹٹولنا اپنے اوپر کیوں لازم کر لیا؟ اور پھر ان کے قصد وارادہ کے بارے میں فیصلہ کرنے کے لئے بزعم خود خارجی قرائن وشواہد پر نظر دوڑانے کو اپنے اوپر کیوں ضروری قرار دے لیا؟ ـــــــ تعجب ہے کہ علامہ ازھری صاحب نے اس بات کی طرف بھی توجہ نہیں فرمائی کہ حکم شرع لگانے کے لئے نیتوں کا ٹٹولنا اور ارادوں کی چھان بین کرنی وہاں ضروری نہیں جہاں شرعاً نیتیں غیر معتبر اور نامقبول قرار دے دی جائیں ـــــ لیکن ـــــ جہاں کسی نہ کسی درجہ میں بھی نیت کا اعتبار ہو وہاں حکم شرع نافذ کرنے سے پہلے نیتوں

Marfat.com

کا ٹٹولنا ضروری ہے۔ مثلاً ۔ اگر کوئی شخص معاذاللہ صریح لفظوں میں کفر بول جائے۔ یا کافروں کا کوئی کفری شعار اپنا لے تو اب اس پر حکم شرع نافذ کرنے کے لئے اس کی نیت کو نہیں ٹٹولا جائے گا اور اس کی کسی تاویل کو نہیں سنا جائے گا۔ لیکن۔ اس کے برخلاف اگر کوئی شخص ایسا کلام نکالے جس میں ۹۹ گوشے کفر کے ہوں مگر ایک گوشہ ایمان کا بھی نکلتا ہو تو اب اس پر حکم کفر لگانے سے پہلے یہ یقین حاصل کر لینا ضروری ہے کہ اس کلام کا ایمان والا پہلو اس شخص کی مراد نہیں۔ ایک منکر خدا اگر اثبت الربیع البقل (موسم بہار نے سبزیاں اگائیں) کہے تو یہ کلمہ کفر ہو جائے اور بعینہ اسی فقرہ کو مسلمان ادا کرے تو اسے کلمہ کفر نہ قرار دیا جائے اس میں ان دونوں کی نیتوں ہی کی تو کارفرمائی ہے۔ منکر خدا کے انکار کو اس کی کفری نیت اور مسلمان کے ایمان کو اس کی نیک نیتی کی دلیل ٹھہرانا سچے قرائن وشواہد کی روشنی میں نیتوں کی ٹٹول اور ارادوں کی چھان بین نہیں ہے تو اور کیا ہے؟۔ پتہ چل گیا کہ شریعت مطہرہ ظاہر پر وہیں حکم لگاتی ہے جہاں نیتیں نامقبول وغیر معتبر ہوں۔

Marfat.com

باب ۱۳

ہر صاحب نظر اس بات سے واقف ہے کہ کسی کے اپنے ذاتی افعال میں لہو ولعب کا غلبہ ہونا۔ یا۔ کسی کا اپنے کسی کام میں صرف لہوولعب ہی کا قصد کرنا یہ ایک الگ حقیقت ہے۔ اور۔ کسی آلے کا آلہ لہوولعب سے ہونا۔ یا۔ اس کو صرف لہو ولعب ہی کے لئے ایجاد کرنا یہ ایک دوسری بات ہے۔ اب اگر کوئی افعال لہو ولعب کو حرام قرار دے یا۔ صرف لہوولعب کی غرض سے کسی کام کو ممنوع بتائے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ آلات جن کی مثالیں میں دے چکا ہوں آلات لہوولعب سے ہو جائیں۔ الغرض۔ کسی کام کا لہوولعب کا کام ہونا۔ یا۔ صرف لہوولعب کے لئے انجام دینا۔ اور۔ کسی آلے کا آلہ لہوولعب ہونا۔ یا۔ لہوولعب ہی کے لئے بنایا جانا ان دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ افعال عرض ہیں آلات جوہر ہیں۔ افعال اپنے فاعل سے ایسے وابستہ وہم رشتہ ہیں کہ اس سے جدا ہو کر انکا کوئی وجود نہیں۔ اور۔ آلات بن جانے کے بعد اپنے وجود کے لئے نہ اپنے موجد کے وجود کے محتاج اور نہ اپنے استعمال کرنے والوں کے دست نگر۔ افعال کس غرض سے انجام دیئے گئے یہ انکا فاعل جانے اور آلات کس غرض سے بنائے گئے۔ یا۔ کس غرض سے استعمال کئے جارہے ہیں یہ ان کے موجد۔ یا۔ ان کے استعمال کرنے والے سمجھیں ــــــ

ــــــ افسوس کی بات ہے کہ علامہ ازھری صاحب نے میری جوابی تحریر کو سمجھنے میں کمال تعجیل سے کام لیا اور مذکورہ بالا دونوں چیزوں کے مابین مذکورہ بالا فرق کو ملحوظ نہیں رکھا اور افعال لہوولعب کی حرمت سے اس غیر واقعی بات کا استخراج فرمایا کہ ویڈیو اور ٹی۔ وی کی ایجاد صرف لہوولعب ہی کے لئے کی گئی ہے اور پھر اپنے اسی نادر استخراج کی بنیاد پر ان دونوں کے استعمال کی مطلقاً حرمت کا فتویٰ صادر فرمادیا اور وہ بھی اس دعویٰ کے ساتھ کہ

Marfat.com

خود میرے ہی دو جملوں نے میرے فتویٰ کا رد کر دیا ہے ـــــ اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں اپنے اس جملے کو نقل کر دوں علامہ ازھری صاحب کے خیال میں جس نے میرے فتویٰ کا رد کر دیا ہے ملاحظہ فرمائیں ـــــ "بس اجمالی طور پر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ہر وہ کام حرام ہے جس میں صرف لہوولعب مقصود ہو یا جس کا بڑا حصہ لہوولعب پر مشتمل ہو"۔

ـــــ اس کے ساتھ ساتھ میرا یہ جملہ بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔ "جن افعال میں لہوولعب غالب رہے انہیں مطلقاً ممنوع قرار دیا جائے گا" ـــــ غور فرمائیے ان تمام منقولہ عبارتوں میں میں نے صرف افعال لہوولعب کے متعلق اپنا خیال ظاہر کیا ہے۔ الغرض ان عبارتوں میں کسی آلے کو آلہ لہوولعب قرار دینے یا نہ قرار دینے سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ـــــ اب علامہ ازھری صاحب کا ان عبارتوں سے ٹی۔وی کی حرمت مطلقہ کے حکم کا استخراج کرنا زلت فکر و نظر نہیں تو اور کیا ہے؟ مجھے تو حیرت یہ ہے کہ اسی زلت کو انہوں نے سرکار ابد قرار علیہ الصلواۃ السلام کے کرم کا عجیب فیض قرار دیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کاش علامہ ازھری صاحب یہی غور فرمالیتے جہاں میں نے افعال لہوولعب کے مطلقاً ممنوع قرار دینے کی بات کی ہے وہیں متصلاً یہ بھی لکھ دیا ہے کہ ـــــ "مگر وہ آلات جو بنیادی طور پر آلات لہوولعب سے نہ ہوں اور انکا اچھا اور برا دونوں استعمال ممکن ہو تو صرف اس لئے کہ انکا برا استعمال ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے ان کے اچھے استعمال کو ممنوع نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اب رہ گیا یہ امر کہ کون کس چیز کو محض لہوولعب کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ یا۔ زیادہ تر لہوولعب کو مقصود بناتا ہے تو یہ تو کرنے والے کی نیت پر موقوف ہے۔ الغرض۔ کسی کے کس عمل پر کس چیز کا غلبہ ہے کوئی ایسا آلہ نہیں جو اس چیز کو واضح کر سکے" ـــــ علامہ ازھری صاحب کے لئے بہتر صورت تو یہ تھی کہ وہ ظن وتخمین کی دنیا سے نکل کر محکم دلائل کی روشنی میں یہ واضح کرتے کہ ویڈیو اور ٹی۔وی کا مقصد ایجاد صرف لہوولعب ہے

Marfat.com

اور اگر موجدین کے مقصد تک ذہنی رسائی ناممکن نظر آتی تو کم از کم یہی ثابت کر دیتے کہ انکا کسی مقصد حسن کے لئے استعمال ناممکن ہے اور اگر اس کو بھی ثابت کرنا بس کی بات نہ ہوتی تو اس بات کا ثبوت پیش کر دیتے کہ اس ناچیز نے جس مقصد حسن کے حصول کے لئے ان کے استعمال کے مشروط جواز کا قول کیا ہے وہ سرے سے مقصد حسن ہے ہی نہیں۔ علامہ موصوف کے لئے جو کچھ کرنا مناسب تھا ادھر انکا ذہن ہی نہیں گیا اس کے بر خلاف وہ خواہ مخواہ کے لئے ادھر ادھر اپنا سمندر[1] فکر و نظر دوڑاتے رہے ـــــ اس سلسلے میں میرا نظریہ بالکل صاف سیدھا اور واضح ہے وہ یہ کہ ویڈیو اور ٹی۔ وی کی ایجاد کا مقصد صرف لہوولعب قرار دینا صحیح نہیں۔ اسے اس وقت صحیح سمجھا جا سکتا تھا جبکہ لہوولعب کے سوا کسی مقصد خیر کے لئے اس کا استعمال کرنا ناممکن ہوتا۔ یہاں ناممکن ہونے کی کیا بات ہے عہد حاضر میں پوری دنیا میں کوئی ایسا ملک نہیں جہاں ایک اچھا خاصا طبقہ ایسا نہ ہو جو ان آلات کو مقصد حسن کے حصول کے لئے استعمال نہ کرتا ہو۔ آج یورپی اور افریقی ممالک کے بہت سارے شہروں میں ویڈیو اور ٹی۔ وی کو بلا تکلف تبلیغی' اصلاحی' اخلاقی اور دینی تعلیمات کو پھیلانے کا ایک بہترین اور موثر ذریعہ سمجھا جا رہا ہے اور حتی المقدور اس کے ذریعہ علمی اور دینی خدمات انجام دی جا رہی ہیں ـــــ یہ بات بھی بالکل صاف ہے کہ جن مقاصد خیر (مثلاً اسلامی' اخلاقی تعلیمات کی ترویج و اشاعت) کے حصول کے لئے میں نے ویڈیو اور ٹی۔ وی کے مشروط جواز کی بات کی ہے انکا از قسم مقاصد خیر ہونا اظہر من الشمس ہے اس لئے کہ اگر ان کو مقاصد خیر میں شمار نہیں کیا گیا پھر تو ٹی۔ وی کے باہر بھی ان کے حصول کی جدوجہد ناجائز و حرام ہوگی۔ حالانکہ خود علامہ ازھری صاحب بھی اس حرمت کو صحیح قرار نہیں دے سکتے ـــــ اب اس بحث کو یہیں چھوڑ کر آیئے علامہ ازھری صاحب کی دوسری قلت

---

[1] سمندر ہے یا کہ سمندہ۔ اگر سمندہ ہے تو اس کا کیا مطلب؟ اور اگر سمندر ہے تو اس کی بھلی کیا مناسبت ہے؟

Marfat.com

تامل کی مثال ملاحظہ فرمایئے میں نے اپنے فتویٰ میں عرض کیا تھا کہ "اگر بالفرض ایسی فلم تیار کی جائے جس میں ایک جاندار کی تصویر نہ ہو اور وہ حرام وناجائز نغمات وحرکات سے ملوث نہ ہو تو اس کو بھی دیکھنے میں بالاتفاق کوئی مضائقہ نہیں" ـــــــ علامہ ازھری صاحب نے بعجلت جواب دے دینے اور میری ہر ہر بات کو غلط ثابت کر دینے کے جذبہ فراواں کے سبب اس عبارت پر غور کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ چنانچہ انہوں نے یہ سمجھا کہ شاید میں نے "مضائقہ نہیں" سے "علی الاطلاق مضائقہ نہیں" مراد لیا ہو اور کسی قید کو ملحوظ خاطر نہ رکھا ہو اس کی صاف وجہ یہ ہے کہ علامہ موصوف کو اس عبارت مذکورہ سے کوئی قید سمجھ میں نہ آسکی اور ظاہر ہے کہ یہ بات قلت تامل ہی کا نتیجہ ہے۔ میں نے اپنی جوابی تحریر میں علامہ ازھری صاحب کی توجہ اس بات کی طرف مبذول بھی کرائی تھی مگر میرا توجہ دلانا بے سود رہا میرے الفاظ یہ تھے ـــــ "علامہ ازھری صاحب اس مقام پر اتنا بھی غور نہ کر سکے کہ جو عبارت حرام نغمات وحرکات سے فلموں کی تطہیر پر زور دے رہی ہے وہ عبارت دیکھنے والوں کی حرام نیتوں کی حوصلہ افزائی کیسے کر سکتی ہے؟" ـــــــ اس عبارت کا منشاء صرف یہ تھا کہ علامہ موصوف اس بات کو بخوبی سمجھ لیں کہ جس حکم میں وہ علی الاطلاق کا امکان نکال رہے ہیں اس حکم کو بیان کرنے والی عبارت کے بین السطور سے جو مفہوم سر ابھار رہا ہے وہ اسے مناسب قیود سے مقید کئے ہوئے ہے جس کا سمجھنا کسی بھی صاحب فہم وفراست پر دشوار نہیں۔ چونکہ بنیادی گفتگو ویڈیو اور ٹی۔وی کے تعلق سے تھی اور فلموں کا ذکر ضمناً آگیا تھا اسی لئے میں نے اپنی منقولہ بالا عبارت "اگر بالفرض ایسی فلم تیار کی جائے الخ" میں فلموں کے اسی دیکھنے سننے کے بالاتفاق مضائقہ نہ ہونے کی بات کی ہے جس کی حرمت بذات خود فلموں کی طرف سے عارض ہو سکتی تھی۔ رہ گئی وہ حرمت جو رائی کے فساد نیت کے سبب عارض ہوتی ہے چونکہ اس مقام پر وہ زیر بحث نہ تھی لہٰذا اسکی وضاحت

Marfat.com

کو ضروری نہیں سمجھا گیا اور صرف عبارت کے بین السطور کے اشارے کو کافی سمجھ لیا گیا ـــــــ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ مثلاً فلموں کے دیکھنے کی حرمت کی دو شکل ہے (۱) خود فلموں کی ریلوں میں جانداروں کی تصویریں ہوں ۔یا۔ ان میں حرام نغمات وحرکات کا مظاہرہ ہو۔ (۲)فلموں میں نہ تو جاندار کی تصویر ہو اور نہ وہ حرام نغمات وحرکات سے ملوث ہو لیکن خود دیکھنے والے کی نیت میں فساد ہو اور وہ صرف لہوولعب ہی کے لئے دیکھ رہا ہو ـــــــ پہلی صورت وہ ہے جس میں حرمت خود مرئی کی طرف سے عارض ہو رہی ہے لہٰذا اگر رائی اس کو کسی نیک مقصد سے دیکھنے کی بات بھی کرے جب بھی اس کا دیکھنا حرام ہی ہوگا اور رائی کے حسن نیت کی بنیاد پر کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔ لیکن۔ دوسری صورت میں حرمت مرئی کی طرف سے عارض نہیں ہو رہی ہے بلکہ یہ خود رائی کے فساد نیت کا نتیجہ ہے لہٰذا ایسی صورت میں رائی کی نیت کے مطابق ہی فیصلہ کیا جائے گا یعنی اگر نیت اچھی ہے تو دیکھنا جائز ورنہ ناجائز ـــــــ میری منقولہ بالا عبارت "اگر بالفرض ایسی فلم تیار کی جائے الخ" میں فلم دیکھنے کی صرف اس حرمت کا انکار ہے جس کا تعلق مذکورہ بالا دونوں شکلوں میں سے پہلی شکل سے ہے۔ رہ گئی وہ حرمت جس کا تعلق دوسری شکل سے ہے نہ تو اس مقام پر اس کی وضاحت ضروری تھی اور نہ ہی شے لطیف رکھنے والوں کے لئے اس کا سمجھ لینا دشوار ہی تھا۔ جب گفتگو جدید ایجادات کے استعمال وعدم استعمال سے متعلق ہو اور جب ان جدید ایجادات کو آلات لہوولعب قرار دیکر خود ان کی طرف سے حرمت کے عارض ہونے کی بات کی جارہی ہو۔ نیز۔ جب فرع کے دیکھنے سننے کی حرمت وحلت کو خود اس کے اصل کے دیکھنے سننے کی حرمت وحلت کے تابع قرار دیا جارہا ہو ایسی صورت میں اگر خاص کر انہیں ایجادات کی طرف سے عارض ہونے والی حرمت وحلت سے متعلق کوئی وضاحت کی جائے اور خود رائی کے حسن نیت ۔یا۔ فساد نیت کی راہ سے

Marfat.com

عارض ہونے والی حلت وحرمت کا بالکلیہ ذکر ہی نہ کیا جائے۔ یا۔ اس کے تعلق سے صرف بین السطور کے اشاروں پر اکتفا کر لیا جائے تو کون سی قیامت ٹوٹ پڑتی ہے؟

_____ المختصر _____ ایک سادہ سی عبارت کے مفہوم کو ایک غلط موڑ دینے کی جدوجہد اور بزعم خود اس میں ایک باطل معنی کی طرف اشارہ کرنے کی کوشش ۔یا۔ کم از کم اسے ایک غیر ضروری بحث کا مرکز و محور بنانا ایک سادہ سی عبارت میں کیڑے نکالنا نہیں تو اور کیا ہے؟

Marfat.com

باب ۱۴

آئینے پاس رکھنا اور اس میں اپنی صورت دیکھنی اجماعاً جائز ہے جیسا کہ حضرت صدر الشریعہ قدس سرہ اپنے فتویٰ میں اس کی تصریح فرما چکے ہیں۔ حضرت قدس سرہ نے اسی فتویٰ میں یہ بھی ارشاد فرمادیا ہے کہ مذکورہ جواز کی علت یہ ہے کہ آئینے میں نظر آنے والی صورت تصویر نہیں ہے۔ تصویر کیوں نہیں ہے؟ حضرت نے اس کا بھی معقول جواب عطا فرمادیا ہے جس کو میں من وعن نقل کر چکا ہوں۔ عکوس آئینہ کے تصویر نہ ہونے کے سلسلے میں امام احمد رضا قدس سرہ کا ارشاد بھی بالکل واضح ہے جسے میں جدالممتار کے حوالے سے پیش کر چکا ہوں جس کا حاصل یہ ہے کہ آئینوں کے عکوس چونکہ "شبح منطبع" نہیں اس لئے وہ تصویر نہیں اور تصویر کے احکام ان سے متعلق نہیں ـــــ "شبح منطبع" کا تصویر نہ ہونا کتب تفاسیر ولغات کی تصریحات سے بھی واضح کیا جا چکا ہے ـــــ اس سے علامہ ازھری صاحب کو سمجھ لینا چاہئے کہ آئینوں کے جائز عکوس غیر منطبعہ کو دیکھنے کے جواز پر اجماع امت ہے اور اس جواز کی علت صرف ان عکوس کا عدم انطباع اور انکا تصویر نہ ہونا ہی ہے جیسا کہ حضرت امام احمد رضا اور حضرت صدر الشریعہ قدس سرھما کے ارشادات سے ظاہر ہے ـــــ اب علامہ ازھری صاحب فرمائیں۔ کہ کیا اجماع امت سے ثابت شدہ امر کو امر منصوص نہیں کہیں گے؟ کیا اجماع امت کو کسی نص کا درجہ حاصل نہیں؟ تو اگر اجماع امت کا دلیل شرعی ہونا ہر طرح کے شک وشبہ سے بالاتر چیز ہے اور اجماع امت سے ثابت شدہ جواز ـ یا ـ عدم جواز کو ایک نص شرعی سے منصوص سمجھنا غلط نہیں ہے تو پھر اس کی موجودگی میں دوسری نص کی ضرورت کیا ہے؟ علامہ ازھری صاحب تو خود ہی فرما چکے ہیں کہ ـ "سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام کے زمانہ سے بلانکیر منکر آئینہ سازی اور آئینہ دیکھنا آج تک معمول اور رائج ہے"
۔ (سنی دنیا نومبر ۸۵ ص ۲۱)۔۔۔ تو پھر اب آئینوں کے عکوس کی حلت کی کسی اور نص کی ضرورت کیا رہ گئی ؟ ناپائیدار عکوس کے حلال ہونے کے لئے یہی اجماع دلیل قطعی ہے ۔۔۔۔ اس مقام پر علامہ ازھری صاحب کا یہ سوچنا غلط ہے کہ آئینوں کے عکوس غیر منطبعہ کی حلت کی وجہ انکا عدم انطباع نہیں ہے بلکہ اس کی علت انکا مصنوع انسان نہ ہونا ہے۔ غلطی کی وجہ یہ ہے کہ علامہ موصوف جس کو قلت تامل کے سبب مصنوع انسان نہیں سمجھ رہے ہیں تاریخی شہادتیں اور لغوی تصریحات ان کو انسانی صنعت گری ہی کا ثمرہ قرار دے رہی ہیں تو یہ ایک خلاف واقعہ بات ہوئی۔ دوسری بات یہ ہے کہ مصنوع انسان نہ ہونے کو علت قرار دینا خود علامہ ازھری صاحب کی ذہنی کلوش اور دماغی اختراع ہے اس کی تائید میں ان کے پاس اگر کسی معتمد علیہ عالم کا ایک قول بھی ہوتا تو امید ہے کہ وہ ضرور پیش کرتے ۔۔۔۔ دوسروں کے اندازہ وخیال کا مذاق اڑانے والا جب خود اپنے ہی اندازہ وخیال اور ظن وتخمین کی زنجیروں میں جکڑا ہوا نظر آئے تو صورت حال کتنی عبرتناک بن جاتی ہے ۔۔۔۔ المختصر ۔۔۔ آئینوں کے عکوس غیرمنطبعہ کی حلت نص شرعی سے ثابت ہے اور اس حلت کی علت ان عکوس کا عدم انطباع کے سبب تصویر نہ ہونا ہی ہے اور یہی وہ علت جامعہ ہے جو ٹی۔ وی کے عکوس غیرمنطبعہ میں بھی پائی جاتی ہے کہ وہ عدم انطباع کے سبب تصویر نہیں ۔۔۔ اب واضح لفظوں میں یوں عرض کروں مقیس علیہ ہیں آئینوں کے عکوس غیرمنطبعہ (جسکی حلت منصوص ہے جیسا کہ ظاہر کیا جا چکا) اور مقیس ہیں ٹی۔ وی کے عکوس غیرمنطبعہ اور علت جامعہ ہے دونوں کے عکوس کا عدم انطباع اور انکا تصویر نہ ہونا ۔۔۔۔ الحاصل ۔۔۔ اس سلسلے میں علامہ ازھری صاحب کی ساری قلمی اور ذہنی کاوش بہ نظر استحسان دیکھے جانے کے لائق نہیں۔ ۔۔۔۔

Marfat.com

باب ۱۵

میں نے اپنی تحریروں میں جابجائی۔ وی کے شیشے کو آئینہ کہا ہے اس لئے کہ میری تحقیق میں ہر اس شیشے کو آئینہ کہا جا سکتا ہے جس سے کسی طرح کی بھی صورت نمائی ہوتی ہو خواہ وہ صورت اس شیشے پر منطبع ہو ۔یا۔ غیر منطبع ۔ اور خواہ وہ صورت شیشے ہی پر ہو یا شیشے کے پیچھے لگے ہوئے کاغذ وغیرہ پر بنی ہو۔ الغرض ۔ آئینہ صرف اسی کو نہیں کہیں گے جس میں انعکاس شعاع ہی کے نتیجے میں صورت نمائی ہو۔ خود امام احمد رضا نے بھی معروف ومتعارف آئینوں کے سوا دوسرے شیشوں پر آئینے کا اطلاق فرمایا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں ـــــ "تصویر کہ مصلی کے پس پشت ہو اوسی حالت میں مکروہ ہے کہ منصوب یا معلق یا دیوار پر منقوش یا چسپاں یا ـــــ آئینہ میں لگی ہو اور یہ قطعاً تعظیم ہے" عطایا القدیر صفحہ ۳۵ ـــــ خط کشید فقرہ میں صاف لفظوں میں اس شیشے کو آئینہ فرمایا گیا ہے جس کے پیچھے تصویر لگی ہو۔ نیز امام موصوف ارشاد فرماتے ہیں ـــــ "کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ قد آدم آئینے میں جن میں اتنی بڑی بڑی آدمیوں اور جانوروں کی تصویریں ہوں دیوار قبلہ میں نصب کر کے اونکی طرف نماز پڑھنے میں نہ عبادت صورت کی مشابہت ہے نہ شرع مطہر کی مخالفت۔ حاشا ہرگز کوئی نہیں کہہ سکتا" (ایضاً)ـــ

ـــــــــ ملاحظہ فرمائیے اس عبارت میں بھی امام احمد رضا نے ان شیشوں کو آئینہ ہی کہا ہے جن پر جانداروں کی تصویریں بنادی گئی ہوں ۔یا۔ جن کے پیچھے جاندار کی تصویر والے کاغذ وغیرہ کو لگا دیا گیا ہو۔ ان عبارتوں میں مذکور آئینوں سے وہ معروف ومتعارف آئینہ ہرگز مراد نہیں جس میں صورت گری انعکاس شعاع کا نتیجہ ہوتی ہے اس لئے کہ خود امام موصوف قدس سرہ کے نزدیک معروف ومتعارف آئینوں کا نمازی کے سامنے ہونا باعث

Marfat.com

کراہت نہیں ہے جیسا کہ جدالممتار کے حوالے سے عرض کر چکا ہوں ـــــ اب امام احمد رضا قدس سرہ پر اپنی زبان دانی کا رعب جمانے کے بجائے علامہ ازھری صاحب کے لئے یہی بہتر ہو گا کہ میں نے ٹی۔ وی کے شیشوں پر جو آئینے کا اطلاق کیا ہے اس سے چیں بجبیں نہ ہوں اور صرف اتنا ہی غور کر کے خاموش ہو جائیں کہ جب شیشوں پر ۔یا۔ شیشوں کے پیچھے لگے ہوئے کاغذ وغیرہ پر صورتوں کے چھپ جانے کے باوجود ان شیشوں کو آئینہ کہا جا سکتا ہے تو پھر ان شیشوں کو آئینہ کیوں نہیں کہا جا سکتا جن میں نظر آنے والے عکوس بالکل معروف ومتعارف آئینوں کے عکوس کی طرح غیر منطبع ہوتے ہیں ـــــ

ـــــ جس طرح کسی طرح کی صورت نمائی کرنے والے شیشوں پر آئینوں کا اطلاق صحیح ہے یوں ہی شیشوں سے بنے ہوئے آئینوں کو شیشہ بھی کہنا درست ہے چنانچہ فیروز اللغات میں ہے "شیشہ (ف۔ ا۔ مذکر) (۱) آئینہ (۲) کانچ (۳) بوتل ۔ قرابہ (۴) آرسی کا آئینہ" ـــــ فرہنگ آصفیہ میں ہے "آئینہ ساز :شیشے بنانے والا ۔ آئینوں کا کام کرنے والا۔ آئینہ گر۔ شیشہ گر ..... شیشہ دکھانا ..... اس سے مراد آئینہ دکھانا ..... مرات :ع اسم مذکر ۔ آئینہ ۔ منہ دیکھنے کا شیشہ۔ آرسی ۔ درپن" ـــــ فیروز اللغات میں ہے "مرات :آئینہ۔ منہ دیکھنے کا شیشہ ..... آئینہ :..... (۱)منہ دیکھنے کا شیشہ ..... آئینہ دکھانا :شیشہ دکھانا ..... آئینہ ساز :شیشے بنانے والا" ـــــ لغات کشوری میں ہے "مراۃ :..... منہ دیکھنے کا شیشہ 'آئینہ ..... آئینہ :منہ دیکھنے کا شیشہ" ـــــ لغات فیروزی میں ہے۔ "مراۃ :آئینہ ۔ منہ دیکھنے کا شیشہ"۔ اس مختصر سی گزارش کے بعد اب آیئے علامہ ازھری صاحب کی بھی سنتے چلئے۔ آپ کے تحریر کردہ چند اقتباسات نقل کر رہا ہوں۔

اقتباس (۱)"ہم ثابت کر آئے ہیں کہ ٹی وی سرے سے آئینہ نہیں تو

Marfat.com

اس میں جو نظر آتا ہے وہ عکس آئینہ نہیں" (سنی دنیا جنوری ۱۹۸۶ صفحہ ۱۳)

اقتباس (۲) پھر یہاں ایک بات قابل لحاظ یہ ہے کہ ہمارے فاضل گرامی ٹی۔وی کے شیشہ کو آئینہ فرماتے ہیں ہرچند کہ ہم نے ان کے قیاس کو نہ مانا لیکن ان کی موافقت کرتے ہوئے اس شیشہ کے لئے ہمارے قلم سے بھی آئینہ لکھ گیا حالانکہ وہ آئینہ نہیں بلکہ ایک مخصوص شیشہ ہے جس میں نگاہ نافذ نہیں ہوئی نہ اس سے شعاع بصر ٹکرا کر آدمی کا عکس دکھائی ہے اور برقی لہریں اس میں کارفرما ہوتی ہیں تو لگتا ہے یہ آئینہ ہے مگر اس میں سامنے والی اشیاء کا عکس نظر نہیں آتا بلکہ وہی تصویر چھپتی ہے جو کیمرہ لیتا ہے تو اسے آئینہ کہنا ہی سرے سے صحیح نہیں بلکہ وہ کیمرے کے شیشے کی طرح ایک شیشہ یا پردہ فلم کی طرح ہے" (سنی دنیا نومبر ۸۵ صفحہ ۳۰)

اقتباس (۳) "ٹی۔وی کا شیشہ آئینہ ہی نہیں..... تو نہ ٹی۔وی کیمرہ آئینہ نہ ٹی۔وی کا شیشہ آئینہ لہٰذا جو اس میں نظر آتا ہے وہ عکس آئینہ نہیں"۔ (سنی دنیا دسمبر ۸۵ صفحہ ۱۰)

اس مقام پر علامہ ازھری صاحب سے چند باتیں عرض کروں گا (۱) شیشے کو آئینہ کہنا۔یا۔ آئینہ کو شیشہ کہنا ان دونوں باتوں کا تعلق زبان وبیان سے ہے نہ کہ آپ کے مزعومات سے تو پھر آپ نے اس سلسلے میں اہل زبان حضرات کی طرف رجوع کیوں نہیں فرمایا؟ (۲) اگر آپ کے قلم سے ٹی۔وی کے شیشے کے لئے آئینہ لکھ گیا تو آپ شرمندہ کیوں ہیں خود آپ کے جد

Marfat.com

کریم نے تو ایسے شیشوں کو بھی آئینہ فرمایا ہے جہاں نہ تو انعکاس شعاع ہوتا ہے اور نہ وقوع شعاع (۳) آئینہ کہنے کے لئے آپ نے جو یہ ضروری قرار دیا ہے کہ آئینہ وہ ہے جس میں اشیاء کا عکس نظر آئے خود آپ کے جد کریم کی تحریر کی روشنی میں باطل ہے (۴) ٹی۔ وی کے شیشے کے لئے آپکا یہ ارشاد کہ اس میں "وہی تصویر چھپتی جو کیمرہ لیتا ہے" حقیقت حال کی کھلی تکذیب ہے کہ نہیں؟ اس لئے کہ ٹی۔ وی کے شیشے پر ۔ یا۔ ٹی ۔ وی کے اندر کسی تصویر کے چھپنے کا ادعاء بداھتہ باطل ہے (۵) ٹی ۔ وی کے شیشے کو پردہ فلم کی طرح کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے جبکہ یہ ظاہر ہے کہ پردہ فلم پر چھپی ہوئی تصویروں کے عکوس ڈالے جاتے ہیں۔ برخلاف ٹی ۔ وی کے جن کے شیشوں پر شعاعیں عکوس دکھائی دیتی ہیں ؟ ـــ علامہ موصوف کی معلومات کے لئے ایک بات اور بھی عرض کر دوں کہ جب ٹی۔ وی پر کوئی پروگرام نہ چل رہا ہو اس وقت وہ ٹی ۔ وی کے سامنے کھڑے ہو جائیں تو اس کے شیشے پر انہیں خود انہیں کا عکس نظر آئے گا پھر اس کے آئینہ ہونے میں کیا شک ہے آپ کے جد کریم نے تو اسے آئینہ فرما دیا ہے جس میں سامنے کی چیزوں کی عکس نمائی کا سوال ہی نہیں۔

ـــــ المختصر ـــ ٹی ۔ وی کے شیشے کو آئینہ کہنا اور اس کے عکوس کو عکوس آئینہ قرار دینا بالکل درست ہے۔ ہاں۔ یہ ضرور ہے کہ معروف و متعارف آئینہ اور ٹی۔ وی کا آئینہ ان دونوں میں یہ نمایاں فرق ضرور ہے کہ اول الذکر میں عکس نمائی انعکاس شعاع کا ثمرہ ہے اور موخر الذکر میں (پروگرام چلنے کی صورت میں) عکس نمائی وقوع شعاع کا نتیجہ ہے ـــ نیز ـــ اول الذکر میں در حقیقت نہ شعاعیں ہوتی ہیں اور نہ عکوس اس میں عکوس کی موجودگی کی بات صرف فہم ناظرین کے اعتبار سے کی جاتی ہے اس کے برخلاف موخر الذکر میں شعاعیں ہوتی ہیں جو اس کے شیشے سے باہر نفوذ نہ کر سکنے کے سبب اپنے اصول کی عکس

Marfat.com

نمائی کرتی ہوئی دکھائی پڑتی ہیں۔ الغرض ـــــ ٹی ۔وی میں بھی جو (مثلاً مجسم ۔یا۔ غیر مجسم) صورتیں نظر آتی ہیں وہ درحقیقت اس میں موجود نہیں ہوتیں صرف محسوس ہوتی ہیں۔ اس میں موجود صرف شعاعیں ہیں جو فہم ناظرین کو صورت لگ رہی ہیں۔

ـــــ آفتاب کے طلوع وغروب کے وقت افق کا سرخ نظر آنا۔ خود آفتاب کا ایک سنہری طشتری کے مانند دکھائی دینا' برسات میں آسمان پر شعاع آفتابی کے انعکاس کے نتیجے میں ست رنگی کمان کا محسوس ہونا' بخارات ارضی سے چاند کے گرد ایک دائرے کے وجود اور خود چاند کا اسکا مرکز معلوم پڑنا' اندھیری رات میں آسمان پر چھوٹے چھوٹے ستاروں کی قطار کا ایک سڑک کی صورت میں دکھائی دینا ـــــ ان تمام امور میں صرف فہم ناظرین کا دخل نہیں تو اور کیا ہے؟ تو پھر اگر ٹی ۔وی کی شعاعیں فہم ناظرین کے اعتبار سے عکوس نظر آئیں تو حیرت ہی کیا ہے؟ ـــــ مذکورہ بالا دونوں آئینوں میں فرق کی متعدد وجوہات بیان کی جاسکتی ہیں ـــــ مگر ـــــ ان دونوں میں فہم ناظرین کے اعتبار سے نظر آنے والے عکوس ان دونوں کے شیشوں پر غیر منطبع ہونے میں بالکل ایک ہیں۔ اول الذکر میں عدم انطباع کا سبب خود اس میں شعاعوں کی عدم موجودگی ہے اور موخر الذکر میں عدم انطباع کا سبب (مثلاً ویڈیو کیسٹ کی ریل کے مسلسل چلنے کے سبب) خود ان شعاعوں کا آن واحد کے لئے بھی کسی محل پر نہ ٹھہر سکنا ہے یہ عدم قرار حسا بھی ہے اور حقیقتہ بھی اور یہی اور صرف یہی عدم انطباع ان نظر آنے والے عکوس کے تصاویر نہ ہونے کا باعث ہے۔ جیسا کہ اس پر مفصل معروضات پیش کر چکا ہوں۔ اور جب یہ عکوس تصاویر نہ رہے تو پھر حرمت تصاویر کے نصوص کا اطلاق ان پر کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

باب ۱۶

اب تک تو میری کوشش یہ تھی کہ میں ان تمام بنیادوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکوں جن پر علامہ ازھری صاحب نے اپنے "فکرو نظر کے شیش محل" کی تعمیر کی ہے اور بحمدہ تعالیٰ اس میں میں کامیاب بھی ہو گیا اب اگر میں ان کی دوسری غیر ضروری باتوں کا جواب نہ بھی دوں جب بھی میرے نظریہ کو کوئی صدمہ نہیں پہنچتا۔ باایں ہمہ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس باب میں ان کے بعض دوسرے خیالات پر بھی اپنے معروضات پیش کر دوں تاکہ میری طرف سے علامہ موصوف کی ضیافت میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔ انشاء المولیٰ تعالیٰ اس باب میں قولہ کہہ کر علامہ موصوف کے ارشادات اور اقول کہہ کر اپنے معروضات پیش کرنے کا التزام کروں گا۔

——— قولہ ٹی۔ وی اور ویڈیو کا آپریشن اقول اردو محاورت میں اس جدید اضافے کا شکریہ قولہ فقیران دنوں عازم زیارت وحج تھا اس لئے جواب بہ عجلت نہ دے سکا اقول حضور والا آپ نے جواب بہ عجلت ہی عطا فرمایا ہے کاش کچھ اور تاخیر فرماتے اور حضرت امام احمد رضا وحضرت صدر الشریعہ قدس سرھما اور دیگر اکابرین کے کلمات طیبات کو بھی دیکھ لیتے اس صورت میں ہو سکتا ہے آپ کے جواب میں اس قدر فروگذاشتیں نہ ہوتیں جو زیر نظر جواب میں ہو گئی ہیں قولہ فقیر کے قلم سے حق رقم ہوا اقول امید ہے کہ اب آپ پر بخوبی منکشف ہو جائے گا کہ کچھ باتیں ناحق بھی رقم ہو گئی ہیں قولہ جناب کے قول سے اندازہ لگتا ہے" سے صاف ظاہر ہے کہ یہ جناب کا محض اندازہ ہے جس پر خود جناب کو یقین نہیں الخ اقول جی ہاں یہ میرا اندازہ ہی ہے مگر الحمدللہ یہ اندازہ ایسا اندازہ صحیح ثابت ہوا کہ خود غزالی دوراں مظہر امام احمد رضا نے اس کی تائید فرمادی ہے دراصل بات یہ ہے کہ اپنی

Marfat.com

جوابی تحریر کے ابتدائی دو معروضات وہ ہیں جن کو میں نے غزالی دوراں کی خدمت میں بھی اپنی اصلاح فکر و نظر کے خیال سے پیش کیا تھا جس کا ذکر میں نے اپنی جوابی تحریر میں بھی کر دیا ہے اور ظاہر ہے کہ ان کے حضور میں اپنی فکر و نظر کی اصلاح کی غرض سے جو عبارت پیش کرونگا اس میں اپنے اندازہ ہی کی بات کر سکوں گا یقین تو مجھے ان کی تائید سے حاصل کرنا تھا اور جو بحمدہ تعالیٰ حاصل بھی ہوا۔ کاش علامہ ازھری صاحب یہی سوچ لیتے کہ میں نے ایک بارگاہ عظمت پناہ میں اپنے قیاس کے طور پر جو کچھ پیش کیا اس بارگاہ علم و دانش نے اس کی تائید فرماکر اس کو یقین کا جامہ پہنا دیا ہے۔ اس کے برخلاف خود ازھری صاحب کا حال یہ ہے کہ بہت ساری باتیں جن کو انہوں نے یقین و اذعان کی بنیاد پر پیش کیا ہے ان میں اتنی بھی قوت نہیں جو اس ناچیز کے اندازے کو حاصل ہے قولہ جناب سے سیکھ کر اگر کوئی یوں کہے کہ تصویر ممنوع کی حقیقت شرعیہ یہ ہے کہ وہ بالکل کامل ہو اور موضع اہانت میں نہ ہو اس لئے کہ ہر صاحب علم بخوبی واقف ہے کہ جن نصوص میں جاندار کی تصاویر و تماثیل کی حرمت مذکور ہے اس میں اس کے سر بریدہ کر دینے ٹکڑے کر دینے اور پامال کر دینے کی ہدایات بھی ہیں اور اگر وہ جائے اہانت میں ہوں تو ان کو رکھ چھوڑنے کی رخصت بھی ہے اس سے اندازہ لگتا ہے کہ تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جو حقیقی معنی میں تصاویر ہوں لہٰذا ایسی تصویر بنانا جسے دیکھ کر معلوم ہو کہ اس کا سر علیحدہ یا اعضاء کاٹ دئے گئے ہیں جائز ہے یوں ہی سرے سے ایسی تصویر بنانا جائز ہے جو افتادہ ہو اس مدعی کا کیا جواب ہو گا؟ اور اس کے ادعائے حقیقت کا کیا علاج ہو گا؟ اور جب اندازہ ہی مدار کار ہے تو اسکا اندازہ کیوں نہ لیا جائے اور آپکا کیوں لیا جائے؟ اقول میری جس مکمل عبارت کے درمیان سے مدعی نے مذکورہ بالا خط کشیدہ ٹکڑا نکالا ہے وہ میری مراد کو ظاہر کرنے کے لئے بالکل بے غبار ہے خود مدعی کے طرز عمل سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خوب سمجھتا ہے کہ پوری عبارت کو نقل کر

Marfat.com

دینے کی صورت میں اس نے جس کج فہمی اور یتیم العقلی کا مظاہرہ کیا ہے عام قارئین بھی اس سے واقف ہو جائیں گے۔ میں نے اپنی جوابی تحریر کے معروضہ (ا)میں تصویر کے حقیقی معنی کی نشاندہی کرتے ہوئے اس حقیقت کو سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ جن نصوص میں جاندار کی تصویر کی حرمت مذکور ہے انہیں نصوص میں بعض ایسے شواہد وقرائن بھی ہیں جن سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ان نصوص میں تصویر سے مراد وہی ہے جو حقیقی معنی میں تصویر ہو۔ بالفرض۔ اگر یہ قرائن نہ بھی ہوتے اور حقیقت کا مراد لینا متعذر و مہجور بھی نہ ہوتا۔ نیز۔ مجاز مراد لینے کا بھی کوئی واضح قرینہ نہ ہوتا تو ایسی صورت میں بھی لفظ سے اسکا حقیقی معنی ہی مراد لیا جاتا۔ چہ جائیکہ۔ قرائن حقیقی معنی ہی مراد لینے کی توثیق کر رہے ہوں۔ اب رہ گیا یہ سوال کہ اسکا حقیقی معنی کیا ہے؟ تو اس کے تعلق سے اسی منقولہ بالا عبارت سے پہلے متصلاً میں اپنے خیال کا واضح طور پر اظہار کر چکا ہوں مدعی نے جسے نقل نہیں کیا۔ جس کا حاصل صرف اتنا ہے کہ "پائیدار منطبع ہونے سے پہلے عکس صرف عکس ہی رہتا ہے تصویر نہیں بنتا اور جب اسے کسی طرح پائیدار کر لیا جائے تو وہی تصویر بن جاتا ہے لہٰذا ناپائیدار عکوس کو تصویر، تمثال اور مجسمہ وغیرہ کہنا مجاز ہے نہ کہ حقیقت"——

——مدعی یہ بھی نہ سمجھ سکا کہ ایک ہے جاندار کی تصویر کا بنانا اور دوسری چیز ہے تصویر بن جانے کے بعد اس کو رکھ چھوڑنے کی رخصت۔ تو جہاں تک جاندار کی تصویر کی حرمت کا سوال ہے وہ تو ہر حال میں ہے خواہ وہ تصویر جائے اہانت میں ہو۔یا۔ نہ ہو خواہ وہ بڑی ہو یا اتنی چھوٹی ہو کہ زمین پر رکھ کر اگر کھڑے ہو کر دیکھا جائے تو اس کے تفصیلی اعضاء ایک دوسرے سے ممتاز ہو کر نظر نہ آئیں——لہٰذا——تصویر ممنوع کی حقیقت شرعیہ یہ بتانا کہ وہ کامل ہو اور موضع اہانت میں نہ ہو اگر غایت جہل نہیں تو کم نظری کی انتہا ضرور ہے۔

Marfat.com

——— اب رہ گیا کسی تصویر کے بن جانے کے بعد اس کو رکھ چھوڑنے کی رخصت دینا تو یہ ایک الگ چیز ہے اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ اس تصویر کا بنانا جائز ہو گیا اور وہ تصویر ممنوع نہیں رہ گئی ——ہاں —— مذکورہ رخصت دینے سے یہ اشارا ضرور ملتا ہے کہ حرمت کا تعلق جاندار کی جس تصویر سے ہے وہ وہی ہے جس کو اگر بالفرض بنا بھی لیا جائے تو جائے اہانت میں رکھا بھی جا سکے' اسکو سربریدہ بھی کہا جا سکے اور اس کے عضو مٹائے بھی جا سکیں اور ظاہر ہے کہ ناپائدار عکوس ان میں سے کوئی بھی سلوک نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا ان کو تصاویر کا مصداق قرار دینا اور تصاویر کے عموم میں داخل سمجھنا ہرگز صحیح نہیں ——

مدعی نے میری پوری عبارت کے ایک درمیانی ٹکڑے کو نقل کر کے اس پر اپنا "لہٰذا" لگا کر جو یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ "ایسی تصویر بنانا جسے دیکھ کر معلوم ہو کہ اس کا سر علیحدہ یا اعضاء کاٹ دئے گئے ہیں جائز ہے یوں ہی سرے سے ایسی تصویر بنانا جائز ہے جو افتادہ ہو"

——— اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مطلقاً جاندار کی صورت گری کی حرمت اور بنانے کے بعد رکھ چھوڑنے کی رخصت کے مابین فرق سمجھنے سے قاصر رہا۔ جبھی تو وہ جاندار کی تصویر بنانے کے جواز کی بات کر رہا ہے ظاہر ہے کہ ایسے یتیم العقل مدعی کے اندازہ کو کیا اہمیت دی جا سکتی ہے جبکہ اندازہ بھی ایسا ہو جس کی ہر چول ڈھیلی ہو ——

——— اب علامہ ازھری صاحب کا یہ سوال کہ اس مدعی کا کیا جواب ہو گا اور اس کے ادعاء حقیقت کا کیا علاج ہو گا؟ اس کے جواب میں میری طرف سے عرض ہے کہ اگر بالفرض میرے پاس کوئی ایسا مدعی آیا تو میں اس سے صرف اتنا کہہ کر خاموش ہو جاؤں گا یا بنی تعلم ثم تکلم صاحبزادے پہلے سمجھ پھر بولو قولہ اندازہ ہی اگر چل پڑے تو کسی کو یہ کہنے کی مجال ہو گی کہ تصویر کی حقیقت شرعیہ وہی ہے جو تمثال ہو یا کپڑے وغیرہ میں بنائی گئی ہو وہی

Marfat.com

ممنوع ہے عکسی تصویر ممنوع نہیں کہ وہ سرکار کے زمانہ اقدس میں موجود ہی نہ تھی تو حرمت تصاویر کے نصوص کے عموم میں سرے سے عکسی تصویریں داخل ہی نہیں کہ ان کو نکالنے کے لئے کسی مخصص کی ضرورت ہو اب آپ ہی فرمائیں کہ اس انداز اور اس اندازہ کا سدباب کیا ہو گا؟ اقول عکسی تصویر اسی کو کہا جاتا ہے جس میں بذریعہ کیمرہ کسی شے کے عکس کو اسی کیمرہ کے شیشے کے اندر اتار کر اسے اسی کیمرہ کے نیگٹو پر پائدار و منطبع کر لیا جائے اور ظاہر ہے کہ پائیداری وانطباع کے بعد وہ عکس حقیقی معنوں میں تصویر ہو گیا۔ اسی لئے اس کو تصویر ہی کہا جاتا ہے لیکن چونکہ اسے کسی شے کے عکس کو اتار کر اور پھر اسے منطبع کر کے بنایا جاتا ہے اس لئے اس کو عکسی تصویر سے جانا پہچانا جاتا ہے تو گو تصویر بنانے کا یہ جدید طریقہ عہد رسالت میں نہ تھا مگر اس طریقے سے جو حاصل ہوتا ہے وہ قطعی طور پر شبیہ منطبع اور تصویر ہی ہے۔ نصوص میں تصویر یعنی اشباح منطبعہ کا ذکر ہے ان کے حصول کے ذرائع زیر بحث نہیں ـــــ المختصر ـــــ عکسی تصویر بھی بوجہ انطباع وپائداری تصویر ہی ہے لہٰذا حرمت تصاویر کے نصوص کے عموم سے باہر نہیں ـــــ لہٰذا ـــــ اس کو حرمت تصاویر کے نصوص کے عموم میں داخل نہ سمجھنا حق ناآشنائی کی بدترین مثال ہوگی ـــــ اس مختصر سی وضاحت کے بعد ہی قارئین پر یہ واضح ہو گیا ہو گا کہ مذکورہ بالا یہ دونوں اندازے قلت تامل ہی کی پیداوار ہیں جنہیں بہ نظر استحسان نہیں دیکھا جا سکتا۔ قولہ ہرگز کوئی سدباب نہیں اقول آپ نے صحیح ارشاد فرمایا اس طرح کے ناقص اندازوں کے سدباب کی صورت ہی کیا ہے؟ جب تک کسی پر یتیم العقلی کا تسلط رہے گا ان اندازوں کا سلسلہ جاری ہی رہے گا۔ اس طرح کی اہمال سرائیوں کو نہ روکا جا سکا ہے اور نہ روکا جا سکے گا مگر ہوش وحواس کی درستگی کی صورت میں ان کو کبھی نظر اعتبار سے دیکھا بھی نہیں گیا اور نہ انشاء المولی تعالیٰ کبھی دیکھا جائے گا۔ لہٰذا علامہ ازھری صاحب کو فکر مند ہونے کی

Marfat.com

ضرورت نہیں قوّلہ کوئی مانع نہیں کہ ٹی۔ وی کے عکوس کو برقی لکیروں سے سربریدہ عضو بریدہ افتادہ کیا جائے اقوّل علامہ ازھری صاحب کا یہ ارشاد ویڈیو۔ اور۔ ٹی۔ وی کی صنعت گری سے ان کی عدم واقفیت کی روشن دلیل ہے۔ ٹی۔ وی میں نظر آنے والے عکوس کے سربریدہ کر دینے کا امکان تو ظاہر کر دیا مگر یہ کام ہو گا کیسے اس کی وضاحت نہیں فرمائی۔ علامہ موصوف کو بہرحال یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ویڈیو کیمرہ کے ذریعہ ویڈیو کیسٹ ہی کسی شے کے ریز (Rays) کو ٹیپ کرنے کے وقت تو کیمرہ چلانے والے کو تو اس بات کا اختیار ہے کہ جس شے کے جس حصے کو ٹی۔ وی پر دکھانا چاہئے اسی حصے کی ریز ٹیپ کرے مگر ٹیپ کر لینے کے بعد ٹی۔ وی کے ذریعہ ان ٹیپ شدہ شعاعوں کے مناظر کو دکھاتے وقت یہ ناممکن ہے کہ اس میں نظر آنے والی کسی صورت کو سربریدہ یا عضو بریدہ یا افتادہ کیا جاسکے صرف "کوئی مانع نہیں" کہہ دینے سے کام نہیں بنتا بلکہ یہ لازمی ہے کہ عملی طور پر کر کے دکھایا جائے یا۔ کم از کم ان طریقوں سے آگاہ کیا جائے جس میں مذکورہ بالا سربریدگی وغیرہ کو روبعمل لایا جاسکے۔ اس مقام پر علامہ ازھری صاحب کی حمایت میں بعض دانشوروں کے حوالے سے یہ باتیں کی جاسکتی ہیں ——

(۱) "ٹی۔ وی اور ویڈیو میں یہ ممکن ہے کہ علت مادیہ میں شامل ہونے والی ان تمام شعاعوں سے صرف وہ شعاعیں روک دی جائیں جو سر بناتی ہیں"۔ (استقامت دسمبر ۸۵ صفحہ ۱۲۷)——

——اس عبارت پر میری عرض یہ ہے کہ یہ تو ممکن ہے کہ سروالی شعاعوں کو سرے سے ٹیپ ہی نہ کیا جائے مگر ٹیپ کر لینے کے بعد ویڈیو کیسٹ سے ٹی۔ وی کی طرف جاتی ہوئی جملہ شعاعوں میں سے سروالی شعاعوں یا کسی بھی حصے کی شعاعوں کو روک لینا ناممکن ہے۔

Marfat.com

ـــــــ اس مقام پر اس سوال کا جواب کیا ہو گا کہ کیا ٹی۔ وی میں سر نظر آنے کے بعد شعاعوں کو روک کر سر کو چھپا لیا گیا؟ ـــــ یا ـــــ ابتداء ہی سے سر کی شعاعوں کو ٹی۔ وی میں جانے ہی نہیں دیا گیا؟۔ پہلی صورت میں میں ٹی۔ وی پر سر ظاہر ہو جانے کے بعد اس کی شعاعوں کے روک کے طریقے سے آگاہ کیا جائے۔ اور دوسری صورت میں یہ بتایا جائے کہ جب سر ٹی۔ وی میں نظر آیا بھی نہیں پھر کاٹا کیا گیا؟۔

(۲)"اسکرین کے اس مقام کو جہاں سر کا حصہ حلول پذیر ہے کامل شفاف یا کامل کثیف کر دیا جائے یا اتنے حصے کو کاغذ کے پرزے سے چھپا دیا جائے"۔ (ایضاً)ـــــــ

اس پر عرض یہ ہے کہ یہ کیسے معلوم ہو گا کہ سر کا حصہ ٹی۔ وی کے شیشے کے کس حصے پر نمایاں ہو گا۔ اور اگر بالفرض وہ حصہ معلوم بھی ہو جائے اور اسے شفاف بھی بنا دیا جائے ایسا کہ شعاعیں اس سے باہر کو نفوذ کر جایں پھر توٹی۔ وی میں صرف دھڑ نظر آئے گا' اور سر کا تو سرے سے وجود ہی نہیں ہو گا پھر اس کو کاٹنے کی بات کیا معنی رکھتی ہے؟ سر نہ ظاہر کرنے کا نام سر کاٹنا نہیں۔ پہلے دھڑ کے ساتھ سر ہو پھر اسے الگ کر دیا جائے اب یہ سر کاٹنا ہوا ـــــ بصورت دیگر اگر اس حصے کو کامل کثیف کر دیا جائے۔یا۔ اس حصے پر کاغذ چپکا دیا جائے ان دونوں صورتوں میں خود اس دانشور کے نزدیک سر تو رہے گا مگر صرف دکھائی نہیں دے گا۔ تو کیا اسی سر چھپانے کا نام سر کاٹنا ہے۔ تعجب ہے کہ ایک فاضل جلیل بھی ایسی کچی بات کر گیا ـــــ میں اس مقام پر ان کی خدمت میں یہی عرض کروں گا کہ فیروز اللغات اور فرہنگ آصفیہ دونوں سے ظاہر ہے کہ عکس سایہ' پر چھائیں اور پرتو کو بھی کہتے ہیں تو اب آپ آئینوں اور ٹی۔ وی کے عکوس کی سربریدگی کو تو دور رہنے دیجئے خود اپنی پرچھائیں کو سربریدہ یا عضو بریدہ کر کے دکھا دیجئے۔ خیال رہے میں سر کاٹنے کی بات کر

Marfat.com

رہا ہوں سر چھپانے کی نہیں کہ سر کو کسی سایہ دار جگہ پہنچا کر کہئے لیجئے سر کٹ گیا۔ اچھا اگر پرچھائیں کا سر کٹ گیا تو ذرا پھر دھوپ میں آجایئے دیکھئے صرف پرچھائیں کا دھڑ ساتھ آتا ہے یا سر بھی؟ ـــــ سر کاٹ لینا۔ یا۔ سر کا کٹ جانا یہ کچھ ایسے کلمات نہیں جن کے مفہوم کو سمجھانے کے لئے لمبی چوڑی گفتگو کی ضرورت ہو۔ اب اگر آپ خود اپنی پرچھائیں کا سر کاٹنے سے عاجز ہیں تو کم از کم اس کو روند ہی ڈالئے۔ یا۔ اسکو ذلیل کرنے کے لئے کسی دوسرے ہی کو حکم دے دیجئے کہ وہ اس پرچھائیں کو اپنے قدموں کے نیچے دبالے ۔یا۔ آپ خود ہی اسے کسی ایسی چیز سے دبادیں کہ چیز اوپر رہے اور بے چاری پرچھائیں اس چیز کے نیچے دبی رہے ـــــ المختصر۔ عکوس عکوس ہیں خواہ انکا ظہور احتجاب شعاع کا نتیجہ ہو یا انعکاس شعاع کا اور یا وہ وقوع شعاع سے ظاہر ہوں سب کے سب آپس میں فرق کی متعدد وجوہات رکھنے کے باوجود کسی محل پر عدم انطباع اور ثبت نہ ہونے میں بالکل ایک ہیں لہٰذا ان میں سے کسی پر بھی حقیقی معنوں میں لفظ تصویر کا اطلاق صحیح نہیں۔ قولہ تو عموم نصوص قائم تخصیص باطل اقول نہ تو میں عموم نصوص کا منکر اور نہ ہی تخصیص کا مدعی۔ مگر۔ جو تصویر ہی نہ ہوں (مثلاً مذکورہ بالا تینوں طریقوں سے ظاہر ہونے والے عکوس)ان کو ضابطہ حرمت سے نکالنے میں نصوص کا عموم کہاں باطل ہوتا ہے؟ اور ان نصوص کے عموم میں تخصیص کا سوال کہاں پیدا ہوتا ہے قولہ لہٰذا ان عکوس کو بھی تصویر کہا جائے گا اقول عموم نصوص کو قائم اور تخصیص کو باطل ماننے کی صورت میں بھی یہ ضروری نہیں کہ عکوس کو حقیقۃً تصویر قرار دیا جائے جیسا کہ ابھی عرض کر چکا ہوں قولہ ناقلا (عن ردا لمحتار وغیرہ اما فعل التصویر فھو غیر جائز مطلقا الخ اقول یہاں فعل التصویر کا لفظ ہے ظہور العکوس ۔یا۔ اظہار العکوس کا لفظ نہیں۔ صورت گری کی حرمت سے عکس نمائی کی حرمت کیسے لازم آتی ہے؟ قولہ اسی وجہ سے ویڈیو میں اسکا بنانا بھی حرام ہوگا اقول ویڈیو میں نہ عکس

Marfat.com

بنتا ہے نہ تصویر یہ فقرہ عدم واقفیت کی عطا ہے قولہ مصلّی کی پشت پر دیوار میں تصویر جاندار ہو اور سامنے آئینہ ہو جس میں وہ تصویر نظر آئے اس صورت میں جناب کے نزدیک اس کی نماز کا کیا حکم ہے الخ اقول نماز مکروہ تحریمی ہوگی اس لئے نہیں کہ سامنے حقیقی تصویر ہے بلکہ اس لئے کہ وہ ایک ایسی حقیقی تصویر کا عکس ہے جس کو بہ نگاہ عظمت دیکھنا۔ دیوار پر چپکانا۔ یا۔ لٹکانا یا۔ نصب کرنا یہ سب کچھ حرام ہے اور جو بت ۔یا۔ معنی بت اور حکم وثن میں ہے جس کا معلی کے پیچھے رہنا ہی کراہت کا سبب ہے ایسی تصویر کے عکس کا مصلّی کے سامنے رہنے کی کراہت یقیناً اس کراہت سے شدید ہونا چاہئے جو خود اس تصویر کے مصلّی کے پیچھے رہنے کی صورت میں تھی۔ یہ بات عرض کی جا چکی ہے کہ جس کا دیکھنا آئینے کے باہر حرام ہے اس کو آئینے کے وسط سے بھی دیکھنا حرام ہے۔ علامہ ازھری صاحب آئینوں کے عکوس کے جواز کے اس لئے قائل ہیں کہ وہ ساختہ انسان نہیں تو پھر وہ اب جواب دیں کہ انہوں نے یہ سوال کیوں قائم کیا اس لئے کہ جب آئینوں کے عکوس ساختہ انسان نہیں تو وہ عکس بھی ساختہ انسان نہ رہا جو کسی جاندار کی تصویر کا اس میں نظر آرہا ہے تو پھر اب اس عکس کا مصلّی کے سامنے ہونا خود ان کے نزدیک لائق گرفت کیوں ہے؟ جب ان کے نزدیک آئینے میں نظر آنے والے جانداروں کے عام عکوس حقیقی تصویر ہونے کے باوجود صرف ساختہ انسان نہ ہونے کے سبب ضابطہ حرمت سے باہر ہیں تو پھر وہ جاندار کی تصویر کے آئینہ والے عکوس کو بھی بوجہ ساختہ انسان نہ ہونے ضابطہ حرمت سے باہر کیوں نہیں کر دیتے؟ اس مقام پر اگر یہ کہا جائے کہ خود علامہ صاحب کے نزدیک بھی فرع حکم میں اپنی اصل کی تابع ہے تو میں عرض کروں گا کہ بات صحیح ہے کہ فرع حکم میں اصل کی تابع ہے لیکن صرف حکم میں نہ کہ حقیقت میں لہٰذا علامہ موصوف جو ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ ثابت نہیں ہو رہا ہے۔ ویسے بھی فرع کو حکم میں اصل کی تابع سمجھنے کے بعد علامہ صاحب کا سوال نمبر ۷

Marfat.com

اور نمبر۸ دونوں خواہ مخواہ کے لئے بحث کو طول دینے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ قولہ مصلّی کی پیٹھ کے پیچھے جو تصویر ہے اس پر پردہ پڑا ہے کسی نے پردہ ہٹادیا اور تصویر سامنے آئینہ میں نظر آنے لگی اسکا یہ فعل کیسا ہے الخ اقول اس کا یہ فعل ناجائز ہے اس لئے کہ اس نے پردہ ہٹاکر ایک بت۔ یا۔ معنی بت کے عکس کو اس نمازی کے سامنے کر دیا جس کا دیکھنا اس نمازی کے لئے ویسا ہی حرام ہے جیسا کہ خود اس بت یا معنی بت کا دیکھنا حرام ہے جس کا یہ عکس ہے ـــــ اس طرح ـــــ بت۔ یا۔ معنی بت کے بے حجاب ہونے کے سبب اس کی نماز جو مکروہ ہوئی وہ اسی فاعل کے فعل کا نتیجہ ہے لہٰذا وہ یقیناً مجرم ہوا اور اس کا یہ عمل قطعی طور پر ناجائز ٹھہرا۔ آئینوں کے عکوس تصویر نہیں اس پر کافی روشنی ڈالی جاچکی ہے اس لئے اس جگہ بس اسی پر اکتفاء کر رہا ہوں۔ قولہ نی۔ وی آن کر کے اس کے سامنے نماز پڑھنے کا حکم بتائیے اور کتب مستندہ سے برتقدیر جواز سند لائیے اور اگر مکروہ تحریمی بتائیں تو آپ ہی کے منہ سے اقرار ہو گیا کہ ان عکوس مصنوعہ کے وہی احکام ہیں جو دیگر صورتوں کے ہیں۔ اقول نی۔ وی کو آن کرنے کے بعد چند صورتیں ظہور پذیر ہو سکتی ہیں نمبرا ممنوع آواز سنائی دے اور حرام صورتیں دکھائی دیں نمبر۲ ان میں سے کوئی ایک بات ہو دوسری نہ ہو نمبر۳ جائز آواز سنائی دے اور مباح المشاہدہ صورتیں دکھائی دیں نمبر۴ اس تیسری ہی کی دو باتوں میں سے کوئی ایک ہو دوسری نہ ہو۔

ـــــــ پہلی اور دوسری صورت اپنی اصل کی تابع ہو کر بالکل حرام ہے۔ یوں ہی۔ تیسری اور چوتھی صورت اپنی اصل کی تابع ہو کر بالکل جائز ہے ـــــــ اب رہ گیا حالت نماز میں ان کو سامنے رکھنے کا مسئلہ کہ آیا ان کو سامنے رکھنے سے نماز میں کراہت آتی ہے یا نہیں' اس سلسلے میں نفیاً ۔یا۔ اثباتاً کسی حکم پر کتب مستندہ سے سند پیش کرنی اس لئے

Marfat.com

دشوار ہے کہ جس وقت یہ کتابیں عالم وجود میں آئی تھیں اس وقت کسی فقیہ کے عالم خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ مستقبل میں عکوس نمائی کی ایک ایسی بھی صورت ظاہر ہونے والی ہے جس میں احتجاب شعاع اور انعکاس شعاع سے ہٹ کر وقوع شعاع کی کارفرمائی ہوگی ـــــ لہٰذا ۔ اس خاص نوعیت کے عکوس کے تعلق سے فقہی کتابوں میں کوئی حکم تلاش کرنا وقت اور محنت دونوں کو ضائع کرنا ہے۔ غور فرمایئے جب امام احمد رضا کو آئینوں کے عکوس کے سلسلے میں فقہی حکم ظاہر کرنا ہوا تو انہیں بھی تلوار و مصحف کے نمازی کے سامنے رکھنے کے جواز پر قیاس کرتے ہوئے اپنی رائے ظاہر کرنی پڑی جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے امام احمد رضا جیسی عبقری شخصیت اور علم و فضل کے بحرناپیدا کنار کو بھی آئینوں کے عکوس کے تعلق سے صراحتاً ان سے قبل کی فقہی کتابوں میں کچھ نہیں مل سکا ورنہ وہ ضرور اس کا حوالہ ارشاد فرماتے یہی حال حضرت صدر الشریعہ کا بھی ہے کہ انہوں نے بھی آئینوں کے عکوس کے بارے میں جو حکم ارشاد فرمایا ہے وہ اپنے قیاس صحیح کی بنیاد ہی پر ارشاد فرمایا ہے۔ تو ۔ جب آئینوں کے عکوس کے بارے میں فقہی کتابیں خاموش ہیں تو پھر ٹیلی ویژن کے عکوس کے تعلق سے ان میں کسی طرح کا کوئی حکم کیا مل سکے گا؟ ـــــ یہ بات بھی خوب ہے کہ علامہ موصوف صرف برتقدیر جواز سند کے طالب ہیں اور بر تقدیر حرمت کوئی سند نہیں چاہتے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیلی ویژن کے عکوس کی حرمت سے تعلق سے ضرور وہ کسی مستند کتاب کی سند رکھتے ہیں کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ اس سند کو ظاہر فرما کر اس ناچیز کو بھی شاد کام فرماتے۔ سند حرمت نہ پیش کر سکنے کی صورت میں ضابطہ اصالت اباحت اور انعدام نہی شرعی سے علامہ ازہری صاحب کو جو نقصان پہنچے گا یقیناً وہ اس سے بے خبر نہ ہوں گے۔ ـــــ اس مختصر سی تمہید کے بعد اب یہ ناچیز قصیر الفہم و بے بضاعت اپنے ناقص علم و دانش کی روشنی میں اظہار خیال کی

Marfat.com

جسارت کی معذرت خواہی کے ساتھ ساتھ کچھ عرض کرنا چاہتا ہے اور اس سلسلے میں ارباب فکر و نظر سے اپنی اصلاح کا خواہشمند ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ میں نے ٹی۔ وی آن کر دینے کے بعد جن چار صورتوں کے امکان کی طرف اشارا کیا ہے ان میں صرف تیسری اور چوتھی صورت ہمارے اور علامہ ازھری صاحب کے مابین مختلف فیہ ہے رہ گئی پہلی اور دوسری صورت تو وہ دونوں بالاتفاق ممنوع وحرام ہیں۔ چونکہ زیر بحث یہی تیسری اور چوتھی صورتیں ہیں تو میں انہیں کے تعلق سے اپنی تحقیق پیش کروں گا ـــــــ فقہائے کرام نے نمازی کے سامنے اوپر دائیں ' بائیں کی دیوار وغیرہ پر ۔یا۔ محل سجود پر تمثال کے مرسوم ومنقوش یا موضوع یا معلق ہونے کو مطلقاً باعث کراہت تحریمی قرار دیا ہے اور پیچھے کی دیوار وغیرہ پر مرسوم وغیرہ ہونے کی صورت میں کراہت کو مختلف فیہ بتایا ہے چنانچہ درمختار میں ہے۔ (وان یکون فوق راسہ وبین یدیہ اوبحذاۂ) یمنہ اویسرہ او محل سجودہ (تمثال) ولوفی وسادہ منصوبہ لامفروشہ (واختلف فیما اذا کان التمثال خلفہ والاظھر الکراہۃ) ـــــ شامی میں ہے (قولہ تمثال) ای مرسوم فی جدارا وغیرہ او موضوع او معلق کمافی المنیہ وشرحھا وانظاہرانہ یلحق بہ الصلیب وان لم یکن تمثال ذی روح لانہ فیہ تشبہ بالنصاری ویکرہ التشبہ بھم فی المذموم وان لم یقصد کمامن ـــــ صلیب اگرچہ تمثال ذی روح نہیں ہے لیکن چونکہ اس میں تشبہ بالنصاری ہوتا ہے اور امرمذموم میں بلاقصد بھی ان سے تشبہ مکروہ ہے لہٰذا اس کو بھی تمثال ہی کے حکم میں رکھا گیا ہے ـــــ فقہاء نے یہ بھی وضاحت فرمادی ہے کہ "ہرماعبد من دون اللہ" (خواہ وہ جمادات وغیرہ ہی سے کیوں نہ ہوں) کی تصویر کا نمازی کے مثلاً سامنے مرسوم وغیرہ ہونا باعث کراہت نہیں اس لئے کہ ان کے عین کو پوجا گیا مجسمہ یا تصویر کو نہیں ـــــ چنانچہ شامی میں ہے۔ فان قیل عبد الشمس والقمر والکواکب والشجرۃ الخضراء قلنا عبد عینہ لاتمثالہ۔ اگر کہیں کے شمس قمر

Marfat.com

ستارے اور ہرا درخت بھی پوجا گیا (تو ان کی تصویر بھی مکروہ ہونی چاہئے) تو ہم کہیں گے کہ ان کے عین کو پوجا گیا مجسمہ یا تصویر کو نہیں۔ پھر شامی ہی میں اس کے متصلاً علامہ کلی صاحب درایہ کا یہ فیصلہ کن ارشاد بھی موجود ہے۔ "فعلی ہذا ینبغی ان یکرہ استقبال عین ہذہ الاشیاء"۔ معراج۔ اس پر خود علامہ شامی کی وضاحت یہ ہے کہ ای لانھا عین ماعبد بخلاف مالو صورھا واستقبل صورتھا۔ تو اس صورت پر یہ چاہئے کہ ان اشیاء کی طرف منہ کرنا مکروہ ہو اس لئے کہ ان اشیاء کے عین کو پوجا گیا برخلاف اس کے کہ ان چیزوں کی تصویر بنا کر ان کی طرف رخ کرے ——

——امام احمد رضا نے جدالممتار میں اس پر ایک نفیس بحث فرمائی ہے پھر آخر میں اپنا جو فیصلہ فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مشرکین نے کسی نوع کے کسی خاص فرد کی جس خاص طور پر رکھ کر عبادت کی ہے بس اس نوع کے اس فرد خاص کو اسی خاص طور پر رکھتے ہوئے اس کی طرف نمازی کا رخ کرنا موجب کراہت ہے الغرض اس نوع کے ہر فرد کا استقبال موجب کراہت نہیں۔ یوں ہی۔ بالفرض اگر انہون نے اس نوع کے ہر ہر فرد کی عبادت کا التزام کر لیا ہے تو پھر اس نوع کے ہر ہر فرد کا استقبال باعث کراہت ہو جائے گا۔ المختصر۔ اس میں جنس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا بلکہ صرف اس جنس کے اسی شخص خاص کے ساتھ یہ حکم مخصوص رہے گا جسے خاص طور پر معبود بنایا گیا ہے ——رہ گیا تمثال ذی روح کا معاملہ تو وہ اس سے جداگانہ ہے اس لئے کہ حکم خود اسی کی ذات سے متعلق ہے اس بات کو صرف نظر کرتے ہوئے کہ وہ کسی پر مستوہدہ مشرکین کی صورت ہے یا غیر پر مستوہدہ کی ——الغرض ——باب کراہت میں مذکورہ بالا ساری گفتگو بنیادی طور پر تمثال ذی روح سے متعلق ہے اور میں یہ اچھی طرح واضح کر چکا ہوں کہ ٹی۔ وی کے عکوس تمثال نہیں اور نہ وہ وثن اور بت ہیں اور نہ حکم وثن اور معنی بت میں ہیں۔ لہٰذا۔ ٹی۔ وی کے

Marfat.com

مکوس کے نمازی کے سامنے ہونے کی صورت میں اس نوعیت کی کراہت نہیں آنی چاہئے جو تمثال کے سامنے رہنے کی صورت میں آئی ہے اس لئے کہ اولاً ٹی۔ وی معبود مشرکین میں نہیں کہ اسے تصویر و تمثال کہا جاسکے اور پھر معنی بت میں رکھا جاسکے ثالثاً ٹی۔ وی رکھنا اور اس کے جائز مناظر کو دیکھنا سننا کچھ کفار کا مذہبی ۔ یا ـــــ معاشرتی شعار بھی نہیں کہ ان کو دیکھنے اور سننے سے مشابہت کفار لازم آتی ہو رابعاً ٹی۔ وی کے زیر بحث جائز مناظر اور اس کی جائز آواز کے اصول بھی وہ نہیں جنکا دیکھنا سننا شرعاً حرام ہو کہ ان کو حرمت میں ان کے اصول کا تابع قرار دیا جائے ـــــ لہٰذا ـــــ نمازی کے سامنے اس کا رکھنا ایسا ہی مکروہ ہونا چاہئے جیسا کہ دیوار قبلہ بالخصوص محراب کو پر تکلف دقائق نقوش سے آراستہ کرنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے اس لئے کہ یہ مصلّی کو غافل کر دینے والی چیزیں ہیں اور ظاہر ہے کہ جب مصلّی کو یہ گمان ہو کہ فلام چیز اس کو غافل کر دینے والی ہے تو اس کو اسے اپنے سامنے رکھنا ہرگز مناسب نہیں۔

ـــــ رہ گیا ٹی ۔ وی کی جائز آواز کا معاملہ ۔ تو اسکی مثال بالکل ایسی ہے کہ جیسے کوئی مصلّی کسی ایسے بیٹھے ۔یا۔ کھڑے شخص کی پشت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے جو بات کر رہا ہو۔ متحدثین کے حضور میں نماز پڑھنے والے نمازی کی نماز کے بارے میں فقہاء کا یہ فیصلہ ہے کہ ۔ (و)' لایکرہ (صلاۃ الی ظہر قاعد) او قائم ولو (یتحدث) الا اذا اخیف الغلط بحدیثہ (درمختار) ـــــ یعنی کسی بیٹھے یا کھڑے ہوئے شخص کی پشت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ نہیں اگرچہ وہ کسی سے بات کر رہا ہو لیکن اگر یہ اندیشہ ہو کہ اس کی گفتگو نماز میں خلل انداز ہوگی تو ایسی جگہ نماز پڑھنا ضرور مکروہ ہے ـــــ ردالمحتار میں ہے۔ وفی مسند البزار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذھبت ان اصلی الی النیام والمتحدثین فھو محمول علی ما اذا کانت اصوات یخاف منہ التغلیط اوالشغل وفی الناثمین اذا خاف

Marfat.com

ظھور شئی یضحکہ اھ ـــــ یعنی مسند بزار میں جو یہ ہے کہ سرکار نے ارشاد فرمایا ہے کہ سونے والوں اور بات چیت کرنے والوں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے ہمیں روکا گیا ہے تو یہ ارشاد اس بات پر محمول ہے کہ جب بات چیت کرنے والوں کی گفتگو کا یہ عالم ہو کہ اس سے نمازی کو غلطی میں پڑ جانے یا غافل ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ ۔یوں ہی۔ سونے والوں سے جب یہ اندیشہ ہو کہ ان سے کوئی ایسی بات ظاہر ہوگی جو نمازی کے لئے مضحکہ خیز ثابت ہوگی تو ان کی طرف بھی حالت نماز میں رخ کرنا ممنوع ہے۔ ـــــ الغرض ـــــ جب ٹی ۔ وی کی آواز سے یہی سارے اندیشے ہوں تو اس کا بھی یہی حکم ہونا چاہئے ـــــ یہ تو رہا اس مسئلے میں سوچنے کا ایک رخ ـــــ اسی مسئلے پر سوچنے کا ایک دوسرا رخ بھی ہے اس کو بھی ارباب علم کی بارگاہ میں پیش کر دینا ضروری سمجھتا ہوں ـــــ وہ یہ کہ ـــــ ردا لمحتار میں ہے کہ کسی انسان کے چہرے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے یہاں تک کہ اگر مصلّی اور اس شخص کے درمیان جس کا چہرہ مصلّی کی طرف ہے فاصلہ ہو جب بھی کراہت ہے مگر جبکہ کوئی شے درمیان میں حائل ہو کہ قیام میں بھی سامنا نہ ہوتا ہو تو حرج نہیں لیکن اگر قیام میں مواجھت ہو قعود میں نہ ہو مثلاً دونوں کے درمیان میں ایک شخص نمازی کی طرف پشت کر کے بیٹھ گیا کہ اس صورت میں قعود میں مواجھت نہ ہوگی مگر قیام میں ہوگی تو اب بھی کراہت ہے ـــــ

ـــــ والظاہر انھا کراہۃ تحریم (شامی) اور ظاہر یہ ہے کہ یہ کراہت کراہت تحریمی ہے۔ لانہ یشبہ عبادۃ الصورۃ (شامی) اس لئے کہ یہ صورت کی عبادت کے مشابہ ہے۔ اسی عبادۃ الصورۃ کی تعبیر کہیں کہیں عبادۃ الاصنام اور عبادہ الاوثان سے بھی کی گئی ہے جیسا کہ عطایا القدیر سے ظاہر ہے۔ اس تعبیر سے عبادہ الصورۃ سے فقہاء کی کیا مراد ہے؟ بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے کہ عبادت صورت سے ان کی مراد اصنام واوثان کی عبادت ہے۔ اور اس

Marfat.com

مقام پر وہ صورت سے اصنام واوثان ہی مراد لیتے ہیں ـــــــالمختصر ـــــــنماز کے لئے کسی انسان کی مواجھت باعث کراہت ہے حالانکہ اس انسان کو تصویر ' تمثال 'مجسمہ' بت' اسٹیچو' وثن اور صنم کہنا صحیح نہیں اور نہ اس کو حکم وثن اور معنی بت میں رکھنا درست ہے۔ پتہ چلا کہ یہ ضروری نہیں کہ جس سے مواجہت باعث حرمت ہو اس کا تصویر و تمثال ہونا ضروری ہو۔ اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ اس سے مواجہت کی حرمت کا سبب کچھ اور ہو۔ لہٰذا ۔ نمازی کے سامنے جاندار کی تصویر ہونا۔ یا۔ کسی انسان کا چہرہ ہونا ان دونوں کے کسی حکم میں ایک ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ دونوں ہر حکم میں ایک ہوں۔ خود ہی غور فرمالیجئے کہ یہی انسان مصلّی کے دائیں بائیں ہو تو خلاف اولیٰ بھی نہیں اس کے برخلاف اگر مذکورہ تصویر دائیں بائیں غیر متعارف طور پر ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں ـــــاگر معتبر دلائل سے یہ بات ثابت بھی ہو جائے کہ نمازی کے لئے حالت نماز میں ٹی۔وی میں نظر آنے والے جانداروں کے عکوس کا استقبال مکروہ تحریمی ہے جب بھی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ عکوس عکوس نہ رہیں اور تصویر تمثال 'بت اور مجسمہ بن جائیں ـــــفقہ کا یہ مسلمہ ضابطہ اپنی جگہ پر صحیح ہے کہ ـــــ

ـــــ"کراہۃ استقبال بعض الاشیاء باعتبار التشبہ بعبادتھا" (شامی)ـــــــ

یعنی بعض اشیاء کے استقبال کی کراہت ان کی عبادت کے تشبہ کے اعتبار سے ہے مگر اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ اب ہر شے کے استقبال کی کراہت کی علت بس یہی ہو ایسی صورت میں بالفرض عکوس غیر منطبعہ کے استقبال کی کراہت کو تسلیم بھی کر لیا جائے جب بھی اس کی علت یہ نہیں بیان کی جا سکتی کہ اس سے خود ان کی عبادت سے مشابہت ہوتی ہے اس لئے کہ یہ عکوس مایعبدہ المشرکون میں سے ہے ہی نہیں کہ انکی مواجھت

Marfat.com

کو خود ان کی عبادت کے مشابہ قرار دیا جائے۔ تو ۔ جب یہ تصویر بھی نہیں اور مایعبدہ المشرکون سے بھی نہیں تو پھران کے استقبال کی کراہت کی علت اسی کو قرار دینا معقول ہو گا جو خود کراہت استقبال وجہ انسان کی علت ہے اور ظاہر ہے کہ اس علت کی بنیاد پر ان عکوس کا استقبال مکروہ ہونے سے خود انکا تصویر ہونا لازم نہیں آتا تو پھران عکوس پر تصاویر کے دوسرے احکام کا اطلاق کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ ـــــــ کراہت استقبال کی متعدد علتیں ہو سکتی ہیں مثلاً نمبرا سامنے والی چیز کا بت (یعنی اصنام واوثان سے)۔یا۔ معنی بت میں (ذی روح کی تماثیل وتصاویر سے)ہونا نمبر۲ اس کے استقبال سے امر مذموم میں مشابہت کفار لازم آنا جیسے کہ نصاری کی صلیب کا سامنے ہونا نمبر۳ خود سامنے والی چیز کی عبادت سے مشابہت لازم آنا

مثلاً سامرء کا بچھڑا ۔یا۔ کوئی مخصوص گائے جو پوجی جاتی ہو۔ یا۔ خاص کر کے وہ درخت جس کی پرستش کی جاتی ہو۔ یا خصوصیت کے ساتھ وہ بے روح پتھر وغیرہ جس کو معبود بنالیا گیا ہو ۔یا۔ اس نوع کا کوئی فرد جس نوع کے ہر ہر فرد کو خصوصیت کے ساتھ پوجا جاتا ہو۔ (۴) سامنے والی چیز کا اس حالت پر ہونا کہ اس سے بتوں کی عبادت سے مشابہت لازم آئے مثلاً نمازی کے سامنے کسی انسان کا اس طرح ہونا کہ اس کا چہرہ نمازی کی طرف ہو۔ چونکہ بت پرست بھی بت پرستی کے وقت بتوں کا چہرہ اپنی طرف ہی رکھتا ہے اس لئے مذکورہ بالا صورت اس صورت سے مشابہ ہو جاتی ہے ـــ کراہت استقبال کے سوا نماز میں جو دوسری کراہتیں عارض ہوتی ہیں ان کی بھی علتیں متعدد ہیں خواہ وہ کراہت تحریمی ہو یا تنزیہی

ان میں چند یہ ہیں ۔ (۱)حمام میں نماز پڑھنی۔ اس لئے کہ وہ شیطان کی جائے قرار ہے (عطایا القدیر) (۲)سورج کے طلوع اور اس کے غروب کی طرف ڈھلنے نیز اس کے زوال

Marfat.com

کے وقت نماز پڑھنی اس لئے کہ ان اوقات میں سورج شیطان کی سینگوں کے درمیان ہوتا ہے (عطایا القدیر) (۳) ایسے مکان میں نماز پڑھنی جس میں معلی کے اوپر ۔یا۔ دائیں ۔یا۔ بائیں ۔یا۔ پیچھے غیر مستھان طور پر جاندار کی تصویر مرسوم و منقوش یا منصوب و معلق ہو اس لئے کہ یہ مانع دخول ملائکہ بھی ہے اور اس میں تصویر کی تعظیم بھی ہوتی ہے۔ یہاں تعظیم سے مراد "تعظیم الصورۃ لاجل الصورہ" ہے (جد الممتار) اور ظاہر ہے کہ یہ تعظیم تشبہ بالعبادہ سے خالی نہیں ——————

——————اس مقام پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ امام احمد رضا اور حضرت صدر الشریعہ قدس سرہما نے معروف و متعارف آئینوں کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے حالانکہ اس میں بھی مصلّی کی خود اپنے عکس سے مواجہت محسوس ہوتی ہے تو پھر یہاں تشبیہ بعبادۃ الصورۃ کی صورت کیوں نہیں نکلتی اور ٹی۔ وی میں کیوں نکلتی ہے جبکہ دونوں میں نظر آنے والی شبیہیں عکوس ہی ہیں؟ —— اس کا جواب یہ ہے کہ یہ صحیح ہے کہ دونوں کے اندر نظر آنے والے صورتیں عکوس ہیں مگر دونوں کے عکوس میں ایک نمایاں فرق ہے جس کو سمجھنے کے لئے یہ تفصیل پیش نظر رہنی چاہئے —— وہ یہ کہ —— عکوس کے ظہور کی چند مختلف صورتیں ہیں کہیں احتجاب شعاع سے عکوس کا ظہور ہوتا ہے ایسے عکوس کو پرچھائیں اور سایہ کہتے ہیں۔ اور کہیں انعکاس شعاع سے عکوس کا ظہور ہوتا ہے یہ آئینوں کے عکوس ہیں۔ نیز کہیں وقوع شعاع عکس نمائی کا سبب ہوتا ہے اور ٹی۔ وی میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ اول الذکر دونوں صورتوں میں عکوس اپنے ذوالصورۃ کے ایسے تابع ہیں کہ انکا وجود عدم قرار وعدم قرار اور حرکت وسکون وغیرہ بذات خود اسی ذوالصورۃ کے وجود وعدم قرار وعدم قرار اور حرکت وسکون وغیرہ پر متفرع ہیں —— رہ گئی —— موخر الذکر وہ صورت جس میں وقوع شعاع عکس نمائی کا سبب ہو تو اس کی بھی تین صورتیں

Marfat.com

ہیں (۱)ذوالصورۃ کوٹی ۔ وی سے مربوط کیمرے کے شیشے کے ساتھ ساتھ خود ٹی۔ وی کے آئینے سے بھی مواجہت حاصل ہو (۲)صرف مذکورہ کیمرے کے شیشے سے مواجہت ہو خود ٹی ۔ وی سے مواجہت نہ ہو (۳)ویڈیو کیسٹ کے مقناطیس فیتوں میں ذوالصورۃ کی صوری شعاعوں کو جذب (ٹیپ)کر لیا جائے اور پھر جب اس کا مشاہدہ کرنا ہو بذریعہ ویڈیو اس کو ٹی۔ وی سے مربوط کر دیا جائے ـــــ ان تینوں امور میں عکس نمائی کے لئے ٹی۔ وی کے اندر وقوع شعاع ایک امر مشترک ہے۔ لیکن ۔ یہ فرق بھی ہے کہ پہلی صورت میں ذوالصورۃ بذات خود اپنی شبیہہ اور اپنی نقل وحرکت کو بحسن وخوبی دیکھتا ہے۔ اور ۔ دوسری صورت میں وہ خود ٹی۔ وی پر اپنی شبیہہ نہیں دیکھ سکتا اور اس میں اپنی نقل وحرکت کا مشاہدہ نہیں کر سکتا ہے ہاں دوسرے لوگ ضرور دیکھ سکتے ہیں۔ باایں ہمہ۔ ان دونوں صورتوں میں ٹی۔ وی کے عکوس اپنے عدم و وجود قراروعدم قرار اور حرکت وسکون وغیرہ میں ٹی۔ وی کیمرہ کے سامنے رہنے والے اپنے ذوالصورۃ کے بالکل ایسا ہی تابع ہیں جس کا ذکر ابھی ابھی انعکاس شعاع والے عکوس کے تعلق سے گزرا۔ یہ وہ حقیقت ہے جو بداہتہً ظاہر ہے اور محتاج دلیل نہیں۔ رہ گئی تیسری آخری صورت تو اس میں دوسرے مشاہدین کے سوا خود ذوالصورۃ بھی اپنی سابقہ نقل وحرکت کے مختلف پوز کو کیمرہ سے مواجہت کے بغیر دیکھ سکتا ہے۔ اس میں راز یہ ہے کہ وقوع شعاع سے متعلق ان تینوں صورتوں میں عکوس کی اصل ریز ہیں اور ریز کی اصل ذوالصورۃ ہے تو پھر جہاں ریز کو محفوظ نہ کر لیا جائے وہاں ریز ذوالصورۃ سے جدا نہیں ہوئیں تو ذوالصورۃ کی مواجہت ختم ہوتے ہی عکوس غائب ہو جاتے ہیں لیکن جب ریز کو محفوظ کر لینے کی صورت نکال لی گئی تو اب عکوس کے ظہور کے لئے خود ان ریز کی اصل کے وجود کی بھی ضرورت باقی نہ رہی۔ المختصر۔ وقوع شعاع کے تعلق سے اول الذکر پہلی دو صورتوں میں ٹی۔ وی میں نظر آنے

Marfat.com

والے عکوس کا اپنے ذوالصورۃ کے تابع ہونے میں بالکل وہی حال ہے جو آئینوں کے عکوس کا ہے ـــــ مگر ـــــ تیسری آخری صورت میں عکوس کا ظہور گو بالفعل ذوالصورۃ کا تابع نہیں مگر ذوالصورۃ کی صوری شعاعوں کا اسی طرح تابع ہے جس طرح خود آئینوں کے عکوس کا ظہور ان عکوس کے ذوالصورۃ کی شعاعوں کا تابع ہے ـــــ الحاصل ۔ آئینہ ہو یا ٹی۔ وی دونوں کے عکوس اولاً ریز کے اور ثانیاً ذوالصورۃ کے تابع ہیں تو جن صورتوں میں ریز کو ذوالصورۃ سے جدا نہیں کیا جا سکتا ان صورتوں میں ذوالصورۃ کی عدم مواجہت خود ریز کی عدم مواجہت ہو جاتی ہے اور پھر یہی عکوس کے عدم ظہور کا سبب بن جاتا ہے۔ لیکن ۔ جن صورتوں میں ریز کو محفوظ کر لیا جاتا ہے ان صورتوں میں ان کو محفوظ کر لینے کے بعد خود اصل ذوالصورۃ کی کسی طرح کی مواجہت کی ضرورت نہیں رہ جاتی اور اس سے اس طرح کی عکس نمائی ظہور پذیر ہو سکتی ہے جو اصل ذوالصورۃ کی مواجہت سے حاصل ہوتی ہے

ـــــ مواجہت کے تعلق سے بھی یہ بات ذہن نشین رہے کہ ریز کو محفوظ نہ کرنے کی صورت میں ٹی۔ وی میں عکوس کے ظہور کے لئے خود اس کے کیمرے کے شیشے سے مواجہت ضروری ہے تو اب اگر کوئی شخص ٹی۔ وی سے مربوط کیمرے کے روبرو ہے تو ٹی۔ وی بکس کو کیسے ہی گھماتے رہو اس کے آئینے پر وہ شخص بہر صورت نظر آئے گا۔ ٹی۔ وی۔ میں نظر نہ آنے کی صورت صرف یہ ہے کہ اس کے کیمرے کے سامنے سے ہٹ جایا جائے ۔ یا۔ اس کیمرے کا رخ بدل دیا جائے۔ اس کے برخلاف آئینوں میں ظہور عکوس کے لئے خود آئینوں کے روبرو ہونا ضروری ہے اسی لئے آئینوں کو پھیر دینے سے عکوس بھی غائب ہو جاتے ہیں۔ آئینوں سے رابطہ خود آئینوں کے سامنے آنے سے قائم ہوتا ہے اور ٹی۔ وی سے رابطہ خود اس کے کیمرے کے سامنے ہونے سے قائم ہوتا ہے تو جو ذریعہ رابطہ ہے اسی

Marfat.com

کا رخ بدلنا ۔یا۔ نہ بدلنا عکوس کے عدم ظہور ۔یا۔ ظہور کا باعث بن سکتا ہے۔ بعض دانشوروں نے فرمایا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ آئینوں کا رخ بدلنے سے عکوس غائب ہو جاتے ہیں بخلاف ٹی۔ وی کے کہ اس کو ادھر ادھر جدھر بھی چاہئے رخ بدلے مگر عکوس نظر ہی آئیں گے ـــــ انہیں دانشوروں کی خدمت میں مواجہت کے تعلق سے میرا یہ معروضہ پیش ہے تاکہ ان کی توجہ اس راز کی طرف مبذول ہو جائے۔ جس کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے ـــــــ اتنی تفصیل کے بعد اب میں اس منزل پر آگیا ہوں کہ عرض کروں کہ چونکہ ہر دیکھنے والا آئینوں میں اپنا ہی عکس دیکھتا ہے ۔یا۔ بالفعل اس کے روبرو رہنے والی چیزوں ہی کی شبیہہ کا مشاہدہ کرتا ہے اور حال یہ ہے کہ وہ نظر آنے والی شبیہہ بھی موہوم ہوتی ہے تو حقیقی طور پر آئینوں کے اندر نہ شبیہہ ہوتی ہے نہ ریز ۔ لہٰذا۔ اس کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کو غفلت والہاء کے امکان کے پیش نظر خلاف اولیٰ تو کہا جا سکتا ہے مگر مطلقاً ناجائز نہیں قرار دیا جا سکتا۔

ـــــــ لیکن ٹی ۔ وی کی وہ عمومی صورت جس میں دیکھنے والے اپنے غیر کی شبیہہ دیکھتے ہیں اور وہ بھی وہ شبیہہ جو وقوع شعاع کا نتیجہ ہے نہ کہ انعکاس شعاع کا ـــــ تو ٹی۔ وی میں بہرحال شعاعوں کا وجود رہتا ہے اور وہ وہی مختلف پوز کی شعاعیں ہیں جو اپنے اصل کی مختلف پوز کی شبیہہ محسوس ہوتی ہیں۔ مجسم کی شبیہہ مجسم نظر آتی ہے اور غیر مجسم کو غیر مجسم۔ علامہ ازھری صاحب نے اپنی اس عبارت میں جس کو نادرست فرمایا ہے وہی درست ہے لہٰذا اس بنیاد پر میں نے جو کچھ عرض کیا وہ وہی صحیح قولہ ویڈیو کے عکوس اقول ویڈیو کے اندر ۔یا۔ اس کی کیسٹ میں کسی طرح کا کوئی عکس نہیں ہوتا اطلاعاً عرض ہے قولہ اور جب موصوف کا وہ تفرقہ باطل اقول لاعلمی اور ناواقفیت کے بطن سے پیدا ہونے والا آپ کا وہ قول جو اس تفرقہ کو باطل قرار دے رہا ہے اہل علم کے لئے سند نہیں قولہ ٹی۔ وی کا آئینہ

Marfat.com

عام آئینوں کی طرح نہ ہوا۔ اقوَل دونوں کے مابین مماثلت کلیہ کا کون قائل ہے؟ اور آپ کے اس فرق دکھانے سے مماثلت جزئیہ کیسے باطل ہوگئی؟ قولہ کوئی نہیں یہ کہتا کہ آئینے کے سامنے کھڑا ہونے والا اپنی صورت بنا رہا ہے اقوَل بالکل اسی طرح کوئی نہیں کہتا کہ ٹی۔ وی کیمرہ کے سامنے کھڑا ہونے والا اپنی صورت بنا رہا ہے اس لئے ٹی۔ وی کیمرہ چلانے والے کو مصور اور فوٹوگرافر نہیں کہا جا سکتا۔ قولہ بخلاف اس کے کہ جو کیمرہ کے سامنے کھڑا ہو اس کے لئے ضرور کہا جائے گا یہ اپنی تصویر کھنچوا رہا ہے اقوَل یہ بات فوٹو کیمرہ کے سامنے کھڑے ہونے والے کے لئے کہی جا سکتی ہے لیکن ٹی۔ وی کیمرہ کے سامنے رہنے والے کے لئے یہ بات کہنا کمال نا واقفیت کی دلیل ہے قولہ بالجملہ ٹی۔ وی کا آئینہ خاص آئینہ ہے اقوَل لیکن اپنے شیشے پر عکوس کے غیر منطبع ہونے میں بالکل عام آئینوں ہی کی طرح ہے اور یہی عدم انطباع ان دونوں کے حقیقی معنوں میں تصویر نہ ہونے کا سبب ہے قولہ اور ہونا چاہئے (کہ مفید شک ہے) سے کوئی حکم خود قائل کے نزدیک ثابت نہیں ہوتا اقوال میں نے اپنی جوابی تحریر کے جس معروضہ (۲) میں "ہونا چاہئے" کا فقرہ استعمال کیا ہے یہ وہ معروضہ ہے جس کو میں نے غزالی دوراں کی بارگاہ میں پیش کیا تھا اور اس سے اپنے خیال کی تائید و توثیق اور بصورت دیگر اپنی فکر و نظر کی اصلاح مقصود تھی۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں ایسے بزرگوں کے حضور میں مجھے یہی لب و لہجہ اختیار کرنا چاہئے جو میں نے اختیار کیا۔ اپنی تحقیق پر یقین و اذعان کے باوجود بزرگوں کی بارگاہ میں معروضانہ انداز بیان اختیار کرنا ازہری صاحب کے نزدیک عیب ہو تو ہو لیکن میں اسی کو بہتر سمجھتا ہوں میں نے جس عبارت میں مذکورہ فقرہ استعمال کیا ہے اس کے نیچے نوٹ لگا کر واضح کر دیا تھا کہ میں نے غزالی دوراں کی بارگاہ میں اس کو پیش کیا ہے اور انہوں نے اس کی تائید بھی فرمائی ہے۔ ظاہر ہے کہ غزالی دوراں کی تائید سے پہلے اگر بالفرض مجھے شک و شبہ بھی رہا ہو تو اس تائید کے بعد

Marfat.com

شک وشبہ کی گنجائش کہاں رہ جاتی ہے؟ قولہ اس فتویٰ کی اشاعت رسالوں میں بار بار کی گئی الخ اقول ظاہر ہے کہ جب ازھری صاحب نے اپنی سوالاتی تحریر کو چھاپتے وقت کچھ نہیں سوچا تو پھر اس کے بعد میں اپنے مصدقہ جواب کی اشاعت میں کس لئے تامل کرتا قولہ اور اس سلسلہ میں مفتی احمد یار خانصاحب علیہ الرحمہ کے فتویٰ سے استناد بھی ہم پر حجت نہیں اقول حضرت حکیم الامت علیہ الرحمۃ والرضوان کا فتویٰ ازھری صاحب کے لئے حجت ہو یا نہ ہو مگر جو لوگ حضرت مفتی صاحب قدس سرہ کے قول کو اپنے لئے سند سمجھتے ہیں ان کے نزدیک حضرت مفتی صاخب کے فتویٰ کا میرے خیال کی تائید کرنا یقیناً خود میرے خیال کی صحت ودرستگی کی روشن دلیل ہے۔ علامہ ازھری صاحب کو سوچنا چاہئے کہ جب مفتی احمد یار خانصاحب علیہ الرحمہ کا فتویٰ لائق استناد نہیں تو پھر خود جناب کے خیالات کو سند بنانا کسی کے لئے کب ضروری ہوگیا؟ قولہ اگر کوئی ایسی شکل نکل آئے کہ آدمی کے چہرے کی شعاعوں کا رخ موڑ دیا جائے الخ اقول علامہ ازھری صاحب ابھی سے فکر مند نہ ہوں جب ان کی اختراعی ایسی نہ ہو سکنے والی شکل ہو جائے گی تو اس پر عفو بھی کر لیا جائے گا قبل از وقت واویلا کی ضرورت نہیں کاش علامہ ازھری صاحب سوچتے کہ جن آئینوں میں صورت نمائی انعکاس شعاع کا نتیجہ ہے ان میں وقوع شعاع باعث صورت نمائی نہیں بن سکتا۔ علامہ صاحب نے ایک فرضی صورت بھی نکالی تو وہ بھی ایسی جسے ہمیشہ فرضی ہی رہنا ہے قولہ جس طرح آئینہ کے عکوس متحرک اور غیر قار ہیں پیشگی رد ہو چکا اقول الحمد للہ یہ رد بھی ردی ثابت ہو چکا قولہ ایک شخص کسی آدمی کا فوٹو آئینہ میں دکھاتا ہے الخ اقول فوٹو رکھنا اسے یہ نگاہ عظمت دیکھنا اور دکھانا یہ سب حرام ہیں تو جس کا دیکھنا آئینہ کے باہر حرام ہے اسے آئینہ کے ذریعہ بھی دیکھنا حرام ہے۔ یہ باتیں میں بار بار عرض کر چکا ہوں۔ الغرض ۔ آئینے کے اندر نظر آنے والے فوٹو کے عکس کی حرمت کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ عکس نہیں ہے۔ بلکہ

Marfat.com

۔اسکی وجہ یہ ہے کہ اس کی اصل تصویر ہے جس کا دیکھنا دکھانا حرام ہے تو پھر اس کی فرع کے بھی دیکھنے کا یہی حکم ہے قولہ آئینوں کی حرمت کی نص کیوں ہو جبکہ حرمت افعال ۔مکلفین سے متعلق ہے

_____ آئینہ سازی اور آئینہ دیکھنا آج تک معمول ورائج ہے اور کوئی نہیں سمجھتا کہ آئینہ کے سامنے کھڑا ہونے والا اپنی تصویر بنا رہا ہے اقول آئینہ سازی کا تعلق قطعی طور پر افعال ۔مکلفین سے ہے اور اسی فعل کا نتیجہ آئینہ کے عکوس ہیں ان عکوس کا خود کار کیمروں کی طرح آئینوں پر ظاہر ہونا ان کو صنعت انسانی کے دائرے سے باہر نہیں کرتا۔ اور ۔جس طرح ان آئینوں کے سامنے کھڑے ہونے والے کو اپنی تصویر بنوانے والا نہیں سمجھا جاتا یوں ہی۔ٹی۔وی کیمروں کے سامنے کھڑے ہونے والوں کو بھی تصویر کھنچوانے والا نہیں سمجھا جاتا جیسا کہ عرض کر چکا ہوں قولہ بالکل اسی طرح ٹی۔وی کے عکوس کی حرمت کے لئے کوئی نص نہیں ہے درست نہیں اقول اگر نص تھی تو پیش کیوں نہیں کی۔ الغرض ۔ ازھری صاحب کی یہ "درست نہیں" بھی درست نہیں۔ قولہ اگر بفرض غلط آئینوں کے عکوس کو مصنوعہ انسان مان لیں تو تعامل کی بنیاد پر برخلاف قیاس آئینوں کے عکوس ضابطہ حرمت سے خارج قرار پائیں گے اور جو برخلاف قیاس ثابت ہو اس پر دوسرے کو قیاس کرنا صحیح نہیں اقول اس سے پہلے ازھری صاحب واضح کر چکے ہیں کہ سرکار ابد قرار سے لیکر آج تک آئینہ سازی اور آئینہ دیکھنا معمول ورائج ہے تو مذکورہ تعامل میں خود سرکار کا عمل بھی شامل ہے ___ قارئین کرام غور فرمائیں کہ علامہ ازھری صاحب واضح لفظوں میں آئینوں کے عکوس کو تصویر قرار دے چکے ہیں خواہ جاندار کے عکوس ہوں یا غیر جاندار کے۔ ان عکوس کو تصویر قرار دے دینے کے بعد جب مصنوعہ انسان بھی فرض کر لیا جائے تو پھر ان کا بت ہونا متعین ہو جاتا ہے اس لئے کہ خود امام احمد رضا قدس سرہ کی تشریح کی روشنی

Marfat.com

میں بت اس حیوانی تصویر کا نام ہے جو مضاہاۃ خلق اللہ میں بنائی جاتی ہے تاکہ ذوالصورۃ کے لئے مراۃ ملاحظہ ہو (عطایا العنور)۔۔۔ اور اگر بالفرض وہ مایعبدہ المشرکون میں سے نہ بھی ہو جب بھی اس کا معنی بت میں ہونا متعین ہو جاتا ہے ایسی صورت میں آئینوں کے عکوس کے جواز کی ایسی شکل کا اختراع کرنا جس سے خود سرکار رسالت بھی برضاورغبت بت یا معنی بت کے محافظ قرار پائیں۔ بڑے ہی مذموم جوش وجسارت کا مظاہرہ ہے۔۔۔ لہٰذا۔۔۔ ضروری ہے کہ آئینوں کے عکوس کو ضابطہ حرمت سے نکالنے کے لئے وہی راہ اختیار کی جائے جو خلاف قیاس نہیں۔۔۔ وہ یہ کہ۔۔۔ آئینوں کے عکوس سرے سے تصاویر ہی نہیں جیسا کہ میں بخوبی ثابت کر چکا ہوں۔ لہٰذا حرمت تصاویر کے نصوص کا اطلاق ان پر سرے سے ہوتا ہی نہیں۔ قولہ اگر اس میں (ویڈیو کیسٹ میں) تصویر نہیں ہوتی تو اس میں ریز بھی نہیں ہوتے اقول یہ تو بالکل ظاہری چیز ہے کہ جب ایک انرجی دوسری انرجی میں بدلتی ہے اور ایک قوت دوسری قوت کا روپ اختیار کرتی ہے تو اس کو ایک نئے نام سے جانا پہچانا جانے لگتا ہے مثلاً ساؤنڈ انرجی (آواز کی قوت) جب مائک سے ٹکرا کر ایک نئی شکل اختیار کرتی ہے تو پھر اسے الکٹرانک انرجی (برقی قوت) کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے اور پھر جب یہی برقی قوت اسپیکر سے باہر ہوتی ہے تو پھر ساؤنڈ انرجی (صوتی قوت) میں بدل جاتی ہے اس کے باوجود منہ سے نکل کر اسپیکر تک اور اسپیکر سے نکل کر کانوں تک پہنچنے والی شے کو عرف عام میں آواز ہی کہا جاتا ہے حالانکہ درمیان میں ایک ایسا مرحلہ تھا۔ جس میں وہ درحقیقت آواز نہ تھی۔

۔۔۔ یوں ہی۔۔۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ گراموں فون کے ریکارڈ میں۔یا۔ ٹیپ ریکارڈ کے فیتوں میں فلاں کی آواز محفوظ ہے حالانکہ آواز اپنی حقیقت کے ساتھ اس میں محفوظ ہونے کی

Marfat.com

صلاحیت ہی نہیں رکھتی یقیناً آواز کی قوت کسی دوسری شکل میں بدل کر اس میں محفوظ ہوتی ہے اور پھر وہی شکل آواز میں بدل کر کانوں تک پہنچتی ہے۔ اس کے باوجود اس میں محفوظ ہونے والی شے کو آواز ہی کا نام دینا معروف و متعارف ہے ـــــ یہی حال شعاعوں کا ہے جو اپنے حقیقی رنگ وروپ میں نہ تو عام کیمروں کے پچھلے حصہ والی ریل۔ یا۔ شیشے میں محفوظ ہو سکتی ہے اور نہ ویڈیو کیسٹ کے فیتوں میں۔ اسی لئے کیمروں کی ریل پر شعاعوں کی کیمیائی تاثیر سے جو تصویر منطبع ہوتی ہے خود یہ شعاعیں اس کی علت مادی نہیں قرار پاتیں۔ یوں ہی ویڈیو کیسٹ کے میگنیٹک فیتوں میں یہ شعاعیں ایک دوسرا روپ اختیار کر لیتی ہیں اور پھر جب انکا رخ ٹی۔ وی کی طرف ہوتا ہے تو دوبارہ الکٹرانک انرجی میں بدل جاتی ہیں۔ ویڈیو کیسٹ کے فیتوں میں ان شعاعوں کے دوسرے روپ کا وجود صرف غیر مرئی لفظوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ یہ نقطے چونکہ خود اپنے قیام میں ویڈیو کیسٹ کے مقناطیسی فیتوں کے محتاج ہوتے ہیں لہٰذا انکو جوہر قرار دینا بھی صحیح نہیں بلکہ یہ اعراض ہیں جو اپنے قیام میں انہیں مذکورہ بالا فیتوں کے محتاج ہیں۔ نیز۔ یہ نقطے نہ ذوالصورۃ کے عکوس ہوتے ہیں اور نہ تصویر بلکہ الکٹرانک انرجی کی ایک بدلی ہوئی شکل ہیں جو دوبارہ الکٹرانک انرجی میں تبدیل ہو جانے کی صلاحیت رکھتی ہیں ـــــ اس تفصیل سے علامہ ازھری صاحب پر واضح ہو گیا ہو گا کہ میں نے جابجا جو ریز کے ٹیپ ہونے کی بات کی ہے اس سے مقصود کیا ہے؟ المختصر۔ ویڈیو کیسٹ کے فیتوں میں ریز کے محفوظ ہو جانے کا قول بالکل ٹیپ ریکارڈ وغیرہ میں آواز کے محفوظ ہو جانے کے قول کی طرح ہے ـــــ اس مختصر سی توضیح کے بعد واضح ہو جاتا ہے کہ ازھری صاحب نے اپنی منقولہ عبارت میں جو کچھ فرمایا ہے اس میں بھی قلت تامل ہی سے کام لیا ہے اور ریز کے ٹیپ ہونے کی نوعیت پر غور نہیں فرمایا ہے۔ اس مقام پر ازھری صاحب کا یہ "کہنا کہ اگر اس میں تصویر نہیں ہوتی تو اس میں ریز بھی نہیں ہوتے" ہمارے لئے

Marfat.com

نقصان دہ نہیں اس لئے کہ اگر بالفرض یہ مان لیا جائے کہ ان فیتوں میں تصویر وعکس تو کجا کسی روپ میں خود ریز بھی نہیں ہوتے۔ پھر تو اس میں جو کچھ ہوتا ہے ان کو محفوظ کر لینے میں شرعاً عدم جواز کا سوال ہی کہاں پیا ہوتا ہے؟ــــ الغرض ــــ ویڈیو کیسٹ میں ریز نہ ہونا اگر اس معنی میں ہے کہ ان میں اپنے حقیقی روپ میں ریز کا وجود نہیں تو مجھے اس سے انکار نہیں جیسا کہ اوپر کی توضیحات سے ظاہر ہو چکا ہے اگر اس سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ ان فیتوں میں تصویریں ہوں قولہ حالانکہ تصویر نہ ہونا مستعد ہے کہ شعاع جب کسی شیشہ یا ریل پر پڑتی ہے شعاع نہیں رہتی بلکہ صورت بن جاتی ہے الخ اقول صرف شیشہ وغیرہ پر شعاع پڑنے سے صورت نہیں بنتی بلکہ اس پر منطبع ہو جانے کے بعد صورت بنتی ہے اور تصویر قرار پاتی ہے۔ صورت نظر آنے اور تصویر بن جانے کے درمیان جو بنیادی فرق ہے علامہ ازھری صاحب کو اسے نظر انداز نہیں کرنا چاہئے تھا۔ علامہ ازھری نے جو کیمرے کی مثال دی ہے اس میں بھی تصویر اسی وقت بنتی ہے جبکہ روشنی کی کیمیائی تاثیر سے عکوس شیشہ وغیرہ پر منطبع ہو جاتے ہیں۔ انطباع سے پہلے اس پر صرف عکس نظر آتا ہے تصویر نہیں بنتی قولہ لہٰذا ضروری ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں شعاع صورت پکڑے اقول اگر شعاع کا تصویر بن جانا ضروری ہوتا تو پھر علامہ ازھری صاحب اس مقام پر لفظ "یا" ارشاد فرما کر بعض ثقات کے حوالے سے یہ نہ فرماتے کہ۔ "یا شعاع چھوٹے نقطوں میں متشکل ہو جائے" ــــ جب شعاعوں کا چھوٹے نقطوں میں متشکل ہونا ممکن ہو گیا تو پھر ان کا تصویر بن جانا کب ضروری قرار پایا؟ قولہ حالانکہ عکس وہی شعاع ہے جو ذی صورت کے ساتھ قائم ہو اور آئینہ میں منعکس ہو اقول اس سے پہلے ازھری صاحب عکس وتصویر کو مترادف المعنی قرار دے چکے ہیں اور اب یہاں عکس اور شعاع مذکور کو بھی معنی ایک بتا رہے ہیں اس طور پر عکس وتصویر وشعاع مذکورہ تینوں ازروئے مفہوم۔یا۔ ازروئے مصداق ایک ہو گئے اور

Marfat.com

جب تینوں مترادف المعنی ہو گئے تو پھر ویڈیو کیسٹ میں خود علامہ ازھری صاحب کے اعتراف کی روشنی میں مذکورہ شعاعوں کا عدم وجود خود تصویر و عکس کے عدم وجود کو مستلزم ہو گیا قولہ شعاع جس شیشہ وغیرہ میں نافذ ہوتی ہے اس میں نہیں رہتی اور جس میں نافذ نہیں ہوتی اس میں متشکل ہو جاتی ہے اقول جی نہیں متشکل ہو نہیں جاتی بلکہ متشکل نظر آتی ہے۔ متشکل ہونا تو اس وقت پایا جائے گا جبکہ اس شعاع کے عدم نفوذ کے سبب نظر آنے والی شکلوں کی اس شیشہ وغیرہ پر منطبع کر لیا جائے قولہ ان ریز سے صورت کیسے بن جاتی ہے اقول جس طرح ساؤنڈ انرجی سے الکٹرانک انرجی اور الکٹرانک انرجی سے ساؤنڈ انرجی یعنی آواز سے روشنی اور روشنی سے آواز کا وجود ہو جاتا ہے بالکل اسی طرح ویڈیو کیسٹ میں الیکٹرانک انرجی کے محفوظ نقطوں کو پھر الکٹرانک انرجی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ رہ گیا ان مخصوص نقطوں کے الکٹرانک انرجی میں تبدیل ہو کر ٹی وی پر متشکل نظر آنے میں صنعت انسانی کا دخیل ہونا تو اس سے میں نے انکار ہی کب کیا ہے؟ کہ اسکو ثابت کرنے کے لئے زور بیان صرف کیا جائے قولہ ضرورت اس میں چھوٹی صورت ۔یا۔ نقطے ہوتے ہیں اقول ظاہر ہو گیا کہ علامہ ازھری صاحب کو خود اس بات کا وثوق حاصل نہیں کہ آخر ویڈیو کیسٹ میں ہوتا کیا ہے؟ چھوٹی صورت ۔یا۔ نقطے کا فقرہ بتا رہا ہے کہ خود نقطے صورت نہیں۔ اب اگر نقطوں کا وجود ویڈیو کیسٹ میں تسلیم کر لیا جائے تو اس میں صورت کا عدم وجود بداہۃً ہو جائے گا اور چونکہ صورت و عکس علامہ ازھری صاحب کے نزدیک مترادف المعنی ہیں تو جہاں صورت نہیں وہاں عکس کی گنجائش کہاں نکل سکتی ہے؟ قولہ ریز ذی صورت سے جدا ہو کر کبھی نہ پائے جائیں گے اقول اگر مراد یہ ہے کہ حقیقۃً شعاع رہتے ہوئے جدا نہیں ہو سکتے پھر تو مجھے انکار نہیں اور اگر یہ مراد ہے کہ کسی دوسرے روپ میں بدل کر بھی جدا نہیں ہو سکتے تو یہ خیال باطل ہے جیسا کہ

Marfat.com

ویڈیو کیسٹ سے ظاہر ہے قولہ اسے (ویڈیو کیسٹ میں محفوظ شے کو) ریز سمجھنا سائنس دانوں کی خود فریبی ہے اقول ریز کے محفوظ ہونے کی جس نوعیت کی میں وضاحت کر چکا ہوں سائنس داں حضرات بھی اسی نوعیت کی حفاظت کی بات کرتے ہیں۔ ریز کو محفوظ کرنے اور اس محفوظ کردہ کو ریز کہنے کے تعلق سے سائنس دانوں کا مقصود ومدعا ظاہر ہو جانے کے بعد خود فریبی کے لفظ کا استعمال بے محل ہے قولہ نادرست ہے جبکہ ریز سے اس کا حقیقی معنی مراد ہو اقول ثابت ہو گیا کہ اگر ریز سے اس کا حقیقی معنی مراد نہ ہو تو ریز کے محفوظ کر لینے کی بات کرنی درست ہے لہٰذا میں نے جو کچھ عرض کیا بالکل صحیح عرض کیا قولہ ظاہر یہی ہے کہ فاضل ممدوح کی مراد وہی حقیقی معنی ہے اسی لئے وہ جو ویڈیو میں محفوظ ہے اسے ذی صورت کے ریز اور ویڈیو کے اشکال کو آئینوں کے عکوس پر قیاس فرماتے ہیں اقول میں نے ویڈیو کیسٹ میں محفوظ کردہ شے کو مجازاً ذی صورت کا ریز ضرور کہا ہے مگر اس کو ذی صورت کے ریز پر قیاس نہیں کیا ہے۔ ہاں۔ ٹی۔ وی کے عکوس کو آئینوں میں نظر آنے والے عکوس پر ضرور قیاس کیا ہے اور یقیناً عدم انطباع وغیرہ میں ٹی۔ وی کے عکوس بالکل آئینوں کے عکوس کی طرح ہیں۔ المختصر۔ ازہری صاحب کا یہ خیال بھی قلت تامل کی عطا ہے کہ میں نے ریز سے حقیقی معنی مراد لیا ہے قولہ اور اگر حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ ویڈیو کے محفوظ شدہ کو مجازاً باعتبار ماکان ریز فرمایا ہے تو اس معنی پر ریز کا اطلاق اس محفوظ شدہ پر صحیح ہے الخ اقول لیجئے بات صاف ہو گئی اب یہ کہنا مجازاً درست ہو گیا کہ ویڈیو کیسٹ میں ریز محفوظ ہیں رہ گئی صنعت انسانی کے دخیل ہونے کی بات تو میں نہ اس کا منکر تھا نہ ہوں اس پر تفصیلی بحث گزر چکی قولہ یہ محفوظ شدہ اپنی حقیقت میں اس ریز سے مختلف ہے کہ یہ ذی صورت کے تابع نہیں اور وہ ذی صورت کے تابع ہے اقول اس محفوظ شدہ کو اپنی جگہ پر رہنے دیجئے اور اب ذرا اس بات پر غور فرمایئے کہ وہ انسان جو ٹی۔ وی کیمرہ کے

Marfat.com

سامنے ہو اور وہ کیمرہ ٹی۔ وی بکس سے مربوط ہو تو یہاں چونکہ ریز محفوظ نہیں کئے جاتے تو پھر یہ ریز بالکل اسی معنی میں ذی صورت کے تابع ہوئے جس معنی میں علامہ ازھری صاحب آئینوں کے عکوس کو تابع بتا رہے ہیں۔ دونوں ذی صورت کے وجود کے تابع ہیں ان میں سے ایک اگر عکس نمائی کے لئے آئینوں کی مواجہت کا محتاج ہے تو دوسرا بالکل اسی طرح عکس نمائی میں کیمروں کی مواجہت کا محتاج ہے تو کم از کم ازھری صاحب کو غیر محفوظ شدہ ریز کے ذریعہ ٹی۔ وی پر جو مباح مشاہدہ چیزوں کی عکس نمائی ہوتی ہے اسی کو جائز مان لیا جائے قولہ عکس و شعاع میں فرق محض اعتباری ہے ورنہ دونوں کی حقیقت ایک ہے اور عکس آئینہ کی اصل وہی ذی صورت ہے اقول اولاً جس طرح عکس آئینہ کی اصل وہی ذی صورت ہے بالکل اسی طرح عکس ٹی۔ وی کی اصل بھی وہی ذی صورت ہے ثانیاً جب عکس و شعاع حقیقہ ایک ہی ہیں اور عکس و صورت کو بھی علامہ موصوف حقیقتہ ایک قرار دے چکے ہیں پھر تو عکس و صورت و شعاع تینوں حقیقتہ ایک ہو گئے اب اگر حقیقتہ ایک ہونے کا معنی یہ ہے کہ ان تینوں کا حقیقی، معنی ایک ہے تو یہ ایک ایسا باطل قول ہے جس کا بطلان اظہر من الشمس ہے۔ اور اگر یہ معنی لیا جائے کہ یہ تینوں متحد الحقیقت ہیں تو اسکا بطلان بھی ظاہر کیا جا چکا ہے ویسے بھی ان کو متحد الحقیقت مان لینے کی صورت میں بھی ان کے جزئی تشخصات ان تینوں کو ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ کر دیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ کسی جگہ کسی مفہوم کلی کے کسی جزئی حقیقی کا وجود اسی مفہوم کلی کے کسی دوسرے جزئی حقیقی کے وجود کو مستلزم نہیں اس لئے عکسی تصویر کی تعبیر جو شعاعوں ہی کی کیمیائی تاثیر کا نتیجہ ہے حقیقتہ یا مجازاً کسی معنی میں بھی شعاع سے نہیں کی گئی ہے قولہ ٹی۔ وی میں پہلے عکس بنتا ہے پھر اس شیشہ سے نظر آتا ہے جسے آپ آئینہ فرماتے ہیں اقول پہلے عکس بنتا ہے پھر شیشے سے نظر آتا ہے فرماتے وقت یہ بھی واضح کر دیا جاتا کہ بقول ازھری صاحب عکس بنے اور پھر

Marfat.com

نظر آنے میں کتنے سیکنڈ کا وقفہ ہوتا ہے؟ اگر بننے اور نظر آنے میں کوئی وقفہ نہیں تو یہ لفظ "پھر" کیا معنی رکھتا ہے؟ مختصر سی بات تو یہ تھی کہ کہہ دیا جاتا کہ ٹی۔ وی کے شیشے پر عدم نفوذ کے باعث شعاعیں فہم ناظرین میں صورت معلوم ہوتی ہیں قولہ ہاں اتنی بات ضرور بتاتے چلئے کہ بت بنانے کے لئے پتھر رکھنا تراشنا جائز ہے یا ناجائز؟ اقول بت جس کا بنانا رکھنا سب کی حرمت شرعاً ثابت ہو چکی ہے اس پر ٹی۔ وی کے مباح المشاہدہ عکوس کو قیاس کرنا قلت تامل کی بدترین مثال ہے۔ پہلے ان عکوس کا بت ہونا ثابت کیجئے پھر ان کو بتوں پر قیاس کیجئے۔ علامہ ازھری صاحب کو یہ بتانے کی بھی ضرورت نہیں کہ پتھر کو اگر کوئی نیک مقصد کے لئے بھی رکھے جب بالقوۃ اس میں مجسمہ ہونے کی پوری صلاحیت ہے کسی کی نیت خیر اس کی اس صلاحیت کو دور نہیں کر سکتی پھر بھی نیت خیر کا اعتبار کرتے ہوئے پتھر رکھنے کو حرام نہیں قرار دیا جا سکتا ـــــ اور یہاں کا معاملہ تو اور بھی واضح ہے کہ مباح المشاہدہ امور کے ریز ٹیپ ہو جانے کے بعد مباح المشاہدہ عکوس ہی میں ظاہر ہو سکتے ہیں یعنی وہ بالقوۃ بھی دوسری صورت اختیار کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے قولہ اور ریز کو گراموں فون کی آواز پر قیاس کرنا صحیح نہیں اقول میں نے ریز کو گراموں فون کی آواز پر قیاس نہیں کیا ہے۔ بلکہ۔ آواز کنندہ کے گلو و زبان و تالو کی حرکت قلعی و قرعی کے نتیجے میں پیدا ہونے والی سابق آواز کو خود آواز کنندہ کے فقدان کے باوجود بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنے جا سکنے نیز بذریعہ ویڈیو ٹی۔ وی میں ذی صورت کے عکوس کو دیکھے جا سکنے کو قیاس کیا ہے خواہ وقت مشاہدہ ذی صورت موجود ہو۔ یا۔ نہ ہو۔ اس مقام کی میری پوری گفتگو کا حاصل یہ تھا کہ جس طرح ٹیپ ریکارڈ کی ایجاد سے پہلے کسی آواز کنندہ کی آواز سننے کے لئے اس کا وجود ضروری تھا مگر ٹیپ ریکارڈ نے اس ضرورت کو ختم کر دیا اسی طرح ویڈیو کی ایجاد سے پہلے کسی ذی صورت کے عکوس غیر منطبعہ کو دیکھنے کے لئے اس ذی صورت کا وجود ضروری تھا لیکن ویڈیو کی

Marfat.com

ایجاد نے اس کی ضرورت ختم کر دی ۔ المختصر۔ اگر ایک ایجاد نے آواز کنندہ کی آواز سننے کے لئے خود آواز کنندہ کے وجود کی ضرورت ختم کر دی تو دوسری ایجاد نے ذی صورت کے مکوس غیر منطبعہ کو دیکھنے کے لئے خود ذی صورت کے وجود کی ضرورت ختم کر دی۔ تو ضرورت کا ختم ہو جانا دونوں میں مشترک رہا اسی لئے میں نے پہلے پر دوسرے کو قیاس کیا۔ الغرض۔ نہ تو میں نے آواز کو ریز کہا اور نہ ریز کو آواز اور نہ دونوں میں ایک کو دوسرے جیسا۔ لہٰذا اس سلسلے میں ازھری صاحب کی پوری گفتگو قلت تامل کا نتیجہ ہے ــــــ

قولہ آواز آواز کنندہ کی صفت نہیں اقول مگر یہ بھی فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ عرف عام میں اسے آواز کنندہ ہی کی آواز قرار دیا جاتا ہے اگرچہ وہ حقیقتہ اس کی صفت نہ سہی۔ قولہ تو اس کی موت کے بعد بھی باقی رہ سکتی ہے اقول آواز کا باقی رہنا اور ہے اور اس کا سن سکنا اور ہے۔ میری گفتگو آواز کے باقی رہنے سے متعلق نہ تھی بلکہ اس کے سن سکنے سے متعلق تھی اور ظاہر ہے کہ یہ سن سکنانی ایجاد ہی کی عطا ہے قولہ آئینہ میں ریز بے صنع انسانی پڑتی ہیں الخ اقول جہاں تک آئینہ پر ریز کا پڑنا ہے تو بے شک اس میں صنعت انسانی کا دخل نہیں لیکن ان ریز کے انعکاس میں اور پھر انعکاس کے نتیجے میں مکوس کے ظہور میں قطعی طور پر صنعت انسانی کا دخل ہے۔ بات ریز کے پڑنے سے متعلق نہیں بلکہ مکوس کے ظہور سے متعلق ہے۔ المختصر۔ آئینہ ہو۔یا۔ ٹی ۔ وی دونوں میں مکوس کا ظہور صنعت انسانی ہی کا رہین منت ہے۔ قولہ آئینہ میں جو ریز پڑتی ہیں وہ ذی صورت کے تابع ہوتی ہیں الخ اقول تابع ہونے کی کئی صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ تابع و متبوع کے وجود میں ازروئے زمانہ کوئی فرق نہ ہو مثلاً چاندنی چاند کی تابع ہے۔ سورج کی روشنی سورج کی تابع ہے۔ دریا کی روانی دریا کی تابع ہے آبشار کے نغمے آبشار کے تابع ہیں وغیرہ وغیرہ دوسرے یہ کہ متبوع کا وجود تابع کے وجود کی اصل ہو خواہ علت ہو کر یا سبب محض ہو کر اور خواہ وہ

Marfat.com

سبب قریب ہو۔ یا۔ سبب بعید ۔ نیز ۔ خواہ ان دونوں کا زمانہ ایک ہو۔ یا۔ دو میں نے جہاں جہاں تابع کا لفظ استعمال کیا ہے یہی دوسرا معنی مراد لیا ہے اور ظاہر ہے کہ اس معنی میں آئینہ پر منعکس ہونے والے ریز ہوں ۔یا۔ ٹی ۔ وی کیمرے کے ذریعہ ٹیلی ویژن تک پہنچنے والے ریز ہوں دونوں ہی ذی صورت کے تابع ہیں۔ لہٰذا۔ ازھری صاحب کا یہ خیال غلط ہے کہ "کیمرہ جو محفوظ کرتا بھیجتا ہے وہ ذی صورت کے تابع نہیں"۔ قولہ ورنہ بے شرط مقابلہ عکس نہ بنتا اقول ڈائرکٹ والی صورت میں ٹی۔ وی میں بھی مقابلہ شرط ہے جس کے بغیر عکس کا ظہور نہیں ہو سکتا۔ مگر۔ اس میں خود ٹی۔ وی کے شیشے کے مقابلے کے بجائے ٹی۔ وی کیمرہ کے مقابلے کی شرط ہے۔ رہ گیا آئینہ کا معاملہ تو اس میں ظہور عکوس کے لئے ضروری ہے کہ خود آئینہ ذی صورت کے مقابل ہو ۔یا۔ اس آئینے کے مقابل ہو جو ذی صورت کے مقابل ہو ۔یا۔ اس آئینے کے مقابلہ ہو جو اس آئینے کے مقابل ہو جو ذی صورت کے مقابل ہو وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا ۔ یہ خیال کرنا کہ ٹی۔ وی میں ظہور عکوس کے لئے ٹی۔ وی سے متعلق کسی شے سے مقابلہ کی شرط نہیں صحیح نہیں۔ رہ گیا۔ ویڈیو کا معاملہ تو اس میں بھی ریز کو ٹیپ کرنے کے لئے ویڈیو کیمرے سے مواجہت لازمی وضروری ہے

قولہ کیمرے کے ذریعہ جو تصویر لی جاتی ہے اس میں محض ذی صورت کی شعاع کافی نہیں ہوتی بلکہ اس میں روشنی کی کیمیائی تاثیر شامل ہوتی ہے اقول روشنی کی کیمیائی تاثیر کا کام صرف اثر دینا ہے ایسا اثر جو صوری شعاعوں کو پیچھے والے شیشہ وغیرہ میں بصورت عکوس منطبع کر سکے ایسا نہیں کہ روشنی کی کیمیائی تاثیر صوری شعاعوں سے مل کر ایک مرکب کی شکل اختیار کر لیتی ہو جس کے نتیجے میں وہ مجموعہ ذی صورت کی شعاع کا غیر بن جاتا ہو ——

Marfat.com

ـــــــ روشنی کی کیمیائی تاثیر صرف صورت نمائی ۔یا۔ صورت گری میں ممد و معاون ہوتی ہے انکا جزء نہیں بنتی۔ اور اگر بالفرض یہی مان لیا جائے کہ شعاع صوری کے ساتھ کچھ دوسرے اجزاء بھی شامل ہو جاتے ہیں تو اس سے بھی ان شعاع صوری کا نہ تو فنا ہونا لازم آتا ہے اور نہ ہی انکا عکوس کے ظہور کی اصل قریب ہونا باطل قرار پاتا ہے قولہ ٹی۔ وی کے وہ ریز خود عکس نہیں بنتے۔ بلکہ ٹی۔ وی کے آلات اسے عکس میں بدلتے ہیں الخ اقول ٹی۔ وی کے آلات صرف ریز کو اپنے شیشے تک پہنچاتے ہیں اور چونکہ وہ ریز اس خاص قسم کے شیشے سے باہر نفوذ نہیں کر پاتے اس لئے وہ ذی صورت کے عکوس کی شکل میں نظر آنے لگتے ہیں بالفرض اگر وہ شیشے سے نفوذ کر جاتے تو پھر کچھ بھی نظر نہ آتا اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آلات کا بنیادی کام شعاعوں کو ٹی۔ وی کے شیشوں تک پہنچانا ہے خود عکس بنانا نہیں۔ ہاں۔ چونکہ یہ پہنچانا ہی عکس نمائی کا ذریعہ ہے لہٰذا مجازاً یہ کہا جا سکتا ہے کہ ٹی۔ وی کے آلات نے انہیں متحرک عکوس کی شکل میں ظاہر کر دیا۔ مگر۔ اس سے ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ یہی ظاہر کرنے والے ہی بنانے والے ہیں قولہ ذی صورت کے تابع وہی عکس ہے جو بشرط مقابلہ ذی صورت بے جعل جاعل آئینہ سے نظر آئے الخ اقول مقابلہ کے تعلق سے اپنے معروضات پیش کر چکا ہوں۔ اب رہ گئی یہ بات کہ علامہ ازہری صاحب کے نزدیک تابع ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے وجود میں جعل جاعل کا دخل نہ ہو یہ ایک نرالا اجتہاد ہے جس کی روشنی میں انسانوں کے ہاتھ کی بنائی ہوئی ٹارچ سے نکلی ہوئی روشنی خود اس ٹارچ کی تابع نہیں اس لئے کہ بالاتفاق ٹارچ کے وجود میں جعل جاعل دخیل ہے۔ یوں ہی۔ ہر وہ فرع اپنی اصل کے تابع نہیں رہ جائے گی جس کے ظہور میں صنعت انسانی کی کارفرمائی ہو قولہ ویڈیو کے عکوس اقول ویڈیو کے عکوس سے مراد اگر ٹی۔ وی میں ظاہر ہونے والے عکوس ہیں تو اس کے تعلق سے بہت کچھ عرض کر چکا ہوں۔ لیکن ۔

Marfat.com

اس لفظ سے اگر محض ویڈیو کے اندر عکوس کی موجودگی کی نشاندہی مقصود ہے تو یہ ایک غیر واقعی بات کو واقعی بنانے کی غیر مستحسن کوشش ہے قولہ انہیں (ریز کو) ٹیپ کرنا کیوں کر مقصود ہے اقول ان کے ٹیپ کرنے کی نوعیت واضح کی جا چکی ہے اور ان کے ذی صورت کے تابع ہونے کا مطلب بھی بتایا جا چکا ہے۔ الغرض۔ اس تعلق سے علامہ ازھری صاحب کی ساری گفتگو ان کے شایان شان نہیں۔

قولہ ان کے بعد ہمارے فاضل گرامی زید مجدہ السامی نے کچھ جملے تحریر فرمائے ہیں جن کا جواب دینا تو درکنار ہم انہیں نقل بھی نہیں کرنا چاہتے اقول جب میرے ان جملوں کی نقل بھی نامناسب تھی تو پھر ان کی طرف اس اجمالی اشارہ کو کیسے مناسب قرار دیا جا سکتا ہے۔ جن قارئین تک میری تحریر نہیں پہنچ سکی ہے نجانے وہ اس اشارے سے کیا سمجھ بیٹھیں گے۔ قارئین کو ذہنی خلجان سے بچانے کے لئے میں خود ہی اپنی تحریر نقل کر دے رہا ہوں ——— "یہ دس معروضات ہیں میرے اصل جواب کے ساتھ ان کو بغور ملاحظہ فرما لیجئے پھر علامہ ازھری صاحب کی تحریر از اول تا آخر پڑھ ڈالئے اگر علامہ موصوف کی اس تحریر سے میرے مندرجہ ذیل سوالات کے جواب مل جاتے ہیں تو وہ یقیناً میرے جواب کا مکمل رد ہے اور اگر جوابات نہیں ملتے تو پھر اس کو میرے جواب کا رد ہی کیوں سمجھا جائے اس کو کوئی بھی ایسا مناسب نام دیدیجئے جس سے علامہ موصوف کی حیثیت عرفی کا ازالہ نہ ہو"۔ فیض الرسول جون و جولائی ۱۹۸۰ء صفحہ ۳۴۔ میں سمجھ نہیں سکا کہ مذکورہ جملوں میں وہ کون سے تلخ عناصر ہیں جو ہے علامہ موصوف کی پیشانی کو شکن آلود کر دیا ——— قولہ آئینہ میں جو رنگ چمکتا ہے اس کا رنگ وہی ہوتا ہے جو ذی صورت کا ہوتا ہے اور عام ٹی۔ وی میں نیلا اور رنگین میں رنگ برنگا نظر آتا ہے اقول پتہ نہیں علامہ ازھری صاحب نے سنی سنائی یہ بات ارشاد فرمائی ہے یا خود بھی مشاہدہ فرمایا ہے۔ ظاہر ہے کہ ٹی۔ وی کے عکوس کا دیکھنا خود

Marfat.com

انہیں کے فتویٰ کی روشنی میں حرام ہے تو پھر بھلا وہ اسے کیوں دیکھنے لگے لہٰذا قرین قیاس بات یہی ہے کہ ٹی۔ وی کے مناظر کے تعلق سے ان کی ساری باتیں سنی سنائی ہی ہونگی اور ظاہر ہے کہ انہوں نے دیکھنے والوں ہی سے سنا ہوگا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ان کے فتویٰ کی روشنی میں ٹی۔ وی کے مناظر کو دیکھنے والے قطعی طور پر فاسق و فاجر اور مردود الشہادۃ ہونگے۔ ایسی صورت میں ٹی۔ وی کے مناظر کے تعلق سے ان کی شہادت غیر معتبر ٹھہرے گی۔ یا۔ کم از کم ان کی خبر فساق کی خبر ہوگی جس پر اعتماد کے لئے تبیین و تحقیق لازمی ہوگی اب اگر ذریعہ تحقیق انہی جیسے فساق کو بنایا گیا تو پھر بات وہیں کی وہیں رہ گئی۔ رہ گئے علامہ موصوف کے نزدیک اہل تقویٰ کہے جانے والے لوگ تو بھلا وہ کیا ذریعہ تحقیق بن سکیں گے اس لئے کہ ٹی۔ وی کے مناظر تو انہوں نے خواب وخیال میں بھی نہیں دیکھے قولہ آئینہ میں ساکن کا عکس ساکن ہی نظر آتا ہے اور ٹی۔ وی میں لرزہ براندام اقول ذرا آئینہ کو حرکت دیکر ملاحظہ فرمائیے اور بتائیے کہ کیا اب بھی ساکن کا عکس ساکن نظر آتا ہے معلوم ہوا کہ آئینہ کے عکوس کا سکون ذی صورت کے سکون کے ساتھ ساتھ خود آئینے کے سکون کی وجہ سے ہے۔ رہ گیا ٹی۔ وی کے عکوس کا لرزہ براندام نظر آنا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹی۔ وی میں ذی صورت کے مختلف پوز کی شعاعیں ہر آن ظہور و غیوبت کے مرحلوں سے گزرتی رہتی ہیں ـــــ ایک پوز کی شعاعوں کا غائب ہونا اور پھر فوراً ہی دوسری پوز کی شعاعوں کا نمودار ہو جانا اور پھر یہ سلسلہ جاری رہنا اور ایک آن کے لئے بھی ٹی۔ وی کے شیشے پر انکا قرار نہ پکڑنا ان کے لرزہ براندام نظر آنے کی خاص وجہ ہے۔ الغرض۔ ان کے لرزہ براندام ہونے کی یہ وجہ نہیں کہ ـــــ "برقی کرنیں اس پر مسلسل پڑتی ہیں اور اسے بلاتی ہیں کہ وہ نمایاں رہے اور مٹنے نہ پائے الخ"۔ جیسا کہ ازہری صاحب کا خیال ہے۔ قولہ بہر صورت یہ ماننا لازمی ہے کہ ٹی۔ وی پر اس ذی صورت کے عکس کی نمائش میں یا تو ان برقی

Marfat.com

کرنوں کا دخل ہے جو انسانی صنعت ہیں یا ایسا تجدد امثال کے سبب ہوتا ہے اقول اس مقام پر بھی علامہ ازھری صاحب باوثوق انداز میں کوئی دو ٹوک فیصلہ فرمانے سے قاصر ہے۔ میں عرض کر چکا ہوں

——ٹی ۔ وی میں نظر آنے والی ذی صورت کی تمام نقل وحرکت خود اپنے ذی صورت کی واقعی نقل وحرکت کی صورت نمائی کرتی ہے ——ہاں ——اگر فلمی پردوں پر نظر آنے والی صورتوں کے تعلق سے تجدد امثال کی بات کی جائے تو وہ قرین قیاس ہوگی اس لئے کہ فلمی پردوں کی صورتوں کی نقل وحرکت مسلسل تیز رفتاری کے ساتھ برقی کرنوں کے ذریعہ ایک صورت کی جگہ دوسری صورت کے ورود کا نتیجہ ہے۔ ورنہ جن تصویروں کا سایہ پردہ سیمیں پر ڈالا جاتا ہے وہ فلمی فیتوں پر منطبع ہونے کے سبب ہرگز اس نقل وحرکت کی صلاحیت نہیں رکھتی ہیں جن کا پردہ سیمیں پر بظاہر مظاہرہ ہوتا ہے ——تجدید امثال کو پانی کے اس دھارے سے بھی سمجھایا جا سکتا ہے جس میں پانی کے قطرے ایک کے پیچھے ایک اس تیزی سے آتے ہیں کہ ان قطروں کی آپس کی مماثلت کے سبب پانی کی ایک لکیر نظر آنے لگتی ہے۔ جس رنگ کے قطرے ہوتے ہیں اسی رنگ کی لکیر بھی نظر آتی ہے۔ اسی طرح۔ کسی چیز کے سرے پر آگ جلا کر اسے چکر دیجئے تو آگ کا ایک دائرہ نظر آنے لگے گا اس لئے کہ غیر معمولی تیز رفتاری کے سبب آگ کا شعلہ جو جگہ چھوڑتا ہے فوراً اسی جگہ پر موجود نظر آتا ہے اس سے آنکھوں کے سامنے ایک دائرہ سا نظر آنے لگتا ہے ——ٹی۔ وی میں اس طرح کی کوئی بات نہیں ہوتی اور نہ ویڈیو کیسٹ کے فیتوں کی رفتار میں غیر معمولی تیزی ہوتی ہے اس لئے کہ ٹیپ کرنے کی جو رفتار ہے اس کے نظر آنے کی بھی وہی رفتار ہے بالفرض اگر کسی ذی صورت کے تین گھنٹے کی نقل وحرکت کے ہر ہر پوز کو ٹیپ کیا گیا تو پھر اس کو ٹی۔ وی پر تین گھنٹے ہی میں دیکھا جا سکے گا قولہ یوں کہنا چاہئے تھا کہ آپ کے کیمرے سے ہٹتے ہی اور اس

Marfat.com

برقی کارفرمائی یا کیمرہ اور بکس کے آلہ کی کارروائی میں خلل کرتے ہی آپکا عکس غائب ہو گیا اقول پھر تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ آپ کے آئینہ کے سامنے سے ہٹتے ہی اور اس کے صاف وشفاف شیشوں کی انعکاسی کارروائی میں خلل انداز ہوتے ہی آپکا عکس غائب ہو گیا

ـــــــــ علامہ ازھری صاحب نے اتنا بھی غور نہ کیا کہ کیمرے کے سامنے سے ہٹ جانے کی تعبیر خود کیمرے کی کارروائی میں خلل اندازی سے کرنی کس قدر مضحکہ خیز بات ہے۔ کیمرے کا کام تو صرف اپنے سامنے رہنے والی اشیاء کی شعاعوں کو ٹی۔ وی بکس تک پہنچانا ہے اور ظاہر ہے کہ اس کا یہ عمل اور اس کے بعد کی ساری مشینی کارروائیاں بدستور جاری رہتی ہیں خواہ آپ کیمرے کے سامنے رہیں یا ہٹ جائیں۔ الغرض ۔ آپکا ہٹ جانا کیمرہ کی کارروائی میں ذرہ برابر خلل انداز نہیں۔ اچھا اس مقام پر یہی غور کر لیجئے کہ اگر بقول ازھری صاحب کیمرے کے سامنے سے مثال کے طور پر زید کا ہٹ جانا خود کیمرے کی کارروائی میں زید کی طرف سے خلل اندازی ہے تو پھر اگر خود کیمرے کا رخ زید کی طرف سے پھیر دیا جائے تو کیا اب بھی کیمرے کی کارروائی میں زید کو خلل انداز قرار دیا جائے گا؟ اب اگر آپ نے اس کے جواب میں وہی کہا جو کہنا چاہئے کہ نہ تو زید خلل انداز ہے اور نہ ہی کیمرے کی کارروائی میں کوئی خلل واقع ہوا۔ تو پھر پہلی صورت میں بھی آپ کو یہی کہنا چاہئے کہ اس میں بھی نہ تو کیمرے کے سامنے سے ہٹنے والا خلل انداز ہے اور نہ ہی کیمرے وغیرہ کی کارروائی میں کوئی خلل ہے اس لئے کہ دونوں صورتوں میں کیمرے وغیرہ کی عملی سرگرمیوں کا ایک ہی حال ہے تو آخر خلل کس بات میں پڑ گیا؟ قولہ آئینہ میں آپ خود دیکھتے ہیں اقول یہ تو آئینوں کے رکھنے کی نوعیت پر موقوف ہے اگر آئینہ بالکل آپ کے روبرو اور قریب ہے تو یقیناً اس میں آپ خود کو دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن آئینے کے رکھنے کی نوعیت کو بدل

Marfat.com

کر ایسی صورت نکالی جاسکتی ہے کہ آپ اپنی جگہ سے اس میں اپنی صورت نہ دیکھ سکیں اور صرف دوسرا ہی آپ کو دیکھ سکے۔ یوں ہی۔ آپ کے مدمقابل رہنے والے آئینے کے سامنے دوسرا آئینہ ایک ایسے خاص زاویے کے ساتھ رکھا جاسکتا ہے جس میں خود آپ اپنے کو نہ دیکھ سکیں بلکہ دوسرا ہی دیکھ سکے وغیرہ وغیرہ۔ المختصر۔ مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں آئینوں میں خود اپنے کو نہ دیکھ سکنا بلاشبہ ڈائریکٹ والی شکل میں ٹی۔ وی کے شیشے پر اپنے آپ کو خود نہ دیکھ سکنے کے بالکل مماثل ہے قولہ ٹی۔ وی کے شیشہ پر آپ خود کو نہیں دیکھ سکتے (ڈائرکٹ والی صورتوں میں) بلکہ دوسرا آپکو دیکھتا ہے تو مماثلت کہاں پھر قیاس کیسا؟ اقول اس عبارت کا بین القوسین والا فقرہ بھی علامہ ازھری صاحب ہی کا ہے۔ ڈائریکٹ والی صورت کی قید لگاکر خود علامہ موصوف نے واضح فرمادیا کہ ایک ایسی صورت بھی ہے جس میں ہر شخص ٹی۔ وی پر اپنی صورت دیکھ سکتا ہے۔ ذرا ورق الٹ کر دیکھئے میں نے تو یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ ڈائرکٹ والی صورت میں بھی ایک شکل ایسی ہے جس میں باسانی ہر شخص اپنی صورت کو ٹی۔ وی میں دیکھ سکتا ہے اور وہ شکل یہ ہے کہ اس شخص کو ٹی۔ وی کیمرے کے مواجہت کے ساتھ ساتھ ٹی۔ وی بکس کی مواجہت بھی حاصل ہو اور یہ صرف امکانی شکل نہیں ہے بلکہ واقع بھی ہے۔ تو پھر اگر اسی دیکھ سکنے ہی پر مماثلت کا دارومدار ہو اور پھر اس پر قیاس کی بنیاد رکھی جاسکے تو پھر مذکور بالا توضیحات کی روشنی میں بعض صورتوں میں قطعی طور پر اس کی گنجائش نکلتی ہے۔ اور چونکہ علامہ ازھری صاحب ٹی۔ وی کے کسی صورت والے استعمال کے جواز کے قائل نہیں اس لئے مذکورہ بالا گنجائش سے ضرور ان کے مزعومات کو ضدمہ پہنچے گا۔ قولہ جب آپ ٹی وی کے شیشے پر خود کو نہیں دیکھ سکتے الخ اقول میں عرض کر چکا ہوں کہ علی الاطلاق یہ قول باطل ہے لہٰذا اسکی بنیاد پر جو کچھ کہا گیا وہ سب باطل ہی ہے ـــــ میں واضح کر چکا ہوں کہ آئینہ سازی میں استعمال ہونے والے

Marfat.com

مخصوص نوعیت کے شیشے اور ان شیشوں میں صقالت پیدا کرنے کے لئے مخصوص عناصر کے استعمال کی انسانی تدبیریں۔ نیز ۔ ان شیشوں سے حسب منشا خاص خاص نوعیتوں کی صورت نمائی کے لئے مختلف آئینوں کی بناوٹ کا اختلاف یہ وہ امور ہیں جو صاف طور پر یہ واضح کر رہے ہیں کہ آئینہ سازی میں قطعی طور پر انسانی صنعت گری کا دخل ہے۔ اب جس مقصد کے حصول کے لئے اس کی صنعت گری عمل میں لائی گئی ہے آئینوں سے اس مقصد کا آٹومیٹک حصول قطعی طور پر انسانی صنعت گری ہی کا ثمرہ قرار پاتا ہے۔ ٹی ۔ وی میں صورت نمائی کا جو مقصد مشینی کارروائی کے نتیجے میں حاصل ہوتا ہے آئینے میں وہی مقصد مخصوص عناصر کے انسانی استعمال کے نتیجے میں پیدا ہونے والی صقالت سے حاصل ہوتا ہے۔ دونوں جگہ غیر منطبع صورت نمائی ایک امر مشترک ہے۔ دونوں انسانی صنعت گری ہی کا نتیجہ ہیں لہٰذا کوئی وجہ نہیں کہ انہیں سے ایک پر دوسرے کو ان کے امور مشترکہ میں قیاس نہ کیا جائے قولہ آئینہ کو الزام یہ سائنسی ماہرین بلاوجہ دیتے ہیں اقول کسی سائنسی ماہر نے آئینہ پر الزام لگایا ہے اسکی بھی وضاحت ضروری تھی کہ کم ازکم قارئین کی معلومات میں اضافہ تو ہوتا قولہ ان تمام امور سے ظاہر ہے کہ ٹی۔وی کا شیشہ آئینہ نہیں اور اس پر جو نظر آتا ہے وہ عکس آئینہ نہیں اقول علامہ ازھری صاحب نے اس عبارت سے پہلے جو کچھ فرمایا ہے اس سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر ہر بات میں ٹی۔ وی کا مخصوص آئینہ معروف ومتعارف آئینوں کی طرح نہیں۔ نیز۔ اس کے عکوس اپنی حقیقت کے لحاظ سے ان معروف ومتعارف عام آئینوں کے عکوس کی طرح نہیں۔ مگر ۔اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ٹی۔ وی کا آئینہ ایک مخصوص نوعیت کا بھی آئینہ نہ ہو اور اس کے عکوس اس مخصوص آئینہ کے عکوس نہ ہوں ۔ الغرض۔ علامہ ازھری صاحب نے اپنی جس عبارت کا یہ نتیجہ نکالا ہے وہ خود ان کی عبارت سے بھی نہیں نکلتا۔ قارئین کرام بخوبی جانتے ہیں کہ میں نے ٹی۔ وی اور

Marfat.com

آئینوں کے درمیان مماثلت کلیہ کی بات نہیں کی ہے میں نے جن جن امور میں ان دونوں کے مابین جزئی مماثلت کی بات کی ہے جب تک ان سب کو باطل نہیں کر دیا جاتا ٹی۔ وی کا آئینوں پر میرا قیاس بدستور باقی اور صحیح رہتا ہے۔ علامہ ازھری صاحب نے جو کوشش فرمائی ہے اس میں اپنی محنت و وقت کو ضائع ہی کیا ہے ان کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ میرے بنیادی وجہ قیاس یعنی دونوں کے عکوس کے عدم انطباع میں یکساں ہونے کو باطل ثابت کر دیتے اور ان میں سے کہ ایک کے عکوس کے انطباع کو مبرہن ومدلل کر دیتے بس بات ختم ہو جاتی لیکن وہ ایسا اپنی پوری تحریر میں نہیں کر سکے ہیں جس کے لازمی نتیجے میں ان کی ساری محنت رائگاں ہو کر رہ گئی ہے قولہ میں تو جناب کے اس دعویٰ کا مانع ہوں کہ ویڈیو کیسٹ میں وہ ریز محفوظ ہوتے ہیں جو آئینہ میں پڑ کر منعکس ہو جاتے ہیں اقول میں نے یہ دعویٰ کب کیا ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں جو ریز محفوظ ہوتے ہیں وہی آئینہ پر پڑ کر منعکس ہو جاتے ہیں؟ میری اس سلسلے کی گفتگو کا حاصل صرف اس قدر ہے کہ شعاع صوری جب عام آئینوں سے ٹکراتی ہے تو منعکس ہو جاتی ہے اور جب ویڈیو کیسٹ میں پہنچتی ہے تو ایک دوسری شکل میں محفوظ ہو جاتی ہے اور وہ دوسری شکل نہ عکس ہے نہ تصویر۔ ایسا نہیں کہ محفوظ ہونے کے بعد وہ ریز عام آئینوں پر پڑ کر منعکس ہونے لگے۔ میرے خیال میں کسی کی بات کو سمجھ کر جواب دینے میں اگر کچھ تاخیر ضروری ہو تو اس کو اپنا لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہونا چاہئے قولہ وہ جو ویڈیو کیسٹ میں محفوظ ہے آخر کار سائنسی آلات کی کارفرمائی سے صورت بن کر ٹی۔ وی سے نظر آتا ہے تو اس سے جو بنتا ہے وہ حرام اور یہ محفوظ شدہ بھی حرام کہ اس صورت میں حرام کا وسیلہ اور مادہ ہے اقول اس مقام پر علامہ موصوف نے یہ واضح نہیں کیا کہ صورت بننے اور صورت نظر آنے میں ان کے نزدیک کوئی فرق ہے کہ نہیں؟ نیز یہ بھی واضح نہیں فرمایا کہ ٹی۔ وی کے شیشے پر صورت بننے سے ان کی کیا مراد

Marfat.com

ہے؟ اب اگر وہ صورت نظر آنے ہی کو صورت بننا قرار دیتے ہیں اور صورت نمائی اور صورت گری میں کوئی بنیادی فرق نہیں محسوس فرماتے تو میرے نزدیک یہ صحیح نہیں اس لئے کہ میں بخوبی واضح کر چکا ہوں کہ تصویر نام ہے "شبح منطبع" کا اور بغیر انطباع عکس عکس ہی رہتا ہے وہ تصویر نہیں بنتا۔ آئینوں اور ٹی۔وی کے عکوس کے ظہور کی نوعیتوں میں فرق ہو سکتا ہے مگر اس کے باوجود اپنے نظر آنے والی جگہ پر غیر منطبع ہونے کے سبب یہ عکوس ہی رہتے ہیں تصویر نہیں بنتے اور جب یہ تصویر نہیں تو پھر مطلقاً حرام نہیں اور جب علی الاطلاق حرام نہیں تو پھر مباح المشاہدہ عکوس کے ریز کو حرام کا وسیلہ ومادہ قرار دینا صحیح نہیں۔ قولہ کیوں نہیں بے شک حقیقی معنی مراد ہے وہ معنی عام جو صورت وعکس دونوں کو شامل ہے اقول علامہ موصوف نے صورت وعکس کو جو مترادف المعنی اور متحد الحقیقت قرار دیا ہے اس کے بطلان کو واضح کیا جا چکا ہے اس کو اسکی جگہ پر ملاحظہ فرمائیں۔ اور ظاہر ہے کہ جب صورت وعکس کے درمیان ترادف واتحاد حقیقت کا دعویٰ باطل ٹھہرا تو پھر تماثیل وتصاویر کا وہی امن انکا حقیقی معنی قرار پایا جس کی وضاحت جابجا اس ناچیز نے کر دی ہے قولہ وجوہ مغائرت کو ہم نے بارہا ذکر کی (جن میں سے ایک جعل انسانی کا دخل ہے جو خود آپ کو مسلم ہے) اس مماثلت مزعومہ ومشابہت موہومہ کی دافع ہیں اس لئے وہ قیاس صحیح نہیں اقول اس بات کو پیش کرنے سے پہلے علامہ ازھری صاحب کی ذمہ داری ہو جاتی ہے کہ پہلے وہ یہ ثابت کرتے کہ کسی چیز پر کسی دوسری چیز کو قیاس کرنے کے لئے دونوں کے مابین مماثلت کلیہ درکار ہوتی ہے۔ اور۔ یہ بھی واضح فرما دیتے کہ میں نے دونوں کے مابین جو وجوہ مماثلت ومشابہت پیش کی ہیں وہ سب موہوم ومزعوم ہیں موجود متحقق نہیں اور اچھا ہوتا کہ یہ بھی ظاہر کر دیتے کہ جب میرے نزدیک ٹی۔وی اور آئینہ دونوں کے عکوس کا ظہور جعل انسانی کا رہین منت ہے تو صرف ٹی۔وی کے عکوس کے

Marfat.com

ظہور میں جعل انسانی کے دخیل ماننے کی نسبت میری طرف کیوں کی گئی؟ قولہ انہیں تو وجوہ منافرت پر بس نہیں بلکہ بفضلہ تعالیٰ چند وجوہ مغائرت اور سمجھ میں آئیں الخ اقول علامہ ازھری صاحب اپنی پیش کردہ بارہ عدد وجوہ مغائرت پر دو چار درجن وجوہ مغائرت کا اور بھی اضافہ فرمالیں لیکن جب تک وہ عکوس کو حقیقتہً تصویر نہ بننے دینے والی میری پیش کردہ بنیادی وجہ مماثلت کو باطل نہیں ثابت کر لیتے میرا قیاس اپنی جگہ پر حق وصحیح ہی رہتا ہے قولہ آئینہ اگر ساکن ہو تو اس میں عکس شے جامد ہٹتا سرکتا نظر نہیں آتا اور ٹی۔ وی میں قریب کو ہٹتا دور کو آتا سرکتا معلوم ہوتا ہے اقول ساکن آئینہ کی طرح اگر ٹی۔ وی کیمرے کو بھی کسی شے جامد کے سامنے ایک مخصوص جگہ پر نصب کر کے ٹھہرا دیا جائے تو پھر ٹی۔ وی میں بھی اس شے جامد کا عکس ہٹتا سرکتا قریب اور دور ہوتا نظر نہیں آئے گا اس لئے کہ اس صورت میں ایک ہی طرف کے اور ایک ہی پوز کی ریز کا ورود ٹی۔ وی کے شیشے پر ہوتا رہے گا اور یہ لطیف کام اتنے لطیف انداز میں ہو گا کہ نگاہوں کو ذرہ برابر کوئی تغیر محسوس نہ ہو گا۔ ویسے بھی میں ثابت کر چکا ہوں کہ تصویر بننے کا دارومدار کچھ عکوس کے سرکنے یا نہ سرکنے وغیرہ کے احساس پر نہیں اور جب تک انکا تصویر ہونا ثابت نہیں ہو جاتا حرمت تصاویر کے نصوص کا اطلاق ان پر ہرگز نہیں ہوتا قولہ آئینہ میں ذی صورت کا عکس جوں کا توں نظر آتا ہے اقول میں ثابت کر چکا ہوں کہ ایسا ضروری نہیں قولہ کیمرہ چھوٹی تصویر بناتا ہے اقول یہ بات صحیح نہیں کیمرہ صرف ریز کو ٹی۔ وی تک پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ ریز جب ٹی۔ وی کے شیشے سے نفوذ نہیں کر پاتی تو عکوس کو شکل میں نمایاں ہو جاتی ہے۔ قولہ آئینہ کا عکس خلقی ہے اقول یہ بھی صحیح نہیں بلکہ صرف آئینہ پر ریز کا پڑنا خلقی ہے جس طرح کیمرے پر بھی ریز کا پڑنا خلقی ہے اس کے بعد کے سارے مراحل مثلاً آئینوں پر پڑنے والی شعاعوں کا انعکاس اور اس کے نتیجے میں عکوس کا ظہور ان تمام باتوں میں انسانی صنعت گری دخیل ہے قولہ ٹی۔

Marfat.com

وی پر جب کار چلتی نظر آتی ہے تو زمین بھی سرکتی نظر آتی ہے اقول زمین کا سرکتے نظر آنا خود کیمرہ کی حرکت کے نتائج ہیں بالفرض اگر کہیں کیمرہ نصب کر دیا جائے تو اس کے سامنے کی زمین سرکتی ہوئی محسوس نہ ہوگی۔ قولہ آئینہ کے سامنے اس لئے کھڑے ہوئے ہیں کہ اپنی صورت دیکھیں غالباً" دوسروں کو اپنی صورت دکھانا مقصود نہیں ہوتا اقول آئینہ ہو ۔ یا۔ ٹی۔ وی دونوں میں صرف عکس نمائی مقصود ہوتی ہے رہ گیا ان عکوس کو دیکھنا۔یا۔ نہ دیکھنا یہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں جنکا خود آئینہ ۔یا۔ ٹی۔ وی کے مقصد ایجاد سے کوئی تعلق نہیں۔ بالفرض ٹی۔ وی وغیرہ سے عکس نمائی ہوتی رہے اور اس کو کوئی بھی نہ دیکھے جب بھی ٹی۔ وی کی ایجاد جس مقصد کے لئے کی گئی ہے وہ پورا ہو جاتا ہے۔ ٹی۔ وی کا کام صرف عکس کو ظاہر اور نمایاں کر دینا ہے اب اگر کوئی اس کو نہ دیکھے تو اس سے اس کے اس کام میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا جس کے لئے اس کی ایجاد کی گئی ہے۔ المختصر۔ عکس نمائی ہی آئینہ اور ٹی ۔وی کی ایجاد کی غرض وغایت ہے جو ہر حال میں حاصل ہے خواہ کسی کو اپنا عکس نظر آئے یا کسی دوسرے کا عکس دکھائی دے یوں ہی خواہ جس کا عکس ہو وہ فوری طور پر خود اسے دیکھ سکے یا نہ دیکھ سکے ہر حال میں ان دونوں ایجادات کی غرض وغایت عکس نمائی ہی ہے اور ہر صورت میں یہ مقصد ان دونوں سے حاصل ہوتا رہے گا۔ آئینہ کے سامنے کھڑا ہونے والا ہو ۔یا۔ ٹی ۔ وی کے کیمرہ کی مواجہت اختیار کرنے والا ہو دونوں عکس نمائی ہی چاہتے ہیں جو بخوبی ان ایجادات سے حاصل ہو جاتی ہے۔ رہ گیا ان سے مواجہت اختیار کرنے والے کا مقصود خود بینی ہوتا ۔یا۔ خود نمائی ہوتا ۔یا۔ خود بینی وخود نمائی دونوں ہونا تو یہ سب الگ چیزیں ہیں جنکا تعلق خود کھڑے ہونے والے کی نیت سے ہے۔ انکا ان دونوں کے مقصد ایجاد سے کوئی تعلق نہیں۔ بالفرض اگر کوئی ان کے سامنے ان میں سے کسی بات کی نیت کئے بغیر کھڑا ہو جائے جب بھی یہ اپنا کام انجام دیں گے اور اس کا عکس ظاہر کر

Marfat.com

عکس ظاہر کر دیں گے قوّلہ اور ویڈیو میں خود بینی و خود نمائی دونوں مقصود ہوتی ہے الخ اقوّل اولا ویڈیو میں نہ تو خود کو دیکھا جا سکتا ہے اور نہ کسی کو دکھایا جا سکتا ہے پھر اس میں خود بینی و خود نمائی کا مقصود ہونا چہ معنی دارد؟ ثانیاً میں ابھی ظاہر کر چکا ہوں کہ خود بینی ہو یا خود نمائی انکا تعلق آئینہ ۔ یا۔ ٹی ۔ وی سے مواجہت اختیار کرنے والی کی نیت سے ہے نہ کہ ان کے مقصد ایجاد سے ۔ باایں ہمہ۔ خود بینی ہو یا خود نمائی یہ دونوں ان ایجادات کے مقصد اصل یعنی عکس نمائی سے بعد کی چیزیں ہیں جو عکس نمائی کے بعد ہی حاصل ہو سکتی ہیں ۔ اسی لئے آئینہ میں اسی عکس نمائی کے مقصد کو فوری طور پر حاصل کرنے کے لئے اس کے سامنے کھڑا ہوا جاتا ہے اور اس مقصد عکس نمائی کو حاصل کرنے کے لئے کرنوں کو ٹیپ کیا جاتا ہے۔ الغرض ۔ ان دونوں کی ایجاد کا مقصد بھی بنیادی طور پر ایک ہی ہے اور ان دونوں سے مواجہت اختیار کرنے والوں کا بھی بنیادی مقصد ایک ہے اور وہ ہے ان میں ظہور عکس ۔ اب اگر ان سے کچھ اور بھی مقاصد وابستہ کر لئے جائیں جب بھی بنیادی مقصد کی وحدت بدستور قائم رہتی ہے قوّلہ تو وحدت مقصد کا دعویٰ غلط اقوّل وحدت مقصد کا دعویٰ بالکل صحیح ہے جیسا کہ اوپر ظاہر کر چکا ہوں قوّلہ ان کے عکوس پر وہ احکام ضرور جاری ہونگے جو عام تصاویر ذی روح کے ہیں اقوّل جی نہیں بلکہ ان کے عکوس پر وہی احکامات جاری ہوں گے جو عام آئینوں کے عکوس کے ہیں اس لئے کہ دونوں میں جعل جاعل سے مفر نہیں۔ میں ثابت کر چکا ہوں کہ یہ عکوس تصاویر ہیں ہی نہیں پھر ان پر احکامات تصاویر کے اطلاق کا کیا معنی؟ قوّلہ آئینہ کے سامنے کھڑے ہونے والے کو تصویر ساز نہیں کہتے اقوّل ٹی۔ وی کے کیمرے کے سامنے کھڑے ہونے والے کو بھی تصویر ساز نہیں کہتے اور نہ یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہ تصویر کھنچوا رہا ہے ۔ یہاں تک کہ خود ٹی۔ وی کا کیمرہ چلانے والے کو مصور و فوٹو گرافر نہیں کہا جاتا قوّلہ ساختہ تصویر کو بے ساختہ پر قیاس کرنا بھی صحیح نہیں اقوّل میں ثابت کر

Marfat.com

چکا ہوں کہ میں نے ساختہ پر ساختہ کو قیاس کیا ہے۔ آئینوں کے عکوس کو بے ساختہ سمجھنا ہرگز صحیح نہیں جیسا کہ بخوبی واضح کر چکا ہوں قولہ جی تقدیر ثانی کی گنجائش کیا اس لئے نہیں کہ ویڈیو کا عکس الخ اقول میں بارہا عرض کر چکا ہوں کہ ویڈیو کے اندر کسی شے کا کوئی عکس نہیں ہوتا۔ خود علامہ ازھری صاحب شعاعوں کو عکوس کا عین قرار دے چکے ہیں اور پھر صاف لفظوں میں بعینہ شعاعوں کے ٹیپ ہونے کا انکار فرما چکے ہیں تو جب ویڈیو کیسٹ کے فیتوں پر شعاعوں کا اپنی اصلی صورت میں رہنا محال ہے تو پھر ان میں ان عکوس کا وجود کیسے ہو سکتا ہے جو بقول علامہ موصوف ان شعاعوں کے عین ہیں قولہ اور ساختہ کو بے ساختہ کہنا غلط اقول میں نے ٹی۔ وی کے ساختہ انسان ہونے کا کب انکار کیا ہے؟ ہاں علامہ ازھری صاحب نے آئینوں کے عکوس کو بے ساختہ فرما کر ساختہ کو بے ساختہ ضرور فرمایا ہے جو یقیناً غلط ہے قولہ یہ خوب رہی کہ آئینوں میں شعاعوں کو عکوس میں بدلنے میں فعل انسانی کا مکمل دخل ہے اس کا یہی مطلب ہوا کہ آدمی ان شعاعوں سے اپنا عکس بناتا ہے اقول یہ بھی خوب رہی کہ اسکا یہی مطلب ہوا یعنی دوسرا مطلب ہو ہی نہیں سکتا ـــــ صحیح بات تو یہ ہے کہ میری عبارت کا جو مطلب خود علامہ ازھری صاحب نے سمجھا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ آئینہ ہو یا ٹی۔ وی دونوں انسانی مصنوعات ہی سے ہیں لہٰذا ان دونوں میں عکوس کا ظہور قطعی طور پر جعل انسانی کا مرہون منت ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ ٹی وی میں ظہور عکوس کے لئے بروقت بھی انسانی عمل کی مداخلت کی ضرورت ہوتی ہے اس کے برخلاف آئینوں کا حال آٹومیٹک خود کار کیمروں کی طرح ہے جس میں اس کے سامنے آنے والی چیزیں خود بخود چھپتی رہتی ہیں اور اس چھپنے کے لئے چھپنے کے وقت نہ تو کیمرہ ساز کی موجودگی ضروری ہے اور نہ ہی کسی انسان کے فوری عمل کی ضرورت ہے اور نہ ہی سامنے آنے والے کے کسی مقصد وارادہ ۔یا۔ علم وخبر کی حاجت ہے۔ ان

Marfat.com

تمام امور کے باوجود اس کیمرے میں خود بخود چھپنے والی ساری تصویریں ساختہ انسان ہی قرار دی جائیں گی اور ظاہر ہے کہ ان کو ساختہ انسان قرار دینے کی وجہ یہی ہے کہ جن کیمروں نے آٹومیٹک طور پر ان کو اپنے اندر محفوظ کیا ہے وہ خودساختہ انسان ہیں اور ان کو اسی انداز سے بنایا گیا ہے کہ جب کوئی شے ان کے سامنے آئے تو خود بخود اس میں چھپ جایا کرے۔ بس یہی حال آئینے کا ہے جو قطعی طور پر ساختہ انسان ہے اور اس کو اسی لئے بنایا گیا ہے کہ جب کوئی شے اس کے سامنے آئے تو فوراً اس کا عکس آٹومیٹک طور پر اس میں نمودار ہو جایا کرے خواہ وہاں آئینہ ساز موجود ہو یا نہ ہو خواہ سامنے آنے والے کو خبر ہو یا نہ ہو۔ تو جس طرح خود کار کیمروں کی تصاویر کو ساختہ انسان قرار دینے میں کوئی تامل نہیں ہوتا اسی طرح آئینوں میں ظاہر ہونے والے عکوس کو بھی ساختہ انسان قرار دینے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہئے۔ الغرض۔ میں نے اپنی منقولہ بالا عبارت میں جس فعل انسانی کا ذکر کیا ہے اس میں انسان سے مراد وہ انسان ہے جس کی صنعت گری سے آئینہ بنا ہے نہ کہ وہ انسان جو آئینے کے سامنے آیا ہے ـــــ اس وضاحت کے بعد اب علامہ ازھری صاحب کا میری منقولہ بالا عبارت پر وہ تبصرہ ملاحظہ فرمایئے جو ماہنامہ سنی دنیا دسمبر ۱۹۸۵ء صفحہ ۱۱ میں کیا ہے۔

اس تبصرہ کو دیکھنے والا عجب نہیں کہ یہ فیصلہ کر دے کہ علامہ ازھری صاحب نے اس مقام پر قلت تامل کو اسکی انتہا تک پہنچا کر ایک عالمی ریکارڈ قائم کر دیا ہے قولہ ظاہر ہے کہ یہ صورت آپ کی مراد نہیں ہو سکتی کہ آپ کو فعل انسانی کا دخل مسلم ہے پھر خدا جانے کیوں آپ نے یہ لکھ دیا کہ برتقدیر ثانی بھی یہ تصویر سازی نہیں بلکہ اظہار عکس ہے اقول میں نے جہاں یہ عبارت لکھی ہے وہیں فوراً یہ واضح کر دیا ہے کہ یہ تصویر سازی کیوں نہیں ہے؟ یہ ذہن نشین رہے کہ عکس ہر صورت میں عکس ہی ہے خواہ اس کا ظہور فعل انسانی کا ثمرہ ہو یا وہ خود بخود بغیر کسی صنعت انسانی کے ظاہر ہو۔ الغرض وہ جعل جاعل سے ظاہر ہو یا بغیر

Marfat.com

جعل جاعل نمودار ہو جائے دونوں صورتوں میں عکس ہی ہے تصویر نہیں اور جب وہ تصویر نہیں تو پھر اس کے ظاہر کرنے کو تصویر سازی کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ اس مقام پر یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ جب تقدیر اول شعاعوں کا صورت میں فعل انسانی سے بدلنا ہے تو پھر اس کے مقابل تقدیر ثانی میں خود بخود صورت میں بدلنے سے مراد ایسی تبدیلی ہے جس میں صرف فعل انسانی کا دخل نہ ہو اور ظاہر ہے کہ جہاں فعل انسانی کا دخل نہیں ہو گا تو وہاں صرف تخلیق اپنی کارفرما ہوگی اور اس صورت میں اظہار عکس صرف قدرت الہیہ کی طرف سے ہو گا اور ظاہر ہے کہ قدرت الہیہ کا کسی چیز میں کسی چیز کے عکس کو ظاہر فرما دینا اظہار عکس ہی ہو گا تصویر سازی نہ ہوگی ۔ گو۔ ظہور عکس کی یہ صورت جس میں اظہار عکس من جانب اللہ ہو زیر بحث نہیں لیکن چونکہ علامہ موصوف کی پیش کردہ تقدیر ثانی نے اس کی راہ دکھائی ہے اس لئے مجھے یہ وضاحت کرنی پڑ گئی ۔ ہاں۔ یہ حیرت ضرور ہے کہ اظہار عکس من جانب اللہ کو علامہ ازھری صاحب نے ظاہر **البطلان** کیسے قرار دیدیا؟۔ اور اگر اس مقام پر "از خود صورت میں بدل جانے" کا معنی کچھ اور لیا ہے جس میں شعاعوں کے صورت میں بدل جانے میں نہ فعل انسانی دخیل ہو اور نہ اس میں قدرت الٰہی کی کارفرمائی ہو بلکہ از خود شعاعیں صورت میں بدل جاتی ہوں تو ایسی صورت میرے علم میں نہیں مگر اس کے باوجود اگر بالفرض یہ مان ہی لیا جائے کہ شعاعیں از خود اپنے کو عکوس میں بدل دیتی ہیں تو یہ شعاعوں کا خود کو عکوس کے روپ میں ظاہر کرنا قرار دیا جائے گا المختصر اسے بھی تصویر سازی کا نام دینا صحیح نہیں۔ کیوں ؟ اسکا جواب میرے اصل جواب میں موجود ہے قولہ مگر یہ فرمانا کہ یہ اظہار عکس ہے صحیح نہیں الخ اقول اس کے تعلق سے پوری وضاحت اوپر کی جا چکی ہے اس سلسلے میں اب صرف اتنا ہی عرض کرنا ہے کہ بے شک اظہار عکس فعل ہے تقدیر اول میں جس کا سمجھنا آسان ہے لیکن تقدیر ثانی پر اس کی کامل فہمائش کے لئے وہ

Marfat.com

تفصیل درکار ہے جو میں نے ابھی اوپر پیش کی ہے۔ ویسے تقدیر ثانی کی فرضی شکل کو اگر ایک ایسا فرضی معنی دے دیا جائے جس میں مکوس کے ظہور میں کسی ظاہر کرنے والے کا دخل نہ ہو تو یہاں پر ضرور اظہار عکس کے لفظ کی جگہ ظہور عکس ہی کا لفظ صحیح ہو سکتا ہے قولہ وہ عکس جو آئینے میں نظر آتا ہے وہ قطعاً خلقی ہے اقول میں ثابت کر چکا ہوں کہ وہ عکس جو آئینے میں نظر آتا ہے وہ قطعاً صنعت انسانی کا رہین منت ہے قولہ اور آئینہ میں مصور ہے اقول میں واضح کر چکا ہوں کہ آئینے میں کوئی چیز مصور نہیں صرف فہم ناظرین میں متصور ہے قولہ شعاع شے مقابل کی صنعت ہے تو اس کا تشکل کہ عکس ہے اس شے کا جلوہ ہے الخ اقول اولا شعاع آئینہ میں متشکل نہیں ہوتی صرف متشکل نظر آتی ہے ثانیاً عکس شے مقابل کا جلوہ ہے اور آئینے میں اس جلوہ کے ظہور میں صنعت انسانی دخیل ہے۔ ان مکوس کا اپنے ظہور میں مواجہت آئینہ کا محتاج ہونا اور پھر آئینہ کی مصنوعی صقالت وجلاء کا اس کے ظہور میں بالکلیہ دخیل ہونا۔ نیز۔ آئینہ سے مواجہت ختم ہونے کی صورت میں انکا غیر موجود ہو جانا واضح کر رہا ہے کہ یہ مکوس قطعی طور پر ان شعاعوں کا عین نہیں ہیں جو اپنے موصوف کی صفت ہو کر ایک خاص حقیقت وہویت میں ہر وقت اس کے ساتھ رہتی ہیں اور کسی وقت اس سے جدا نہیں ہوتیں قولہ اور اسی شے کی صفت ہے جو اسی کے ساتھ قائم ہے اقول یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ آئینوں کے مکوس حقیقتہ موہوم ہیں موجود نہیں متوہم ہیں متحقق نہیں تو پھر ایک موجود کی صفت موہوم اور متحقق کی صفت متوہم چہ معنی دارد ؟ رہ گیا ان موہوم مکوس کا آئینوں میں فہم ناظرین کے اعتبار سے موجود نظر آنا اور متوہم کا متحقق دکھائی پڑنا تو یہ سب صنعت انسانی کی کرشمہ سازی ہے قولہ ٹی۔ وی کے مکوس کو فلمی فیتوں کے مثل ٹھہرانا ہی صحیح ہے اور آئینوں کے مکوس پر قیاس کرنا ناروا اور نادرست ہے اقول فلمی فیتوں میں مکوس منطبع ہوتے ہیں

Marfat.com

اور ٹی۔ وی میں غیر منطبع جس طرح کہ آئینوں میں غیر منطبع ہوتے ہیں تو کس قدر حیرت کی بات ہے کہ علامہ ازھری صاحب منطبع پر غیر منطبع کو قیاس کرنا جائز قرار دیتے ہیں اور غیر منطبع پر غیر منطبع کے قیاس کو نادرست ٹھہرا رہے ہیں۔ علمی دنیا میں اس بے جا ضد اور ہٹ دھرمی کو بہ نظر استحسان نہیں دیکھا جا سکتا۔ قولہ یہ دعویٰ ثابت کیجئے کہ تصویر کا حقیقی معنی پائدار عکس ہے اقول بحمدہ تعالیٰ لغوی تحقیقات وتشریحات کے ضمن میں یہ بات ثابت کی جا چکی ہے۔ پائدار اور ناپائدار اور تصویر وعکس کے مابین تو لغوی تفرقہ تو ظاہر ہے اس لئے کہ لغتہ ان میں ہر ایک کا معنی موضوع کہ الگ الگ ہے رہ گیا ان کے مابین شرعی تفرقہ یعنی ان میں سے ہر ایک کا حکم شرعاً الگ الگ ہونا تو علمائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں اس کی بھی بخوبی وضاحت کر چکا ہوں۔ اس مقام پر یہ بھی ذہن نشین رہے کہ نصوص میں تصویر کے لفظ کو بطور اصطلاح شرع نہیں استعمال کیا گیا ہے لہٰذا جو اس کا لغوی معنی ہو گا وہی نصوص میں مراد ہو گا تو جب یہ ثابت ہو گیا کہ حقیقت لغویہ کے لحاظ سے غیر منطبع عکوس کو تصویر کہنا صحیح نہیں اور تصویر کے لئے ثبت وانطباع ضروری ہے تو پھر متعین ہو گیا کہ ضابطہ حرمت تصاویر کے دائرے میں صرف عکوس منطبعہ ہی آتے ہیں ——— المختصر ——— پائدار وناپائدار اور عکس وتصویر کے مابین جب مذکورہ بالا سارے تفرقے ثابت ہو گئے تو پھر خود علامہ موصوف کے نزدیک بھی "فلمی فیتوں کی تصویروں کو ناپائدار عکس قرار دینا" سراسر غلط خیال ہو جاتا ہے۔

——— ویسے بھی گفتگو از روئے لغت ایک چیز کو پائدار یا۔ ناپائدار (یعنی منطبع یا۔ غیر منطبع) قرار دینے سے متعلق ہے اور ظاہر ہے کہ ایک ہی چیز پر ایک ہی اعتبار سے پائدار وناپائدار کا اطلاق صحیح نہیں ہو سکتا تو جو پائدار ہے وہ ناپائدار نہیں اور جو ناپائدار

Marfat.com

ہے وہ پائدار نہیں ان لفظوں کے مصداق کو متعین کرنے کے لئے یہ کب ضروری ہے کہ پہلے ان میں شرعی تفرقہ ثابت کیا جائے۔ الغرض۔ اس سلسلے میں بھی علامہ ازھری صاحب قلت تامل کا شکار ہو گئے ہیں قولہ اور رہی یہ بات کہ ویڈیو کیسٹ میں پائدار عکس کا وجود نہیں تو کیا ناپائدار عکس کا وجود ہے؟ اقول میرے اصل مدعا کو ثابت کرنے کے لئے صرف اس قدر کافی ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں محفوظ ہونے والی شے کا پائدار عکس یعنی تصویر نہ ہونا ثابت کر دیا جائے۔ اس لئے کہ حرمت تصاویر کا تعلق تصاویر سے ہے نہ کہ عکوس سے یہ بھی واضح کر چکا ہوں عکوس کا کسی جگہ پر منطبع ہو جانا ہی اس کا پائدار ہو جانا ہے تو بھلا میں یہ کیسے کہہ سکتا ہوں کہ ویڈیو کیسٹ میں ناپائدار عکوس ہی محفوظ ہوتے ہیں اس لئے کہ ویڈیو کیسٹ میں محفوظ ہونے کا مطلب منطبع ہونا ہی ہے اور ظاہر ہے کہ منطبع ہونے کے بعد وہ ناپائدار رہے ہی کب ؟ سابقہ بحثوں میں یہ بات بخوبی واضح کی جا چکی ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں شعاعوں کے محفوظ ہونے کی نوعیت کیا ہے؟ قولہ وہ کرنیں کہ عرض قائم بذی الصورۃ ہیں کیونکہ ٹیپ ہو گئیں ؟ اقول مجھے بھی بتایا جائے کہ وہ آواز جو ہوا۔ یا۔ پانی کی صفت ہے وہ ٹیپ ریکارڈ میں کیسے ٹیپ ہو گئی؟ ان دونوں مسئلوں کا حل یہی ہے کہ ایک انرجی کا دوسری انرجی میں بدل جانا معروف ومتعارف حقیقت ہے تو جس طرح ساؤنڈ انرجی ایک دوسری انرجی میں بدل کر ٹیپ ریکارڈ وغیرہ میں ایک خاص حقیقت وھویت کے ساتھ لکیروں کی شکل میں ٹیپ ہو جاتی ہیں بالکل اسی طرح شعاعیں جن کا تعلق الیکٹرانک انرجی سے ہے وہ بھی ایک دوسری انرجی میں تبدیل ہو کر نقطوں کی شکل میں ٹیپ ہو گئیں۔ توجب تک وہ الکٹرانک انرجی کی صورت میں رہیں اس وقت تک عرض بن کر ذوالصورۃ کے ساتھ قائم رہیں لیکن ان کی حقیقت میں تبدیلی آتے ہی وہ ویڈیو کیسٹ میں محفوظ ہو گئیں قولہ جن سے وہ حسب منشا تصویر بناتا ہے اقول جی نہیں۔ بلکہ حقیقت حال کی صحیح تعبیر یہ ہے

Marfat.com

کہ جن سے وہ حسب منشا ذوالصورۃ کی صورت نمائی کراتا ہے اور ظاہر ہے کہ صورت نمائی اور صورت گری دونوں میں فرق عظیم ہے قولہ یہ کہنا کہ یہ غیر مرئی کرنیں کچھ انسانی ہاتھوں کے قابو میں نہیں کہ وہ ان کو ملا کر جس طرح کی چاہے تصویر بنا دے غلط ہے ورنہ وہ رکاوٹ آدمی کیسے دور کرتا ہے اقول علامہ ازھری صاحب نے قلت تامل کی حد کر دی ہے اتنا بھی وہ غور نہ فرما سکے کہ کرنوں کے انعکاس ۔یا۔ وقوع کے نتیجے میں ظاہر ہونے والے عکوس کے ظہور کی رکاوٹوں کو دور کرنا یہ ایک الگ چیز ہے اور ان کرنوں کو اپنے ہاتھوں کے قابو میں رکھ کر اور ان کو ایک دوسرے سے ملا کر حسب منشا تصویر بنا دینا یہ ایک دوسری چیز ہے پہلی شکل انسانی ہاتھوں کے لئے ممکن ہے لیکن دوسری شکل قطعاً محال ہے۔ میری کسی عبارت کا یہ مطلب نکالنا کہ میں نے شعاعوں کو انسانی ہاتھوں کے قابو میں بتایا ہے اگر بالکلیہ فقدان ہوش نہیں تو قلت تامل ضرور ہے ——

قولہ یہ بھی جناب کا تناقص عجیب ہے کہ جعل انسانی بھی مانے اور انسان کے قابو کا انکار بھی کرے اقول جعل انسانی کے لئے من کل الوجوہ انسان کے قابو میں رہنا کب ضروری ہے؟ مثلاً ویڈیو کیسٹ میں ایک منظر کو ٹیپ کر لینے کے بعد انسان یہ تو کر سکتا ہے کہ جب چاہے اس منظر کو ٹی۔ وی پر دیکھتا دکھاتا رہے مگر اگر وہ یہ چاہے کہ اس ٹیپ شدہ منظر کے محفوظ نقطوں کی ترتیب و ترکیب بدل کر وہ ٹی۔ وی پر اس ٹیپ شدہ منظر کے سوا کوئی دوسرا منظر دکھا دے تو یہ اس کے قابو کے باہر کی بات ہوگی۔ کسی منظر کے ٹیپ ہو جانے کے بعد انسان کو تو اتنا بھی اختیار نہیں رہ جاتا کہ وہ کسی پورے سراپا کو آدھا کر کے پیش کر سکے وہ یہ تو کر سکتا ہے کہ ایک ٹیپ شدہ منظر پر دوسرا منظر ٹیپ کر لے اور پہلے کو مٹا دے مگر یہ نہیں کر سکتا کہ ٹیپ شدہ منظر میں کسی شے کے کامل عکس کو ناقص کر کے ٹی۔ وی پر دکھا سکے۔ المختصر۔ قابو میں رہنے اور قابو میں نہ رہنے کے اعتبارات چونکہ مختلف ہیں لہٰذا کس طرح کا

Marfat.com

کوئی تناقص نہیں قولہ اگر ویڈیو میں صورت خورد ہوتی ہے جیسا کہ قرین قیاس ہے اقول میں ثابت کر چکا ہوں کہ ویڈیو میں کسی صورت کا نہ ہونا ایک امر واقعہ ہے ایسی صورت میں اس امر واقعی کو بذریعہ قیاس غیر واقعی ثابت کرنا علامہ موصوف کا نرالا اجتہاد ہے قولہ آرٹسٹ کی تصویر پر قیاس قیاس مع الفارق نہیں اقول سبحان اللہ کیا خوب فرمایا میرے محترم! منطبع پر غیر منطبع کا قیاس قیاس مع الفارق نہیں تو اور کیا ہے؟ قولہ ۔ٹی ۔وی میں اشیاء متقابلہ کا عکس ظاہر نہیں ہوتا اقول میں نے اپنی عبارت میں جن اشیاء متقابلہ کا ذکر کیا ہے وہ وہ ہیں جو ٹی۔ وی کیمرے کے متقابل ہیں نہ کہ وہ جو صرف ٹی۔ وی کے متقابل ہیں میری اپنی اس مراد پر اسی مقام پر میری ہی یہ عبارت شاہد عدل کہ "جب تک ٹی۔ وی کیمرے کے سامنے شے رہی نظر آئی"۔ تعجب ہے کہ اس عبارت کی موجودگی میں علامہ موصوف میری مراد کیوں نہیں سمجھ سکے اور ٹی۔ وی کیمرے کے سامنے کو ٹی۔ وی بکس کا سامنا کیونکر سمجھ لیا۔ آخر جواب میں اس قدر تعجیل کے مظاہرے کی ضرورت کیا تھی؟ کہ بے سمجھے بوجھے جو چاہا لکھ دیا اور مطمئن ہو گئے کہ جواب ہو گیا قولہ ویڈیو کے عکوس الخ اقول ویڈیو میں عکوس نہیں ہوتے اطلاعاً عرض ہے قولہ آپ مدعی ہیں کہ تصویر کی وضع پائدار صورت کے لئے ہے مگر اس دعویٰ کا ثبوت محض اندازہ لگتا ہے سے نہیں ہو سکتا بلکہ لازم ہے کہ لغت یا شرع سے اس کا ثبوت دیجئے اقول میں عرض کر چکا ہوں کہ لفظ تصویر کو شریعت مطہرہ نے اپنی کسی خاص اصطلاح کے طور پر استعمال نہیں فرمایا ہے لہٰذا شرع سے اس کے ثبوت کا مطالبہ ناقابل التفات مطالبہ ہے رہ گئی لغت تو بحمدہ تعالیٰ میں بخوبی واضح کر چکا ہوں کہ ازروئے حقیقت لغویہ تصویر کا معنی پائدار صورت ہی ہے۔ علامہ ازھری صاحب نے میری عبارت پر غور نہیں فرمایا۔ میں نے تصویر کے معنی موضوع لہ کو اپنے اندازہ سے متعین نہیں کیا ہے بلکہ میں نے صرف حقیقی معنوں میں جو تصاویر ہیں انہیں کو احادیث میں

Marfat.com

مذکور قرائن وشواہد کی روشنی میں اپنے اندازہ وقیاس سے تصاویر ممنوعہ میں شمار کر دیا ہے جیساکہ خود میری یہ عبارت شاہد عدل ہے۔ اس سے اندازہ لگتا ہے کہ تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جو حقیقی معنوں میں تصاویر ہوں۔ الغرض۔ اندازہ کا تعلق تصویر کے معنی موضوع لہ کی تعیین سے نہیں بلکہ اندازے کا تعلق جو حقیقی معنوں میں تصاویر ہیں صرف انہیں کو ضابطہ حرمت تصاویر کے دائرے میں رکھنے سے ہے اور وہ بھی ان قرائن صحیحہ کی روشنی ہیں جو خود نصوص حرمت تصاویر ہی سے ماخوذ ہیں۔ علامہ موصوف نے یہ بھی نہیں سوچا کہ میں نے اس سلسلے میں اپنے اندازہ وقیاس سے جو نتیجہ نکالا ہے وہ ایسا صحیح ودرست ٹھہرا کہ عہد حاضر کے ایک علم وفضل کے بحر بیکراں نے اس کو تائید وتصدیق بھی فرمادی ہے یقیناً اگر وہ یہ سوچ لیتے تو کچھ عجب نہ تھا کہ اپنی اٹکل پر میرے اس اندازہ صحیح کو ترجیح دیتے۔

——— علامہ ازھری صاحب بھی خوب ہیں وہ یہ تو چاہتے ہیں کہ میں نے تصویر کا جو معنی بتایا ہے اس کا ثبوت لغت سے دوں مگر خود یہ ضروری نہیں سمجھتے کہ انہوں نے جو خود تصویر کا معنی بتایا ہے اس کی تائید کس لغت سے ہو رہی ہے اسے ظاہر فرمائیں۔ لے دیکے ایک لغت کا نام بھی لیا تو اس کے سمجھنے سے بھی قاصر رہے اور اس میں مذکور لفظ شکل کی وضاحت اپنی اٹکل سے کرنے لگے جیسے کہ میں واضح کر چکا ہوں۔ میرا وہ اندازہ وقیاس جو نصوص میں مذکور قرائن سے ماخوذ ہو اس کے خلاف شدومد کے صدائے احتجاج بلند کرنے والے علامہ موصوف نے خود اپنی اٹکل کو معیار حق کیسے سمجھ لیا؟ ——— ناپائدار عکوس کو دائرہ حرمت سے نکالنے کے لئے تو ضابطہ اصالت اباحت وانعدام نہی شرعی ہی کافی ہے لہٰذا علامہ موصوف کے لئے مناسب ترین بات یہ ہے کہ اگر ناپائدار عکوس کو ظاہر کرنا ان کے نزدیک حرام ہے تو اس نص شرعی کو ظاہر فرمادیں جو صاف طور پر حرمت کی دلیل بنتی ہو۔ یہ بھی خیال رہے کہ اس سلسلے میں جس نہی شرعی کو وہ پیش کریں اس سے حرمت

Marfat.com

کا مفہوم نکالنے اور پھر اس حرمت کو ناپائدار عکوس سے وابستہ کرنے میں اپنی اٹکل کے کاندھے کو ہرگز استعمال نہ فرمائیں بڑی ہی نوازش ہوگی ـــــ ردالمحتار میں بحرالرائق کے حوالے سے ہے لایلزم من ترک والمستحب ثبوت الکراہۃ اذلا بدلہ من دلیل یعنی ترک مستحب ثبوت کراہت کو مستلزم نہیں اس لئے کہ ثبوت کراہت کے لئے ایک مستقل دلیل چاہئے۔ تو جب کراہت تنزیہی بھی بغیر کسی مستقل دلیل کے ثابت نہیں ہوتی تو پھر کسی چیز کی حرمت کا ثبوت بغیر کسی مستقل دلیل کے صرف اٹکل کے سہارے کیسے ہو سکتا ہے؟ قولہ مجھ سے سنئے اگلی شریعت میں سرے سے تصاویر وتماثیل بنانا حرام ہی نہ تھا وعہد سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصواۃ والسلام میں تو بت پرستی تھی ہی نہیں اقول وعلمہ آدم الاسماء کلھا سے صاف ظاہر ہے کہ بت پرستی جب سے بھی شروع ہوئی ہو لیکن تصاویر وتماثیل اصنام واوثان پائدار وناپائدار اور عکوس وظلال وغیرہ وغیرہ سارے اسماء علم سیدنا آدم علیہ الصواۃ والسلام میں آچکے تھے اور حضرت آدم علیہ السلام کو جملہ اسماء کے مسمیات سے باخبر کر دیا گیا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو تعلیم کردہ جملہ اسماء میں سے جو اسماء ہم تک پہنچے ہیں ان میں یہ مذکورہ بالا اسماء بھی ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ ہر دور میں ہر اسم سے اس کا معنی موضوع ہی مراد لیا جاتا رہا ہے۔ لیکن ۔ زبانی ۔یا۔ تحریری کوئی ایسا قابل اعتماد ثبوت نہیں ملتا جو کسی عہد میں بھی ناپائدار عکوس کو تصاویر وتماثیل ۔یا۔ اصنام واوثان کا حقیقی مصداق ٹھہرانا ظاہر کرے ـــــ یوں ہی ۔ جب سے بت سازی اور بت پرستی کا رواج پڑا ہے اس وقت سے آج تک ناپائدار عکوس کی پرستش نہیں کی گئی اور نہ انہیں بت قرار دیا گیا۔ اسی طرح ۔ جب سے بت سازی اور تصاویر وتماثیل کا بنانا حرام قرار دیا گیا ہے اس وقت سے آج تک ناپائدار عکوس کے ساتھ اصنام واوثان اور تصاویر وتماثیل کے احکام وابستہ نہیں فرمائے گئے۔ اب اگر مذکورہ بالا ان تینوں باتوں میں سے کوئی بات خلاف

Marfat.com

واقعہ ہے تو علامہ موصوف کو چاہئے کہ وہ دلیل کی روشنی میں اس کا خلاف واقعہ ہونا ثابت کریں قولہ ان میں قید لگانا اور دعویٰ خصوصی بے دلیل حرام اقول میں نے قید نہیں لگائی ہے بلکہ جو چیز تصویر نہیں ہے اس کو غیر تصویر بتا کر نصوص میں مذکور لفظ تصاویر کے حدود کی حفاظت کی ہے تاکہ غیر اس میں داخل ہونے نہ پائے۔ جس طرح کسی لفظ کے عمومی معنی میں بلا دلیل دعویٰ خصوصی ناقابل قبول ہے بالکل اسی طرح کسی لفظ کے عموم میں اس کے معنی حقیقی کے دائرے سے باہر رہنے والوں کو داخل کر دینا بھی لائق التفات نہیں قولہ ناپائدار عکس ذی روح بنانے کی شرعاً اجازت ہرگز نہیں یہ آپکا ذمہ ہے کہ آپ ناپائدار کی قید دکھائیں یا استثناء ناپائدار کا بتائیں اور یقیناً نہیں بتا سکتے تو مجھ سے مطالبہ کہ اگر ایسی نص ہو جس میں مطلقاً عکوس کو بنانے کی حرمت آئی ہو تو اسے پیش کرنا چاہئے کوئی معنی نہیں رکھتا اقول اولاً اس کا ترکی بہ ترکی جواب تو یہی ہے کہ ذی روح کی ناپائدار عکس نمائی شرعاً ہرگز ممنوع نہیں اب یہ علامہ ازھری صاحب کی ذمہ داری ہے کہ اسکی حرمت کی دلیل پیش کریں یا لغوی شہادتوں سے یہی ثابت کر دیں کہ تصاویر کا اطلاق عکوس غیر منطبعہ پر حقیقی ہے اور وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے تو پھر مجھ سے یہ مطالبہ کہ میں ناپائدار کی قید دکھاؤں یا ناپائدار کا استثناء بتاؤں کوئی معنی نہیں رکھتا۔ ثانیاً اگر علامہ ازھری صاحب کے پاس ایسی نص ہوئی جس میں مطلقاً عکوس کو بنانے کی حرمت مذکور ہوئی تو ظاہر ہے کہ وہ اس کو پیش کر دینا زیادہ بہتر سمجھتے اور اس لایعنی بحث کا دروازہ نہ کھولتے مگر ان کا کسی نص کا نہ پیش کر سکنا ظاہر کر رہا ہے کہ ان کے علم میں ایسی کوئی نص نہیں جبھی تو وہ اس کمی کو اپنی اٹکل سے پوری کرنا چاہتے ہیں ثالثاً استثناء کی ضرورت وہاں پڑتی ہے جہاں جس کا استثناء مقصود ہو وہ اس کے مفہوم میں داخل ہو جس سے استثناء مطلوب ہو اور جہاں داخل ہی نہ ہو وہاں استثناء کی ضرورت کیوں محسوس ہونے لگی؟ میں بار بار عرض کر چکا ہوں

Marfat.com

کہ ناپائدار عکس لفظ تصویر کا حقیقی مصداق نہیں قولہ بلکہ فی الحقیقتہ مطالبہ امام نووی شارح مسلم ودیگر علماء وائمہ سے ہے اقول یہ غلط ہے کہ ان حضرات سے مطالبہ ہے اس لئے کہ یہ حضرت کب اس بات کے مدعی ہوئے ہیں کہ عکوس غیر منطبع بھی تصاویر کے مصداق ہیں یہ دعویٰ تو صرف علامہ ازھری صاحب کے تفردات میں سے ہے قولہ ثبوت دیجئے کہ اس زمانے سے آج تک آئینہ میں بت دیکھنا دکھانا اسے سجدہ حلال ہے کہ بت دیکھنا دکھانا اسے سجدہ کرنا نہیں اقول میں بار بار عرض کرتا چلا آیا ہوں کہ آئینوں میں بتوں کے دیکھنے دکھانے کی حرمت اس لئے نہیں ہے کہ یہ عکوس بذات خود بت ہیں اور مایعبدہ المشرکون میں سے ہیں۔ بلکہ انکی حرمت تو صرف ان کے اصول کی حرمت کی فرع ہے چونکہ یہ اس کے عکوس ہیں جن کو دیکھنا دکھانا وغیرہ حرام ہے لہٰذا ان کو بھی دیکھنا دکھانا وغیرہ حرام ہی ہوگا ـــــ بات جن ناپائدار عکوس میں چل رہی ہے وہ وہی ہیں جن کے اصول کو دیکھنا دکھانا سب جائز ہو یعنی مباح المشاہدہ امور کے عکوس غیر منطبعہ اور ظاہر ہے کہ ایسے مباح المشاہدہ اعیان کے عکوس غیر منطبعہ پر نہ تو تصاویر تماثیل اور اصنام واوثان کے احکام متعلق کئے گئے ہیں اور نہ انہیں معنی بت میں رکھا گیا ہے ـــــ

ـــــ اگر علامہ موصوف کو ایسی ہی بچکانہ باتیں کرنی تھیں تو اس سے بہتر تو ان کے لئے ان کی خاموشی ہی تھی قولہ البتہ آخر میں یہ جو فرمایا ہے کہ یہ بھی خیال رہے کہ تصاویر وتماثیل کا حقیقی معنی کیا ہے اس کا تعلق زبان وبیان سے ہے لہٰذا اس سلسلے میں اہل زبان حضرات ہی کی بات بطور سند پیش کرنی معقول ہوگی اس پر ضرور کہوں گا یہ بات آپ پر لوٹتی ہے لہٰذا آپ پر لازم ہے کہ زبان وشرع سے اپنا دعویٰ ثابت کریں ورنہ اندازہ سے جو تصویر کا معنی بتایا ہے اور اس کی بنا پر جو دعویٰ خصوص فرمایا ہے اسے باطل مان کر اس سے رجوع فرمائیں اقول علامہ ازھری صاحب بھی عجیب انصاف کا مظاہرہ فرمارہے ہیں ان کے بقول مجھ پر لازم

Marfat.com

ہے کہ میں اپنا دعویٰ زبان وشرع سے ثابت کروں لیکن خود ان پر لازم نہیں کہ وہ اپنے دعویٰ کی صحت ثابت کرنے کے لئے زبان وشرع کی سند پیش فرمائیں۔ آخر انکا بھی تو یہ دعویٰ ہے کہ تصویر کی وضح ایک ایسے مفہوم عام کے لئے کی گئی ہے جو عکوس منطبعہ اور عکوس غیرمنطبعہ دونوں کو شامل ہے لہٰذا عکوس منطبعہ پر بھی تصویر کا اطلاق حقیقی ہے نہ کہ مجازی ۔ عکس وتصویر کو مترادف المعنی وہ بتائیں۔ دونوں کو متحد الحقیقت وہ قرار دیں۔ دونوں کو ایک مفہوم عام کا فرد وہ جتائیں لیکن جب سند پیش کرنے کی بات آئے تو کتب لغت سے سند پیش کرنے کے سوائے اپنی اٹکل کی بنیاد پر رکیک تاویلات پر اتر آئیں ۔ آواز دو انصاف کو انصاف کہاں ہے۔

——— بحمدہ تعالیٰ میں نے جو دعویٰ کیا پچھلے صفحات پر کتب معتبرہ کے حوالے سے اس کے صحت کی سند پیش کر دی تو جو مجھ پر لازم تھا میں نے اسے پورا کر دیا۔ اب دیکھئے علامہ ازھری صاحب پر جو لازم ہے اسے پورا کرنے کا انہیں کب وقت ملتا ہے؟ ——قارئین کرام پر میں بخوبی واضح کر چکا ہوں کہ میں نے تصویر کا معنی اندازے سے نہیں بتایا ہے یہ تو علامہ موصوف کی اٹکل ہے جو وہ ایسا خیال فرمارہے ہیں۔ المختصر۔ میں نے جو دعویٰ کیا بحمدہ تعالیٰ اس کو حق ثابت بھی کر دیا اور جب میرا دعویٰ باطل نہ رہا تو پھر علامہ ازھری صاحب کی دعوت رجوع کاروئے سخن میری طرف نہیں رہ گیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا علامہ ازھری صاحب کی حق شناسی وحق پسندی بھی رجوع کا جذبہ فراواں رکھتی ہے یا نہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ علامہ موصوف کے نزدیک رجوع کے جملہ حقوق اس بے بضاعت ہی کے حق میں محفوظ ہوں؟۔

قولہ پھر فاضل فرماتے ہیں جاندار کی ساکن وجامد باقی رہنے والی صورت بنانی خواہ حرام ہے تو

Marfat.com

اس کا بنانا بنوانا عظمت کے ساتھ رکھنا اور لگانا عظمت سے دیکھنا یہ سب کچھ ٹی۔ وی اور آئینے کے باہر بھی حرام ہے تو پھر ٹی۔ وی اور آئینہ کے ذریعہ بھی اس کے ساتھ مذکورہ بالا سلوک حرام ہی ہوگا اس سے صاف ظاہر ہے کہ جناب کے طور پر جاندار کی متحرک اور باقی نہ رہنے والی صورت بنانا جائز ہے اور اسے نگاہ عظمت سے دیکھنا جائز ہے اور اس کی اصل کو ویڈیو میں بحفاظت رکھنا حلال ہے اس پر قرآن وسنت واقوال علماء اعلام سے کوئی دلیل دیجئے اقول اولاً میری یہ خط کشیدہ منقولہ بالا عبارت اور اس سے متصل بعد کی عبارتیں دراصل علامہ موصوف کے اس سوال کا جواب پیش کر رہی ہیں جو انہوں نے اپنی سوالاتی تحریر میں فرمایا ہے کہ ——

"ساکن وجامد صورت آئینہ سے یا ٹی۔ وی سے دکھائی جائے تو کیا وہ بوجہ متحرک وغیر قار ہونے کے جائز ہو جائے گی اور اسے دیکھنا جائز ہو گا یا نہیں برتقدیر اول اس امر کی دلیل مطلوب کہ صورت ساکنہ اگر متحرک ہو جائے تو حرمت زائل ہو جاتی ہے اور وہ مباح ہو جاتی ہے برتقدیر ثانی یہ صورت متحرک وغیر قار ہو جانے کے باوجود ناجائز کیوں ٹھہرے گی"۔

—— میرے پورے جواب کا حاصل یہ ہے کہ تقدیر ثانی والی صورتوں کے اصول کا دیکھنا دکھانا چونکہ حرام ہے اس لئے انکا بھی دیکھنا اور دکھانا حرام قرار پایا۔ چونکہ میرے اس جواب کو تسلیم کر لینے کی صورت میں علامہ موصوف کو اپنی قلت تامل کا اعتراف کرنا پڑ رہا تھا۔ نیز —— اس جواب کی معقولیت کو چیلنج کرنے کی بھی انہیں کوئی صورت نظر نہیں آئی تو انہوں نے ایک تیسری راہ اختیار فرمائی اور بحث کو ایک دوسرا رخ دینے میں لگ گئے —— میری منقولہ بالا عبارت کے پورے پیراگراف کو سامنے رکھ کر خود علامہ ازھری صاحب ہی فرمادیں کہ میں نے ان عبارتوں کے ذریعہ جو کچھ عرض کیا ہے اگر وہ باطل ہے تو پھر اس کے

Marfat.com

بطلان پر وہ خود قرآن وسنت اور اقوال علماء اعلام سے کوئی دلیل پیش کریں ـــــ علامہ ازھری صاحب سے گزارش ہے کہ وہ مناظرانہ روش سے کنارہ کش ہو کر کتاب وسنت کی روشنی میں احقاق حق اور ابطال باطل کی طرف توجہ فرمائیں اور اپنی اٹکل پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالیں۔ ثانیاً ویڈیو میں کسی بھی عکس کی اصل کو محفوظ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ویڈیو کیسٹ میں محفوظ کیا جاتا ہے اطلاعاً عرض ہے۔ ثالثاً میری منقولہ بالا عبارت میں کسی بھی جاندار کی صورت گری کا ذکر نہیں۔ میں نے تو صرف آئینے اور ٹی۔ وی کے ذریعہ مباح المشاہدہ اعیان کی صورت نمائی کے جواز کی بات کی ہے اور ظاہر ہے کہ صورت گری اور صورت نمائی دونوں الگ الگ حقیقتیں ہیں۔ قولہ آپ نے جو یہ فرمایا کہ جاندار کی ساکن وجامد صورت آئینے میں غیر قار ہے مگر آئینے کے باہر غیر قار نہیں بلکہ جامد ہے تو حرمت تو باہر ہی سے وابستہ ہو چکی ہے پھر اس کے عکوس متحرکہ کی حلت کا کیا سوال ہے؟ جب اصل ہی حرام تو فرع جائز کیسے؟ ٹی۔ وی کے عکوس کے لئے بھی کہا جا سکتا ہے یوں کہ جاندار کی ساکن وجامد صورت ٹی۔ وی میں غیر قار ہے مگر ٹی۔ وی کے باہر غیر قار نہیں بلکہ جامد ہے یعنی مقتضائے طبع کے لحاظ سے اور ٹی۔ وی کے باہر جامد ہی بنتی ہے تو حرمت تو باہر ہی سے وابستہ ہو چکی ہے پھر اس کے عکوس متحرکہ کی حلت کا کیا سوال ہے؟ لیجئے ہم نے ٹی۔ وی کے عکوس کی حرمت آپ کی اس اصل فہمید پر بھی ثابت کر دی اقول قلت تامل کے دلدل سے خود کو نکال کر علامہ ازھری صاحب پھر غور فرمائیں۔ انہوں نے جو کچھ اپنی اس منقولہ بالا عبارت میں ارشاد فرمایا ہے اس سے میرا مدعا باطل نہیں ہوتا۔ علامہ موصوف کی اس تحریر سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ صرف حرام المشاہدہ اعیان کے عکوس متحرکہ کو بذریعہ ٹی۔ وی دیکھنا حرام ہے جس کا میں منکر نہیں۔ رہ گئے مباح المشاہدہ اعیان کے عکوس متحرکہ تو ان کو بذریعہ ٹی۔ وی دیکھنے کی حلت کو علامہ موصوف کی مذکورہ تحریر سے

Marfat.com

کوئی صدمہ نہیں پہنچ رہا ہے۔ المختصر۔ علامہ موصوف کی یہ تحریر مطلقاً ٹی۔ وی کے عکوس کی حرمت ثابت کرنے سے قاصر رہی۔ قولہ پھر بتاتے چلئے کہ ٹی۔ وی آلہ سے عکس متحرک نظر آتا ہے اس کی حرکت طبعی ہے یا قسری طبعی تو یقیناً نہیں تو لامحالہ قسری مانئے اب یہ ٹی۔ وی کے عکس بھی مقتضائے طبع کے اعتبار سے ساکن وجامد ہوا جو قسر قاسر سے ٹی۔ وی میں متحرک نظر آتا ہے تو اس میں اور آئینہ سے آنے والے فوٹو کے عکس میں کوئی فرق نہ رہا کہ دونوں کو ناپائداری جعل جاعل سے عارض ہوتی ورنہ مقتضائے طبع کے لحاظ سے یہ بھی ساکن وجامد اور وہ بھی اصل میں ساکن وجامد ہے تو جس طرح آئینہ سے فوٹو دیکھنا دکھانا حرام اس طرح ٹی۔ وی سے دیکھنا دکھانا حرام اقول میں سمجھ نہیں سکا کہ علامہ ازھری صاحب کی اس بحث کا منشا کیا ہے اگر اس بحث سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ حرام المشاہدہ اصول کے عکوس متحرکہ کو آئینہ اور ٹی۔ وی دونوں ذریعوں سے دیکھنا دکھانا حرام ہے تو اس سے انکار کس کو ہے پھر اس کے لئے اس زوربیان اور طول بحث کی ضرورت کیا تھی' اگر اس تحریر سے یہ واضح کرنا ہو کہ آئینوں اور ٹی۔ وی کے ذریعہ ہر طرح کے عکوس کا دیکھنا دکھانا حرام ہے خواہ ان کی اصل مباح المشاہدہ ہو یا حرام المشاہدہ تو یہ یقیناً ایک باطل کوشش ہے۔ نیز۔ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے مذکورہ تحریر کافی بھی نہیں اس لئے کہ ٹی۔ وی کے عکوس کی حرکت وعدم قرار کو قسری مان لینے کی صورت میں بھی ۔ نیز۔ ان کو مقتضائے طبع کے لحاظ سے جمود وقرار والا تسلیم کر لینے کی شکل میں بھی جب تک یہ بالفضل حرکت وعدم قرار سے متصف رہیں گے ان سے متحرک وغیر قار عکوس ہی کے احکام متعلق ہونگے ایسا نہیں کہ مقتضائے طبع کے لحاظ سے ان کو جو جمود وقرار حاصل ہے احکام میں اس کی رعایت کی جائے۔ مثال کے طور پر اس کو ایسا سمجھئے کہ بعض علماء کے نزدیک چلتی ہوئی ریل پر پڑھی ہوئی فرض و واجب نمازیں واجب الاعادۃ ہیں۔ اب علامہ ازھری

Marfat.com

صاحب کی یہ دلیل ان علماء کے خیال کو نہیں بدل سکتی کہ چلتی ہوئی ٹرین کی حرکت قسری ہے لہٰذا وہ مقتضائے طبع کے لحاظ سے جامد وساکن اور ٹھہری ہوئی ہے اور جب ازروئے طبع ٹھہری ہوئی ہے تو اس پر پڑھی ہوئی نماز کو دھرانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟۔ علامہ ازھری صاحب نے غوروفکر کی جو راہ دکھائی ہے اگر اس کی رعایت کی جائے پھر تو اڑتے ہوئے ہوائی جہاز پر پڑھی ہوئی فرض وواجب نماز کو دھرانے کی ضرورت نہ رہ جائے گی اس لئے کہ ہوائی جہاز اگرچہ بالفعل قسر قاسر سے پرواز کی حالت میں ہے مگر باقتضائے طبیعت وہ اڑتے ہوئے بھی اپنی ایک جگہ پر کھڑا اور جامد وساکن ہے۔ کسی نے سچ کہا۔ راہبر ہو ظن وتخمین تو زبوں کار حیات ـــــ اس مقام پر قارئین کرام اس بات کو بھی ذہن میں تازہ فرمالیں کہ میں نے عکوس کے تعلق سے جمود وعدم جمود' حرکت وسکون پائداری وناپائداری اور قرار وعدم قرار کے جو کلمات استعمال کئے ہیں ان سے صرف انطباع اور عدم انطباع کا معنی مراد لیا ہے چنانچہ عکس منطبع کے لئے جامد وساکن' پائدار' قار اور عکس غیر منطبع کے لئے غیر جامد۔ متحرک ناپائدار اور غیر قار کے الفاظ استعمال کئے ہیں اس صورت میں متحرک کا معنی غیر منطبع اور ساکن کا معنی منطبع قرار پایا اور یہ بداہتہً ظاہر ہے کہ جن عکوس کی حلت وحرمت زیر بحث ہے عدم انطباع انکی حقیقی اور طبعی حالت ہے اپنی حقیقت وہویت کو باقی رکھتے ہوئے جن کا ساکن ہونا محال ہے۔ ایسے عکوس کی حرکت بالمعنی المذکور کو قسری قرار دینا حقیقت ناآشنائی کی دلیل ہے۔ ان کا انطباع قسر قاسر کا محتاج ہے نہ کہ عدم انطباع۔ قولہ اور اسی سے ظاہر ہوا کہ جاندار کے عکس کی اصل کو ویڈیو میں محفوظ رکھنا بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح آئینہ وغیرہ میں دیکھنے کے لئے جاندار کا فوٹو رکھنا حرام ہے اقول اولاً جاندار کے عکس کی جو اصل ویڈیو کیسٹ میں محفوظ کی جاتی ہے وہ صرف نقطوں کی صورت میں الکٹرانک انرجی کی بدلی ہوئی شکل ہوتی ہے

Marfat.com

نہ وہ خود جاندار ہے نہ جاندار کی تصویر ہے اور نہ ہی جاندار کا عکس ہے لہٰذا اگر وہ ٹی۔ وی پر مباح المشاہدہ مناظر کو دکھانے والے ہیں تو جاندار کے فوٹو کی حرمت پر قیاس کرتے ہوئے ان کی حرمت کا فیصلہ کرنا صحیح نہیں۔ جاندار کا فوٹو تو خود ہی حرام ہے خواہ اس کو آئینوں کے ذریعہ دیکھا جائے۔ یا۔ نہ دیکھا جائے ایسے فوٹو کا تو اپنے پاس بلاضرورت رکھنا بھی حرام ہے۔ علامہ موصوف نے اتنا بھی خیال نہ کیا کہ جاندار کے فوٹو کے عکوس متحرکہ کی حرمت تو خود اس فوٹو کی حرکت کی فرع ہے۔ حرمت پہلے اصل سے وابستہ ہوئی پھر فرع سے متعلق ہوئی۔ علامہ ازھری صاحب تو کچھ الٹا ہی چکر چلا رہے ہیں جبھی تو پہلے وہ فرع کی حرمت پر زور دے رہے ہیں اور پھر فرع کی حرمت کو اصل کی حرمت کی دلیل قرار دے رہے ہیں۔ یعنی گنگا الٹی بہہ رہی ہے

قولہ میں نے (۹) میں متحرک وغیر قار کی وجہ تخصیص پوچھی تھی جسے آپ نہ بتا سکے۔

اقول میں نے (۹) کے جواب میں صاف لفظوں میں عرض کر دیا تھا کہ جس اصل پر یہ بنیاد رکھی گئی ہے اس کا حال اوپر ظاہر ہو چکا ہے مزید وضاحت کی ضرورت نہیں تعجب ہے کہ اتنے واضح جواب پر علامہ ازھری صاحب نے غور نہیں فرمایا پہلے وہ اپنا سوال (۸) دیکھتے پھر میری طرف سے پیش کردہ جواب نمبر (۸) ملاحظہ فرماتے بس اتنا ہی کرنے سے خود انہیں کی نظر میں اپنے سوال (۹) کی قدر و قیمت گھٹ جاتی بلکہ ختم ہو جاتی۔ اب اگر علامہ موصوف میرا جواب بوجہ قلت تامل سمجھ نہ سکے تو اس سے کب لازم آتا ہے میں نے بتایا ہی نہیں۔۔۔

قولہ اب بتائیے وہ اصل مزعوم کیا ہوئی جس کی بنا پر متحرک وغیر قار تصویروں کو مباح فرمایا تھا کیا وہ صرف ٹی۔ وی کے عکوس کے لئے ہے آتشبازی کے سانپ وغیرہ میں کیوں جاری نہیں حالانکہ یہ ٹی۔ وی کے عکس سے بھی زیادہ ناپائدار ہیں اقول کسی عکس کے قار۔ یا۔ غیر

Marfat.com

قار پائدار ۔یا۔ ناپائدار اور ساکن یا متحرک ہونے سے کیا مراد ہے پچھے صفحات میں اس کی کافی وضاحت ہو چکی ہے کہ ہر وہ عکس جو کسی چیز پر منطبع ہو جائے (خواہ یہ انطباع آن واحد ہی کے لئے کیوں نہ ہو) وہ قار۔ پائدار اور ساکن ہے لیکن وہ عکس جو کسی چیز پر آن واحد کے لئے بھی منطبع نہ ہو سکے وہ غیر قار۔ ناپائدار اور متحرک ہے۔ جب بات عکس منطبع اور عکس غیر منطبع بھی چل رہی ہو تو وہاں آتشبازی کے سانپ و چھچھوندر چھوڑ دینا خود اپنی فہم و فراست کا مذاق اڑانا ہے۔ مباح المشاہدہ اصول کے عکوس غیر منطبع کی اباحت کا قول ہرگز اس بات کو لازم قرار نہیں دیتا کہ میں جاندار کی شکل اختیار کر لینے کے بعد کسی جگہ قائم و ثابت ہو جانے والی مجسموں کی اباحت کا بھی قول کروں۔ میری وضاحت کردہ وہ اصل جس کو علامہ ازھری صاحب نے اصل مزعوم کا نام عطا فرمایا ہے اس نے جاندار کی تصویروں کو مباح نہیں فرمایا ہے بلکہ غیر قار عکوس کی اباحت ظاہر کی ہے۔ ان عکوس کو حقیقی معنوں میں تصویر کہنا صحیح نہیں جیسا کہ میں اس کو بخوبی ثابت کر چکا ہوں قولہ یہاں سے مراد نی۔ وی ہی ہونا چاہئے اقول میری تحریر کردہ خود اپنی عبارت سے خود میری مراد کیا ہے؟ اور اس مراد کے مراد لینے کا خود اسی عبارت کے آس پاس قرینہ کیا ہے میں نے ان امور کی اپنے جواب میں وضاحت کر دی ہے اس کے باوجود علامہ ازھری صاحب کا یہ اصرار کہ جو میری مراد ہے وہ میری مراد نہیں ہو سکتی ضد اور قلت تامل کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والی سوء ظنی نہیں تو اور کیا ہے؟ علامہ ازھری صاحب اس طرح کی کج بحثوں سے اپنے دامن سے عبارت فہمی سے عاجز رہنے کا داغ نہیں مٹا سکتے۔ اس سلسلے میں میرے اصل جواب کی پوری عبارت کو سمجھ کر پڑھ لینا ہی ازھری صاحب کے خیالات کی بنیاد اکھاڑ پھینکنے کے لئے کافی ہے۔ قولہ خیر آدمی اپنا لکھا آپ بہتر سمجھتا ہے اقول تعجب ہے کہ علامہ ازھری صاحب کا خود اپنا یہ اعتراف بھی انہیں کج بحثوں کا دروازہ کھولنے سے روک

Marfat.com

نہ سکا اور اس سلسلے میں خاموش رہ جانے کے محاسن سے انہیں آگاہ نہ کر سکا قولہ آپ فرما رہے ہیں کہ یہاں سے مراد آئینہ میں ہے تو اس صورت میں مشبہ اور مشبہ بہ کا اتحاد لازم آتا ہے اس اشکال کا حل آپ ہی فرمائیں حالانکہ آئینہ سے پردہ اٹھانا ممثل و مشبہ بہ اور بٹن وغیرہ کو حرکت دینا مشبہ و ممثل لہ اور مشبہ و مشبہ بہ دو الگ چیزیں ہیں جن کا اتحاد نامتصور ہے پھر بھی تضاد اپنی جگہ قائم ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں کسی طرح کی کوئی تصویر منعکس ہوتی بھی نہیں پھر بھی ٹی۔ وی میں انعکاس صورت کے لئے پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے افسوس کہ یہ سوال بھی تشنہ جواب رہا اقول یہ ایک ایسی علت ہے کہ اس طرح کی عبارت لکھنے والا لکھ دینے کے بعد یہ خواہش ضرور رکھتا ہے ۔ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی ـــــ جب خود علامہ ازھری صاحب کو بھی اعتراف ہے کہ آئینہ سے پردہ ہٹانا مشبہ بہ ہے اور ٹی۔ وی کے بٹن وغیرہ کو حرکت دینا مشبہ ہے اور ظاہر ہے کہ آئینہ کا پردہ ہٹانا اور ٹی۔ وی کے بٹن کو حرکت دینا دونوں دو الگ چیزیں ہیں تو پھر مشبہ و شبہ بہ کا اتحاد کہاں سے لازم آگیا؟ـــــ اس مقام پر علامہ ازھری صاحب یہ بھی واضح فرمادیں کہ جب میں نے خود ہی واضح کر دیا ہے کہ "یہاں بھی انعکاس صورت الخ" سے "آئینہ میں بھی انعکاس صورت الخ" مراد ہے تو پھر ان کو اس بات کی ضد کیوں ہو گئی ہے کہ وہ "یہاں بھی انعکاس صورت الخ" سے مراد "ٹی ۔ وی میں انعکاس صورت الخ" ہی قرار دیں ـــــ "پردہ ہٹانے" کے لفظ سے بھی علامہ موصوف کو ہدایت نہ مل سکی۔ ٹی۔ وی پر کوئی ایسا پردہ ہوتا ہی کہاں ہے جس کا ہٹانا اس میں ظہور عکوس زیر بحث کا سبب بن جائے۔ اس طرح کا پردہ تو آئینوں ہی پر ہو سکتا ہے اور باپردہ آئینوں ہی کے پردے کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اگر اس کو ہٹا دیا جائے تو آئینوں کے سامنے کی چیزوں کے عکوس اس میں نظر آنے لگتے ہیں ـــــ اب علامہ ازھری صاحب کے لئے دو ہی راستے ہیں یا تو وہ میری تحریر سے یہ دکھائیں کہ میں نے کھلے لفظوں میں "ٹی ۔

Marfat.com

وی میں انعکاس صورت کے لئے پردہ ہٹانے کے عمل کو ناگزیر قرار دیا ہے" ـــــ یا پھر۔ کم از کم اپنی قلت تامل ہی کا اعتراف کر لیں۔ قولہ اور یہ جو فرمایا کہ اس میں (ویڈیو کیسٹ میں) کس طرح کی کوئی تصویر منعکس ہوتی ہی نہیں نیز یہ جو کہا کہ یہاں بھی (آئینہ میں بھی) انعکاس صورت الخ ان دونوں جملوں سے ظاہر ہے کہ جناب نے صورت کو عکس کے معنی میں استعمال فرمایا اور عکس کو صورت کی جگہ استعمال فرمایا الخ اقول میں نے اپنے منقولہ بالا پہلے جملے میں ویڈیو کیسٹ میں کسی شے کی تصویر کے عدم انعکاس کی بات کی ہے الغرض اس جملے میں نہ تو میں نے تصویر کو عکس کہا ہے اور نہ عکس کو تصویر بلکہ صرف ویڈیو کیسٹ میں صورت کے نہ منعکس ہونے کی بات کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں کسی شے کی صورت کا کسی طرح کا عکس ہوتا ہی نہیں نہ عکس منطبع اور نہ عکس غیر منطبع نہ حقوقتہ" اور نہ فہم ناظرین ہی کے اعتبار سے برخلاف آئینوں کے جس میں فہم ناظرین کے اعتبار سے ہر شے کی صورت کا عکس غیر منطبع نمایاں رہتا ہے۔ یہی حال دوسرے جملے کا ہے جس میں صرف کسی شے کی صورت کے عکس کے ظہور کی بات ہے اس میں بھی عکس سے صورت ۔ یا۔ صورت سے عکس نہیں مراد لیا ہے ـــــ یہاں ایک قابل غور بات یہ بھی ہے کہ اگر بالفرض میں کسی جگہ صورت کو عکس کے معنی میں ۔یا۔ عکس کو صورت کے معنی میں استعمال کروں تو اس سے کب لازم آتا ہے کہ یہ معنی اس کا حقیقی معنی ہی ہو۔ زیر نظر جواب میں صورت اور عکس کا حقیقی معنی کیا ہے اس کی کافی وضاحت ہو چکی ہے اور دونوں کا تباین کماحقہ ظاہر کیا جا چکا ہے اور اپنے پہلے جواب میں بھی صاف لفظوں میں عرض کر چکا ہوں کہ میں نے اپنے جواب میں فہم ناظرین کے پیش نظر کہیں کہیں ان ناپائدار عکوس پر تصویر کے لفظ کا اطلاق کیا ہے مگر اس کے سیاق وسباق میں ناپائدار، غیر قار اور متحرک وغیرہ کی قید لگا کر اپنی مراد واضح کر دی ہے میری یہ وضاحت اس بات کو سمجھانے کے لئے کافی تھی کہ میں

Marfat.com

نے اپنے مضمون میں التزام کیا ہے کہ جہاں جہاں عکوس پر تصاویر کے لفظ کا اطلاق کیا ہے وہ مجازی ہی ہے حقیقی نہیں لہٰذا اس اہتمام کو واضح کرنے کے لئے کہیں کہیں ایسی قیدیں بھی لگادی ہیں جس سے میری مذکورہ مراد بخوبی واضح ہو جائے اب اگر کسی دیگر بالفرض وہ قیدیں مذکور نہ ہوں جب بھی پورے جواب کی روشنی میں میرے نقطہ نظر اور طرز نگارش کو سمجھ لینے والے حضرات پر یہ دشوار نہیں ہے کہ وہ اس مخصوص جگہ کے سیاق وسباق والی عبارتوں کی روشنی میں اس قید کو یہاں بھی ملحوظ رکھیں۔ مگر جو بحث برائے بحث پر اتر آئے تو اس سے اس طرح کی عادلانہ روش کی کیسے توقع کی جاسکتی ہے؟ قولہ بتائیے کہ صورت بمعنی عکس مراد لینے میں کیونکر تعذر ہے اور صورت بمعنی عکس کا عرف شرع میں مہجور ہونا ثابت کیجئے اقول قارئین کرام پچھلے صفحات میں ذکر کردہ ان باتوں کو پہلے ذہن میں تازہ فرمالیں کہ صورت زیر بحث صورت مصورہ ہے اور یہی تصویر کا ہم معنی ہے یوں ہی عکس زیر بحث عکس غیر منطبع ہے اس لئے کہ عکس منطبع کے تصویر ہونے سے مجھے انکار نہیں۔ اور اب علامہ ازھری صاحب سے دریافت فرمائیں کہ جو شخص عکس کو صورت کا معنی حقیقی قرار نہ دیتا ہو اس شخص سے یہ سوال کرنا کہ صورت سے عکس مراد لینا متعذر ۔یا۔ عرف شرع میں مہجور ثابت کرے کتنا عجیب سوال ہے جس کی علامہ ازھری صاحب جیسوں سے توقع نہیں رکھی جاسکتی ویسے بھی غور کیجئے یہ کب ضروری ہے کہ کسی لفظ کا اپنے معنی حقیقی کے سوا دوسرے معنی میں استعمال متعذر و مہجور ہی ہو۔ اس لئے کہ ہو سکتا ہے اس کا استعمال دوسرے معنی میں بھی مجازاً ممکن اور متعارف ہو۔ مگر اس امکان وتعارف سے اس دوسرے معنی کو کسی طور پر بھی اس کا حقیقی معنی نہیں قرار دیا جا سکتا ـــــ اب علامہ موصوف سے گزارش ہے کہ وہ ثابت کریں کہ عکس صورت کا حقیقی معنی ہے۔ کسی لغت میں ۔یا۔ کسی معتبر کتاب کی لغوی تشریحات کے ضمن میں صورت زیر بحث کی تفہیم لفظ عکس

Marfat.com

سے ۔یا۔ عکس زیر بحث کی تفہیم لفظ صورت سے کرائی گئی ہو تو اسے ضرور پیش فرمائیں۔ اس سلسلے میں اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ اپنی اٹکل کے بل بوتے پر کچھ ارشاد نہ فرمائیں بڑی ہی نوازش ہوگی قولہ اور یہاں یہ عذر نہ چلے گا الخ اقول جی ہاں میرا پیش کردہ عذر کتنا ہی معقول سہی مگر ہر بارگاہ میں کسی معقول عذر کا مقبول ہو جانا کب ضروری ہے؟ لیکن یہ ضابطہ بھی اپنی جگہ معروف و مسلم ہے کہ العذر عند کرام الناس مقبول"۔ قولہ تو ٹی۔ وی کے شیشے میں صورت کیسی جھلکتی ہے اور پردہ کس سے اٹھایا جاتا ہے اقول ایک انرجی کا دوسری انرجی میں بدل جانا ایک جانی پہچانی حقیقت ہے لیکن بعض خاص حدیں ایسی ہیں جن میں محدود رہ کر زندگی گزارنے والوں کو اس حقیقت کی معرفت کرانی اگر محال نہیں تو دشوار ترین ضرور ہے۔۔۔ خدا کا شکر ہے کہ علامہ ازھری صاحب نے اس عبارت میں ٹی۔ وی میں صورت بننے کے بجائے صورت جھلکنے کا اعتراف تو فرمالیا۔ علامہ ازھری صاحب کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ ٹی۔ وی پر کوئی پردہ نہیں ہوتا جسے اٹھا کر اسے آن کیا جاتا ہو قولہ پھر یہ باپردہ آئینہ کا ذکر اور پردہ ہٹانے کی مثال کاہے کے لئے ہے اقول کوتاہ فکروں کو سمجھانے کے لئے ہے کہ جس طرح صورت نمائی کی غرض سے باپردہ آئینوں سے پردہ ہٹانے والا مصور نہیں اسی طرح صورت نمائی ہی کی غرض سے ٹی۔ وی کا بٹن آن کرنے والا بھی مصور نہیں لہٰذا ان دونوں کاموں کے نتیجے میں آئینوں اور ٹی۔ وی میں جو کچھ ظاہر ہو وہ فوٹو گرافی نہیں بلکہ عکس نمائی ہی ہے لہٰذا آئینوں کے عکوس پر ٹی۔ وی کے عکوس کو قیاس کیا جاسکتا ہے قولہ یہ تیرھویں وجہ عکس آئینہ سے مغائرت کی ہوئی اقول علامہ ازھری صاحب کی پیش کردہ تمام وجوہ مغائرت کی طرح یہ وجہ بھی نی۔ وی اور آئینوں کے عکوس کے مابین میری پیش کردہ جزئی مماثلتوں کی نفی نہیں کرتی اس لئے اس طرح کے تین تیرہ سے میرے خیال کو کوئی صدمہ نہیں پہنچتا۔

Marfat.com

قولہ بجن اللہ وہ ساکن وجامد کیسا جسے تیزی سے حرکت دی جائے اور وہ لس سے مس نہ ہو الخ اقول میں نے اپنی جوابی تحریر میں عرض کیا تھا کہ "کہنے کو تو کچھ بھی کہا جاسکتا ہے مگر یہ حقیقت اپنی جگہ پر رہے گی کہ فریب نظر دونوں جگہ ہے خواہ نگاہ کے غیر قار ہونے سے جامد متحرک نظر آئے۔ یا۔ کسی فیتے پر بنی ہوئی جامد تصویروں کو نظر کے سامنے تیزی سے حرکت دینے کے سبب جامد متحرک لگے"۔ اس اقتباس میں خط کشیدہ عبارت سے ہر اہل فہم پر یہ بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ حرکت دینے والا صرف فیتے کو حرکت دیتا ہے نہ کہ فیتے کی جامد تصویروں کو۔ الغرض۔ حقیقی متحرک فیتہ ہے رہ گئیں اس میں چھپی ہوئی تصویریں تو وہ فیتے کی حرکت کی وجہ سے متحرک ہوتی ہیں۔ لہٰذا۔ حرکت کی اسناد فیتے کی طرف حقیقی اور اس پر چھپی تصویروں کی طرف مجازی ہے چونکہ اصل متحرک فیتہ ہے لہٰذا حرکت دینے کی صورت میں اس کا ہر جزء اپنی جگہ کو چھوڑتا رہتا ہے لیکن اس فیتے میں جو تصویریں ثبت ہیں وہ چونکہ صرف تبعاً متحرک ہیں لہٰذا جو تصویر جس جگہ پر ثبت ہے وہاں سے لس سے مس نہیں ہوتی ـــــ خود علامہ ازھری صاحب ایک تجربہ کرلیں کہ کسی کشتی پر رونق افروز ہو جائیں اور پھر اس کشتی کو دوسرے ساحل پر پہنچنے کے لئے چلا بھی دیا جائے انشاء المولیٰ تعالیٰ علامہ ازھری صاحب کشتی میں جس جگہ تشریف فرما ہیں وہاں سے لس سے مس بھی نہ ہونگے اور دوسرے ساحل تک پہنچ جائیں گے۔ تو۔ اس صورت میں علامہ موصوف کی ذات شریف سے باوجود جمود وقعود اس ساحل سے اس ساحل تک پہنچنے کے سلسلے میں جو حرکت وابستہ ہوئی ہے بالکل اسی طرح کی حرکت متحرک فیتوں میں چھپی ہوئی تصویروں کے لئے ہوتی ہے۔ جب علامہ ازھری صاحب حقیقتہً ساکن وجامد ہوتے ہوئے مجازاً متحرک ہو سکتے ہیں تو پھر جامد تصویریں حقیقتاً جامد ہونے کے باوجود مجازاً متحرک ہو جائیں تو حیرت کس لئے ہے؟ المختصر اس سلسلے میں علامہ موصوف نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے کیا ہی اچھا تھا کہ اسے

Marfat.com

ارشاد نہ فرماتے اور اپنی حیثیت عرفی کو صدمہ نہ پہنچاتے۔ قولہ اسے فریب نظر کہنا غلط ہے اقول مجازاً متحرک کو حقیقۃً متحرک محسوس کرنا اگر فریب نظر نہیں تو اور کیا ہے؟ علامہ ازھری صاحب ہی اس کی عقدہ کشائی فرمائیں قولہ یہ کیسا دستور ہے کہ خود تو جواب کے بجائے حقیقتہً سوال کریں اور دوسرے کے جواب طرز سوال پر استہزا فرمائیں اقول میں نے اب تک جواباً جو کچھ عرض کیا ہے اس کو جواب کہہ کر ہی پیش کیا ہے اور اس میں سوالات بھی جواباً ہی عرض کئے گئے ہیں۔ میں نے اپنے کو سائل محض کی حیثیت میں رکھ کر کچھ نہیں لکھا ہے اس کے برخلاف علامہ ازھری صاحب نے جو کچھ پیش کیا ہے اس میں اپنے کو سائل محض کی حیثیت میں رکھ کر پیش کیا ہے جس پر آغاز کلام میں خود انکا یہ اعتراف شاہد ہے کہ ـــــ "ویڈیو کسٹ کے متعلق فتویٰ ملاحظہ ہوا۔ اس فتویٰ پر چند سوالات جو خاطر فاتر میں آئے تحریر ہوئے ہیں"۔ حقیقت حال بھی یہی ہے کہ علامہ موصوف جواب دینے کی ذمہ داریوں کی دشواریوں سے بخوبی واقف تھے لہٰذا سائل محض بننے ہی میں ان کو عافیت کی راہ نظر آئی اس لئے از اول تا آخر خالص سائل کے کردار کا مظاہرہ فرمایا الغرض۔ ان کی تحریر خود اصل سائل کے سوال کا جواب نہیں بلکہ میرے جواب پر ان کے سوالات ہیں۔ علامہ ازھری صاحب یہ بھی کر سکتے تھے کہ اصل سائل کے سوال کو سامنے رکھ کر ایک مدلل جواب عطا فرمادیتے اور اگر میرا جواب ان کے نزدیک صحیح نہ تھا تو دلائل کی روشنی میں اس سے اپنا عدم اتفاق ظاہر فرمادیتے بات ختم ہو جاتی۔ لیکن۔ چونکہ علامہ موصوف کو مجیب بننے میں دشواری محسوس ہو رہی تھی لہٰذا وہ سائل محض بن کر رہ گئے۔ ان کے بعض قارئین کو بھی یہ شکایت رہی کہ علامہ موصوف اپنے موقف کے اظہار میں صاف اور واضح تحریر پیش کرنے سے قاصر رہے۔ چنانچہ ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی دسمبر ۸۵ء میں مولانا محمد وحید صاحب کانپوری اپنے اداریہ میں رقم طراز ہیں ـــــ "دوسرے بزرگ

Marfat.com

نے اشاروں اشاروں میں ناجائز بتایا ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ صاف اور واضح تحریر ہم دیکھنے کو ترس گئے صرف انداز تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ویڈیو اور ٹیلی ویژن کا استعمال قطعاً ناجائز وحرام ہے معلوم نہیں علامہ ازھری صاحب کا قلم صرف اشاروں اور کنایوں تک محدود کیوں رہا؟ اور کھلم کھلا فیصلہ کرنے سے اپنے آپ کو بچایا کیوں گیا؟ عوام کو سیدھی سادی عبارت میں کیوں نہیں بتایا گیا کہ ٹیلی ویژن اور ویڈیو کا استعمال ناجائز ہے حرام ہے" ——— اسی اداریہ کی آخری عبارت یہ ہے ——— "علامہ ازھری صاحب قبلہ کی کسی تحریر کو ہم انڈر گراؤنڈ نہ کر سکے جس کا افسوس ہے ہم شروع میں کہہ چکے ہیں کہ صاف اور واضح تحریر دیکھنے کو ترس گئے۔ اگر ناجائز اور حرام کی واضح تحریر اور حکم ہوتا تو اس پر ہم ضرور کچھ عرض کرتے" ———

———مولانا محمد وحید صاحب کی حریت فکر اور جرأت اظہار دونوں قابل تعریف ہیں انہوں نے اپنے طور پر جو محسوس کیا اس کے اظہار میں ذرہ برابر تامل و تکلف سے کام نہیں لیا ——علامہ ازھری صاحب کے اس مخلص نیازمند نے خود جس طرح کا صاف اور واضح لب ولہجہ اختیار کیا ہے خود اس کی آنکھیں اپنے مرکز عقیدت سے اسی طرح کا صاف اور واضح بیان دیکھنے کو ترستی رہیں ——اس کا راز یہ ہے کہ علامہ موصوف نے جواب لکھا ہی کب ہے؟ انہوں نے تو سوالات کئے ہیں۔ لہٰذا ان سوالات کو جواب قرار دینے والے خود علامہ موصوف کے منقولہ بالا اعتراف کی روشنی میں سوء فہمی کا شکار ہیں ——علامہ ازھری صاحب خود ہی رقم طراز ہیں ——— "پھر یہ بھی خیال فرمانا تھا کہ فقیر سائل تھا اور سائل سے سوال نہیں کیا جاتا اور اگر کوئی سائل سے سوال کرے تو اس پر جواب دینا لازم نہیں"۔ (سنی دنیا جنوری ۸۶ء صفحہ ۱۸)۔ غور فرمائیے ایسے سائل محض سے کسی واضح جواب کی کیا امید کی جا سکتی ہے۔ اب اس تحریر کو جس کو لکھنے والا خود ہی سوال قرار دے

Marfat.com

جواب سمجھنا تعجب کی بات نہیں تو اور کیا ہے؟ اب رہ گیا مذکورہ بالا اعتراف کے بعد علامہ ازھری صاحب کا اپنے سوالات کو میرے فتویٰ کا شافی جواب قرار دینا اور اشاروں کی زبان میں اپنے کو مجیب باور کرانا تو یہ بھی میری اس اصلاح کا نتیجہ ہے جو "صح الجواب" سے متعلق ہے۔ المختصر۔ علامہ صاحب موصوف خواہ اس سوالاتی تحریر کو میرے فتویٰ کا شافی جواب قرار دیں یا کافی۔ مگر خود انہیں کا ایک بے باک نیازمند اس کو صاف اور واضح جواب قرار دینے کے لئے تیار نہیں تُوّلہ اس کا جواب ٹھیک ٹھاک یہ تھا کہ جامد و متحرک کا تفرقہ فلاں دلیل سے جائز اور عموم حرمت سے مستثنیٰ ہے اقُول اس کا ایک ٹھیک ٹھاک جواب یہ بھی ہے کہ عکوس غیرمنطبعہ پر تصویر کا اطلاق ازروئے لغت حقیقی نہیں اور لفظ تصویر کوئی شریعت کی اصطلاح خاص کا لفظ نہیں لہٰذا نصوص میں مذکورہ لفظ تصاویر سے اس کا لغوی معنی ہی مراد ہوگا۔ ایسی صورت میں لازمی طور پر عکوس غیرمنطبعہ تصاویر کے دائرہ مفہوم سے باہر ہونگے پھر تصاویر کے احکام کا ان سے متعلق ہونا چہ معنی دارد؟ اور بحمدہ تعالیٰ اس جواب کی طرف میرے فتویٰ میں واضح اشارے موجود ہیں اور اس سے جامد و متحرک کے مابین ازروئے حکم شرعی تفرقہ واضح ہو جاتا ہے۔ المختصر۔ اس سلسلے میں علامہ ازھری صاحب نے جو اپنے رسالہ کے جو تین چار کالم سیاہ کئے ہیں وہ اہمال سرائی کے سوا کچھ نہیں ـــــ خیر ـــــ اگر وہ میرے اجمالی جواب سے ان کے مابین کسی تفرقہ سے آگاہ نہ ہو سکے تو اب انشاء المولیٰ تعالیٰ یہ تفصیلی تحریر ان کے شکوک و شبہات کو دفع کرنے کے لئے کافی ہوگی۔

تُوّلہ یہ تحقیق جناب کی کب ہوئی بلکہ ان ماہرین کی تحقیق ہوئی اور آپ ان کے مقلد ہوئے پھر بقول جناب میری تحقیق یعنی علامہ مدنی میاں صاحب کی تحقیق کیا ہوئی اور آپ نے یہ کیوں کہہ دیا کہ اگر ماہرین کی تحقیق میری رائے کے مطابق ہو تو اسے مان کر گفتگو کی بنیاد

Marfat.com

رکھنی چاہئے ورنہ پھر ماہرین ہی کے حوالے سے اسے غلط ثابت کرنا چاہئے اقول میں نے اپنے فتویٰ میں تحریر کیا تھا کہ ـــــ"یہ آلات جدید ہیں اس لئے مذکورہ بالا تحقیق نہایت ضروری تھی اس تحقیق کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ویڈیو اور ٹی۔ وی کے استعمال کرنے کا معاملہ بالکل گراموں فون' ٹیپ ریکارڈ اور آئینوں کے استعمال کرنے کے معاملہ کی طرح ہے" ـــــ

اس پر علامہ ازھری صاحب نے یہ سوال قائم فرمایا کہ ـــــ"اس پر یہ کہنا کہ اس تحقیق کے بعد الخ اس پر معروض ہے کہ کون سی تحقیق کے بعد ابھی تو وہ تفرقہ ہی ثابت نہ ہوا تو تحقیق کیا ہوئی" ـــــ علامہ موصوف کے اس سوال کو دیکھ کر مجھے بڑی حیرت ہوئی اس لئے کہ "اس تحقیق کے بعد" الخ کے فقرہ سے پہلے ہی متصلاً خط کشیدہ عبارت بخوبی واضح کر رہی ہے کہ اس تحقیق کا تعلق جدید آلات سے ہے چنانچہ میں نے اپنے جواب میں عرض کیا کہ ـــــ"اس تحقیق کے بعد الخ کہہ کر میں نے جو کچھ عرض کیا ہے وہ بالکل واضح ہے۔ اس تحقیق کا تعلق جواب میں ذکر کردہ جدید آلات کی صنعت گری سے تھا اور ظاہر ہے کہ اس کے لئے انہیں آلات کے ماہرین سے رابطہ قائم کرنا چاہئے اگر ماہرین کی رائے میری تحقیق کے مطابق ہو تو اسے مان کر گفتگو کی بنیاد رکھنی چاہئے ورنہ پھر ماہرین ہی کے حوالے سے اس کو غلط ثابت کرنا چاہئے"۔

ـــــ قارئین کرام پر واضح ہو گیا ہو گا کہ میں نے اپنے فتویٰ میں اپنی تحقیق ۔یا۔ میری تحقیق کا لفظ نہیں استعمال کیا اب اگر آگے چل کر علامہ ازھری صاحب کی سوالاتی تحریر کے جواب میں اسی مذکورہ بالا تحقیق کو اپنی ذکر کردہ تحقیق کے خیال سے "میری تحقیق" لکھ دیا تو کون سی قابل اعتراض بات ہوگئی ـــــ غور فرمایئے ـــــ قرآن کریم صحیفہ ربانی ہے لیکن ایک چھوٹی سی

Marfat.com

مناسبت کے سبب آج تک اس کو صحیفہ عثمانی کہا جاتا ہے۔ یوں ہی۔ اسلام دین الٰہی ہے مگر اس کو دین رسول۔ دین مسلمین بلکہ ہر ہر مسلمان کا دین کہا جاتا ہے اگرچہ ہر جگہ نسبت کے وجوہ الگ الگ ہیں۔ تو اب اگر کسی دوسرے کی تحقیق کو بیان کرنے اور ذکر کرنے کی وجہ سے اپنی تحقیق قرار دوں تو مضائقہ ہی کیا ہے؟۔ اب رہ گیا ماہرین کی اس تحقیق کو مان لینے کی صورت میں مجھے انکا مقلد قرار دینا تو اس میں لفظ تقلید اور لفظ مقلد کی لغوی اور شرعی دونوں حیثیتوں سے بے جا چشم پوشی کا مظاہرہ ہے۔ یہ دونوں لفظ اہل شرع کے نزدیک ایک شرعی اصطلاح کی حیثیت حاصل کر چکے ہیں۔ اسی لئے کسی علم وفن والے کی اس کے علم وفن سے متعلق کسی بات کو مان لینے والے کا نام شرعاً مقلد نہیں بلکہ مسائل شرعیہ میں بھی ضرورتاً کسی دوسرے امام کی رائے کے مطابق عمل کرنے کی صورت میں بھی عمل کرنے والا مجموعی طور پر اپنے ہی امام کا مقلد کہا جاتا ہے—— یوں ہی کسی کی تحقیق کو مان لینے کا نام ازروئے لغت بھی تقلید نہیں۔ اس لئے کہ ازروئے لغت تقلید نام ہے نقل، پیروی، کسی کے قدم بقدم چلنے اور کسی کی متابعت کرنے کا (ملاحظہ ہو فیروز اللغات) اور یہ ظاہر ہے کہ کسی تحقیق کی اصلیت کو تسلیم کرنا ایک الگ چیز ہے اور اس کے قدم بقدم چلنا اور اس کی متابعت وپیروی کرنی ایک دوسری چیز ہے—— اب اگر میں نے ٹی۔ وی وغیرہ کی صنعت گری کے متعلق سے ان کے ماہرین وصانعین کی بات مان لی تو میں انکا مقلد کیسے ہو گیا۔ اور اگر کسی کی بات مان لینے ہی سے کوئی اس کا مقلد ہو جاتا ہے پھر تو خود علامہ ازھری صاحب بھی بے شمار علماء وفقہاء حتیٰ کہ خود قاضی عبدالرحیم صاحب قبلہ مدظلہ العالی کے مقلد کہلانے کے لائق ہو جائیں گے اس لئے کہ انہوں نے قاضی صاحب موصوف کی پیاز والی اور موم والی بات مان کر انہیں کے حوالے سے اسے اپنے جواب میں نقل بھی کیا ہے لہٰذا وہ قاضی صاحب کے مقلد ہو گئے—— اب تک کی یہ ساری گفتگو علی سبیل التنزل اس بنیاد پر

Marfat.com

تھی کہ اس تحقیق کو ماہرین وصانعین ہی کی تحقیق مانی جائے اور خود کو صرف اس کو مان لینے والا قرار دیا جائے جیسا کہ علامہ ازھری صاحب کا یہی خیال ہے ـــــ مگر ـــــ اب میں اس پہلو کو بھی روشن کر دینا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے فتویٰ میں جدید آلات کے تعلق سے جو کچھ عرض کیا ہے وہ میری ہی تحقیق ہے۔ اب رہ گیا علامہ ازھری صاحب کا اسے میری تحقیق نہ ماننا تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ اس لفظ تحقیق کی تحقیق کی طرف توجہ کا وقت نہیں نکال سکے اس لئے کہ انہیں بعجلت جواب پریس کے حوالے کر دینا تھا۔ کاش علامہ ازھری صاحب سوچتے کہ کسی جواب کا غیر معمولی عجلت سے منظر عام پر آجانا اس کے وقیع وزن دار اور قابل قبول ہونے کی دلیل نہیں اور نہ ہی اس سے مجیب ہی کی شخصیت کو چار چاند لگتے ہیں ـــــ یوں ہی کسی جواب کا غیر معمولی تاخیر سے منظر عام پر آنا اس کے بے وقعت' بے وزن اور ناقابل تسلیم ہونے کی نشانی نہیں اور نہ اس سے مجیب ہی کی حیثیت عرفی مجروح ہوتی ہے۔ الغرض ۔ اس سلسلے میں نہ تو تعجیل لائق صد ستائش ہے اور نہ تاخیر سزا اور ملامت ـــــ خیر ـــــ جو ہوا سو ہوا۔ آب آیئے لفظ تحقیق کی تحقیق کی طرف توجہ فرمایئے۔ فیروز اللغات میں لفظ تحقیق کے مندرجہ ذیل معانی مذکور ہیں ـــــ "(۱) اصلیت معلوم کرنا' دریافت کرنا (۲) درستی ۔ صحت (۳) دریافت 'تفتیش جانچ پڑتال (۴) سچائی۔ صداقت ۔ اصلیت (۵) یقین (۶) تصدیق ۔ پایہ ثبوت کو پہنچنا (۷) درست۔ ٹھیک۔ سچا۔ اصلی ۔ یقینی" ـــــ

ـــــ تو کیا علامہ ازھری صاحب یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ جس کو میں نے اپنی تحقیق قرار دیا ہے وہ مذکورہ بالا معانی میں سے کسی معنی میں بھی میری تحقیق نہیں؟ ـــــ اگر کسی چیز کی اصلیت معلوم کرنی اور حقیقت حال دریافت کرنی اور اس کے تعلق سے معلومات حاصل کرنے کے لئے تفتیش وجانچ پڑتال اور جانکاروں سے جانکاری حاصل کرنی بھی تحقیق ہے تو

Marfat.com

یقیناً میں نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ میری تحقیق ہے ـــــ میں نے پہلے ویڈیو اور ٹی۔ وی کی اصلیت اور اس کی صنعت گری کے تعلق سے ماہرین اور جانکاروں سے جاکانکاری حاصل کی اور جب اطمینان بخش تفتیش ہوگئی اور ضروری معلومات حاصل ہوگئیں تو اس کو آسان لب ولہجے میں بیان کر دیا۔ اب خواہ علامہ ازھری صاحب اس کو میری تحقیق تصور فرمائیں یا نہ فرمائیں ہر صورت میں اسے میری تحقیق قرار دینا بالکل صحیح ہے۔

ـــــ ویسے بھی معمار کے اپنی تعمیر کے اور صانع کے اپنی مصنوع کے تعلق سے تفصیلات پیش کرنے کو خود اس معمار وصانع کی تحقیق قرار نہیں دیا جاتا بلکہ اس کو ان دونوں کی طرف سے توضیح وتشریح کہا جاتا ہے۔ ہاں۔ ان تفصیلات کو پیش کرنے کو اس کی تحقیق قرار دیں گے جو نہ معمار ہو نہ صانع بلکہ ان سے رابطہ قائم کر کے معلومات حاصل کر کے پیش کرنے والا ہے ـــــ غزالی دوراں مظہر امام احمد رضا راس العلماء حضرت علامہ سید احمد سعید صاحب قبلہ کاظمی دامت برکاتھم العالیہ نے یہ ارشاد فرما کر کہ ـــــ "بالخصوص ویڈیو کیسٹ ۔ ٹی ۔ وی اور فلم کے بارے میں جس عرق ریزی سے جناب نے تحقیق فرمائی ہے الخ" ـــــ واضح فرمادیا کہ میں نے جو کچھ عرض کیا ہے اس کو خود اپنی تحقیق قرار دینا بالکل درست ہے۔ مناسب ہے کہ یہیں یہ بھی واضح کر دوں کہ میرے جس جواب کو دیکھ کر غزالی دوراں نے "الجواب ہوالجواب وللہ درالمجیب **المصیب الشاب**" کی تحریر پر تنویر زیب قرطاس فرمائی اور اپنے منسلکہ مکتوب گرامی میں مزید تائید وتوثیق کے کلمات ارشاد فرمائے اور بزرگانہ نوازشات کا اعلیٰ ترین مظاہرہ فرمایا اسی فتویٰ کو جب علامہ ازھری صاحب نے دیکھا تو سوالات کی بوچھار کر دی اور میری تحریر کردہ ہر ہر سطر کو باطل قرار دینے کی کوشش میں لگ گئے۔ اور سوالات بھی ایسے کئے جس سے خود انہیں کی حیثیت عرفی متاثر

Marfat.com

ہوگئی۔ ایسے ہی موقع کے لئے کہا جاتا ہے۔ تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن۔

قولہ تو ماہرین کے حوالے سے اسے غلط ثابت کرنے کی کیا حاجت اقول بڑی حیرت کی بات یہ ہے کہ مکمل ہوش وحواس کی درستگی کے باوجود علامہ ازھری صاحب جابجا عبارت فہمی سے قاصر رہے ہیں۔ میں نے ٹی۔ وی کے عکوس کے جواز وعدم جواز کے تعلق سے ٹی۔ وی کے ماہرین کی رائے نہیں طلب کی تھی اس لئے کہ یہ ان کے دائرہ کار سے باہر کی چیز ہے بلکہ یہ فقہاء کرام کی ذمہ داری ہے کہ کسی چیز کے تعلق سے شرعاً جواز۔ یا۔ عدم جواز کا فیصلہ فرمائیں ـــــ میری گزارش کا منشاء صرف یہ تھا کہ میں نے ٹی۔ وی کے ماہرین صانعین سے اس کی اصلیت وحقیقت کے تعلق سے جو معلومات حاصل کی ہیں اگر وہ غلط ہیں تو ایسے ہی ماہرین سے مکمل جانکاری حاصل کر کے انہیں کے حوالے سے اسے غلط ثابت کیا جائے۔ اس لئے کہ یہ کام انہیں ماہرین کا ہے نہ کہ دارلافتاء کے مفتی صاحب کا۔ کیونکہ ہذا لیس من باب الفقہ ـــــ علامہ ازھری صاحب کو ان آلات کی صنعت گری کے تعلق سے جس طرح کا ثبوت پیش کرنا چاہئے انکا اس طرح کا ثبوت پیش نہ کر سکنا ان آلات کے متعلق خود میری تحقیق کی صحت کی توثیق کر رہا ہے قولہ شرعاً مستحسن نہیں کہ مفتی صاحب جان کر کہہ کرنا سمجھ اور بے شعور بتائیں اقول اور شرعاً یہ بھی مستحسن نہیں کہ اگر کسی کو کسی خاص بات کی سمجھ اور اس کا شعور حاصل نہ ہو تو خواہ مخواہ کے لئے اس بات کی سمجھ اور اس کے شعور کی نسبت اس ناسمجھ اور بے شعور کی طرف کر کے کذب آرائی کی جائے۔ کسی کو مفتی مان لینے کے لئے یہ کب ضروری ہے کہ اس کو سائنٹسٹ بھی مان لیا جائے۔ مفتی اور سائنس داں دونوں کا دائرہ کار الگ الگ ہے۔ تو جن معلومات کا تعلق دارالافتاء کے دائرہ کار سے نہ ہو اس کو نہ سمجھ سکنا اور اس کا شعور نہ حاصل کر سکنا قطعاً دارالافتاء میں

Marfat.com

بیٹھنے والے مفتی صاحب کی تقلیل شان کا باعث نہیں۔ کسی مفتی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ سائنسدانوں کے دائرہ کار سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے خود ان سائنسدانوں سے رابطہ قائم نہ کرے اور زعم ہمہ دانی کے نشے میں اپنی اٹکل ہی کو معیار حق سمجھ لے ــــــ

قولہ سوالوں ہی سوالوں میں آپ کی رائے پر ویڈیو کیسٹ اور ٹی۔ وی کی تصویروں کو ناجائز ثابت کیا اقول قارئین کرام بخوبی واقف ہو چکے ہیں کہ میں نے جو تحقیق پیش کی ہے اس کی روشنی میں ویڈیو کیسٹ میں کوئی تصویر ہوتی ہی نہیں پھر میں کسی غیر موجود شے کے متعلق جواز وعدم جواز کی بات کیسے کر سکتا ہوں۔ یوں ہی۔ ٹی۔ وی میں جو کچھ نظر آتا ہے وہ عدم انطباع کے سبب عکس ہے تصویر نہیں ایسی صورت میں میں کسی غیر تصویر کو تصویر مان کر اس کے عدم جواز کا فیصلہ کیسے کر سکتا ہوں ــــ اب رہ گیا علامہ ازھری صاحب کا میری رائے پر ویڈیو کیسٹ میں محفوظ ریز اور ٹی۔ وی میں نظر آنے والے عکوس کو ناجائز قرار دینا تو اس میں صرف ان کی اٹکل کی کرشمہ سازی نظر آرہی ہے قولہ میں کہوں گا کہ ٹھیک ہے مگر خاص آئینوں کے عکوس کی حلت کی کوئی نص نہیں نہ کوئی نص ایسی ہے جس سے معلوم ہو کہ ناپائدار عکوس حلال ہیں اور جب کوئی نص بالخصوص آئینوں کے عکوس کے لئے نہیں نہ کوئی نص ناپائدار عکوس بنانے کی حلت سے متعلق ہے تو بات وہی رہی جو میں نے کہی اقول میں کہوں گا کہ ٹھیک ہیں مگر خاص آئینوں کے عکوس کی حرمت کی کوئی نص نہیں۔ نہ کوئی نص ایسی ہے جس سے معلوم ہو کہ ناپائدار عکوس حرام ہیں اب جب کوئی نص بالخصوص آئینوں کے عکوس کے لئے نہیں نہ کوئی نص ناپائدار عکوس نمایاں کرنے کی حرمت سے متعلق ہے تو بات وہی رہی جو میں نے کہی ــــ یہ تو رہا ترکی بہ ترکی جواب

Marfat.com

ـــــ ویسے حقیقت حال وہی ہے جس کی میں وضاحت کر چکا ہوں کہ ضابطہ اصالت اباحت وانعدام نہی شرعی کے سوا خود سرکار رسالت کا عمل اور امت کا تعامل آئینوں کے عکوس غیرمنطبعہ کی حلت کی روشن دلیل ہے جس پر ٹی۔ وی کے عکوس غیرمنطبعہ کی حلت کو قیاس کرنا بالکل درست ہے قولہ بلکہ اندازہ سے نص میں بے جاتاویل ودعویٰ خصوص کیا یہ کس کا کام ہے یہ اگر میں عرض کروں تو ہمارے سید صاحب کو تکلیف ہوگی اس سلسلہ میں کلام علماء ملاحظہ فرمائیں اقول بلکہ اپنی اٹکل سے نصوص میں مذکور کسی لفظ کے دائرہ مفہوم میں اس کے حقیقی معنی موضوع لہ کے غیر کو شامل کرنے میں بیجا تاویل ودعویٰ عموم غیرواقعی کیا یہ کس کا کام ہے اگر میں عرض کروں تو ہمارے خان صاحب کو تکلیف ہوگی اس سلسلے میں کلام علماء ملاحظہ فرمائیں قولہ میرے سوال نمبر۲۲ کے جواب میں جناب نے بہت طول سے کام لیا اقول میں نے اپنے فتویٰ میں عرض کیا تھا کہ ۔ "ویڈیو کیمرہ کے ذریعہ کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں بنائی جاتی" ـــــ نیز اسی فتویٰ میں یہ بھی عرض کیا تھا ـــــ "ٹی ۔ وی ان ریز کو صورت میں بدل کر اپنے آئینے سے ظاہر کر دیتا ہے" ـــــ علامہ ازھری صاحب کو میرے ان دونوں معروضات میں تضاد نظر آیا اسی لئے انہیں میرا پہلا قول میرے دوسرے قول میں مذکور اقرار کے خلاف نظر آیا۔ علامہ ازھری صاحب کے اس غلط احساس کی بنیادی وجہ یہی سمجھ میں آئی کہ ویڈیو' ویڈیو کیمرہ اور ٹی۔ وی کی صنعت گری سے بالکل ناواقف ہونے کے سبب انہیں معلوم نہیں کہ ان میں ہر ایک کا کیا کام ہے؟ اسی لئے میں نے ضروری سمجھا کہ پہلے میں ان آلات کے تعلق سے چند ضروری معلومات ان کی خدمت میں پیش کر دوں اور پھر جواب عرض کروں۔ الغرض ۔ جس طول کلامی کی علامہ ازھری صاحب نے شکایت کی ہے وہ خود ان کی ان آلات کی صنعت گری سے عدم واقفیت کے احساس کی تحریک کی دین ہے۔ اس لئے انہیں گراں خاطر نہیں ہونا چاہئے۔ ویسے بھی مجھے اپنے بعض

Marfat.com

دوسرے قارئین کو بھی تو سمجھانا تھا اور علامہ کی قلت تامل کو تحقیق کی روشنی میں لانا تھا قولہ میرا سوال اس تطویل کے باوجود قائم کہ ان عکوس پر حرمت کا اطلاق کیوں نہیں ہوتا الخ اقول علامہ صاحب موصوف کے سوال نمبر۲۲ میں دو باتیں تھیں ایک تو میرے کلام میں تضاد دکھاتا تھا اور دوسرے ٹی۔ وی کے عکوس پر حرمت کے اطلاق نہ ہونے کا سبب معلوم کرنا تھا۔ بحمدہ تعالیٰ میرے جواب نمبر۲۲ میں دونوں کا حل موجود ہے۔ خاص طور پر دوسرے مسئلے کے حل سے متعلق میرے جواب نمبر۲۲ ہی کی یہ عبارت ہے کہ ـــــ "ویڈیو کیمرہ' ویڈیو کیسٹ اور ویڈیو پر جاندار کی تصویر کشی کی حرمت وممانعت کے نصوص کا اطلاق اس لئے نہیں ہوتا کہ ان میں کسی شے کے عکوس تک نہیں ہیں چہ جائیکہ تصاویر ہوں۔ رہ گیا ٹی۔ وی تو اس میں عکوس ضرور ہیں 'مگر ناپائدار ہیں اس لئے وہ حقیقی معنوں میں تصاویر نہیں" ـــــ اب اگر یہ جواب علامہ ازھری صاحب کے خیال شریف میں نہ اترے تو اس میں اس مجیب کا کیا قصور ہے؟ قولہ ناپائدار اور پائدار کا تفرقہ ہمیں تسلیم نہیں اقول اگر اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے پھر تو میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ ان کے مابین تفرقہ نہ ہونا ہمیں تسلیم نہیں ـــــ بحمدہ تعالیٰ میں کتب لغت وغیرہ سے بخوبی واضح کر چکا ہوں کہ عکوس غیر منطبعہ حقیقی معنوں میں تصاویر نہیں۔ لہٰذا ـــــ تصاویر بول کر عکوس مراد لینا صحیح نہیں۔ قولہ وہ فروگزاشتیں کیا ہیں جنہیں قاضی صاحب نے بقول جناب تصحیح وتصویب فرماکر خود کو شریک کر لیا۔ اقول میں نے اب تک جو کچھ عرض کیا ہے ان پر علامہ ازھری صاحب سنجیدگی سے غور فرمائیں تو مجھے امید ہے کہ ان تحریروں کی روشنی میں وہ خود ہی ان فروگزاشتوں کی ایک اچھی خاصی فہرست تیار کر سکتے ہیں۔ اب ضرور نہیں کہ ان کو الگ سے شمار کرایا جائے۔

ـــــ اس بات کے آخر میں مناسب لگ رہا ہے کہ میں اپنے قارئین کرام کی توجہ اس

Marfat.com

خاص بات کی طرف مبذول کرا دوں کہ خود علامہ ازھری صاحب کی تحریریں اس بات پر شاہد ہیں کہ علامہ موصوف کے نزدیک بھی آئینوں اور ٹی۔ وی میں نظر آنے والی غیر منطبع شبیہیں عکوس ہیں اور حقیقی معنوں میں عکوس ہیں ـــــ لہٰذا ـــــ ان دونوں میں نظر آنے والی شبیہوں کے عکوس ہونے میں ہم دونوں کا بالکلیہ اتفاق ہے ـــــ اب رہ گیا یہ سوال کہ کیا یہ عکوس حقیقی معنوں میں تصویر بھی ہیں؟ تو اس بات میں ہم دونوں کی رائے الگ الگ ہو گئی ہے۔ علامہ ازھری صاحب کے نزدیک یہ سارے عکوس بھی تصویر ہی ہیں اور تصویر کا حقیقی معنی ان سب کو بھی شامل ہے ـــــ مگر ـــــ میرے نزدیک حقیقی معنوں میں یہ عکوس تصویر نہیں لہٰذا ان پر تصویر کا اطلاق حقیقی نہیں۔ بحمدہ تعالیٰ میں نے حضرت امام احمد رضا اور حضرت صدر الشریعہ قدس سرہما کی واضح تصریحات کی روشنی میں اپنے خیال کی صحت و درستگی کو اظہر من الشمس کر دیا ہے۔ اور ـــــ ان بزرگوں کے ارشادات کے سوا دوسری معتبر کتابوں سے بھی اپنے دعویٰ کے صحیح ہونے پر مضبوط سندیں پیش کر دی ہیں۔ اس کے برخلاف خود علامہ ازھری صاحب اپنے خیال کی صحت و درستگی ثابت کرنے کے لئے کوئی واضح دلیل نہیں پیش کر سکے۔ صرف اپنی اٹکل ہی سے کام نکالنے کی کوشش میں لگ گئے ـــــ

Marfat.com

باب ۱۷

استفامت ڈائجسٹ جون وجولائی ۱۹۸۵ء ۔ اور پھر۔ اسی ڈائجسٹ کے دسمبر ۱۹۸۵ء کے شماروں میں ایک فاضل جلیل مدظلہ العالی کے دو تحقیقی مقالے نظرنواز ہوئے۔ پہلے کا عنوان ہے "ویڈیو کی تصویر اصلی یا فرضی" اور دوسرے کا عنوان ہے "ٹی۔ وی اور ویڈیو کی تصویر اصلی یا فرضی"۔ دوسرا مقالہ دراصل پہلے مقالہ ہی کو توضیح وتشریح اور تفہیم وتکمیل سے متعلق ہے۔ اس توضیحی بیان کی ضرورت کیوں پڑی خود فاضل گرامی قدر ہی کی زبانی سماعت فرمائیں آپ رقم طراز ہیں ——— "مخدومنا الکریم ۔ استاذنا المکرم علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق صاحب قبلہ امجدی سے جب وہ سفرحج وزیارت کے دوران الہ آباد اسٹیشن پر پہنچے تو اپنے بہت سے احباب کے ساتھ مجھے بھی شرف ملاقات حاصل ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ معلوم ہوا ہے کہ تمہارا کوئی مضمون ٹیلی ویژن اور وی۔ ڈیو سے متعلق ماہنامہ فیض الرسول میں شائع ہوا ہے لیکن سفر کی تیاری میں مصروفیت کے باعث اسے دیکھ نہ سکا واپسی پر انشاء اللہ تعالیٰ اسے ضرور دیکھوں گا۔ ساتھ ہی چند ایسے وجوہ کا بھی ذکر فرمایا جو ٹیلی ویژن اور ویڈیو کی اسکرین پر بننے والی اور آئینہ میں نظر آنے والے تصویروں کے مابین مشابہت پیدا کرتے ہیں جنکی وجہ سے اول الذکر کے جواز کا پہلو نمایاں ہوتا ہے وقت کی قلت کی وجہ سے مزید کوئی گفتگو نہ ہو سکی۔ البتہ حضرت کا آخری حکم تھا کہ ان وجوہ پر بھی کامل غور کے بعد ایک مضمون بطور ضمیمہ لکھ کر اس لئے ان وجوہ کو مدنظر رکھتے ہوئے چند کلمات سپرد کئے جاتے ہیں تاکہ مسئلہ واضح سے واضح تر ہو جائے۔" ——— قارئین کرام بخوبی جانتے ہیں کہ فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب قبلہ دامت برکاتھم العالیہ نے میرے فتویٰ کی تصحیح وتصویب فرماکر اس فتویٰ کو خود اپنا فتویٰ بنالیا ہے اور ظاہر

Marfat.com

ہے کہ انہوں نے یہ کام کامل غور وفکر کے بعد ہی کیا ہو گا۔ خود فاضل مقالہ نگار کی منقولہ بالا تحریر کی خط کشیدہ عبارت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایک سرسری ملاقات میں حضرت فقیہ العصر نے چلتے چلتے جن وجوہ کا ذکر فرمایا وہ اس قدر اہم تھے کہ خود فاضل مقالہ نگار کو بھی۔ ''اول الذکر کے جواز کا پہلو نمایاں ہوتے نظر آنے لگا''۔ کاش حضرت فقیہ العصر کے لفظوں میں ان وجوہ کا ذکر فرما دیا جاتا اور اس طرح دوسرے قارئین کو بھی موقع دیا جاتا کہ وہ حضرت فقیہ العصر کے کلمات طیبات کے انوار وبرکات سے اپنے کو مستفیض ومستنیر کر سکتے۔

——ان وجوہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگتا ہے کہ ان کو سنتے ہی فاضل مقالہ نگار کو اپنے پہلے مقالہ میں تشنگی کا احساس ہونے لگا اور وہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ اس پہلے مقالے میں جو کچھ بھی پیش کیا گیا ہے اور اس کے ذریعہ جو بھی ثابت کرنا چاہا ہے اس کے ثابت کرنے میں حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

—— حضرت فقیہ العصر کی اس کمال بصیرت کو ملاحظہ فرمایئے کہ انہوں نے فاضل گرامی کے مقالہ کو دیکھے بغیر جو باتیں ارشاد فرمائیں اس سے فاضل گرامی قدر کے دل میں اپنے مقالے کی قوت استدلال کی کمزوریوں کا احساس جاگ اٹھا۔ اور انہوں نے خود ضرورت محسوس فرمائی کہ اس کی خامیوں کو ایک دوسرے توضیحی بیان سے دور کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ گو فاضل گرامی کے بقول یہ کوشش ناقص کو کامل کرنے کے لئے نہیں بلکہ صرف واضح کو واضح تر کرنے کے لئے عمل میں لائی گئی ہے خیر کچھ بھی ہو یہ تو کہنا ہی پڑے گا کہ ''جائے استاد خالیست''——

——فاضل گرامی قدر کی خط کشیدہ عبارت کے بین السطور سے ایک بات اور بھی سمجھ میں آرہی کہ فاضل موصوف نے طے کر لیا ہے کہ ہم اول الذکر کے جواز کے جملہ پہلو کو

Marfat.com

باطل کر کے رہیں گے یعنی اس مسئلے کے مثبت پہلو پر غور ہی نہ کریں گے بلکہ منفی پہلو ہی کو بنیاد بنا کر اسی پر اپنی ساری گفتگو کی بنیاد رکھیں گے۔ ظاہر ہے کہ جب ایک معقول ذہین وفطین اور ذکی وفریس فاضل جلیل ایسا پختہ ارادہ کر لے پھر تو وہ بڑے سے بڑا گل کھلا سکتا ہے لوگوں کے ذہن وفکر کو مطمئن کر سکے یا نہ کر سکے مگر اپنے زور بیان کی قوت سے بہت ساری زبانوں پر تالے تو لگا ہی سکتا ہے ـــــــ اپنے اس باب نمبر ۱ کے ذریعہ اس فاضل گرامی کی بارگاہ علم ودانش میں اپنے معروضات کا ارمغان خلوص پیش کرنا مقصود ہے ۔ گر قبول افتدز ہے عزوشرف۔ یہاں بھی انشاء المولی تعالی "قولہ" سے فاضل گرامی کے ارشادات اور "اقول" سے اپنے معروضات پیش کرنے کا التزام کروں گا ـــــــ قولہ ویڈیو کی تصویر اصلی یا فرضی ؟ اقول نہ اصلی نہ فرضی اس لئے کہ ویڈیو میں کوئی تصویر ہوتی ہی نہیں اطلاعاً" عرض ہے۔ قولہ ویڈیو کے اسکرین الخ اقول ویڈیو کی اپنی مخصوص کوئی اسکرین (Screen) نہیں ہوتی اطلاعاً" عرض ہے قولہ "علم المناظر والمرایا" میں بتایا گیا ہے کہ تصویریں فی الحقیقت دو طرح کی ہوتی ہیں الخ اقول اولاً" علم مناظر کی اصطلاح خاص میں تصویر سے جو مراد ہے کیا ضروری ہے کہ شرع بھی تصویر سے وہی مراد لے۔ لفظ تصویر صوم وصلواۃ کی طرح شرع کا کوئی اصطلاحی لفظ نہیں لہٰذا شرعی نصوص میں تصویر کا لفظ جب بھی استعمال کیا جائے گا تو اس سے وہی معنی مراد ہونگے جو تصویر کا لغوی ۔یا۔ عرفی معنی ہے علامہ ازھری صاحب کی نگارشات کے جواب میں جس کی مکمل وضاحت کی جا چکی ہے۔ ثانیاً" علم مناظر کی جس وقت ترتیب وتدوین ہوئی تھی اس وقت ارباب علم مناظر کے حاشیہ خیال میں بھی یہ بات نہ رہی ہوگی کہ ایک دور ایسا بھی آئے گا جس میں حکایت صوت کرنے والی کچھ شبیہیں نئے ڈھنگ کی ظہور پذیر ہوں گیں جن میں بعض باتیں ان کی مصطلحہ اصلی تصویروں کی ہونگیں اور بعض باتیں ان کی مصطلحہ فرضی تصویروں کی ہونگیں ' الغرض

Marfat.com

استقرائی بنیادوں پر بنائے گئے ضابطے اپنے کو مستثنیات سے بے نیاز نہیں رکھ سکتے پھران پر یقین واذعان کی عمارت کیسے کھڑی کی جا سکتی ہے۔ ثالثاً۔ ارباب علم مناظر کی خانہ راز اصطلاح سازی سے پہلے ہی تصویر کا لفظ نصوص میں آچکا تھا لہٰذا اب اس کے مفہوم کو متعین کرنے کے لئے یہ اصطلاح سہارا نہیں بن سکتی۔ بلکہ۔ اس لفظ سے عہد رسالت میں جو سمجھا جاتا تھا وہی سمجھنا صحیح ہو گا۔ اور ظاہر ہے کہ اس عہد پاک میں اس لفظ کو بول کر وہی مراد لیا جاتا تھا جس کا مراد لینا اس عہد کے عرف میں رائج تھا۔ جس کی وضاحت کے لئے کتب لغات وتفاسیر کافی ہیں۔ بالفرض اگر یہ دعویٰ کیا جائے کہ سرکار رسالت نے حرمت تصاویر سے متعلق اپنے ارشادات میں تصویر کا لفظ ایک خاص اصطلاحی معنی میں استعمال فرمایا ہے تو پھر اس معنی کو بھی سرکار رسالت ہی سے منقول ہونا چاہئے نہ کہ "ارباب علم مناظر" سے۔ رابعاً۔ تاریخی حقائق سے مجرمانہ طور پر چشم پوشی کرتے ہوئے بالفرض اگر یہ کہا جائے کہ "علم مناظر" کی ترتیب وتدوین عہد رسالت سے پہلے ہو چکی تھی پھر سرکار نے بھی اس اصطلاح کو قبول فرمالیا تھا لہٰذا سرکار آیۃ رحمت نے اسی اصطلاحی معنی میں تصویر کا لفظ استعمال فرمایا ہے اور اس عہد پاک میں تصویر کا لفظ بول کر عام طور پر یہی خاص اصطلاح والا معنی ہی مراد لیا جاتا تھا ـــــ تو اس کو بھی ـــــ ثابت کرنے کے لئے کتب احادیث وتفاسیر کی مضبوط شہادتیں درکار ہیں ـــــ میری اس پوری گفتگو کا خلاصہ یہ ہوا کہ ارباب علم مناظر کے یہ خانہ ساز مفروضات اور خود ساختہ اصطلاحیں جن کی وضاحت فاضل گرامی نے بخوبی فرمادی ہے ہمارے لئے حجت نہیں کہ ہم ان کی روشنی میں نصوص میں مذکور صور وتصاویر وتماثیل کا مفہوم متعین کریں۔ ایسی کمزور بنیاد پر حلت وحرمت کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا قولہ تصویر کی دو قسمیں ہیں (۱) ترسیمی (۲) ارتسامی پھر ارتسامی کی دو قسمیں ہیں انطباعی، عکسی عکسی کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) حقیقی (۲) غرضی ـــــ نقشہ تقسیم بھی ملاحظہ

Marfat.com

کر لیا جائے

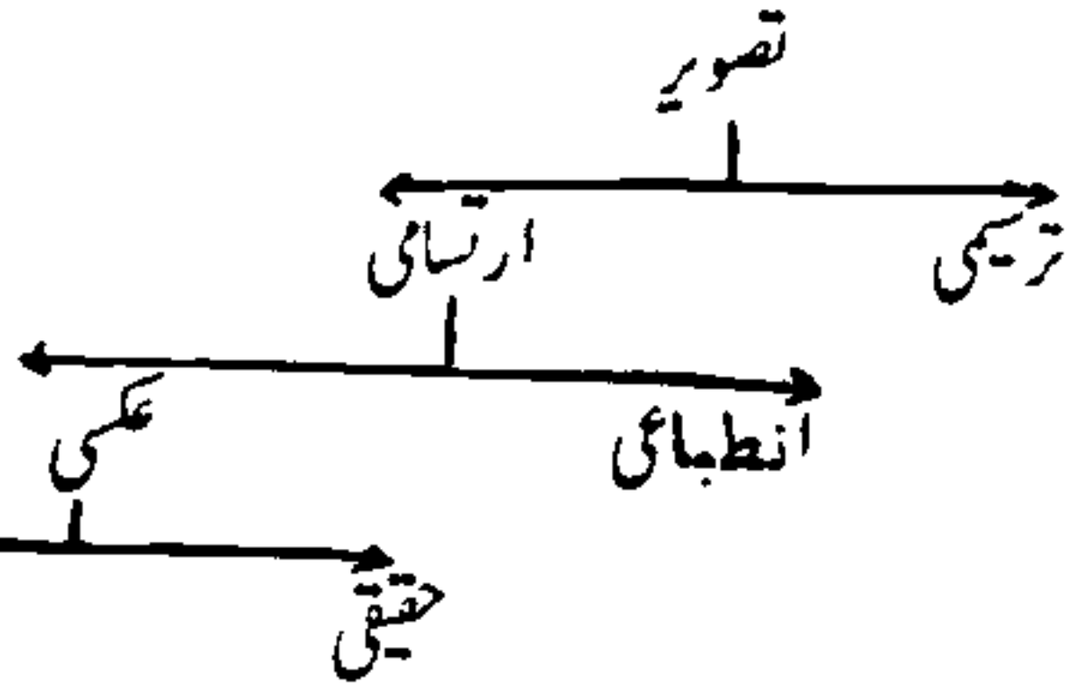

اقول اس تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس کو بطور اصطلاح فرضی قرار دیا جارہا ہے وہ صرف اصطلاحاً فرض ہے نہ کہ حقیقتاً اس لئے کہ وہ قسم ہے ارتسامی کی اور بصراحت فیروز اللغات ارتسام کہتے ہیں نقش ونگار کرنے اور نقاشی کرنے کو اور مرتسم کا معنی ہے نقش کیا گیا۔ مہر لگایا گیا ــــ شمس اللغات اور منتخب اللغات شاہجہانی دونوں میں ارتسام کا معنی "نقش گرفتن چیزے در چیزے" بتایا گیا ہے۔ لغات فیروزی میں ارتسام کا معنی منقش ہونا۔ تصویر کھینچنا اور مرتسم کا معنی نقش پکڑنے والا منقش ہونے والا تحریر ہے۔ غیاث اللغات میں ہے ارتسام بالکسر نقش بستن از کشف وصورت بستہ شدن از کنز ــــ الغرض ــــ ارتسامی تصویر کے لئے مرتسم ہونا اور کسی جگہ پر نقش پکڑ لینا ضروری ہے اور مرتسم کے لئے موجود ومتحقق ہونا لازمی ہے۔ ایسی صورت میں مذکورہ بالا نقشہ تقسیم میں جس تصویر کو اصطلاحاً فرضی قرار دیا جارہا ہے وہ حقیقتہً شے موجود اور امر متحقق ہی ٹھہرتی ہے آئینوں کے عکوس غیر مرتسمہ جس کے دائرے سے باہر ہو جاتے ہیں ــــ اس لئے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مرتسم کی قسم غیر مرتسم ہو؟ مرتسم کی قسم غیر مرتسم قرار دینا بالکل اسی طرح ہو جائے گا جیسے کوئی کہے کہ وجود کی ایک قسم عدم ہے متحقق کی ایک قسم غیر متحقق ہے اور موجود کی ایک قسم معدوم ہے وغیرہ وغیرہ۔ تعجب ہے کہ فاضل گرامی نے اس اصطلاحی تصویر فرضی کو

Marfat.com

آگے چل کر صاف لفظوں میں موہوم وغیر موجود اور متوہم وغیر متحقق فرمایا ہے اب خدا جانے کہ ان لفظوں کو بھی ان کے لغوی معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔یا۔ ان کو بھی کسی ایسی خاص اصطلاح کے شکنجے میں جکڑ دیا گیا ہے جس میں مرتسم کو غیر مرتسم موجود کو معدوم اور متحقق کو متوہم کہا جا سکتا ہو ـــــــ المختصر ـــ فرضی تصویر کو ارتسامی کی قسم قرار دینا اسی صورت میں معقول ہو سکتا ہے جبکہ یہ صرف اصطلاحاً فرضی ہو نہ کہ حقیقتاً ۔ بلکہ۔ ازروئے حقیقت وہ موجود ومتحقق اور منطبع و مرتسم ہو ـــ اور اگر ـــ فرضی تصویر سے وہی مراد ہے فاضل گرامی جس کی وضاحت فرما چکے ہیں یعنی موہوم غیر موجود' متوہم غیر متحقق ۔ تو۔ اس کو ارتسامی کی قسم قرار دینا ظاہر البطلان ہے جیسا کہ میں ابھی اشارا کر چکا ہوں ـــ اس مقام پر اس پہلو سے بھی غور کیا جا سکتا ہے کہ مذکورہ نقشہ تقسیم میں جس تصویر کو مقسم قرار دیا گیا ہے کیا وہ وہی ہے حرمت تصاویر کے نصوص میں جس کا ذکر ہے ۔ یا۔ اس کا غیر اور اس سے متباین ۔ پہلی صورت میں اس کی کسی قسم کو ضابطہ حرمت سے باہر نہیں کیا جا سکتا خواہ اس کا نام حقیقی رکھا جائے یا فرضی اس لئے کہ اس صورت میں نصوص کا عموم سب کو شامل ہو گا حالانکہ خود فاضل گرامی نے بعض قسموں کو فرضی قرار دی کر ضابطہ حرمت سے نکالنے کی کوشش کی ہے ـــ اور اگر ـــ اس کا غیر ہے تو پھر اس کی تحقیق سے حرمت تصاویر کے نصوص میں مذکور لفظ تصاویر و تماثیل کے معانی کی وضاحت میں کیونکر مدد مل سکے گی؟

ـــــــ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مقسم تصاویر ممنوعہ سے خاص ہو تو اب اس کا ہر ہر فرد ضابطہ حرمت میں آجائے گا تو پھر اس کی کسی قسم کو فرضی کا نام دیکر ضابطہ حرمت سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا ـــ ایک شکل یہ بھی ہے کہ مذکورہ مقسم قرار دادہ تصویر تصاویر ممنوعہ سے عام ہو

Marfat.com

تو اس صورت میں یہ ممکن ہے کہ اس کی محض قسمیں شرعاً ممنوع ہوں اور بعض ممنوع نہ ہوں مگر اس شکل کی صحت ثابت کرنے کے لئے لغتاً اور شرعاً کوئی دلیل نہیں ـــــ بلکہ دلیل اس کے خلاف جاتی ہے اس لئے کہ شرعاً کوئی ایسی تصویر نہیں ہے جسے جاندار کی تصویر کہا جائے اور وہ حرام نہ ہو لہٰذا ایسی تصویر جو جاندار کی تصویر ہو اور شرعاً تصاویر ممنوعہ سے عام ہو یعنی اس کے بعض افراد تصاویر ممنوعہ سے خارج ہوں بالکل باطل ہے ـــــ اس مقام پر ایک عجیب بات یہ بھی سامنے آتی ہے کہ اس نقشہ تقسیم میں تصویر عکسی کی ایک قسم فرضی قرار دی گئی ہے اور آگے چل کر اس کی مثال آئینوں کے عکوس سے پیش کی گئی ہے۔ حالانکہ۔ آئینوں میں جو شبیہیں نظر آتی ہیں وہ عکس ہیں نہ کہ عکسی۔ آئینوں کی شبیہوں پر عکسی کے اطلاق کے تعلق سے میں لغوی شہادتیں پیش کر چکا ہوں اور خاص کر کے تصویر عکسی کا شرعی حکم خود امام احمد رضا قدس سرہ کے ارشاد کی روشنی میں واضح کر چکا ہوں آپ نے جاندار کی ہر تصویر عکسی کو ضابطہ حرمت میں داخل فرمایا ہے اور اس کی کسی قسم کو فرضی قرار دے کر ضابطہ حرمت سے علیحدہ نہیں کیا ہے۔ کتب لغات میں بھی عکس اور عکسی دونوں کے الگ الگ معانی بتائے ہیں ان میں آئینوں کے عکوس کو عکس ہی قرار دیا گیا ہے نہ عکسی جیسا کہ میں ان امور کی بخوبی وضاحت کر چکا ہوں۔ فرہنگ آصفیہ میں ہے "عکسی :(صف) منسوب بہ عکس جیسے عکسی تصویر ۔یا۔ چھاپہ وغیرہ"۔ فیروز اللغات میں ہے "عکسی : عکسی سے منسوب ـــــ عکسی تصویر :وہ تصویر جو کیمرے کے ذریعہ کھینچی جائے ـــــ عکسی طباعت :جس میں فوٹو کیمرہ استعمال کیا جائے" ـــــ

ـــــ ماہنامہ سنی دنیا نومبر ۱۹۸۵ء میں بحوالہ المعجم الوسیط طبع مصری یہ عبارت منقول ہے المصورة مونث المصور وآلہ تنقل صورة الاشیاء المجسمة بوقوع اشعتہ ضوئیتہ تبعث من الاشیاء وتسقط علی عدسة فی جزئها الامامی ومن ثم الی شریط اوزجاج

Marfat.com

حساس فی جزئها الخلفی فتطبع علیہ الصورۃ بتاثیر الضوء فیہ تاثیرا کیملویا ـــــ یعنی مصورہ مصور کا مونث ہے اور ایک آلہ ہے جو مجسم اشیاء کا عکس منتقل کرتا ہے بایں طور کہ روشنی کی کرنیں جو اشیاء سے پھوٹتی ہیں وہ اس آلہ (کیمرہ) کے اگلے حصے میں لگے شیشہ پر پڑتی ہیں اور وہاں سے ریل ۔یا۔ حساس شیشہ کی طرف منتقل ہو جاتی ہیں جو کیمرے کے پیچھے حصے میں ہوتا ہے تو اس پر تصویر روشنی کی کیمیائی تاثیر سے چھپ جاتی ہے ـــــ کیمرہ کے ذریعہ اسی چھپ جانے والی تصویر کا نا تصویر عکسی ہے ـــــ المختصر ـــــ جب آئینہ کی شبیہہ عکس ہے عکسی نہیں تو پھر اسے عکسی کی قسم قرار دینا صحیح نہیں۔ عکس کو عکسی کہنا تو بالکل ایسا ہی ہو گا جیسے کوئی مثلاً پورنیہ کو پورنوی کہنے لگے ـــــ عکس آئینہ کو عکسی تصویر قرار دینا لغت وعرف دونوں سے بغاوت کر کے زبان وبیان کی دنیا میں ایک غیر مستحسن اجتہاد کی بنیاد ڈالنی ہے۔

ـــــ اس مقام پر بھی اگر کوئی یہ کہہ دے کہ ہم عکس کو عکسی اپنی اصطلاح خاص کے پیش نظر کہہ رہے ہیں تو میں یہی عرض کروں گا کہ جناب والا آپ کو اختیار ہے کہ آپ جو چاہیں اصطلاح بنالیں بکری کو خنزیر کہنے لگیں ۔یا۔ خنزیر کو بکری۔ لیکن۔ خدا کے لئے ایسا نہ کریں کہ اس اصطلاح سازی کے بعد پھر یہ دعویٰ کرنے لگیں کہ حرمت خنازیر سے متعلق جو شرعی نصوص ہیں ان سے مراد یہی ہماری **مصطلحہ** خنازیر (بکریاں) ہیں اور یوں ہی بکریوں کی حلت کے تعلق سے جو شرعی نصوص ہیں ان سے مراد یہی ہماری **مصطلحہ** بکریاں (خنازیر) ہیں۔

ـــــ اس مقام پر مجھے ایک واقعہ یاد آگیا۔ ایک بار میں تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ العزیز کی بارگاہ عظمت پناہ میں حاضر تھا۔ اسی دوران میں ایک صاحب نے خالص حربیوں کے بینک سے منافع لینے کا مسئلہ دریافت فرمایا حضور قبلہ گاہی نے ارشاد فرمایا

Marfat.com

کہ وہ ربوٰ نہیں سود نہیں اسے لے سکتے ہیں۔ اس پر ان صاحب نے عرض کیا کہ اس کو ساری دنیا سود ہی کہتی ہے حضور قبلہ گاھی نے فرمایا یہ بولی کی غلطی ہے پھر مسکرا کر فرمایا کہ کیا ساری دنیا اگر بکری کو خنزیر کہنے لگے تو بکری حرام ہو جائے گی؟ یا خنزیر کو بکری بولنے لگے تو خنزیر حلال ہو جائے گا؟ اشاروں اشاروں میں حضرت نے کتنی محکم بات ارشاد فرمائی ہے۔ الغرض۔ ہم کو کسی کی خاص ۔یا۔ غلط اصطلاح سازی کو شرعی حکم کے معلوم کرنے کا ذریعہ نہیں بنانا ہے ہمیں تو صرف یہ دیکھنا ہے کہ شریعت میں جس چیز کی حلت ۔یا۔ حرمت کی بات کی جارہی ہے جب پہلی بار یہ بات کی گئی تھی تو اس وقت کے عرف میں اس چیز سے کیا سمجھا جاتا رہا ہے۔ مثلاً۔ خالص حربیوں کے بینک کے منافع کو آج دنیا کی غالب اکثریت سود قرار دے رہی ہے یہی آج کا عرف بن چکا ہے اب اگر قیامت تک بھی یہی عرف قائم رہے جب بھی حرمت ربوٰ سے متعلق جو نصوص ہیں ان کا اطلاق اس پر نہیں ہو سکتا۔ بالکل اسی طرح آئینوں اور ٹی۔ وی کے عکوس کو اگر کوئی اصطلاحاً اصلی ۔یا۔ فرضی تصویر کہنے لگے تو اس سے نہ تو انہیں حقیقی معنوں میں تصویر قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان پر حرمت تصاویر کے نصوص کا اطلاق کیا جا سکتا ہے ـــــ کاش فاضل گرامی قدر نقشہ تقسیم یوں مرتب فرماتے

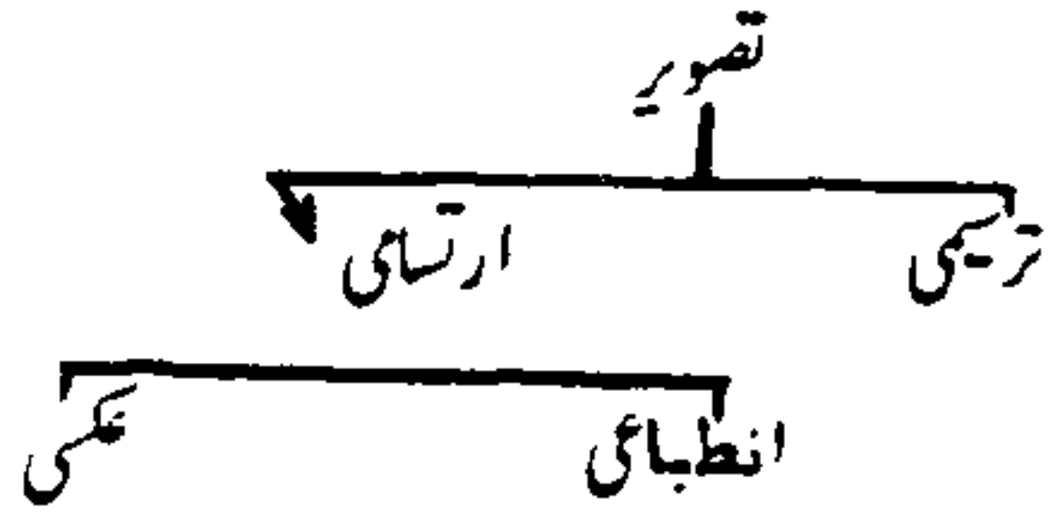

اور پھر واضح فرمادیتے کہ یہ سب اصلی تصویر کی حقیقی قسمیں ہیں ان میں کوئی بھی غیر حقیقی نہیں ان پر اور ان کے جملہ افراد پر لفظ تصویر کا اطلاق بالکل حقیقی ہے ـــ لہٰذا ـــ ان

Marfat.com

میں کسی بھی قسم کی جاندار کی تصویر شرعی ضابطہ حرمت سے باہر نہیں ـــــ ظاہر ہے کہ اس نقشہ تقسیم میں تصویر سے مراد وہی ہے جو ترسیم ۔یا۔ ارتسام کے نتیجے میں عالم وجود میں آئی ہو۔ ترسیمی تصویر کے تعلق سے خود فاضل گرامی کو یہ اعتراف ہے کہ یہ وہ تصویر ہے "جو رنگ ولون کے ملاپ یا خراشوں کی مدد سے جزء فجزء تھوڑی تھوڑی بنے۔ جیسے قلم برش پینٹنگ فوارہ کے ذریعہ کاغذ دیوار وغیرہ پر بنی ہوئی تصویریں ۔یا۔ کسی چیز پر کندہ کی ہوئی تصویریں ۔یا۔ اسی طرح یارچہ بیزی یا کشیدہ کاری سے بنائی ہوئی تصویریں" ـــــ

ـــــ رہ گئیں ارتسامی تصویریں تو ان کے لئے لغوی شہادتوں کی روشنی میں بخوبی واضح کر چکا ہوں کہ "نقش گرفتن چیزے در چیزے" ضروری ہے۔ اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کوئی چیز کسی دوسری چیز پر مرسوم ومنقوش اور مرتسم و منطبع نہ ہو جائے میں اس حقیقت کو بخوبی واضح کر چکا ہوں کہ آئینہ ہو ۔یا۔ ٹی ۔ وی کا شیشہ دونوں میں نظر آنے والی شبیہیں نہ ان پر مرسوم ومنقوش ہوتی ہیں اور نہ مرتسم و منطبع اور نہ ہی ترسیم وتشکیل کے کسی تدریجی عمل کا نتیجہ ـــــ جب انکا ترسیمی اور ارتسامی ہونا باطل ہو گیا تو ارتسامی کی جتنی قسمیں ہیں ان سے بھی یہ خارج ہو گئیں ـــــ مذکورہ بالا میرا پیش کردہ نقشہ تقسیم اور اس سے متعلق مذکورہ بالا مختصر سی وضاحت اگر فاضل گرامی قدر پیش فرما دیتے تو یہ تو ہو سکتا تھا کہ ارباب حکم مناظر کی پیشانیاں شکن آلود ہو جاتیں۔ لیکن ۔ عرف ولغت کے اعتبار سے بات تو سچی ہوتی۔ اور خود فاضل گرامی غیر ضروری وضاحتوں میں اپنا قیمتی وقت ضائع فرمانے سے بچ جاتے ـــــ اور اگر فاضل گرامی قدر کو عرف ولغت کے اطلاقات سے آنکھیں چرا کر کسی نئی تحقیق کی داغ بیل ڈالنی تھی اور تصویر کو اس معنی میں استعمال کرنا تھا جس سے پانی اور آئینہ میں نظر آنے والے عکوس کو بھی تصویر کہا جا سکے اور پھر ان کو ضابطۂ حرمت

Marfat.com

سے الگ بھی رکھا جاسکے تو نقشہ تقسیم یوں مرتب کرنا چاہئے تھا۔

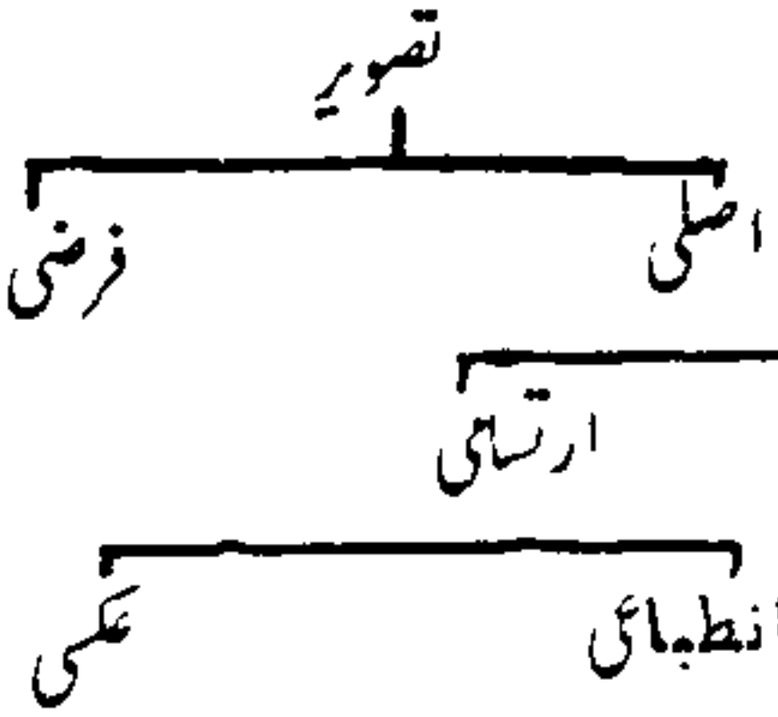

اور پھر اس کے تعلق سے یہ وضاحت پیش کر دینی چاہئے تھی کہ اصلی تصویر سے مراد وہ ہے جو حقیقی معنوں میں تصویر ہو اور فرضی تصویر سے مراد وہ ہے جو صرف فہم ناظرین میں تصویر نظر آتی ہو لیکن کسی جگہ مرسوم و منقوش نہ ہو ـــــ لہٰذا ـــــ اس پر لفظ تصویر کا اطلاق حقیقی نہیں بلکہ مجازی ہے۔ میرے نزدیک مذکورہ بالا نقشہ تقسیم ارباب علم مناظر کی طرف سے پیش کردہ نقشہ تقسیم سے بہتر واضح اور صحیح ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ اس نقشہ تقسیم سے نہ تو فاضل گرامی کا مدعا ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی میرا مقصود باطل قرار پاتا ہے ـــــ مگر ـــــ ایک محقق کو اس بات کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے تھی اسے تو صرف تحقیقی تقاضوں کا خیال رکھنا چاہئے تھا ـــــ اپنے زیر نظر مضمون میں جہاں میں نے تصویر کے معنی کی وضاحت کی ہے اس کی روشنی میں بھی ایک نقشہ تقسیم مرتب کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے۔

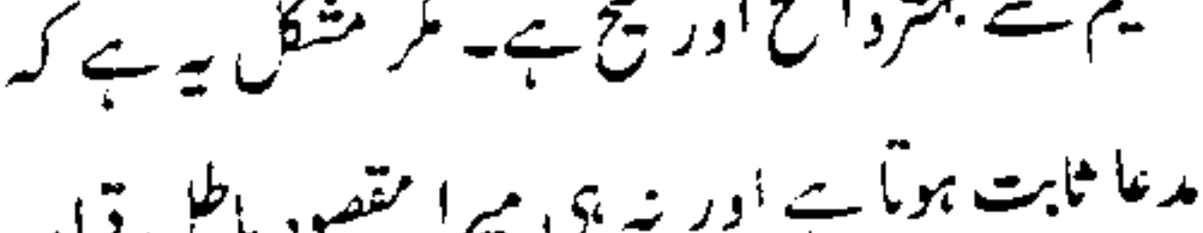

یہ تقسیم کس قدر مختصر ہے مگر جامعیت کا یہ حال ہے کہ اس میں تریسمی اور ارتسامی تصویروں کی جملہ قسمیں داخل ہو گئیں اور فرضی تصویر کی جدت طرازی ۔نیز۔ تریسمی و ارتسامی تصویروں کی قسموں کی غیر ضروری وضاحتوں سے نجات مل گئی ـــــ فاضل گرامی نے جو

Marfat.com

تحقیق فرمائی ہے اس کی روشنی میں حرمت تصاویر کے نصوص میں مذکور تصاویر وتماثیل کا معنی مراد متعین کرنے کے لئے ضروری ہو گا کہ پہلے "علم مناظر" کی طرف رجوع کیا جائے اور اگر بالفرض اس وقت "علم مناظر" کی تدوین نہ ہو سکی ہو تو پھر اس وقت تک انتظار کیا جائے جب تک کہ اس کی تدوین نہ ہو جائے اس لئے کہ اس کی تدوین کے بعد جا کے معلوم ہو سکے گا کہ نصوص میں مذکور لفظ تصاویر کا معنی مراد کیا ہے؟ــــ فاضل گرامی کا یہ خیال کہ "پہلے علم مناظر کے اصولوں پر پرکھیں پھر حکم شرع معلوم کریں" صاف ظاہر کر رہا ہے کہ اس خاص مسئلہ میں حکم شرع ظاہر کرنے سے پہلے علم مناظر کے اصولوں کی ترتیب وتشکیل ضروری ہے اس لئے کہ اس کے اصولوں کی تدوین سے پہلے حرمت تصاویر کا حکم سنانا قبل از وقت قرار دیا جائے گا ــــ

ــــــ فاضل گرامی قدر ارشاد فرماتے ہیں کہ ــــ "ٹی۔وی اور ویڈیو کی تصویروں کے تصفیہ سے پہلے (حالانکہ ویڈیو میں کوئی تصویر نہیں ہوتی ۱۲ محمد مدنی) انہیں علم مناظر کے اصولوں پر پرکھ لینا ضروری ہے تاکہ صحیح صورت سامنے آجائے" ــــ میرے نزدیک یہ نہایت غیر ضروری ہے بلکہ اس سلسلے میں ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ کتب لغات کی روشنی میں یہ سمجھ لیا جائے کہ حقیقی معنی میں تصویر وتمثال کسے کہتے ہیں؟ اور تصویر وتمثال بول کر عہد رسالت میں کیا مراد لیا جاتا تھا؟ بس اتنی ہی بات سے یہ بخوبی سمجھ لیا جائے گا کہ نصوص حرمت میں تصویر کا معنی مراد کیا ہے؟ اب وہی معنی قیامت تک کی ایجادات میں جہاں جہاں پایا جائے گا ان سب کو اسی حکم میں داخل کر لیا جائے گا جو اس معنی سے متعلق ہے

ــــــ یہ صحیح ہے کہ عہد رسالت میں ٹی۔وی نہیں تھا مگر آئینہ تو تھا تو اس میں نظر آنے

Marfat.com

والے حکوس کو ضابطہ حرمت سے نکالنے کے لئے کہاں علم مناظر کے اصولوں کو پرکھا گیا؟۔۔۔

۔۔۔۔۔لاؤڈ سپیکر پر نماز کی صحت وفساد کے مسئلے کے لئے لاؤڈ اسپیکر کا اصول ایجاد سمجھنا اگر ضروری ہے تو اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ اس کے اصول ایجاد کو کسی لفظ کی لغوی تحقیق میں دخل ہے اور اس کے اصول ایجاد کو سمجھنے سے کسی کلام میں مذکور کسی لفظ کی لغوی تحقیق مقصود ہے ۔۔۔بلکہ لاؤڈ اسپیکر کے اصول ایجاد سمجھنا صرف اس بات کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی آواز متکلم کی آواز ہے یا نہیں؟

دونوں صورتوں میں نماز میں اس کے استعمال کا مسئلہ شرعی ہدایات ہی کی روشنی میں طے کیا جائے گا۔۔۔ رہ گیا۔۔۔ ہمارا مسئلہ زیر بحث تو اس میں کسی تصفیہ کے لئے کسی مشینری کے اصول ایجاد کو سمجھنا ضروری نہیں صرف ایک لفظ کی لغوی تحقیق ضروری ہے۔ اور ظاہر ہے کہ علم مناظر کی خاص اصطلاحوں کی رعایت اگر ہم کو اس لفظ کے حقیقی لغوی معنی سے دور کر دے تو پھر ہم پر علم مناظر کے اصولوں کی رعایت لازم ہی کب ہے؟۔۔۔فاضل گرامی نے یہ بھی غور نہیں فرمایا کہ اگر امت مسلمہ کو شرعی احکام کی سمجھ حاصل کرنے کے لئے سائنسی تحقیقات' فلسفیانہ موشگافیوں اور جدید علوم وفنون کی دقیقہ سنجیوں کو سمجھنا ضروری قرار دیدیا گیا تو پھر شرعی احکام کا سمجھنا مخصوص افراد کے ساتھ مخصوص ہو کر رہ جائے گا اور حال یہ ہے کہ ۔۔۔"والشرع انما یعرف الناس بما یعرف جمابھیرہم"۔

(شرح مسلم للامام النووی ج ا صفحہ ۳۴۷) یعنی شریعت لوگوں کو اسی بات کی معرفت کراتی ہے جس کو عوام الناس بھی جانتے ہوں ۔۔۔اسی لئے کسی کو رویت ہلال کے تعلق سے اہل توقیت کے حساب کو سمجھنے کا مکلف نہیں بنایا گیا۔ یہاں تک کہ فتاوی قاضی خاں میں ہے

Marfat.com

—— "جهته الکعبه تعرف بالدلیل والدلیل فی الامصار والقری المحاریب التی نصبها الصحابه والتابعون رضی اللہ تعالی عنهم"۔ سمت کعبہ کا علم دلیل سے ہو گا اور شہروں اور بستیوں میں دلیل صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بنائے ہوئے محراب ہیں۔ اب علم اصطرلاب والے اپنے خود ساختہ اصولوں پر کچھ بھی بکا کریں اس پر کان دھرنے کی ضرورت نہیں اور نہ اس سلسلے میں علم اصطرلاب والوں کی خوشہ چینی کی حاجت ہے ——امام احمد رضا قدس سرہ فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۱۷۱ پر، فرماتے ہیں ——— "اکابرین نے فرمایا کہ جو مسجد مدتوں سے دینی ہو اور اہل علم اور عامہ مسلمین اس میں بلانکیر نماز پڑھتے ہوں اگر کوئی فلسفی اپنے آلات اور قیاسات کی رو سے اس میں شک ڈالنا چاہے اس کی طرف التفات نہ کیا جائے۔ فتاویٰ خیریہ میں ہے وازالم نعرف شیئا وعلمنا کثرۃ المارین وتوالی المسلمین علی مرور السنین علمنا بالظاہر وھو الصحۃ"۔ ——یعنی صورت مذکورہ میں ہم ظاہر پر عمل کریں گے اور ظاہر یہی ہے کہ مسجدیں صحیح سمت قبلہ پر بنی ہیں۔ یہی امام ممدوح جہت قبلہ کی بحث میں ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں ——— "پھر علماء کے یہ ارشادات ان کے بارے میں تھے جو فن ہیئت کا ماہر کامل عالم فاضل ثقہ عادل ہو یہ نئی روشنی والے نہ فقہ سے مس نہ ہیئت سے خبر اور دین دیانت کا حال روشن تر انکی بات کیا قابل التفات"۔ (ایضاً صفحہ ۱۸)

——— المختصر ——— جدید علوم وفنون کی خانہ ساز اصطلاحوں کو احکام شریعت کے سمجھنے کا معیار قرار دینا ہرگز صحیح نہیں۔ لہٰذا اس لئے ضروری نہیں کہ حرمت تصاویر کے نصوص میں مذکور لفظ کے مفہوم ومعنی کو متعین کرنے کے لئے علم مناظر والوں کی خوشہ چینی کریں اور ان کے خود ساختہ اصطلاحی معنی تصویر کا حقیقی معنی قرار دیں۔ اور وہ جسے اصلی قرار دیں اسے ہم بھی اصلی قرار دیں اور وہ جسے فرضی قرار دیں اسے ہم بھی فرضی مان لیں۔ اور

Marfat.com

پھر اصلی اور فرضی کے درمیان وہ جو فرق بتاتے جائیں اسے ہم بھی من وعن تسلیم کرتے جائیں ـــــــــلور جب علم مناظر والوں کی خوشہ چینی ضروری نہیں رہ گئی اور ان کے مفروضہ اصولوں پر حکم شرع معلوم کرنے کا دارومدار نہیں رہ گیا تو پھر فاضل گرامی قدر نے ان کے حوالے سے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اس میں اپنی محنت اور اپنے اوقات کی قدروقیمت کا احساس نہیں فرمایا ہے اور یقیناً اسے ایک افسوسناک بات قرار دیا جائے گا قولہ اگر تصویر کسی پردے پر بنے تو اصلی ہے ورنہ فرضی ہے اقول الغرض تصویر کے لئے بننا ضروری ہے اور بننے کے لئے جس پر بنے اس پر مرتسم و منطبع ہونا ضروری ہے اور ظاہر ہے کہ یہ چیز یعنی کسی محل پر ارتسام وانطباع نہ تو آئینوں کے عکوس کو حاصل ہے اور نہ ٹی۔ وی کے ان دونوں کے عکوس ان میں صرف نظر آتے ہیں اور جہاں جس کم وکیف اور حجم کے ساتھ نظر آتے محسوس ہوتے ہیں درحقیقت وہاں اس کم وکیف اور حجم میں ہوتے نہیں قولہ تکنیکی ۔یا۔ دستکاری کے عمل سے پیدا ہونے والی ایسی شبیہہ جو کسی چیز کی حکایت صوری کرتی ہے تصویر کہلاتی ہے اقول فاضل گرامی قدر نے تصویر کی جو تعریف کی ہے یقیناً وہ تصویر کی جملہ قسموں میں ملحوظ ہوگی لہٰذا یہی شان فرضی تصویر کی بھی قرار پائی کہ وہ بھی کسی تکنیکی یا دستکاری کے عمل کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اور پھر اس کی مثال میں آئینوں اور پانی کے عکوس کو پیش کیا ہے۔ مگر ۔ یہ وضاحت نہیں فرمائی ہے کہ پانی کے عکوس کس تکنیکی ۔ یا۔ دستکاری کے عمل کا نتیجہ ہیں؟ رہ گیا آئینوں کا معاملہ تو اگرچہ میری تحقیق میں ان کے عکوس کے ظہور میں انسانی دستکاری کا دخل ہے۔ مگر فاضل گرامی قدر کے نزدیک صحیح یہی ہے کہ آئینوں کے عکوس بھی چونکہ فرضی تصویر کے خانے میں آتے ہیں تو ـــــ

"اس کی تحصیل کے لئے نہ بالذات قصدوارادے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ اس کے لئے بالذات عمل کی ضرورت بلکہ ضمناً اور بالتبع ازخود یہ طبعی طور پر حاصل ہو جاتی ہے"

Marfat.com

——الغرض ——یہ بھی کسی تیکنیکی ۔یا۔ دستکاری کے عمل کا نتیجہ نہیں تو پھر ان دونوں کو اس تصویر کی قسموں میں کیوں شمار کرایا گیا جس کا تیکنیکی یا دستکاری کے عمل سے پیدا ہونا ضروری ہے ——میرے نزدیک فاضل گرامی کی یہ تعریف ناقص ہے اس لئے کہ میں اس بات کی بخوبی وضاحت کر آیا ہوں کہ آئینوں کے عکوس کے ظہور میں انسانی دستکاری کا دخل ہے تو اس تعریف کی روشنی میں آئینوں کے عکوس بھی حقیقی معنوں میں تصویر ٹھہرتے ہیں حالانکہ میں یہ بھی واضح کر چکا ہوں اور مضبوط شہادتیں پیش کر چکا ہوں کہ آئینوں کے عکوس تصویر نہیں۔ خود فاضل گرامی کے نزدیک بھی یہ تعریف ناقص ہونی چاہئے اس لئے کہ اس تعریف کی روشنی میں خود انہیں کی شمار کردہ تصویر کی ایک قسم انہیں کی وضاحت کی روشنی میں تصویر سے خارج ہو جاتی ہے ——کاش فاضل گرامی تصویر کی یہ تعریف فرماتے کہ ——"کسی مخلوق کی تیکنیکی یا دستکاری کے عمل سے ظاہر ہونے والی وہ ترسیمی ۔یا۔ ارتسامی شبیہہ جو کسی چیز کی حکایت صوری کرتی ہے تصویر کہلاتی ہے" ——تو پھر اس میں نہ تو میرے نزدیک کوئی نقص رہتا اور نہ خود فاضل گرامی کے نزدیک خود ان کی وضاحت کی روشنی میں کوئی کمی رہتی مگر مشکل یہ تھی کہ اس تعریف کی بنیاد پر آئینوں کے عکوس کے ساتھ ساتھ خود ٹی۔ وی کے عکوس بھی تصویر حقیقی کی تعریف سے باہر ہو جاتے حالانکہ فاضل گرامی کی ساری ذہنی تگ ودو ان کو تصویر حقیقی ثابت کرنے ہی کے لئے ہے۔

قولہ زیر بحث مسئلہ میں عکس کی دونوں قسموں اور حقیقی اور فرضی کے درمیان ذرا التباس ہے

اقول ہو سکتا ہے کہ فاضل گرامی یہ سب کچھ علم مناظر کے مفروضہ اصولوں کی بنیاد پر ارشاد فرما رہے ہوں ۔ اس سلسلے میں حقیقت حال وہی ہے جس کا اظہار میں کر چکا ہوں کہ عکسی

Marfat.com

تصویریں قطعی طور پر حقیقی تصویریں ہیں لہٰذا عکسی تصویر کی ہر قسم حقیقی تصویر ہے رہ گئیں وہ شبیہیں جو آئینوں اور پانی سے ظاہر ہوتی ہیں تو وہ عکس ہیں عکسی تصویریں نہیں ہیں قولہ ایک شبہ ہوتا ہے کہ حقیقی تصویریں جو ٹی۔ وی اور ویڈیو کی اسکرین وغیرہ پر نظر آتی ہیں یہ بھی آئینہ کی صورتوں کی طرح فرضی ہیں اقول اولاً ویڈیو کے لئے کوئی اسکرین نہیں اطلاعاً" عرض ہے ثانیاً" فاضل گرامی کی جملہ وضاحتوں کا حاصل یہ ہے کہ آئینوں کے عکوس اور ٹی۔ وی کے عکوس میں فرق کے متعدد وجوہ ہیں جن سے ان دونوں میں جوہری و حقیقی فرق ظاہر ہوتا ہے۔ فاضل گرامی کی اس سلسلے کی ساری وضاحتیں سر آنکھوں پر مگر اس کے باوجود فاضل گرامی جس شبہ سے نجات دلانا چاہتے ہیں وہ شبہ اپنی جگہ پر ہے اس لئے کہ میری سابقہ تحقیقات کی روشنی میں یہ کہنے کی گنجائش ہے کہ جو شبیہہ کسی جگہ پر مرسوم و منقوش اور منطبع و مرتسم نہ ہو وہ حقیقی معنوں میں تصویر نہیں۔ اب اگر ان حقیقی معنوں میں تصویر نہ ہونے والے متعدد افراد کے درمیان جوہری و حقیقی فرق ہو۔ یا۔ ان کے طریقہ ہائے حصول میں غیر معمولی امتیاز ہو جب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا ——— مثلاً ——— ٹی۔ وی کے عکوس اور آئینوں کے عکوس دونوں میں اور دونوں کے طریقہ ہائے حصول اور اسباب ظہور میں نمایاں فرق ہے جس کو ظاہر کرنے کے لئے فاضل گرامی نے قلم توڑ دیا ہے مگر اس کے باوجود دونوں کے عکوس اپنے جائے ظہور پر عدم انطباع اور غیر مرتسم ہونے میں بالکل ایک طرح ہیں اور یہی ان دونوں کا عدم انطباع اور غیر مرتسم ہونا ان دونوں کو حقیقی تصویر کے دائرہ مفہوم سے باہر کر دیتا ہے ——— اس مقام پر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ خود فاضل گرامی کے نزدیک جنہیں حقیقی تصویر کہنا صحیح ہے ان کے درمیان بھی حقیقی وجوہری فرق ہے اور ان سب کے بھی طریقہ ہائے حصول ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں مثلاً تصویر سایہ دار اور تصویر رنگ دونوں میں حقیقی وجوہری فرق ہے ایک مجسم دوسرا غیر مجسم

Marfat.com

ایک جوہر مرکب دوسرا عرض اور ان دونوں کے طریقہ ہائے حصول بھی متبائن ہیں باوجود اس کے جاندار کی تصویر سایہ دار ہو ۔یا۔ تصویر رنگ دونوں حرمت میں بالکل ایک ہی طرح ہیں ـــــ میں کیسے یقین کر لوں کہ فاضل گرامی جوٹی۔ وی کے عکوس کو حقیقی تصویر قرار دے رہے ہیں ان کے نزدیک ٹی۔ وی کے عکوس اور ترسیم اور ارتسام کے نتیجے میں ظاہر ہونے والی دوسری تصویروں میں جوہری فرق نہیں اور ان سب کے طریقہ ہائے حصول ایک دوسرے سے متبائن ہیں؟ اس کے باوجود فاضل گرامی کا ان سب کی حرمت کا حکم فرمانا ظاہر کر رہا ہے کہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو چیزیں حقیقت کے لحاظ سے متبائن ہوں نیز دونوں کے طریقہ ہائے حصول بھی جداگانہ ہوں۔ مگر اس کے باوجود کسی خاص وجہ سے دونوں کا حکم ایک ہو۔ بالکل اسی طرح کہ وہ عکوس جو حقیقی تصویر کے دائرہ مفہوم سے باہر ہیں ان میں سے بعض بعض سے جوہری فرق رکھتا ہو۔ نیز۔ ان میں سے ہر ایک کے حصول کا طریقہ بھی الگ الگ مگر کسی خاص وجہ سے ان سب سے متعلق حکم شرعی ایک ہو مثلاً۔ ٹی۔ وی اور آئینوں کے عکوس دونوں کے درمیان غیر معمولی امتیاز ہے نیز دونوں کے حصول کے طریقے بھی جداگانہ ہیں مگر اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ ان دونوں سے متعلق حکم شرعی بھی دو ہوں ـــــ المختصر ـــــ دو مختلف چیزوں کے درمیان وہ مشابہت و مماثلت جو ان سے ایک طرح کے حکم شرعی کے وابستہ ہونے کا باعث ہوتی ہے جب تک اس کو باطل نہ کر دیا جائے اس وقت تک دوسرے بے شمار وجوہ مفارقت دکھانے سے کام نہیں بن سکتا۔ رہ گئی اصطلاح سازی کی بات تو اصطلاح کوئی کچھ بھی بنا سکتا ہے کہنے کو تو لوگوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ حقیقی تصاویر جن کی حرمت نصوص میں مذکور ہے وہ صرف وہ مجسمے ہیں جو سنگ و آہن وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں جن کا توڑنا واجب ہے رہ گئی تصویر رنگ تو وہ حقیقی تصویر نہیں لہٰذا نصوص کے عموم سے خارج ہے جیسا کہ غیاث اللغات میں اس

Marfat.com

کی طرف واضح اشارا ملتا ہے۔ حالانکہ میں روح المعانی کے حوالے سے واضح کر آیا ہوں کہ "لافرق عندنا بین ان تکون الصورۃ ذات ظل وان لا تکون کذالک وکصورۃ الفرس المنقوشۃ علی کاغذ اوجدار مثلا" ـــــالغرض ۔ صورت ذات ظل اور صورت بدون الظل میں حقیقت کے لحاظ سے کتنا ہی عظیم فرق کیوں نہ ہو لیکن عندالشرع حرمت میں دونوں بالکل ایک ہی طرح ہیں۔ بس اس طرح آئینہ اور ٹی ۔ وی کی شبیہیں اگرچہ حقیقتاً مختلف ہیں مگر عند الشرع حلت میں دونوں بالکل ایک طرح ہیں ان وجوہ کی بنا پر جنہیں میں بار بار بیان کر چکا ہوں۔ قولہ حقیقت یہ ہے کہ ٹی۔ وی اور ویڈیو اور اسکرین پر بننے والی تصویریں آئینے کی صورتوں کے مبائن ہیں اور وہ حقیقۃً غیر قار نہیں بلکہ صرف دیکھنے میں غیر قار معلوم ہوتی ہیں ـــــــوہ گیا قار حسی یا غیر قار حسی کا سوال تو جس طرح دیوار اور کاغذ کی تصویریں قار حسی ہیں اسی طرح پردہ فلم ٹی۔وی اور ویڈیو کے اسکرین (حالانکہ ویڈیو کی کوئی اسکرین نہیں ہوتی ۱۲ محمد مدنی) پر بننے والی تصویریں بھی قار حسی ہیں ـــــــان کے (یعنی جمہور متکلمین واصولین کے) نزدیک بقاء عرض محال ہے یعنی اعراض قار نہیں ہوتے بلکہ غیر قار ہوتے ہیں البتہ ان کی بقا تجدد امثال کی وجہ سے ہے یعنی اعراض کے افراد موجود ومعدوم ہوتے رہتے ہیں اور اسی وجود وعدم کے باہمی ارتباط سے اعراض قائم نظر آتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ اعراض کو حسی قار کہتے ہیں حقیقی قار نہیں۔ دیوار وقرطاس کی تصویروں کو یہ علماء عرض ہی مانتے ہیں اور ان میں غیر قار ہی کہتے ہیں لیکن اس کے باوجود یہی جمہور متکلمین واصولین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ تصویریں حرام ہیں حرمت کے لئے حقیقی قار ہونا ضروری نہیں سمجھتے اقول اولاً حضرات متکلمین واصولین دیوار وقرطاس کی تصویروں کو حقیقی نہ سہی مگر حسی قار تو مانتے ہیں اور حرمت کے لئے کم از کم حسی قار ہونا تو ضروری سمجھتے ہیں۔ آئینوں اور ٹی۔وی کے عکوس تو "حشا" بھی قار نہیں چہ

Marfat.com

جائیکہ حقیقتاً قار ہوں پھر ان متکلمین کے نزدیک بھی ان کی حرمت کا کیا سوال پیدا ہو سکتا ہے ثانیاً" اس مقام پر قار وغیر قار ' متحرک وساکن اور پائدار وناپائدار سے میری کیا مراد ہے؟ ان سارے امور کی وضاحت اسی زیر نظر مضمون کے باب نمبر ۳ میں بخوبی کر چکا ہوں۔ جس معنی میں میں نے قرطاس ودیوار پر منقوش و منطبع تصاویر کو قار وپائدار وساکن کہا ہے اس معنی میں ان کے حقیقی طور پر قاروپائدار ہونے میں شک نہیں ۔ یوں ہی۔ جس معنی میں میں نے آئینوں اور ٹی۔ وی میں نظر آنے والی صورتوں کو غیر قار' ناپائدار و متحرک قرار دیا ہے اس معنی میں ان کے غیر قار وناپائدار ہونے میں بھی کوئی شک نہیں۔ رہ گئیں اس مقام پر قاروغیر قار کے تعلق سے کلامی واصولی بحثیں تو یہ خلط مبحث کا بہترین ذریعہ تو بن سکتی ہیں مگر اس سے اور کوئی فائدہ حاصل ہونے والا نہیں۔ ظاہر حال کی شہادت کے سامنے متکلمانہ باریک بینیاں سیدھے سادھے مسئلے کو الجھا تو سکتی ہیں مگر سلجھا نہیں سکتیں ـــــ قرطاس ودیوار پر بنی ہوئی تصویروں کو بصراحت فاضل گرامی قدر اگر علمائے متکلمین اپنی اصطلاح کی روشنی میں حقیقتہً" غیر قار قرار دیتے ہیں تو یہ ان کی خاص اصطلاح کی بات ہوئی تو اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ یہ تصویریں اس معنی لغوی میں بھی حقیقتاً قار نہ ہوں جو قار کا حقیقی لغوی معنی ہے اور لفظ قار سے جس کا سمجھنا معروف ومتعارف ہے اور جو اپنے فتویٰ میں میری مراد ہے؟ ـــــ

ـــــ اس مقام پر فاضل گرامی نے جب بحث کو ایک دوسرا رخ دینے کی کوشش کی ہی تھی تو ان کو یہ بھی واضح کر دینا چاہئے تھا کہ جب اعراض کی بقاء تجدد امثال کی وجہ سے ہے اور تجدد امثال کا معنی وہی ہے کہ اعراض کے افراد موجود ومعدوم ہوتے رہتے ہیں تو کیا دیوار وقرطاس کی تصویریں بھی ہر آن حقیقتاً ایسا معدوم وموجود ہوتی رہتی ہیں کہ انہیں اپنے محل کے ساتھ قیام انضمامی بھی حاصل نہیں ہوتا؟۔ یعنی کیا اپنے محل پر منضم تک نہیں

Marfat.com

ہوتیں بلکہ ہر آن ایک تصویر مٹتی ہے اور دوسری تصویر فوراً اس کی جگہ لیتی ہے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے کہ جب تک وہ تصویر اس دیوار پر ثبت و منطبع رہے؟ــــــ جب فاضل گرامی کسی بھی باشعور انسان سے یہ فرمائیں گے کہ "تمام دنیا کی دیواروں پر اور کتابوں میں جتنی تصویریں اور حروف کے جتنے نقوش نظر آرہے ہیں "وہ ہر آن معدوم وموجود ہوتے رہتے ہیں اور یہی عدم وجود کا ارتباط ان کی بقاء کا سبب ہے" ــــ تو مجھے یقین ہے اس باشعور انسان کی سمائے فہم وفراست پر چند مخصوص لکیریں دیکھ کر ہی وہ وجود وعدم اور قرار وعدم قرار کے معروف ومتعارف معنی سے آنکھیں چرا کر اپنے مذکورہ خیال کے پیش کرنے کی قدروقیمت کا صحیح اندازہ لگالیں گے ــــ فاضل گرامی نے متکلمین کا جو قول پیش کیا ہے اس کے قائل ہونے کے باوجود حضرات متکلمین دیوار و کاغذ کے نقوش کو اپنے محل پر قائم منضم مانتے ہیں جو مستلزم انطباع لغوی وعرفی ہے ــــ ان حالات میں متکلمین کا ضابطہ مسلمہ ہمارے لئے مضر نہیں۔ ویسے بھی متکلمین کا ضابطہ بالکلیہ اتفاقی نہیں اور نہ اسے فقہی وشرعی اصطلاح کی حیثیت حاصل ہے ــــ المختصر ــــ جس معنی میں میں نے ٹی ۔ وی کے عکوس کو غیر قار قرار دیا ہے وہ اس معنی میں حقیقتہً و حکماً دونوں طرح سے غیر قار ہیں جیسا کہ باب نمبر ۳ میں گذرا ــــ قولہ نوروضیاء کی کرنوں کی مدد سے بننے والی تصویریں ارتسامی عکسی ہیں اقول اگر نوروضیاء کی کرنوں کی مدد سے تصویریں اسی انداز سے بنیں جس کا ذکر معجم الوسیط کے حوالے سے گزر چکا ہے تو پھر وہ قطعی ارتسامی عکسی ہیں ــــ لیکن ــــ اگر نور وضیاء کی کرنیں کسی مخصوص شیشے پر پڑنے اور اس سے باہر نفوذ نہ کر سکنے کے سبب صورت نظر آئیں تو وہ عکس ہے عکسی نہیں ــــ اب اگر عکس کے لغوی معنی کا لحاظ کرتے ہوئے اس کو عکس نہیں کہا جاسکتا تو تصویر بھی نہیں کہا جاسکتا اس لئے کہ اگر وہ عدم انعکاس کی وجہ سے عکس نہیں تو پھر وہ عدم انطباع کی وجہ

Marfat.com

سے تصویر بھی نہیں۔ اس صورت میں اس کو ایک ایسی شبیہہ قرار دیا جائے گا جو نہ عکس ہو نہ تصویر قولہ اس لئے یہ (فرضی تصویریں) مختلف رنگ ولون میں ظاہر نہیں ہو پائیں بلکہ ذی صورت کے فطری رنگ اور اوریجنل کلر ہی میں نظر آتی ہیں اقول یہ بھی مطلقاً صحیح نہیں جیسا کہ میں باب نمبرا میں عرض کر چکا ہوں قولہ حالانکہ دونوں تصویریں واحد نوعی ہیں اقول تصویر سایہ دار اور تصویر رنگ دونوں قطعی طور پر مختلف الحقیقت ہیں اور واحد نوعی نہیں۔ باایں ہمہ۔ عند الشرع ان دونوں کا حکم حرمت ایک ہی ہے ـــــ الغرض ـــــ دو مختلف چیزوں پر ایک حکم شرعی نافذ کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ دونوں واحد نوعی ہوں تب جا کے حکم ایک ہو جیسا کہ میں بار بار عرض کر چکا ہوں قولہ ایسی صورت میں دونوں کے فنا ہونے کو جو کہ عدم محض ہے وحدت نوعی کی علت قرار دینا صحیح نہیں اقول میں نے ٹی۔ وی اور آئینوں کے عکوس میں وحدت نوعی کا قول کب کیا ہے اور کہاں کیا ہے؟ میں نے تو صرف دونوں کے مابین ایک وجہ مشابہت دکھائی تھی کہ دونوں کا مرئی ہونا شعاعوں سے وابستہ وہم رشتہ ہونے پر موقوف ہے اس وابستگی کے ختم ہوتے ہی دونوں غائب ہو جاتے ہیں اور پھر کہیں نہیں رہتے ـــــ الغرض ـــــ نہ تو میرے کلام کا منشاء یہ تھا کہ میں ان دونوں کو واحد نوعی ثابت کروں اور نہ یہی منشاء تھا کہ ان دونوں کی شعاعوں کی وابستگی کی نوعیت کو ایک ظاہر کر دوں قولہ مذکورہ بالا تشریحات کی روشنی میں حقیقی اور فرضی تصویریں ایک دوسرے سے یوں ممتاز ہیں الخ اقول فاضل گرامی نے امتیازات کے جو نشانات قائم فرمائے ہیں اس سے اندازہ لگتا ہے کہ انہوں نے حقیقی تصویر سے ٹی۔ وی کے عکوس اور فرضی تصویر سے آئینوں کے عکوس مراد لئے ہیں الحمدللہ میں نے اپنی جوابی تحریر میں ٹی۔ وی اور آئینوں کے عکوس کے مابین مشابہت و مماثلت کے جو وجوہ پیش کئے ہیں فاضل گرامی قدر کے پیش کردہ وجوہ امتیاز ان کو باطل نہیں قرار دیتے۔ لہٰذا۔ فاضل

Marfat.com

گرامی کے پیش کردہ وجوہ میں سے کس وجہ پر تبصرہ میرے لئے غیر ضروری ہے۔ میں نے کب ان دونوں کے مابین مماثلت کلیہ۔ یا۔ وحدت نوعیہ کی بات کی ہے۔ تو پھر یہ وجوہ امتیاز مجھے کیا نقصان پہنچا سکیں گے ــــــــ

فاضل گرامی کو اس مقام پر منطقیانہ لب ولہجہ اختیار کرنے سے زیادہ بہتر یہ تھا کہ وہ فقیہانہ اسلوب بیان اختیار فرماتے اور فقہی جزئیات کی روشنی میں ثابت کر دیتے کہ میرے بیان کردہ وجوہ مماثلت دونوں کے لئے ایک حکم شرعی کا باعث نہیں بن سکتے۔ بلکہ جب یہ واحد نوعی نہیں ہیں تو ان سے دو طرح کا حکم شرعی وابستہ ہونا چاہئے ــــــــ یہ بھی ذہن نشین رہے کہ فاضل گرامی نے جو وجوہ پیش فرمائے ہیں ان میں ہر ہر وجہ میں انہوں نے جس کو اصلی تصویر کا نام دیا ہے خود ان کے نقشہ تقسیم سے اس کا اصلی تصویر ہونا باطل ہوتا ہے اس لئے کہ انہوں نے تصویر کی بنیادی طور پر دو قسمیں کی ہیں ایک ترسیمی اور دوسری ارتسامی۔ اور پھر انہیں کی وضاحت کی روشنی میں ان وجوہ میں مذکور تصویریں ترسیمی نہیں۔ اور یہ میں بخوبی واضح کر چکا ہوں کہ ان تصویروں میں "نقش گرفتن چیزے در چیزے" کے فقدان کے سبب یہ ارتسامی میں بھی نہیں تو اب یہ پوری بحث پلاسٹک کے اس گلدستے کی طرح ہو گئی جس کے مصنوعی برگ وبار کے تحفظ ونگہداشت اور تحسین وتکمیل میں پوری توجہ صرف کر دی جاتی ہے اور اس طرف خیال بھی نہیں جاتا کہ اس کی تو جڑ ہی نہیں ہے تو پھر اس کے پھلوں میں حقیقت کی مٹھاس اور پھولوں میں سچائی کی مہک کہاں سے سموئی جا سکتی ہے قولہ مضمون سابق میں مذکور ہے کہ تصویریں جن مادوں سے بنتی ہیں مثلاً رنگ وروغن یا شعاعیں وغیرہ انہیں کنٹرول کر کے مخصوص انداز سے کسی سطح پر اس طرح پھیلا دینا کہ صورت ابھر آئے۔ یہ تصویر سازی ہے۔ اقول یہ واضح کر دینے کے بعد کی تصویر کیا ہے؟ اس وضاحت کی ضرورت نہ تھی کہ تصویر سازی کیا ہے؟ ساری بحث تصویر کے معنی

Marfat.com

سے متعلق ہے اگر بنیادی طور پر تصویر کا معنی ہی غلط بیان کیا گیا ہو تو پھر اس بنیاد پر تصویر سازی کا معنی کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟۔ میں بخوبی واضح کر چکا ہوں کہ میرے نزدیک آئینوں اور ٹی۔وی کے اندر صورت گری نہیں ہوتی بلکہ صورت نمائی ہوتی ہے۔ صورت گری کے لئے کسی جگہ پر صورت کا ثبت وانطباع ضروری ہے جو دونوں میں مفقود ہے۔ لہٰذا ۔ ان دونوں میں صورت نمائی کو کسی زاویے سے صورت گری ۔ یا۔ تصویر سازی کا نام دینا صحیح نہیں ـــــــ کسی چیز پر صرف شعاعوں کے پھیلانے سے صورت نہیں ابھرتی۔ ٹی۔ وی پر صورت نمائی کی بنیادی وجہ خود اس کے مخصوص شیشوں سے صوری شعاعوں کا عدم نفوذ ہے اور یہ عدم نفوذ کسی کے کسی فوری عمل کا نتیجہ نہیں بلکہ اس کا تعلق ٹی۔ وی کی سابقہ صنعت گری سے ہے۔ اور وہ بھی ٹی۔ وی کے شیشے پر بنتی نہیں صرف نظر آتی ہے۔ اس سلسلے میں بھی میں بارہا اپنے معروضات پیش کر چکا ہوں ـــــــ

قولہ جیسے قلم میں کوئی تصویر نہیں ہوتی لیکن یہ رنگ ولون (مادہ تصویر) کو مخصوص انداز میں پھیلا کر صورت گری کا فن ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح کیسٹ میں اگرچہ تصویر نہ سہی لیکن یہ مادہ تصویر (شعاعوں) کو مخصوص انداز میں اسکرین پر ڈال کر صورتوں کو نمایاں کرتے ہیں اقول یہی میرا بھی کہنا ہے کہ قلم کا کام صورت گری کرنا ہے اور ٹی۔ وی کا کام صورتوں کو نمایاں یعنی صورت نمائی کرنا ہے۔ صورت گری اور صورت نمائی میں کیا فرق ہے؟ اس کی وضاحت بار بار کی جا چکی ہے ـــــــ

ـــــــ مذکورہ صورت حال کی اگر صحیح تعبیر پیش کی جائے تو یہ ہو گی کہ نہ تو قلم میں کوئی صورت ہوتی ہے اور نہ قلم لون ورنگ پھیلا کر صورت گری کے فن کا مظاہرہ کرتا ہے بلکہ یہ سارا کام قلمکار کا ہے قلم صرف ایک ذریعہ ہے۔ قلم کے اندر کچھ نہیں ہوتا مگر کیسٹ میں

Marfat.com

تصویر و عکس کے سوا بہت کچھ ہوتا ہے۔ لہٰذا ۔ قلم و کیسٹ کی مختلف نوعیتوں کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے قولہ وی ڈیو اور ٹیلی ویژن کے اسکرین اسی لئے دودھیا اور نیم شفاف ہوتے ہیں تاکہ مشینری عمل سے شعاعیں وہاں ٹھہر کر تصویروں میں ڈھل جائیں اور لوگ مخالف سمت سے دیکھ پائیں اقول خط کشیدہ عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ تصویروں میں ڈھلنے کے لئے کسی جگہ پر شعاعوں کا ٹھہرنا ضروری ہے لہٰذا جہاں شعاعیں ٹھہریں گیں نہیں وہاں تصویروں میں ڈھلیں گیں بھی نہیں ـــــ میں اچھی طرح ثابت کر چکا ہوں کہ ٹی۔ وی کے شیشے پر شعاعیں ایک آن کے لئے بھی نہیں ٹھہرتی پھر ان کے تصویر میں ڈھلنے کا سوال ہی کیا ہے؟ اب جو کچھ نظر آرہا ہے وہ تصویر نہیں بلکہ عکس ہے جس کے ظہور کے لئے کرنوں کا کسی جگہ پر ٹھہر جانا ضروری نہیں صرف پڑنا کافی ہے قولہ علم مناظر کے اس فارمولے کے پیش نظر کہ ایک بٹا دس سیکنڈ میں مسلسل نظر آنے والی متعدد مشابہ چیزیں واحد شخصی نظر آتی ہیں۔ ٹیلی ویژن اور ویڈیو میں شعاعوں سے بننے والی تصویریں پیہم اسی اعتبار سے بنتی اور فنا ہوتی ہیں جس کی وجہ سے واحد شخصی نظر آتی ہیں اقول ۔ اولاً ۔ ویڈیو میں کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں بنتی۔ صورت گری تو بڑی چیز اس میں صورت نمائی بھی نہیں ہوتی اطلاعاً" عرض ہے۔ ثانیاً" ۔ علم مناظر کے مذکورہ فارمولے کے اجراء کا یہ محل نہیں۔ ٹی۔ وی میں متعدد مشابہ چیزوں کا غیر معمولی سرعت کے ساتھ ایک کے بعد ایک کا ورود نہیں ہوتا اس سلسلے میں بھی میں اپنے معروضات پیش کر چکا ہوں۔ ثالثاً۔ فاضل گرامی کا یہ ارشاد اس بات کی روشن دلیل ہے کہ ٹی۔ وی میں جو نظر آتا ہے وہ فی الحقیقت ہوتا نہیں۔ متعدد چیزیں ایک نظر آئیں تو یہ در حقیقت خلاف واقع چیز کا نظر آنا ہی تو کہلائے گا۔

قولہ ٹی ۔ وی ' ویڈیو اور پردہ قلم میں شعاعوں سے بننے والی تصویریں چونکہ مختلف پوز کی

Marfat.com

ہوتی ہیں اس لئے متحرک نظر آتی ہیں اور جو تصویریں مختلف پوز کی نہیں ہوتیں وہ یہاں بھی متحرک نظر نہیں آئیں مثلاً کسی مکان کی تصویر کسی درخت وغیرہ کی تصویر اقول۔ اولاً۔ ویڈیو میں شعاعوں کے ذریعہ کسی طرح کی تصویر بننے کا قول باطل ہے اس لئے کہ اس میں قطعی طور پر تصویر تو تصویر عکس تک نہیں ہوتا اطلاعاً عرض ہے۔ ثانیاً۔ ٹی۔ وی کے عکوس کو پردہ فلم کی صورتوں پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اس لئے کہ فلم کے پردوں پر شعاعیں تصویر نہیں بناتیں بلکہ شعاعوں کا کام صرف یہ ہے کہ وہ فلمی ریل (فیتے) پر بنی ہوئی تصویروں کو پردہ فلم تک پہنچادیتی ہیں۔ الغرض۔ وہ شعاعیں خود کسی کی صوری شعاعیں نہیں ہوتیں۔ اس کے برخلاف ٹی۔ وی میں پہنچنے والی شعاعیں ذوالصورۃ کی صوری شعاعیں ہوتی ہیں۔ ان کا کام یہ نہیں کہ کسی جگہ بنی ہوئی تصویروں کو ٹی۔ وی کے شیشے تک پہنچادیں بلکہ وہ خود جب ٹی۔ وی کے شیشے سے ٹکراتی ہیں اور باہر نفوذ نہیں کر پاتی تو ذوالصورۃ کی شبیہہ نظر آنے لگتی ہیں۔۔۔ ثالثاً۔ میں بخوبی ثابت کر چکا ہوں کہ ٹی۔ وی کے شیشے پر نظر آنے والی صورتیں خواہ مختلف پوز کی صورتیں ہوں یا ایک پوز کی مسلسل حرکت میں رہتی ہیں ایک آن کے لئے بھی اس شیشہ پر انکا سکون محال ہے۔ جو تصویر مختلف پوز کی نہیں ہوتی ان کے اسی ایک پوز کی بے شمار مکمل شعاعوں کا ایک کے پیچھے ایک مسلسل ورود ہوتا رہتا ہے۔ ایک آن کے لئے بھی اس ورود کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ اگلی شعاعوں کے ختم ہوتے ہی پچھلی شعاعیں ان کی جگہ لے لیتی ہیں اور ایسا مسلسل بلاتوقف ہوتا رہتا ہے قولہ آئینہ میں نظر آنے والی تصویریں حقیقی نہیں بلکہ صور متوہمہ ہیں اور وہاں تجدد امثال نہیں۔ مضمون سابق میں بتایا گیا ہے کہ ٹی۔ وی اور ویڈیو کی تصویریں تجدد امثال کی بہترین مثال پیش کرتی ہیں اور آئینہ کی تصویر تجدد امثال کی مثال پیش نہیں کرتی اقول میں بخوبی ثابت کر چکا ہوں کہ ٹی۔ وی کے عکوس میں بھی تجدد امثال نہیں۔ آئینہ ہو یا۔ ٹی۔ وی

Marfat.com

دونوں میں سے کسی کے بھی شیشے پر غیر معمولی تیز رفتاری کے ساتھ مسلسل صورت کے پیچھے کا ورود نہیں ہوتا۔ دونوں جگہ شعاعوں ہی کی کارفرمائی ہے۔ خود آئینے کے سامنے آپ جب تک رہیں گے آپ کے سراپا کی مکمل صوری شعاعیں مسلسل ایک کے پیچھے ایک بلاتوقف آئینے کے صاف وشفاف شیشے سے ٹکرا ٹکرا کر منعکس ہوتی رہیں گی اور اس طرح عکس نمائی کرتی رہیں گی ۔ یہی وجہ ہے کہ جب تک آپ آئینے کے سامنے رہیں گے نظر آتے رہیں گے۔ تو پھر جس طرح آئینوں کے شیشے پر صوری شعاعوں کا مسلسل ورود اور اس کے انعکاس کے نتیجے میں مسلسل صورت نمائی تجدد امثال نہیں بالکل اسی طرح ٹی۔ وی کے شیشے پر صوری شعاعوں کا مسلسل ورود اور اس کے وقوع کے نتیجے میں مسلسل صورت نمائی بھی تجدد امثال نہیں۔ یوں ہی۔ میں واضح کر چکا ہوں کہ ٹی۔ وی کی صورتیں کیف وکم کے لحاظ سے جو محسوس ہوتی ہیں وہ فی الحقیقت ہوتی نہیں بلکہ وہ بھی صور متوھمہ ہی ہیں اور اگر بالفرض یہ مان ہی لیا جائے کہ ٹی۔ وی کی صورتیں صور متحققہ ہیں صور متوہمہ نہیں جب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا اس لئے کہ یہ کب ضروری ہے کہ جو متحقق ہو وہ کسی جگہ پر قائم وثابت اور منطبع ومرتسم بھی ہو تو جب انکاثبت وانطباع ضروری نہیں رہ گیا تو پھر انکا حقیقی تصویر ہونا کب ضروری ہو گیا۔ الغرض ۔ متحقق مان لینے کی صورت میں بھی عدم انطباع کے سبب ان کو حقیقی معنی میں تصویر کہنا صحیح نہیں۔ قولہ اب تک کے مضمون سے یہ واضح ہو گیا کہ حقیقی تصویریں اور فرضی تصویریں فی الحقیقت متباین اور دو الگ الگ نوعیں ہیں ایک متحقق دوسری متوہم اقول میری بھی اب تک کی تحقیق سے واضح ہو گیا کہ تصویر سایہ دار اور تصویر رنگ فی الحقیقت متباین اور دو الگ الگ نوعیں ہیں ایک مجسم دوسری غیر مجسم ایک جوہر دوسری عرض اس کے باوجود بعض امور میں مماثلت ومشابہت کے سبب دونوں پر حکم واحد ہی نافذ کیا گیا ہے ـــ بس اسی طرح ـــ عکوس ٹی۔ وی

Marfat.com

اور عکوس آئینہ متبائن ہونے کے باوجود آپس میں ایک ایسی مخصوص جزوی مماثلت رکھتے ہیں جو دونوں کو تصویر کے دائرہ مفہوم سے باہر کر دیتی ہے جس کے نتیجے میں ان دونوں پر حکم واحد ہی نافذ کرنا صحیح قرار پاتا ہے ـــــ یہ اچھی طرح خیال رہے کہ میں نے ٹی۔ وی کے عکوس کے تصویر نہ ہونے کو آئینوں کے عکوس کے تصویر نہ ہونے پر قیاس کیا ہے۔ اس لئے کہ آئینوں کے عکوس کا تصویر نہ ہونا ان کے کسی جگہ پر عدم انطباع اور غیر مرتسم ہونے کی وجہ سے ہے اگر وہ بالفرض کسی جگہ پر منطبع و مرتسم ہو جاتے تو قطعی طور پر حقیقی معنوں میں تصویر کہلاتے ـــــ تو بس ـــــ یہی کسی جگہ پر منطبع و مرتسم نہ ہونا ٹی۔ وی کے عکوس کو بھی حقیقی معنوں میں تصویر نہیں ہونے دیتا۔ اور ظاہر ہے کہ جب دونوں کے عکوس تصویر نہیں اور دونوں کے تصویر نہ ہونے کی وجہ بھی ایک ہی ہے تو پھر ان دونوں پر حرمت تصاویر کے نصوص کا اطلاق نہ ہونا کیوں نہیں صحیح ہوگا اور ان دونوں کے عکوس کے تعلق سے شرعاً حکم واحد کا نفاذ کیوں غلط قرار دیا جائے گا؟ قولہ ٹی۔وی اور ویڈیو کی تصویریں بالکل پردہ فلم کی تصویروں کی طرح ہیں دونوں ایک ہی فارمولے کے تحت متحرک نظر آتی ہیں۔ اقول میں بار بار عرض کر چکا ہوں کہ ویڈیو میں کوئی تصویر ہوتی ہی نہیں اور نہ ویڈیو کی کوئی اسکرین ہوتی ہے جس پر کوئی صورت نمایاں ہو سکے ـــــ

۔نیز۔ یہ بھی واضح کر چکا ہوں کہ ٹی۔وی کے عکوس اور پردہ فلم کے عکوس بالکل ایک طرح نہیں ہیں اس لئے کہ پردہ فلم کے عکوس ان تصویروں کے عکوس ہیں جو فلمی فیتے پر ثبت و منطبع اور چھپی ہوئی ہیں اور ٹی۔وی کے عکوس زیر بحث قطعی طور پر کسی تصویر کے عکوس نہیں۔ پردہ فلم کے عکوس کی اصل وہ تصویریں ہیں جو فلمی ریل میں منطبع ہیں اس کے برخلاف ٹی۔وی کے عکوس زیر بحث کی اصل تصویر ہے ہی نہیں۔

Marfat.com

ـــــــ مذکورہ بالا کلام سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ پردہ فلم کے عکوس کی اصلوں کا تصویر ہونا لازی اور ضروری ہے۔ اور ٹی۔ وی کے عکوس کی اصلوں کا قطعی طور پر تصویر ہونا لازم نہیں ۔ دونوں کی عکس ریزی کی نوعیت بھی الگ ہے۔ پردہ فلم پر برقی شعاعیں چھپی ہوئی تصویروں کا عکس ڈال کر صورت نمائی کراتی ہے۔ اس کے برعکس ٹی۔ وی کے عکوس کا حال ہے اس لئے کہ یہاں خود اصول کی صوری شعاعیں ٹی۔ وی کے شیشے سے نفوذ نہ کر سکنے کے سبب اس شیشے پر اپنے اصول کی صورت نمائی کرتی ہوئی نظر آنے لگتی ہیں ـــــ جس طرح ان دونوں کے عکوس بالکل ایک طرح نہیں بالکل اسی طرح ان دونوں کو حرکت میں لانے کا فارمولہ بھی ایک نہیں فلمی پردوں کے عکوس کی حرکت کا بنیادی سبب فلمی فیتوں پر بنی ہوئی تصویروں کو غیر معمولی سرعت کے ساتھ ان غیر صوری برقی شعاعوں کے سامنے سے گزارنا ہے جن شعاعوں کو بلا حجاب پردہ فلم سے مواجہت حاصل ہے۔ بالفرض اگر ان شعاعوں کے سامنے سے سادہ ریل گزاری جائے تو پھر پردہ فلم پر کوئی صورت نظر نہیں آئے گی۔ یہی شعاعیں فلم کی چلتی ہوئی ریل میں چھپی ہوئی تصویروں کو فلمی پردوں تک پہنچاتی ہیں اس طرح کہ صورت کے پیچھے صورت کا اس تیزی سے ورود ہوتا ہے تو وہ متحرک نظر آنے لگتی ہیں تو یہاں تو بالکل تجدد امثال والی نوعیت پائی جاتی ہے۔ اس کے برخلاف ٹی۔ وی کا فارمولہ الگ ہے اس لئے کہ یہاں خود صوری شعاعیں متحرک ہوتی ہیں اور اصل ذوالصوۃ کے مختلف پوز ۔یا۔ ایک ہی پوز کے مکمل متعدد شعاعوں کے مجموعے ایک سے پیچھے ایک تیزی سے پہنچتے ہیں اور جیسا کہ عرض کر چکا ہوں کہ پھر ایک آن کے لئے بھی ان کے اس ورود کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا اگلے مجموعہ شعاع کے ختم ہوتے ہی پچھلا مجموعہ شعاع ان کی جگہ لے لیتا ہے اور ایسا مسلسل بلا توقف ہوتا رہتا ہے۔

Marfat.com

——اس مختصری وضاحت سے یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ ٹی۔وی اور پردہ فلم کے عکوس کو حرکت میں لانے کا قانون مولہ بالکل الگ الگ ہے۔ اس کی طرف مختصر اشارے اور بھی گزر چکے ہیں——فاضل گرامی نے آگے چل کر اپنی بات کی فہمائش کراتے ہوئے جو آواز کی مثال دی ہے کہ "آواز ارتعاش مادہ اور قرع وقلع سے پیدا ہوتی ہے لہٰذا یہ ارتعاش اگر کسی وسائل سے پیدا کر دی جائے جب بھی آواز یہی ہے اور یہی ارتعاش اگر ٹیپ ریکارڈ کے فیتے سے پیدا کر دی جائے تب بھی آواز ہی ہے"۔ اندازہ لگتا ہے کہ شاید فاضل گرامی کے ارشاد کا حاصل یہ ہو کہ فلمی پردے ہوں۔یا۔ٹی۔وی کا شیشہ دونوں میں نظر آنے والی صورتوں کی حرکت کسی غیر معمولی تیز رفتاری کا نتیجہ ہے خواہ وہ شعاعوں کی تیز رفتاری ہو یا کسی فیتے پر چھپی ہوئی تصویروں کی (فیتے کی حرکت کے ذریعہ)۔ اس سے نتیجے کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں پڑتا اس لئے کہ دونوں ہی کی صورتوں کی حرکت فریب نظر ہی ہے۔ ویسے بھی جس طرح ٹی۔وی کے عکوس اس کے شیشے پر منطبع و مرتسم نہیں ہوتے بالکل اسی طرح پردہ فلم کے عکوس بھی ان پردوں پر ثبت و منطبع نہیں ہوتے۔ اس طور پر دونوں ایک ہی حیثیت والے ہو گئے لہٰذا دونوں کا حکم ایک ہی ہو جانے چاہئے اگر حرام تو دونوں حرام اور اگر جائز تو دونوں جائز۔ ایسی صورت میں۔ٹی۔وی کے جاندار عکوس کا مشروط جواز اور پردہ فلم پر جاندار کے عکوس کی مطلقاً حرمت ناقابل فہم ہے——

——اگر واقعی فاضل گرامی کے ارشاد کا حاصل یہی ہے تو اس پر میری گزارش یہ ہے کہ جہاں تک عکس ہونے کا سوال ہے بلاشبہ میرے نزدیک ٹی۔وی اور پردہ فلم دونوں میں نظر آنے والی صورتیں عکس ہی ہیں تصویر نہیں——مگر——فرق یہ ہے کہ پردہ فلم کی جاندار کی صورتوں کی اصل (یعنی فیتوں میں چھپی ہوئی جاندار کی تصویریں) جاندار کی تصویر ہونے کی وجہ سے خود حرام ہے جس کا بنانا۔ رکھنا۔ بہ نگاہ عظمت دیکھنا سب حرام ہے تو جس

Marfat.com

فرع کی اصل ہی بالاتفاق ناجائز ہو وہ فرع کیسے جائز قرار دی جا سکتی ہے۔ الغرض۔ فلمی پردوں کے جاندار کے عکوس اس لئے حرام نہیں ہیں کہ وہ خود تصویر ہیں بلکہ اس لئے حرام ہیں کہ وہ حرام تصویروں کے عکوس ہیں جن کا وجود انہیں حرام تصویروں کے وجود کا مرہون منت ہے۔ رہ گیا ٹی۔ وی کے عکوس کا معاملہ تو وہ اس کے بالکل برعکس ہے اس لئے کہ ٹی۔ وی کے جن عکوس کا جواز زیر بحث ہے ان عکوس کی اصل قطعی طور پر حرام نہیں بلکہ مباح المشاہدہ ہے۔

——حیرت ہے کہ ایک فاضل جلیل کی نظر اس واضح اور غیر مشتبہ فرق پر نہ پڑ سکی۔

قولہ رہی یہ بات کہ تصویر کی حرمت سے نجات کی یہ تدبیریں بتائی گئی ہیں کہ اسے سر بریدہ کیا جائے یا اس کے مخصوص عضو کو جو حیات کی عکاسی کرتا ہے مٹا دیا جائے وغیرہ وغیرہ یہ باتیں ٹی۔ وی اور ویڈیو کی تصویر کے ساتھ ممکن نہیں اس لئے یہ وہ تصویر نہیں ہے جو شرع میں حرام ہے الخ اقول اس سلسلے کی میری گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ حرمت تصاویر کے نصوص میں مذکور تصاویر کے لفظ سے تصاویر کا حقیقی معنی ہی مراد ہے۔ میں نے اپنی جوابی تحریر میں صاف لفظوں میں عرض کیا تھا کہ۔ "اس سے اندازہ لگتا ہے کہ تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جو حقیقی معنوں میں تصاویر ہوں یعنی پائدار ہوں"۔ اور پھر میں نے کچھ آگے چل کر اس خیال کی تائید میں رئیس الفقہاء والمفسرین شارح مشکوٰۃ وبخاری حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خانصاحب قدس سرہ العزیز کے فتاوی نعیمیہ سے یہ قول بھی نقل کیا تھا کہ "باقی رہنے والی صورت کشی حرام ہے"۔ ظاہر ہے کہ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے صرف اتنا ہی کافی تھا کہ بتا دیا جاتا کہ تصویر کا حقیقی معنی کیا ہے اور اس کے بعد یہ ثابت کر دیا جاتا کہ نصوص حرمت میں اس حقیقی معنی کا مراد لینا متعذر بھی نہیں اور نہ ہی اس میں کسی

Marfat.com

معنی مجازی مراد لینے کا کوئی قرینہ ہے۔ بس اتنا ہی کر دینے سے بات ختم ہو جاتی اور میرا مدعا ثابت ہو جاتا ـــــ مگر ـــــ میں نے انہیں امور پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ ایک قدم آگے بڑھ کر یہ واضح کر دینا چاہا کہ صرف یہی نہیں کہ نصوص میں تصاویر کا معنی مجازی مراد لینے کا کوئی قرینہ نہیں بلکہ اگر غور کیا جائے تو خود انہیں نصوص میں ایسے قرائن وشواہد موجود ہیں جو صاف طور پر واضح کر رہے ہیں کہ نصوص میں تصویر سے اس کا حقیقی معنی ہی مراد ہے اس لئے کہ ان میں سربریدگی وغیرہ کے تعلق سے جو ہدایات ہیں انکا تعلق انہیں تصویروں کے ساتھ ممکن ہے جو کہ حقیقی معنی میں تصویر ہوں ـــــ الغرض ـــــ میں نے سربریدگی کے امکان کو وجہ حرمت نہیں قرار دیا ہے بلکہ وجہ حرمت تو صرف اس کا حقیقی معنی میں تصویر ہونا ہے رہ گئے سربریدگی وغیرہ کے امکانات تو جو حقیقی معنی میں تصویر ہوگی اس سے ان امکانات کا متعلق ہو جانا اظہر من الشمس ہے۔ المختصر۔ اس سلسلے میں فاضل گرامی نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ میرے مقصود ومدعا کی طرف خاص توجہ نہ فرمانے کی روشن دلیل ہے۔

ـــــ اس مقام پر یہ بھی ذہن نشین رہے کہ سربریدگی وغیرہ کی تدابیر تصویر کی حرمت سے نجات حاصل کرنے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ۔ ان سے صرف ایک ایسی چیز جس کا بنانا حرام تھا اس کے بن جانے کے بعد اس کو رکھ چھوڑنے کی جائز صورتوں کی نشاندہی کرنی مقصود ہے ـــــ فاضل گرامی قدر نے اپنے قول زیر بحث کے بعد جو ارشاد بنام عرض پیش کیا ہے اس کو پیش کرنا اسی صورت میں مناسب تھا جب کہ پہلے یہ ثابت کر لیتے کہ نصوص میں مذکور تصاویر اپنے حقیقی معنوں میں نہیں ـ یا ـ یہ ناچیز تصویر کا جو حقیقی معنی قرار دے رہا ہے وہ دراصل اس کا حقیقی معنی نہیں۔ بلکہ۔ اس کا حقیقی معنی تمام عکوس منطبعہ وغیر منطبعہ کو شامل ہے۔ ان کے پورے مضمون سے مجھے کوئی ایسی لغوی اور شرعی واضح شہادت نہیں مل سکی جس سے عکوس غیر منطبعہ کو حقیقی معنوں میں تصویر کے دائرہ

Marfat.com

مفہوم میں داخل کیا جاسکے اس کے برخلاف بحمدہ تعالیٰ میں نے اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے کافی معتبر شہادتیں اکٹھا کر دی ہیں کہ عکوس تصویر نہیں ــــــ

ــــــ لغوی اور شرعی دلائل کی روشنی میں عکوس کو حقیقی معنی میں تصاویر کے مفہوم میں داخل کر لینے کے بعد ہی یہ بات کہی جاسکتی تھی کہ "تصاویر ممنوعہ ایک ایسی بیماری ہیں۔ جن کے صرف بعض افراد سے نجات کی وہی شکل ہے جو نصوص میں مذکور ہے۔ رہ گئے دوسرے بعض تو ان سے نجات کے طریقے بھی الگ ہیں جن کا ذکر نصوص میں نہیں"ــــــ

قولہ علاوہ ازیں ٹی۔ وی اور ویڈیو میں یہ ممکن ہے کہ علت مادیہ میں شامل ہونے والی ان تمام شعاعوں سے صرف وہ شعاعیں روک دی جائیں جو سر بناتی ہیں الخ

اقول اس خیال کے باطل ہونے پر میں اپنا بھرپور معروضہ پیش کر چکا ہوں۔ ورق الٹ کر اسے ملاحظہ فرمالیا جائے۔ قولہ ٹی۔ وی ویڈیو اور فلم کے پردہ پر نظر آنے والی تصویریں اصلی ہونے اور متحرک نظر آنے کی وجہ سے ذی روح کی حیات کی عکاسی زیادہ کرتی ہیں اس لئے یہاں حرمت کا حکم بدرجہ اتم ثابت ہو گا۔

اقول میں بخوبی ثابت کر چکا ہوں کہ ٹی۔ وی ہو ۔ یا۔ پردہ فلم دونوں پر نظر آنے والی تصویریں حقیقی معنوں میں تصویر نہیں بلکہ عکوس ہیں۔ رہ گئی ٹی۔ وی کے بعض جاندار کے عکوس کی علت اور پردہ فلم کے ہر جاندار کے عکوس کی حرمت تو ان امور کی اصلی وجہ کی بھی نشاندہی کر چکا ہوں۔ اب رہ گیا انکا ذی روح کی حیات کی عکاسی کرنا تو میں اس سلسلے میں امام احمد رضا قدس سرہ کے ارشادات کی روشنی میں واضح کر چکا ہوں کہ اس مقام پر حیات کی عکاسی کرنے سے صرف فہم ناظرین کے اعتبار سے حیات کی عکاسی کرنا مقصود ہے نہ کہ حقیقی طور پر اور ظاہر ہے کہ فہم ناظرین کے اعتبار سے قطعی طور پر آئینوں کے عکوس

Marfat.com

بھی ذی روح کی حیات کی عکاسی کرتے ہیں لہٰذا ان کی حرمت کا بھی حکم بدرجہ اتم ثابت ہونا چاہئے ۔ مگر وہ بالا جماع ثابت نہیں لہٰذا وہ بالا جماع تصویر نہیں ٹھہرے۔ معلوم ہوا کہ حرمت کے لئے صرف ذی روح کی حیات کی عکاسی ہی کافی نہیں بلکہ اس عکاسی کرنے والے کا حقیقی معنوں میں تصویر یعنی شبح منطبع ہونا بھی ضروری ہے ـــــ فاضل گرامی کے استقامت میں شائع شدہ تقریباً ساڑھے نو کالم کے تقریباً سترہ کالم والے ضمیمہ پر اپنا تبصرہ مندرجہ ذیل نقشہ تقسیم پر ختم کرتا ہوں۔

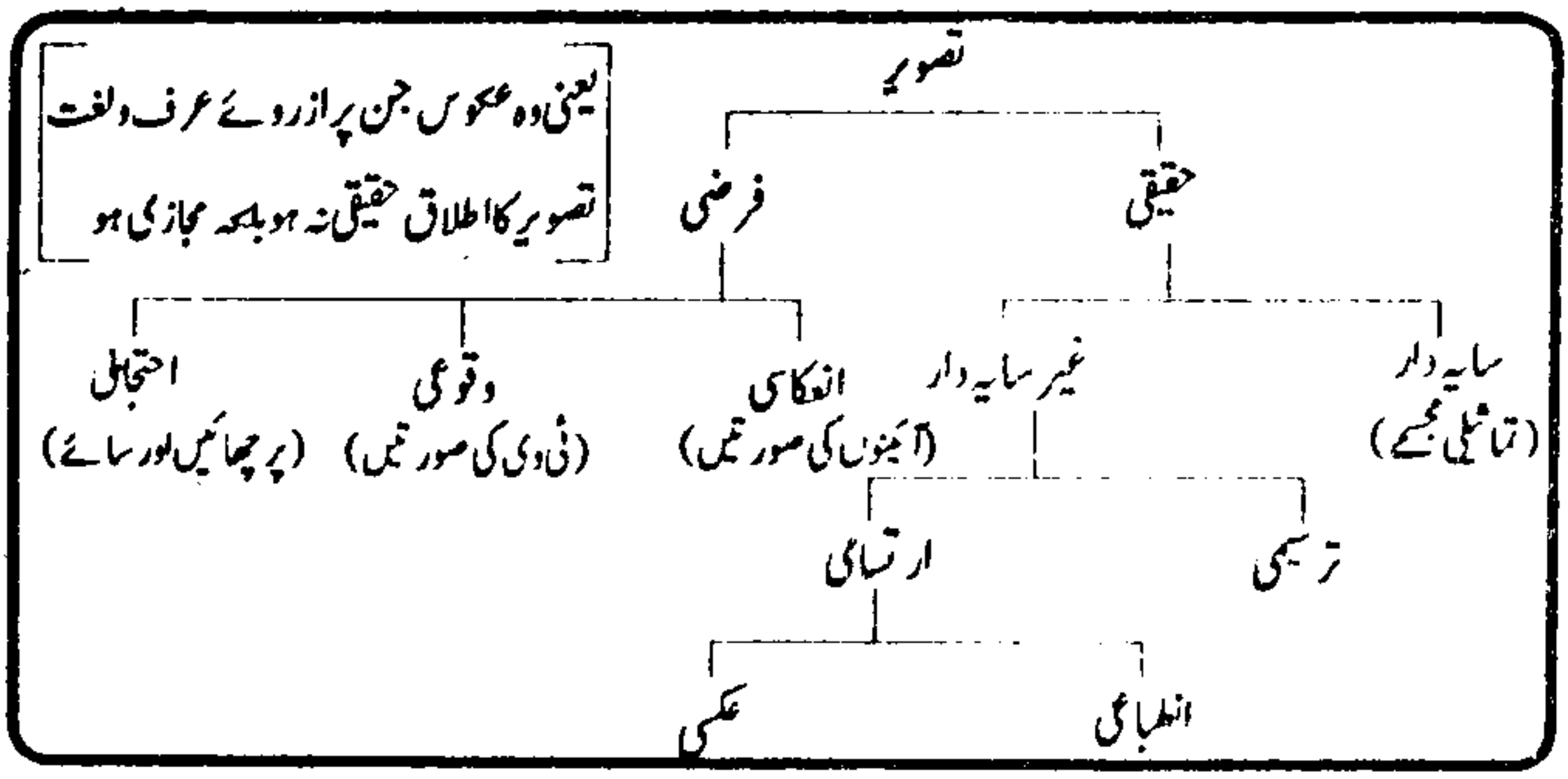

اس تقسیم میں تصویر جو مقسم ہے اس سے ایک ایسا عام معنی مراد لیا جائے گا جو حقیقی وفرضی دونوں کو شامل ہو سکے یعنی "وہ شبیہہ جو فہم ناظرین کے اعتبار سے کسی چیز کی حکایت صوری کرے" ـــــ ہمارا' فاضل گرامی کا اور علامہ ازھری صاحب کا تینوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نصوص حرمت میں مذکور لفظ تصاویر سے وہی مراد ہیں جو عرف ولغت کے لحاظ سے حقیقی معنوں میں تصاویر ہیں لہٰذا جاندار کی تصویر سایہ دار اور تصویر رنگ اپنے جملہ اقسام کے ساتھ ہی تینوں کے نزدیک حرام ہیں اب رہ گیا یہ مسئلہ کہ کیا آئینوں کے عکوس اور ٹی

Marfat.com

۔وی میں نظر آنے والی صورتیں بھی حقیقی معنوں میں تصویر ہیں کہ نہیں؟ تو اس سلسلے میں علامہ ازھری صاحب کے ارشاد کا خلاصہ یہ ہے کہ آئینوں اور ٹی۔ وی میں نظر آنے والے عکوس بھی حقیقی معنوں میں تصویر ہی ہیں۔ لہٰذا ان سب پر بھی نصوص حرمت کا اطلاق ہوتا ہے۔ رہ گئے آئینوں کے عکوس جو بالاتفاق حرام نہیں تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ حقیقی معنوں میں بھی تصویر نہیں ہیں بلکہ اس کی وجہ ان عکوس کا مصنوع انسان نہ ہونا ہے اور اگر بالفرض انہیں مصنوع انسان مان بھی لیا جائے ان کی عدم حرمت خلاف قیاس تعامل الناس سے ثابت ہو گی۔ لہٰذا ۔ اب ان کی عدم حرمت پر قیاس کر کے ٹی۔ وی کے عکوس کی حرمت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ـــــ اور ـــــ فاضل گرامی قدر کے ارشاد کا خلاصہ یہ ہے کہ آئینوں کی صورتوں کو حقیقی معنوں میں تصویر کہنا غلط ہے لہٰذا وہ سرے سے ضابطہ حرمت میں آتے ہی نہیں ـــــ ہاں ـــــ ٹی۔ وی کے عکوس ضرور حقیقی معنوں میں تصویر ہیں لہٰذا ان کو لازمی طور پر ضابطہ حرمت میں داخل ہونا چاہئے ـــــــ

ـــــــ اور اس ناچیز کی تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ آئینوں کے عکوس ہوں یا ٹی۔ وی کے دونوں ہی حقیقی معنوں میں تصویر نہیں ان کو مجازاً تو تصویر کہا جا سکتا ہے مگر حقیقۃً نہیں اس لئے کہ حقیقی معنی میں تصویر ہونے کے لئے کسی جگہ پر شبیہ منطبع ۔یا۔ نقش ثابت ہونا ضروری ہے ـــــــ چونکہ گفتگو عرف ولغت کے لحاظ سے کسی چیز کے حقیقی معنوں میں تصویر ہونے یا تصویر نہ ہونے سے متعلق ہے لہٰذا ہم تینوں کے لئے ضروری ہو گیا کہ غیر ضروری بحثوں سے دامن کو بچاتے ہوئے لغوی شہادتوں کی روشنی میں اپنے اپنے مدعا کو ثابت کریں۔ اپنے مدعا کو ثابت کرنے کے لئے اس ناچیز سے جو کچھ ہو سکا اس نے اپنی بساط کے مطابق پیش کر دیا لیکن یہ نہایت افسوس کی بات ہے ہمارے ان دونوں بزرگوں نے اپنے اپنے مدعا کو لغوی شہادتوں کی روشنی میں ثابت کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی

Marfat.com

___ فاضل گرامی قدر مدظلہ العالی کا وہ مضمون جو استقامت دسمبر ۸۵ء میں شمارہ میں اشاعت پذیر ہوا ہے وہ ان کے پہلے مضمون کے قریب جملہ ضروری امور پر مشتمل اور پہلے مضمون سے کہیں زیادہ مفصل ہے۔ اس لئے میں نے اسی کو سامنے رکھ کر اپنے معروضات پیش کئے ہیں۔ گو۔ پہلے مضمون میں بھی کچھ باتیں ایسی ہیں جن پر کلام کیا جا سکتا ہے۔ لیکن۔ ان تفصیلی معروضات کے بعد اب مسئلہ زیر بحث کے تعلق سے کسی کلام کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

Marfat.com

باب ۱۸

ایک علامہ جلیل القدر مدظلہ العالی کا تحریر کردہ ایک مضمون استقامت اکتوبر ۸۵ء کے شمارہ میں نظر نوار ہوا اس کا عنوان ہے "مدنی میاں کے فتویٰ کے خراب اثر"۔ یہ مضمون استقامت کے کم وبیش گیارہ کالموں پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اس مضمون کو کتابی شکل میں کر کے اس کو جہاں تک پھیلایا جا سکا پھیلایا بھی گیا۔ خاص کر اس مضمون کے جواب میں استقامت کے فروری ۸۶ء کے شمارے میں بعنوان "مسئلہ ویڈیو اور مضر اثرات" ایک مختصر مگر جامع مضمون چھپ چکا ہے۔ نیز۔ اس کے سوا استقامت دسمبر ۸۵ء کے شمارے میں "مسئلہ ٹی۔ وی اور ویڈیو پر علامہ مدنی میاں کے فتویٰ کی وضاحت" کے عنوان سے ایک مضمون اور بھی دیکھنے میں آیا۔ جس میں ٹی۔ وی کے تعلق سے میرے بنیادی خیال کی تائید کی گئی ہے اور س سے بعض ان شبہات کا ازالہ بھی ہو جاتا ہے جو حضرت علامہ موصوف کی تحریر سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس موخر الذکر مضمون کے تحریر کرنے والے خلیفہ مفتی اعظم ہند مولانا مفتی محمد قاسم صاحب رضوی جبلپوری ہیں۔ مذکورہ بالا دونوں مضامین حضرت علامہ موصوف مدظلہ العالی کے تحریر کردہ مضمون کے حسب ضرورت مکمل جواب کے لئے کافی ہیں۔ ویسے ان مضامین کو نظر انداز کر کے بھی میرے اس زیر نظر تفصیلی مضمون سے ان کی پیش کردہ ہر بنیادی بات کا جواب حاصل کیا جا سکتا ہے لہٰذا اب علامہ موصوف کی تحریر پر کسی طرح کا کوئی تبصرہ کرنا غیر ضروری ہے۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت دسمبر ۸۵ء کے شمارے میں ہمارے ایک عظیم المرتبت لائق احترام بزرگ قدس سرہ العزیز کی ایک تحریر بعنوان "ویڈیو کیسٹ اور ٹیلی ویژن کا شرعی حکم" نظر نوار ہوئی۔ یہ وہی تحریر ہے جو اس قابل احترام ہستی نے میرے لئے مرتب فرمائی تھی چنانچہ اس کا ذکر انہوں نے بمبئی کی عالمی

Marfat.com

کانفرنس میں مجھ سے کیا بھی تھا۔ مگر ۔ جب میں نے اپنے موقف کے تعلق سے ایک تفصیلی تحریر ان کی خدمت میں پیش کردی تو پھر انہوں نے اپنی تحریر کو مجھے عطا نہیں فرمایا اور اسے لے کر واپس ہو گئے خیر ان کے ان کلمات طیبات کی زیارت ماہنامہ اعلیٰ حضرت کے ذریعہ ہو گئی اس کو بھی میں اپنی فیروز بختی سمجھوں گا۔ ہماری جماعت کے دوسرے دانشوروں نے بھی اپنی تحریروں کے ذریعہ اس بحث میں حصہ لیا ہے۔ میں سب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے النصیحتہ للمسلمین کا فریضہ ادا فرماکر اپنے اخلاص و محبت کا عملی مظاہرہ فرمایا کسی کی کسی بات کو دلائل کی روشنی میں نہ ماننا یہ ایک الگ چیز ہے لیکن بہر صورت اس کے خیر خواہانہ جذبات کو قدر و محبت کی نظر ہی سے دیکھنا چاہئے۔

Marfat.com

باب ۱۹

استقامت ڈائجسٹ کے جون و جولائی ۸۵ء کے مشترکہ شمارے میں بعنوان "ویڈیو ۔ ٹی وی ناجائز" ایک دوسرے فاضل جلیل کا مضمون دیکھنے کو ملا۔ اس باب میں انہیں کی خدمت میں اپنے معروضات کا ہدیہ خلوص پیش کرتا ہے۔ یہاں بھی انشاء المولیٰ تعالیٰ قولہ کہہ کر فاضل موصوف کے ارشادات اور اقول کہہ کر اپنے معروضات پیش کرنے کا التزام کروں گا۔ قولہ حاصل کلام یہ ہوا کہ چونکہ کیسٹ کے فیتے میں اشیاء کی تصویریں نہیں چھپتی بلکہ ان کا غیر مرئی عکس ہوتا ہے اس لئے وہ جائز ہے اقول میرے کسی کلام کا یہ حاصل نہیں ہے میں نے کہیں بھی کیسٹ کے فیتوں میں عکس ہونے کا قول نہیں کیا نہ مرئی نہ غیر مرئی۔ میری تحقیق میں ویڈیو کیسٹ کے فیتوں میں نہ کسی چیز کی تصویر ہوتی ہے نہ عکس ۔ بلکہ۔ صرف ریز (Rays) ہوتے ہیں وہ بھی غیر مرئی لفظوں کی شکل میں قولہ نیگٹیو میں بھی تصویریں نہیں ہوتیں بلکہ ان کا عکس ہوتا ہے اقول فاضل موصوف کا یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ نیگٹیو میں تصویر نہیں ہوتی۔ صحیح بات یہ ہے کہ نیگٹیو کا عکس چونکہ اس پر ثبت منطبع ہوتا ہے لہٰذا وہی تو تصویر ہے جسے بعد میں صاف کر کے اور نمایاں کر دیا جاتا ہے صاف کرنے کے لئے اس عکس منطبع کا ایک دوسرا عکس اتارتے ہیں جس میں اصل ذوالصورہ کی صورت صاف نظر آنے لگتی ہے۔ باایں ہمہ ۔ذوالصورۃ کا عکس اول اور پھر اس عکس اول کا عکس ثانی چونکہ دونوں ہی اپنے محل پر ثبت و منطبع ہوتے ہیں تو تصویر دونوں ہی ہیں ایک صاف ایک غیر صاف ـــــ میں نے بار بار عرض کیا ہے کہ عکس جب تک کسی چیز پر منطبع اور مرتسم نہ ہو جائے وہ عکس ہے لیکن کسی چیز پر چھپ جاتے ہی وہ تصویر بن جاتا ہے ۔ تعجب ہے کہ نیگٹیو کی تصویر کو جو حقیقی معنوں میں تصویر ہے فاضل موصوف تصویر نہیں مانتے

Marfat.com

ـــــ اور یہ کہنا بھی خوب رہا کہ وہ خود تصویر نہیں بلکہ تصویر کا عکس ہے حالانکہ عکس ہونے کی صورت میں بھی وہ ذو صورت کا عکس ہے نہ کہ اس تصویر کا جسے ان نیگٹیو کا عکس اتار کر بناتے ہیں ـــــ جب میں نے عرض کر دیا کہ کیسٹ میں نہ تصویریں ہوتی ہیں نہ عکوس تو اب اس تعلق سے فاضل موصوف کی ساری گفتگو لاحاصل ہی رہی قولہ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جب ویڈیو کیسٹ کا ٹیپ غیر مرئی ہوتا ہے تو ٹی۔ وی اسے اپنے آئینے میں مرئی کی صورت میں کیوں کر ظاہر کر سکتا ہے اقول ویڈیو کیسٹ کا ٹیپ غیر مرئی نہیں ہوتا بلکہ وہ ٹیپ شدہ شعاعیں غیر مرئی ہوتی ہیں جو غیر مرئی نقطوں کی شکل میں اس میں محفوظ ہیں ـــــ یوں ہی ـــــ ٹی ۔ وی کا کام اپنے آئینے سے ٹیپ کو ظاہر کرنا نہیں ہے بلکہ ٹیپ شدہ شعاعوں کو عکوس کی صورت میں نمایاں کر دینا ہے اطلاعاً عرض ہے ـــــ رہ گئی یہ بات کہ یہ غیر مرئی شعاعیں ٹی۔ وی کے آئینے پر عکوس کی صورت میں کیسے نمایاں ہو جاتی ہیں بالکل ایسے ہی جیسے مثال کے طور پر ساؤنڈ انرجی الکٹرانک انرجی میں ۔ یا۔ الکٹرانک انرجی ساؤنڈ انرجی میں تبدیل ہو جایا کرتی ہے اپنے اسی تفصیلی مضمون میں اس پر مفصل گفتگو عرض کی جا چکی ہے قولہ اسے آئینے سے تشبیہ دینا درست نہیں اقول ٹی وی کے شیشوں کو آئینوں کی طرح صرف اس بات میں کہا جا رہا ہے کہ جس طرح آئینے میں نظر آنے والے عکوس اس کے شیشے پر منطبع نہیں ہوتے اس لئے تصویر نہیں بنتے بالکل اسی طرح ٹی۔ وی کے شیشے میں نظر آنے والے عکوس اس پر منطبع نہیں ہوتے اس لئے وہ بھی تصویر نہیں بنتے۔ الغرض۔ دونوں کے عکوس تصویر نہ ہونے میں بالکل ایک طرح ہیں۔ قولہ ویڈیو اور ٹی۔ وی میں انعکاس غیر مرئی چہروں کا ہوتا ہے اقول اولاً ویڈیو میں تو کسی چیز کا انعکاس تو کیا وقوع بھی نہیں ہوتا۔ ہاں۔ جو کچھ ہوتا ہے وہ ویڈیو کیسٹ میں ہوتا ہے اس میں بھی انعکاس نہیں ہوتا بلکہ صرف ریز ٹیپ کر لئے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کسی شے کا ٹیپ ہو جانا اور چیز ہے اور

Marfat.com

اس کا منعکس ہونا ایک دوسری چیز۔ ثانیاً"۔ ٹی۔ وی میں بھی کسی چیز کا انعکاس نہیں ہوتا۔ ٹی۔ وی کے شیشے پر جو صورت نمائی ہوتی ہے وہ انعکاس شعاع کا ثمرہ نہیں بلکہ وقوع شعاع کا نتیجہ ہے۔ قولہ عکس کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ مرئی کو مختلف مکان میں دیکھا جا سکے اقول یہ عکس کا لغوی مفہوم ہے یا اصطلاحی؟ دونوں صورتوں میں حوالہ پیش کرنا ضروری تھا قولہ ممکن ہے کہ اس باب میں جواز و عدم جواز دونوں طرح کے دلائل موجود ہوں اقول ٹی۔ وی کے عکوس کے عدم جواز کی ایک بھی دلیل نہیں اس لئے کھینچ تان کر کے ظن و تخمین کے بل بوتے پر دلیل سازی کی جدوجہد کی جا رہی ہے۔ اس کے برعکس ضابطہ اصالت واباحت اور انعدام نہی شرعی سے مجوزین ہی کے خیال کی تائید ہوتی ہے قولہ اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام (الاشباہ والنظائر) اقول یہ صرف اس وقت جب کہ حلت وحرمت کے دلائل اپنی قوت کے لحاظ سے مساوی وہم پایہ ہوں ـــــ ورنہ ـــــ مثال کے طور پر اگر ایسی شکل ہو کہ کسی چیز کی حلت کا ثبوت قطعی الثبوت اور قطعی الدلالۃ نص شرعی سے ہو اور پھر اسی چیز کی حرمت کی کوئی ایسی نص ہو جو قطعی الثبوت ہی نہ ہو ـــــ یا ـــــ قطعی الثبوت تو ہو مگر قطعی الدلالۃ نہ ہو تو ایسی صورت میں حلت ہی کے پہلو کو ترجیح دی جائے گی۔ اس کی مثالیں کتب فقہ میں بے شمار ملیں گیں مخزن العلوم جامع معقول ومنقول سلطان المناظرین حضرت علامہ مفتی شاہ محمد اجمل صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز کے بعض ارشادات کا مجموعہ بہ عنوان "فوٹو کا جواز در حق عازمان سفر حجاز" شائع کیا جا چکا ہے جس میں ایسی بہت سی مثالیں پیش کی گئی ہیں جہاں حلت وحرمت کا اجتماع ہوا مگر حلت کے پہلو کو ترجیح دی گئی اگر حلت وحرمت کے اپنے اپنے دلائل کی قوت ملحوظ خاطر نہ ہوتی تو پھر ائمہ کرام میں کسی مسئلہ پر حلت وحرمت کا اختلاف کاہے کو ہوتا۔ غور فرمائیے کہ مذکورہ ضابطے کا اگر یہی مطلب ہے کہ کسی شے کی حلت وحرمت کے اجتماع کی صورت میں ہر حال

Marfat.com

میں حرمت ہی کے پہلو کو ترجیح دینا ضروری ہے پھر تو اس کی حرمت پر اتفاق لازمی ہو جاتا ہے پھر اختلاف کی گنجائش کہاں رہ جاتی ہے ـــــــ رہ گیا ہمارا مسئلہ زیر بحث یعنی ٹی۔ وی کے عکوس کا حرام ہونا تو میں اچھی طرح ثابت کر چکا ہوں کہ اس کی ایک بھی شرعی دلیل نہیں۔ اب کوئی کسی چیز کو بلا دلیل حرام قرار دیدے تو اس کی تعبیر حلت و حرمت کے اجتماع سے نہیں کی جا سکتی۔ المختصر۔ مذکورہ بالا ضابطے کے نفاذ کے صحیح موقع و محل کو سمجھنا بہت ضروری ہے ورنہ ان تمام معمولات اہلسنت و جماعت کو حرام ماننا پڑے گا جن کو بعض لوگ بگمان خویش بدلیل طور پر حرام قرار دے رہے ہیں۔ قولہ پھر یہ کہ تصویر کے عدم جواز کی علت یہ ہے علۃ حرمۃ التصاویر المضاہاۃ لخلق اللہ (شامی)۔ اقول اولا اس پر میں ایک تحقیقی بحث پیش کر چکا ہوں ورق الٹ کر اسے ملاحظہ فرمالیا جائے۔ ثانیاً۔ یہ تصویر کے عدم جواز کی علت ہے۔ نہ کہ عکوس کے عدم جواز کی۔ قولہ اشتراک علت سے اشتراک حکم لازم آتا ہے یا نہیں؟ اقول جس مضاہاۃ خلق اللہ کو حرمت تصویر کے لئے علت قرار دیا گیا ہے وہ جاندار کی صورت گری میں ہوتی ہے عکس نمائی میں نہیں۔ میری سابقہ بحثیں اس پر شاہد ہیں۔ قولہ تصویر کے عدم جواز کی علت ؟ اقول میری سابقہ گفتگو سے معلوم فرمالیں قولہ تصویر کی حد تام؟ اقول اس کے تعلق سے بھی کافی عرض کر چکا ہوں قولہ عکس کا حد تام؟ اقول عکس زیر بحث سے مراد عکس لغوی ہے نہ کہ عکس فقہی و عکس منطقی۔ لغوی شہادتوں کی روشنی میں اس پر بھی کافی گفتگو ہو چکی قولہ کیمرے کے نیگٹیو کے جواز و عدم جواز کے متعلق اظہار رائے؟ اقول ابھی ابھی اشارا کر چکا ہوں کہ کیمرے کے نیگٹیو میں عکس منطبع تصویر ہی ہے لہٰذا اگر وہ جاندار کی ہے تو حرام ہے ورنہ جائز قولہ کیسٹ کے فیتے میں عکس جماد کے بارے میں دلیل کی تردید؟ اقول پہلے آپ دلیل تو پیش کریں آخر میں کس دلیل کی تردید ۔یا۔ تائید کروں۔

Marfat.com

باب ۲۰

استقامت ڈائجسٹ مارچ ۱۹۸۶ء کے شمارے میں ایک نوجوان فاضل کی ایک تحریر دیکھنے میں آئی جس کا عنوان ہے۔ "ٹی۔ وی اور ویڈیو کے متعلق چند سوالات کے علم فہم جوابات" ـــــ پوری تحریر تو سوالات کے نو جوابات پر مشتمل ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ میرے فتویٰ اور جوابی تحریر کو پیش نظر رکھ کر سوالات قائم فرمائے گئے ہیں اور جوابات میں اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ میرے پیش کردہ معروضات کا بالکلیہ رد ہو جائے۔ اس تحریر کے لب و لہجے کی شائستگی اور تفہیم و فہمائش کا ذہن میں اتر جانے والا یہ انداز قابل تعریف ہے۔ اس زیر نظر باب میں انشاء المولیٰ تعالیٰ انہیں سوالات و جوابات پر اپنے معروضات پیش کروں گا۔ پہلے سوال نمبر ا پھر جواب نمبر ا نقل کر کے اس پر اپنا معروضہ نمبر ا پیش کروں گا اس طرح نو سوالات اور نو جوبات سے میرے نو معروضات متعلق ہو جائیں گے۔ میرے معروضات میں مسائل سے مراد سوال کرنے والا اور مجیب سے مراد جواب دینے والا ہو گا۔ اندازہ تو یہ لگتا ہے کہ اس تحریر میں سائل و مجیب دونوں کے فرائض ایک ہی فرد نے اٹھا رکھے ہیں۔ بایں ہمہ میں سائل و مجیب دونوں کو الگ الگ خانے میں رکھ کر گفتگو کروں گا۔ سوال نمبر ا ٹی۔ وی میں جو ریز ہوتے ہیں کیا وہ عکس ہی ہیں؟ جواب نمبر ا ہاں وہ یقیناً باریک پائدار کیسٹوں میں باقی رہنے والے عکوس ہی ہیں۔ ریز کوئی الگ شے نہیں۔ ٹی۔ وی کے کیسٹوں میں بھرے ہوئے عکوس کو انگریزی زبان میں ریز کہہ سکتے ہیں اور وہی عکوس مخصوص حالات و کیفیات کے ساتھ ٹی۔ وی کے کیسٹوں میں ہوتے ہیں بھرتی۔ وی کیمرے کے ذریعہ پردے پر تصویر کی شکل میں لکھ کر دکھائے جاتے ہیں۔ معروضہ نمبر ا اس جواب میں کئی ایک فروگزاشتیں ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ عکوس کو کیسٹوں میں پائدار مان لینے کے

Marfat.com

باوجود ان عکوس کو تصویر کا غیر سمجھا گیا ہے حالانکہ کسی شے کے پائدار و منطبع عکس ہی کا نام تصویر ہے۔ دوسری جگہ عکوس کو انگریزی زبان میں ریز کا مترادف قرار دیا گیا ہے حالانکہ انگریزی زبان میں ریز کا معنی عکس ہے ہی نہیں۔ بلکہ۔ عکس کے لئے انگریزی زبان میں فوٹو کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے اور ریز شعاعوں اور کرنوں کو کہا جاتا ہے۔ اٹھا کر دیکھ لیجئے فیروز اللغات جس میں ان انگریزی لفظوں کی بھی باقاعدہ تشریح کی گئی ہے جو اردو زبان میں عام طور سے استعمال ہونے لگے ہیں۔ اس میں صاف طور پر ہے۔ "فوٹو (Photo) (انگ۔ ا۔ مذکر) تصویر۔ عکس" ـــــ اس فیروز اللغات میں عکس کا معنی سایہ' پرچھائیں اور پرتو بتایا گیا ہے اور شعاع کی تشریح کرن' روشنی اور چمک سے کی گئی ہے ـــــ

"فرہنگ بزرگ حیام انگلیسی۔ فارسی مصور" میں رے (Ray) کا معنی شعاع' پرتو اور تابش بتایا گیا ہے اور ریز (Rays) رے (Ray) کی جمع ہے۔ اس فرہنگ بزرگ میں فوٹو (Photo) اور فوٹوگراف (Photograph) دونوں کا معنی عکس ہی قرار دیا ہے نہ کہ شعاع۔ المختصر۔ یہ لغوی شہادتیں اس بات کو سمجھانے کے لئے کافی ہیں کہ ریز اور عکس ہرگز مترادف نہیں ریز کہہ کر عکس مراد لینا یا عکس کہہ کر ریز مراد لینا خطاء فاحش ہے کسی لفظ کا لغوی معنی اٹکل اور قیاس سے نہیں متعین کرنا چاہئے ـــــ تیسری یہ کہ اس جواب میں "ٹی۔ وی کے کیسٹ" فرما کر ایک غیر واقعی بات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ٹی۔ وی میں کوئی کیسٹ ہوتا ہی نہیں۔ جسے فاضل مجیب نے ٹی۔ وی کا کیسٹ سمجھ رکھا ہے وہ درحقیقت ویڈیو کا کیسٹ ہے۔ چوتھی یہ کہ ٹی۔ وی کیمرہ کا فاضل مجیب نے جو یہ کام بتایا ہے کہ وہ کیسٹ میں محفوظ شے کو ٹی۔ وی کے آئینے تک پہنچا کر اسے تصویر کی شکل میں ظاہر کرتا ہے یہ بھی غلط ہے اس لئے کہ ویڈیو کیمرہ اور ٹی۔ وی کیمرہ یہ دونوں دو چیزیں ہیں۔ ویڈیو کیمرہ کا کام صرف یہ کہ وہ ریز کو کیسٹوں میں محفوظ کرنے کا ذریعہ بن جائے اور بس اور

Marfat.com

ٹی۔ وی کیمرہ کا کام یہ ہے کہ ریز کو براہ راست ٹی۔ وی ٹلور تک پہنچا دے۔ المختصر۔ ویڈیو کیسٹ اور ٹی۔ وی کے مابین کسی طرح کے کسی کیمرے کی کوئی مداخلت نہیں ہوتی ـــــ فاضل مجیب کو چاہئے تھا کہ پہلے ان امور کی تحقیق فرمالیتے پھر کچھ تحریر فرماتے اس طرح وہ دانشوروں کے روبرو اپنے قلم کو رسوائی سے بچا سکتے تھے۔

ـــــــ سوال نمبر۲ اگر ٹی۔ وی میں مخصوص حالات وکوائف کے ساتھ عکوس ہی ہیں تو نظر کیوں نہیں آتے جواب نمبر۲ نظر نہ آنا اور شے ہے موجود ہونا اور شے ہے باری عزاسمہ موجود ہے نظر نہیں آتا تو کیا اس کے وجود سے انکار کیا جائے گا؟ اور سنو نظر اس لئے نہیں آتا کہ ہماری نگاہوں کی روشنی کم ہے اگر نگاہوں کی روشنی کسی آلہ کے ذریعہ اتنی زیادہ کر لی جائے جس سے نظر آسکیں تو وہی عکوس یعنی مخصوص ریز دیکھے جاسکتے ہیں یا جیسے فلک کے سیاروں کے صحیح حالات ہم نہیں دیکھ پاتے مگر اہل نجوم گرین وچ میں ایک منارہ پر بیٹھ کر خوردبین کے ذریعہ کما حقہ دیکھتے ہیں اور سیاروں کے حالات سے واقف و آشنا ہوتے ہیں معروضہ نمبر۲ مذکورہ سوال میں سائل نے ٹی۔ وی کے عکوس کے نظر نہ آنے کی وجہ دریافت کی ہے حالانکہ ٹی۔ وی ہی میں تو عکوس نظر آتے ہیں ظاہر ہو گیا کہ یہ سوال ہی سرے سے مہمل ہے اس مہمل سوال کا جو سیدھا اور صحیح جواب ہونا چاہئے اس کی طرف مجیب کا ذہن گیا ہی نہیں ورنہ اس کے لئے جواباً" اتنا ہی لکھ دینا کافی تھا کہ ٹی۔ وی کے عکوس اندھوں کے سوا ہر انکھیارے کو بغیر چشمے کے نظر آتے ہیں آخر مجھے کیوں نہیں نظر آتے؟ اور اگر سائل کی مراد یہ ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں بقول مجیب جب عکوس موجود ہوتے ہیں تو نظر کیوں نہیں آتے؟ تو اس کی یہ مراد سوال میں ذکر کئے ہوئے کلمات سے ظاہر نہیں ہوتی۔ یہ تو مجیب کا کمال ہے کہ سوال کی عبارت سے جو مفہوم ظاہر ہو رہا تھا اسے نہیں سمجھا اور جو اس عبارت کا مفہوم ہی نہیں اسے سمجھ لیا لہٰذا سوال کو مہمل قرار دینے

Marfat.com

کے بجائے اپنے سمجھے ہوئے مفہوم کے پیش نظر جواب پیش کر دیا۔ مجیب کا جواب اس مفروضے کی بنیاد پر ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں عکوس بہ نفس نفیس ہوتے ہیں اس لئے کہ مجیب موصوف ریز ہی کو عکوس قرار دے رہے ہیں۔ میں اس مفروضے کو باطل ثابت کر چکا ہوں اور لغوی شہادتوں کی روشنی میں واضح کر چکا ہوں کہ ریز کو عکوس سمجھنا بالکل غلط ہے ـــــ فاضل مجیب نے موجود ہو کر نظر نہ آنے کی جو مثال پیش کی ہے اس میں مسلک اعتزال کی رعایت فرمائی ہے ورنہ مسلک اہلسنّت پر انشاء المولی تعالیٰ باری عزاسمہ جنت میں بلاکیف وکم وجہت مومنین کو اپنے دیدار سے مشرف فرمائے گا اور محققین اہلسنّت کے نزدیک حضور آیہ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات چشم سر سے حسب مشیت الٰہی عین ذات الٰہی کا دیدار فرمایا ـــــ اور اگر مراد یہ لی جائے کہ دنیا میں ہمہ شما کو یہ دیدار میسر نہیں آسکتا لہٰذا اس عدم دید کو عدم وجود کی دلیل نہیں بنایا جا سکتا تو بات صحیح ہے ـــــ مگر ـــــ پھر آگے فوراً ہی ریز کے نہ دیکھ سکنے کی جو وجہ بتائی ہے یہ مثال اس سے میل نہیں کھاتی اس لئے کہ اس وجہ میں نہ دیکھ سکنا ضعف بصر کے سبب ہے اور اس مثال مذکور میں نہ دیکھ سکنا عدم امکان کی وجہ سے ہے ـــــ

ـــــ ایک ہی کلام میں اس طرح کی باتیں کلام میں سقم پیدا کر دیتی ہیں ـــــ گو ـــــ کھینچ تان کر کے اور منطقیانہ داؤں پیچ دکھا کر اس کی یہ توجیہ کی جا سکتی ہے کہ جب کسی ذات کے دیدار کے محال ہونے کی صورت میں بھی اس ذات کے وجود کا انکار نہیں کیا جا سکتا تو پھر کسی شے کو صرف ضعف بصر کے سبب نہ دیکھ سکنے کی صورت میں اس کے وجود کا کیسے انکار کیا جا سکتا ہے؟ اس طور پر مجیب سلمہ کے کلام کو ایک مناسب اور صحیح رخ مل جاتا ہے ـــــ اب رہ گیا یہ مسئلہ کہ کیا فاضل مجیب سلمہ کا یہ خیال صحیح ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں ٹیپ شدہ ریز کو کسی آلے کے ذریعہ دیکھا جا سکتا ہے؟ اس سلسلے میں تحقیقی اور صحیح بات یہی ہے کہ

Marfat.com

نہیں دیکھا جا سکتا۔ جس طرح ٹیپ شدہ آواز کو کسی بھی آلے کے ذریعہ نہیں دیکھا جا سکتا ـــــ ریز ہوں یا آواز دونوں کو غیر مرئی اسی معنی میں کہا جاتا ہے کہ دونوں ہی کو ان کی اصلی حالتوں میں آنکھوں سے دیکھنا ممکن نہیں۔ خواہ دیکھنے کے لئے مائیکروسکوپ (Microscope) ہی کو کیوں نہ ذریعہ بنا لیا جائے۔ اس آلہ مذکور سے چھوٹی سی چھوٹی چیز دیکھی جا سکتی ہے مگر اس سے بھی ٹیپ شدہ ریز۔ ٹیپ شدہ آواز کو دیکھا نہیں جا سکتا ـــــ اب اگر کوئی بلا دلیل یہ اٹکل چلائے کہ اگرچہ ابتک ایسا آلہ ایجاد نہیں ہو سکا جو مذکورہ ریز اور آواز کو دکھا سکے مگر یہ ممکن ہے کہ کبھی ایسا آلہ ایجاد ہو جائے کہ جس سے ریز کو بچشم سر دیکھا جا سکے۔ اس صورت میں میں عرض کروں گا کہ اگر کسی غیر مرئی کو فی نفسہ مرئی ثابت کرنے کے لئے اس مذکورہ اٹکل کو بہ نظر استحسان دیکھا گیا پھر تو ہر فاتر العقل کو یہ کہنے کی گنجائش مل جائے گی کہ میں کسی ذات یا کسی شے کو غیر مرئی ماننے کے لئے تیار ہی نہیں اس لئے کہ ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا آلہ بن جائے جس سے اسے دیکھا جا سکے ـــــ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کٹ حجتی کی یہ روش عام ہو گئی اور پھر اس کو تحقیقی کاوش کا نام دیا جانے لگا پھر تو بڑے سے بڑے محکم عقیدے بھی اپنی بنیادیں سنبھال نہ پائیں گے ـــــ اس مقام پر یہ راز بھی مجھ پر منکشف نہ ہو سکا کہ فاضل مجیب نے اہل نجوم کی دوربین کو خوردبین کیسے سمجھ لیا؟

سوال نمبر ۳ اچھا تو جو مخصوص مکوس کو یعنی مخصوص ریزٹی۔ وی کے کیسٹوں میں جب تک نظر نہیں آتے ہیں جائز ہونا چاہئے؟ جواب نمبر ۳ بالکل صحیح۔ مگر جب اسے بذریعہ کیمرہ پردے پر لاکر تصویر کی شکل میں ظاہر کر دیا جائے تو اس پر تصویر کا اطلاق ہو گا اور اسے ناجائز ہونا چاہئے معروضہ نمبر ۳ اولاً" اس سوال میں بھی سائل نے مکوس کی وضاحت ریز سے کی ہے اور ویڈیو کیسٹ کو ٹی۔ وی کا کیسٹ بتایا ہے۔ اسی طرح۔ مجیب نے بھی ٹی۔ وی

Marfat.com

اور اس کے آئینے کے درمیان کیمرہ کی مداخلت کی بات کی ہے اور اس طرح اسی پرانی غلطی کو دہرایا گیا ہے جس کی طرف میں اشارا کر رہا ہوں۔ اس سے صاف اندازہ لگتا ہے کہ سائل و مجیب دونوں ویڈیو اور ٹی۔ وی کی صنعت گری کی ابجد سے بھی بالکل ناواقف ہیں۔ ثانیاً کیسٹ کے اندر عکوس کو مستقل طور پر پائدار مان لینے کی صورت میں صرف غیر مرئی ہونے کی وجہ سے مجیب کا ان کو جائز قرار دینا بالکل غلط ہے۔ اس لئے کہ اگر بالفرض یہ تسلیم کر لیا جائے کہ عکوس کیسٹ کے فیتوں پر ثابت و منطبع ہیں تو لازمی طور پر ان عکوس کو تصویر ماننا پڑے گا اس لئے کہ عرض کر چکا ہوں کہ عکس منطبع ہی تو تصویر ہے۔ آگے چل کر میں خود مجیب کے کلام سے انشاء المولیٰ تعالیٰ یہ شہادت پیش کروں گا کہ عکس منطبع ہو جانے کے بعد تصویر بن جاتا ہے ـــــ اور جب یہ تصویر ہے تو یقیناً اس کا بنانا حرام ہوا خواہ یہ نظر آئے یا نہ نظر آئے۔ جاندار کی تصویر کی حرمت اس کے تصویر ہونے سے متعلق ہے نہ کہ نظر آنے سے۔ لہٰذا۔ فاضل مجیب سلمہ جس بات کو بالکل صحیح فرما رہے ہیں وہ بات بالکل غلط ہے۔

ـــــ یہ بات تو میں بار بار عرض کر چکا ہوں کہ حقیقت حال یہی ہے کہ کیسٹ میں ایک مخصوص غیر مرئی ہیئت میں ریز ہوتے ہیں اور یہی ریز جب ٹی۔ وی کے دودھیائی آئینہ سے ٹکراتے ہیں اور اس سے نفوذ نہیں کر پاتے تو عکوس کی شکل میں نمایاں ہو جاتے ہیں۔

سوال نمبر۴ حضرت کی خدمت میں عرض ہے کہ جو تصاویر موضع اہانت میں ہوں اسے رکھ چھوڑنے کی رخصت ہے اس سے معلوم ہوا کہ حقیقی معنوں میں یہ تصاویر تصاویر نہیں ہیں؟

جواب نمبر۴ عزیزم تمہارا یہ سوال ایسے ہی ہے جیسے کہ کوئی ابن آدم کافر ہو جائے تو اسے موضع اہانت میں رکھ چھوڑنے کی رخصت ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی معنوں میں

Marfat.com

یہ ابن آدم ابن آدم نہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے معروضہ نمبر۴ سائل نے اپنے سوال میں کسی تصویر کو موضع اہانت میں رکھ چھوڑنے کی رخصت کو اس کے حقیقی معنوں میں تصویر نہ ہونے کی دلیل قرار دیا ہے اور یہ قطعی طور پر غایت جہل کی بات ہے۔ سائل کو سوال یوں کرنا چاہئے تھا کہ ۔ جن نصوص میں حرمت تصاویر کا ذکر ہے انہیں میں ان کے سربریدہ کر دینے ٹکڑے کر دینے اور موضع اہانت میں رکھ چھوڑنے کی ہدایات بھی ہیں۔ نصوص میں مذکور ان قرائن سے سمجھا جا سکتا ہے کہ تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جنہیں عرفاً" ولغتاً" حقیقی معنی میں تصویر قرار دیا گیا ہے اور جو لازمی طور پر کسی جگہ پر قائم وثابت ۔ یا۔ منطبع و مرتسم ہوتی ہے۔ اس لئے کہ سربریدگی وغیرہ کا تعلق حقیقی تصویر ہی کے ساتھ ہو سکتا ہے رہ گئے غیر منطبع مکوس (خواہ وہ آئینوں کے ہوں ۔یا۔ ٹی ۔ وی کے)تو ان سے سربریدگی وغیرہ متعلق نہیں ہو سکتی۔ تو اب ہم پر یہ واضح کیا جائے کہ نصوص میں تصویر سے حقیقی معنی میں تصویر مراد لینے کے تو واضح قرائن موجود ہیں تو اب وہ کون سی دلیل ہے یا قرینہ یا لغوی شہادت ہے جس سے ظاہر ہو کہ تصاویر ممنوعہ میں مکوس (جو حقیقی معنوں میں تصویر نہیں) بھی داخل ہیں؟ــــ اگر سائل کے ذہن میں یہ سوال نہیں آسکا تھا تو یہی سوال کر لیتا کہ ہر طرح کی چھوٹی بڑی تصاویر کا بنانا حرام ہے چاہے موضع تعظیم پر بنائی جائے یا موضع اہانت پر اس کے باوجود بن جانے کے بعد تصاویر ممنوعہ کو موضع اہانت میں رکھ چھوڑنے کی رخصت نصوص سے ثابت ہے تو جب اس کو موضع اہانت میں رکھ چھوڑنے کی رخصت عطا فرمادی گئی تو اب اس کو اس مقام پر دیکھنا بھی حرام نہ رہ گیا اس لئے کہ جس کا رکھنا ہی حرام نہ ہو اس کا دیکھنا حرام کیسے؟ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ جس چیز کا بنانا حرام ہو اس کو دیکھنا بھی حرام ہو اس لئے کہ بعض ایسی چیزیں ہیں شرعاً" جن کا بنانا حرام ہے لیکن بعض حالتوں میں ان کو رکھنا اور دیکھنا حرام نہیں۔ الغرض۔ کسی شے کے بنانے کی حرمت

Marfat.com

اس کی روایت اور اس کے دیکھنے کی حرمت کو مستلزم نہیں۔ تو پھر۔ اگر بالفرض ٹی۔ وی کی عکس نمائی کو صورت گری کا نام دے دیا جائے۔ یا۔ اس کے عکوس کو تصاویر ہی قرار دے دیا جائے تو زیادہ سے زیادہ یہی تو کہا جا سکتا ہے کہ ان کا بنانا حرام ہے مگر اس سے یہ کب ثابت ہوتا ہے کہ مطلقاً ان کا دیکھنا بھی حرام ہے؟ دیکھنے کی حرمت کے تعلق سے ایک الگ مستقل دلیل کی ضرورت ہے۔ الغرض۔ تصاویر کو دیکھنے کو مطلقاً حرام فرمانے والی اگر کوئی دلیل ہو تو پیش کی جائے؟۔ اس کے لئے فقہی جزئیہ مطلوب ہے نہ کہ ظن وتخمین کا فیصلہ۔ دلیل پیش کرنے سے پہلے اس بات کو پھر ذہن میں حاضر کر لیجئے گا کہ موضع اہانت میں پڑی ہوئی تصویروں کو دیکھنا ثابت ہو چکا ہے۔ اور یہ بات بھی ذہن میں رہے تو بہتر ہے کہ دیکھنے کی دو صورتیں ظاہر ہیں ایک بہ نگاہ عظمت دیکھنا دوسری بہ نگاہ حقارت دیکھنا۔ لیکن ایک تیسری صورت ایسی بھی ہے جس میں رائی کے ذہن میں مرئی کی عظمت وحقارت میں سے کسی چیز کا کوئی تصور نہیں ہوتا اور ظاہر ہے کہ اس تیسری قسم کو بہ نگاہ عظمت دیکھنا قرار نہ دیں گے تو پھر جہاں بہ نگاہ عظمت دیکھنا وجۂ حرمت قرار پائے گا وہاں یہ تیسری قسم اس حکم سے لازمی طور پر باہر ہو جائے گی۔ اب اگر سائل اس طرح سے مفصل سوال کرتا تو دیکھا جاتا کہ مجیب سلمہ کیا جواب عطا فرما رہے ہیں۔ الغرض۔ سائل کو جو پوچھنا وہ پوچھا ہی نہیں اس کے برعکس ایک مہمل سوال کے پیچھے لگ گیا ـــــ کاش سائل سوال سے پہلے غور کر لیتا کہ مثلاً موضع اہانت میں رکھ چھوڑنے کی رخصت کو نصوص میں مذکور لفظ تصویر سے حقیقی معنی میں تصویر مراد لینے کا قرینہ قرار دینا ایک الگ چیز ہے اس سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نص میں مذکور تصاویر حقیقی معنوں میں تصاویر نہیں ـــــ یہ تو رہے سائل صاحب مدظلہ اب آیئے فاضل مجیب سلمہ کی خدمت میں چلیں ـــــ اس میں کوئی شک نہیں کہ فاضل مجیب نے سائل کے سوال کے معیار کے مطابق جواب مرحمت فرما دیا ـــــ اب اپنی مزید معلومات کے

Marfat.com

لئے مجیب موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابن آدم سے انکی مراد کیا ہے؟ مسلمان۔ یا۔ کافر؟۔ اگر مسلمان مراد ہے تو اس کے کافر ہو جانے کی صورت میں اس کو موضع اہانت میں رکھ چھوڑنے کی رخصت کس دلیل سے ثابت ہوتی ہے؟ ایسا انسان تو شرعاً واجب القتل ہے تو پھر شریعت کی طرف سے اس کو رکھ چھوڑنے کی رخصت کہاں سے مل گئی؟ اور اگر ابن آدم سے مراد کافر ہے تو پھر کافر کے کافر ہو جانے کی کیا شکل ہے؟ کیا تحصیل حاصل محال نہیں؟ــــ یہاں یہ بھی واضح فرماتے چلئے کہ تصویروں کے موضع اہانت میں رکھنے کا جو ایک مفہوم ذہن میں آتا ہے جن میں ان تصاویر کی پامالی بھی شامل ہے کیا کافر کو بھی موضع اہانت میں رکھنے کا وہی مفہوم ہے؟ اور اگر نہیں اور بے شک نہیں تو یہ کون سا محل تھا اس مثال کو پیش کرنے کا؟ جواب دہی میں غیر معمولی علجت پسندی سے کام لینے کا یہ عبرتناک نتیجہ ہے جس سے ندامت و شرمندگی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں لگتا سوال نمبر۵ عرض ہے فتاویٰ نعیمیہ صفحہ ۴۸ میں ہے کہ "باقی رہنے والی تصویر کشی حرام ہے"۔ اور ٹی۔ وی کے پردوں پر تصاویر باقی نہیں رہتیں اس لئے کہ ناپائدار ہیں لہٰذا جواز ثابت ہو گا جواب نمبر۵ فتاویٰ نعیمیہ کی عبارت بالکل تسلیم ہے کہ "باقی رہنے والی تصویر کشی حرام ہے"۔ مگر یہ بتائیے کہ وہ ریز جو مخصوص حقیقت وہویت کے ساتھ ٹی۔ وی کے کیسٹوں میں ہے یہ وہی مخصوص حقیقت وہویت کے ساتھ ٹی۔ وی کے پردے پر ہے یا نہیں؟ یا اس کی حقیقت وہویت ٹی۔ وی کے پردے پر منقلب ہو جاتی ہے۔ مثلاً زید کے ریز ٹی۔ وی کیسٹوں میں بھرے گئے اور پھر بذریعہ آلات تصویر ٹی۔ وی میں دکھائے گئے تو وہ زید کا عین ہے یا غیر؟ اگر غیر ہے تو باطل محض اور اگر عین ہے تو اسے ناپائدار کہنا بے جا اور غلط فثبت المدعی۔ کہ یہ وہی زید کے ریز ہیں جو باقی وپائیدار اور فتاویٰ نعیمیہ کی عبارت اس پر صادق معروضہ نمبر۵ اپنے اس سوال میں سائل نے ٹی۔ وی کے شیشوں پر (جس کی اس

Marfat.com

نے پردوں سے تعبیر کی ہے)تصاویر کے ناپائدار ہونے اور باقی نہ رہ سکنے کی بات کی ہے جو ایک حقیقت ثابتہ ہے جس سے انکار ہدایت کا انکار ہے جو عقلاء کی شان کے لائق نہیں خود فاضل مجیب نے بھی اپنے جواب نمبرا میں صرف ریز کے وہ بھی ویڈیو کیسٹوں ہی میں پائدار اور باقی رہنے کی بات کی ہے اور پھر جواب نمبر۳ میں اس بات کا اعتراف بھی کیا ہے کہ کیسٹوں میں ان ریز کا پائدار وباقی رہنا جائز بھی ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ فاضل مجیب کے نزدیک بھی ویڈیو کیسٹوں میں تصاویر نہیں ورنہ پھر وہ ان کے جواز کا قول نہ فرماتے۔ اب رہ گیا فاضل مجیب کا ان ریز کو عکس سمجھنا تو یہ عدم واقفیت کی وجہ سے ہے جس کی طرف میں بخوبی اشارا کر چکا ہوں۔ اس مقام پر اب قابل غور بات یہ رہ جاتی ہے کہ خود فاضل مجیب کے اعتراف کی روشنی میں ویڈیو کیسٹوں میں جو کچھ ہے وہ تصویر نہیں اور ٹی۔ وی کے شیشوں پر جو کچھ نظر آرہا ہے وہ تصویر ہے تو اب اگر بالفرض انہیں دونوں باتوں کو من وعن مان لیا جائے تو اس صورت میں بھی تو خود فاضل مجیب کے اعتراف کی روشنی میں یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ ویڈیو کیسٹوں میں جو شے ہے وہ قطعی طور پر اس شے کی غیر ہے جو ٹی۔ وی کے شیشے پر نظر آرہی ہے جبھی تو فاضل مجیب دونوں سے دو حکم متعلق فرمارہے ہیں ایک کو جائز قرار دے رہے ہیں اور دوسرے کو ناجائز۔ اب اگر دونوں بعینہ ایک چیز ہوتے تو پھر ان سے دو طرح کا حکم وابستہ کرنے کا مطلب ہی کیا ہو سکتا تھا؟ تعجب ہے کہ فاضل مجیب اپنے اس جواب نمبر۵ میں دونوں کے ایک دوسرے سے غیر ہونے کو باطل قرار دے رہے ہیں اور یہ بھی نہیں غور فرمارہے ہیں کہ یہ تو وہ باطل ہے جس کو خود انہیں کی تحریریں حق قرار دے چکی ہیں ـــــ ویسے حقیقت بھی یہی ہے کہ ریز جس حقیقت وہویت کے ساتھ کیسٹوں میں ہیں بالکل اسی حقیقت وہویت کے ساتھ ٹی۔ وی کے شیشوں پر نہیں اور ایسا ہونا قطعی باطل نہیں۔ ان امور کو سمجھانے کے لئے میں اپنی سابقہ

Marfat.com

بحثوں میں بہت کچھ عرض کر چکا ہوں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک انرجی کا دوسری انرجی میں بدل جانا اہل علم کے نزدیک ایک معروف ومتعارف حقیقت ہے۔ مثلاً آپ کی آواز ایک انرجی ہے۔ یوں ہی۔ روشنی ایک انرجی ہے اسی طرح میگنیٹ ایک انرجی ہے وغیرہ وغیرہ تو جب آپ آواز نکالتے ہیں اور وہ مائک سے ٹکراتی ہے تو فوراً الکٹرانک انرجی میں بدل جاتی ہے اور پھر یہی جب اسپیکر سے باہر ہوتی ہے تو فوراً ہی ساؤنڈ انرجی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ الغرض۔ آواز کا روشنی ہو جانا یا۔ روشنی کا آواز ہو جانا انقلاب ماہیت نہیں تو اور کیا ہے؟ اس طرح کا انقلاب تو مادوں میں بھی جانا پہچانا ہے پانی کا ہوا ہو جانا اور ہوا کا پانی ہو جانا وغیرہ وغیرا اسی طرح کے انقلاب کی معروف ومتعارف مثالیں ہیں۔ چونکہ۔ ریز (یعنی الکٹرانک انرجی) الکٹرانک انرجی کی صورت میں فطری طور پر کسی جگہ ٹیپ اور پائدار نہیں ہو سکتی تو یہی انرجی جب ویڈیو کیسٹوں تک پہنچتی ہے تو اپنی سابقہ حقیقت وہویت کو بدل کر ایک پائدار ہو سکنے والی نئی حقیقت وہویت کے ساتھ اس کے فیتوں میں جذب ہو جاتی ہے اور پھر جب اس ٹیپ شدہ حقیقت وہویت والی قوت کو ٹی۔ وی سے وابستہ وہم رشتہ کیا جاتا ہے تو پھر وہ الکٹرانک انرجی کا روپ اختیار کر کے ٹی۔ وی کے شیشوں پر فکوس کی صورت میں نظر آنے لگتی ہے ـــــ اس گفتگو سے اندازہ لگا لیا گیا ہو گا کہ کیسٹوں میں ٹیپ شدہ چیز کو ریز کہنا باعتبار ماکان ۔ یا۔ باعتبار مایکون مجازاً ہے نہ کہ حقیقتہً ۔ ورنہ حقیقت تو یہی ہے کہ کیسٹوں میں جو کچھ ہے وہ صرف یہی نہیں کہ تصویر وعکس نہیں بلکہ حقیقی معنوں میں ریز بھی نہیں۔ اب ان تفصیلات کو سامنے رکھ لینے کے بعد بھی کیا کوئی شک رہ جاتا ہے کہ جو کچھ کیسٹوں میں ہے اپنی حقیقت کے لحاظ سے اس کا غیر ہے جو ٹی۔ وی میں نظر آرہا ہے؟ ـــــ اب رہ گیا فاضل مجیب کا یہ سوال کہ وہ ٹیپ شدہ ریز زید کی عین ہیں یا غیر؟ اس کا جواب تو اور بھی آسان ہے وہ یہ کہ وہ زید کے ٹیپ شدہ ریز ۔ نیز۔ ٹی۔ وی

Marfat.com

پر نظر آنے والے زید کے عکوس دونوں زید کے غیر ہیں بالفرض اگر وہ تصویر بھی ہوتے تو جب بھی زید کے غیر ہی ہوتے۔ عکس شے ۔یا۔ تصویر شے عین شے نہیں ہوا کرتی۔ زید کا عکس ۔یا۔ زید کی تصویر زید نہیں۔ عین ہونے کی صورت میں زید پر بھی حرمت تصاویر کا اطلاق ہونے لگے گا۔ اور یہ ظاہر البطلان ہے ـــــ اس گفتگو سے یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ فتاویٰ نعیمیہ کی عبارت کا تعلق نہ تو ٹیپ شدہ ریز سے ہے اور نہ ٹی۔ وی میں نظر آنے والے عکوس سے ۔ اس لئے جو کچھ کیسٹوں میں پائدار ہے اس میں صورت گری نہیں اور جو کچھ ٹی۔ وی سے نمایاں ہے اس میں پائداری اور باقی رہنے والی شان نہیں ـــــ الغرض ـــــ فتاویٰ نعیمیہ سے صرف اسی صورت گری کی حرمت ظاہر ہوتی ہے جس کے نتیجے میں صورت کسی جگہ پر قائم وثابت ۔یا۔ منطبع و مرتسم ہو جائے۔ لہٰذا ۔ فاضل مجیب نے فتاویٰ نعیمیہ کی عبارت کے مفہوم کو جو رخ دینا چاہا ہے وہ صحیح نہیں بلکہ توجیہ القول بمالا یرضی بہ القائل کی بدترین مثال ہے۔ اس لئے کہ ۔جس مضمون سے یہ تحریر نکالی گئی ہے اس میں ریز ۔یا۔ ناپائدار عکوس زیر بحث ہے ہی نہیں ـــــ

سوال نمبر۶ حضور والا یہ سماعت فرمایئے کہ ایک ناتراشیدہ پتھر ہے اس میں بالقوۃ جاندار کے مجسمہ کی صلاحیت ہے تو کیا اس صلاحیت کی بنا پر اسے بالفعل مجسمہ کہا جائے گا اگر کہا جائے تو حماقت پر مبنی اور اگر نہ کہا جائے تو ٹی۔ وی کیسٹوں میں ٹیپ شدہ ریزوں کو بھی تصویر نہیں کہا جائے گا اگرچہ ان ریزوں میں یہ صلاحیت ہے کہ ٹی۔وی بکس میں لگا ہوا آلہ ان کو ذی صورت کے عکوس میں منتقل کر کے اپنے آئینے سے ظاہر کر دے جواب نمبر۶ آپ کا یہ قیاس قیاس مع الفارق ہے اس لئے کہ قیاس جزئی بر جزئی کسی علت مشترکہ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اور یہاں علت مشترکہ یوں نہیں کہ ناتراشیدہ پتھر میں قوۃ یعنی استعداد ہے جیسے کہ عورت میں یہ صلاحیت ہے کہ بچہ جنے مگر جب تک عورت مرد کے قریب نہیں آئے گی تو

Marfat.com

بچہ کاوجود ناممکن اور ریز والی صورت میں قوت بمعنی استعداد نہیں بلکہ اتصاف موجود ہے اس طور پر کہ جیسے عورت کا حمل موجود ہے مگر وجود خارجی نہیں ہوا ہے اب فقط موجود فی الخارج ہونا باقی ہے تو دونوں ایک جیسا کیسے ہو سکتا ہے معروضہ نمبر۶ سائل کا قیاس قیاس مع الفارق نہیں اس لئے کہ جس طرح تراشیدہ پتھر میں قوت بمعنی استعداد ہے بالکل اسی طرح ٹیپ شدہ ریز میں بھی قوت بمعنی استعداد ہی ہے اس لئے کہ یہ ریز نہ عکس ہیں نہ تصویر جیسا کہ بار بار عرض کر چکا ہوں ۔ اس ریز کو عکس قرار دینے کے سبب فاضل مجیب سے جو غلطی سرزد ہوئی تھی میں اس کی طرف بھی اشارہ کر چکا ہوں۔ ـــــ استعداد و اتصاف والی صورتوں کو ممتاز کرنے کے لئے فاضل مجیب نے جو مثال دی ہے وہ غلط بھی ہے اور بھونڈی بھی ـــــ غیر حاملہ عورت میں بچہ جننے کی استعداد مانتا اور حاملہ عورت میں بچہ جننے کے اتصاف کا قول کرنا قلت تامل کی انتہا ہے۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ عورت حاملہ ہو ۔ یا۔ غیر حاملہ دونوں صورتوں میں اس میں والدہ بننے کی استعداد ہی ہے۔ ابھی وہ والدہ نہیں بنی۔ والدہ تو وہ ولادت طفل کے بعد بنے گی۔ تو بچہ جننے کا اتصاف تو بچہ جننے کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔ ولادت سے پہلے ہی بچہ جننے کا اتصاف چہ معنی دارد؟ ۔ الغرض حاملہ کے لئے بھی بچہ جننے کی قوت بمعنی استعداد ہی ہے نہ کہ بمعنی اتصاف ـــــ یہاں اس بات کو پھر ذہن میں حاضر کر لیجئے کہ خود فاضل مجیب اعتراف کر چکے ہیں کہ " کیسٹوں میں ٹیپ شدہ ریز تصویر نہیں"۔ اور سائل بھی یہی کہنا چاہتا ہے کہ وہ تصویر نہیں ـــــ لہٰذا ـــــ اس صورت میں فاضل مجیب کے جواب کا یہ رخ جس سے ظاہر ہو کہ کیسٹوں میں تصویر ہوتی ہے خود ان کے اعتراف کو صد ۔ پہنچا رہا ہے ـــــ

سوال نمبر۷ اگر کوئی شخص گراموفون میں بھری ہوئی آواز پر قیاس کرے تو درست ہے کہ نہیں؟

Marfat.com

جواب نمبرے باطل محض ہے اس لئے کہ آواز کم منفصل ہے اور کم منفصل کہتے ہیں کہ وہو مالایکون بین اجزاءَ المفروضہ حد مشترک اور ریز یعنی مثلاً زید کے عکوس مخصوصہ کم متصل ہیں بحث اس میں ہے اور یہ کم متصل ضد منفصل ہے وبینھما قسمان وبین القسمین تباین ظاہر فلھذا قولک باطل محضا۔

معروضہ نمبرے اولاً۔ فاضل مجیب نے اپنے اس جواب کا اختتام عربی میں کیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کا سائل پڑھا لکھا عربی سمجھنے والا ہے حالانکہ جب اردو میں جواب دے رہے تھے تو اسی بات کو اردو میں بھی کہا جا سکتا تھا اور اگر کسی مصلحت کی بنا پر عربی ہی لکھنا ضروری تھا تو کم از کم اتنا تو کرتے کہ "وبینھما قسمان" کی جگہ وھما قسمان لکھ کر عربی تو صحیح لکھتے۔ ثانیاً۔ فاضل مجیب کو چاہئے تھا کہ پہلے وہ سائل سے دریافت فرماتے کہ جس شخص نے ریز کو گراموفون کی آواز پر قیاس کیا ہے تو آخر اس نے کس بات میں قیاس کیا ہے؟ اگر اس نے ریز کو صرف غیر مرئی ہونے میں گراموفون کی آواز کی طرح سمجھا ہے تو بالکل صحیح سمجھا ہے۔ اگر زید شجاعت میں شیر کی طرح ہو سکتا ہے اور اگر اسم معنی مستقل پر دلالت کرنے میں فعل کی طرح ہو سکتا ہے تو شعاعیں (یعنی ریز) غیر مرئی ہونے میں آواز کی طرح کیوں نہیں ہو سکتیں۔ مشبہ اور مشبہ بہ ـــــ نیز ـــــ مقیس اور مقیس علیہ کے مابین تباین ہی ہوتا ہے اس کے باوجود کسی وصف مشترک۔ یا۔ علت مشترکہ کی وجہ سے ایک کو دوسرے کی طرح کہا جاتا ہے۔ یا۔ ایک کو دوسرے پر قیاس کیا جاتا ہے۔ تو پھر ریز اور آواز میں تباین دکھا کر کون سا اہم کام انجام دے دیا گیا؟۔ بالفرض اگر یہ دونوں بالکلیہ ایک ہی ہوتے تو پھر عینیت کی بات کی جاتی نہ کہ مشابہت وقیاس کی۔ ثالثاً۔ اگر سائل نے میری کسی عبارت کا یہ مطلب نکالا ہے کہ میں نے ریز کو آواز پر قیاس کیا ہے تو یہ غلط ہے اس لئے کہ

Marfat.com

میری کسی تحریر سے یہ بات ظاہر نہیں۔ اس سلسلے میں میری تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ میں نے ٹی۔وی کے عکوس کو آئینوں کے عکوس پر قیاس کیا ہے اور وجہ قیاس ان دونوں کا اپنے اپنے نظر آنے والے محل میں ناپائدار وغیر منطبع ہونا ہے اور چونکہ عدم انطباع کی وجہ سے آئینوں کے عکوس کو تصویر نہیں کہا جاتا اور نہ ان پر تصویر کے احکامات کا اطلاق کیا جاتا ہے جیسا کہ اس کا اعتراف خود مجیب نے اپنے جواب نمبر۹ میں صاف لفظوں میں کیا ہے ـــ لہٰذا ـــ ٹی۔وی کے عکوس کو بھی تصویر کہنا اور ان پر تصویر کے احکامات کا اطلاق کرنا صحیح نہیں ہونا چاہئے اس لئے کہ یہ بھی عدم انطباع میں آئینوں کے عکوس ہی کی طرح ہیں ـــ ہاں ـــ یہ ضرور ہے کہ میں نے اسی جگہ ویڈیو کیسٹ میں محفوظ آواز کو عام ٹیپ ریکارڈ اور گراموفون میں محفوظ آواز پر قیاس کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ جس طرح گراموفون اور ٹیپ ریکارڈ سے جائز آواز سننا بالاتفاق جائز ہے بالکل اسی طرح ویڈیو کیسٹ کے ذریعہ جائز آواز کا سننا بالکل جائز ہونا چاہئے اس لئے کہ دونوں جگہ آواز محفوظ کر لینے کا فارمولہ قریب قریب ایک ہی ہے۔ المختصر سائل نے اپنے سوال میں قیاس کی جو ایک نئی شکل نکال کر سوال کیا ہے اس کا تعلق میری کسی تحریر سے نہیں تو اب یا تو یہ اس کا اپنا اختراع ہے۔ یا پھر۔ میری تحریر کے سمجھنے کے تعلق سے اس کی اپنی یتیم العقلی کا مظاہرہ ہے۔ رابعاً آواز کی تعریف یہ کی گئی ہے "الصوت کیفیتہ قائمۃ بالھواء" (مواقف) آواز وہ کیفیت ہے جو ہوا کے ساتھ قائم ہو۔ التعریفات للسید الشریف الجرجانی میں ہے الصوت کیفیتہ قائمۃ بالھواء بحملھا الی الصماخ آواز وہ کیفیت ہے جو ہوا کے ساتھ قائم ہو جسے ہوا کان کے سوراخ تک اٹھا کر لی جاتی ہے۔ ان حوالوں میں ہوا کا ذکر مثال کے طور پر ہے اس لئے پانی وغیرہ کے ساتھ بھی یہ کیفیت قائمہ آواز ہی ہے۔

Marfat.com

ـــــــ کم منفصل کے سلسلے میں التعریفات میں یہ تصریح ہے کہ "والمنفصل ھوالعدد فقط کالعشرین والثلاثین" ـــــ پھر کسی غیر عدد کو کم منفصل قرار دینا۔ بلکہ۔ کسی کیفیت کو کم بتانا کہاں کی دانائی ہے؟۔ خامساً۔ فاضل مجیب فرماتے ہیں کہ "اور ریز مثلاً زید کے مکوس مخصوصہ کم متصل ہیں"۔ یعنی زید کے مکوس مقولہ کم سے ہیں۔ علامہ ازھری صاحب مدظلہ العالی ارشاد فرما چکے ہیں۔ "اور شعاع شے مقابل کی صفت ہے تو اس کا تشکل کہ عکس ہے اسی شے کا جلوہ اور اسی شے کی صفت ہے جو اسی کے ساتھ قائم ہے تو یہ مقولہ کیف سے ہوا" ـــــ ان دو عبارتوں کے خیالات کا تضاد ظاہر ہے اب یہی دونوں حضرات صحیح فیصلہ فرما سکیں گے کہ کس کا خیال درست ہے؟ـــــ

سوال نمبر۸ ٹی۔ وی کے مکوس کے ناپائدار ہونے میں چلتی ٹرین پر بیٹھے ہوئے انسان کا اشجار وغیرہا پر نظر نہ ٹھہرنے پر قیاس کرنا درست ہے یا نہیں؟ جواب نمبر۸ بالکل درست نہیں۔ اس لئے کہ درخت وغیرہ پائدار ہیں۔ اپنی جگہ پر ہیں۔ مگر ٹرین تیز رفتار میں چلتی ہے تو نظر انسان کے عدم قرار سے یہ دھوکا ہوتا ہے کہ درخت وغیرہ ناپائدار ہیں اب قیاس اس لئے باطل اور غیر درست ہے کہ ٹرین پائدار۔ درخت پائدار۔ انسان پائدار فقط نظر ناظر ناپائدار بر بنائے تیز رفتاری۔ ٹی۔ وی میں ایسا نہیں بلکہ خود ریز یعنی عکس مخصوص متعین مثلاً زید کا پائدار ہے تو پھر قیاس کیونکر صحیح و درست ہو سکتا ہے معروضہ نمبر۸۔ اولاً۔ جواب دینے سے پہلے فاضل مجیب کے لئے ضروری تھا کہ وہ سائل سے دریافت فرماتے کہ ٹی۔ وی کے مکوس کی ناپایداری کو چلتی ٹرین پر بیٹھے ہوئے انسان کا اشجار وغیرہا پر نظر نہ ٹھہرنے پر کس نے قیاس کیا ہے؟ اگر آج تک کسی نے قیاس نہیں کیا ہے تو پھر اس طرح کا مہمل سوال کرنے کا فائدہ کیا ہے؟ سوال برائے سوال تو کوئی مستحسن عمل نہیں۔ اگر اسی طرح کے سوالات کرنے کو بہ نظر استحسان دیکھا گیا پھر تو کروڑوں سوال کئے جا سکتے ہیں مثلاً

Marfat.com

ٹی۔ وی کے عکوس کی ناپائداری کو آسمان دیکھنے پر قیاس کرنا درست ہے یا نہیں؟ ٹی۔ وی کے عکوس کی ناپائداری کو زمین دیکھنے پر قیاس کرنا صحیح ہے یا نہیں؟ ٹی۔ وی کے عکوس کی ناپائیداری کو جنگل دیکھنے پر قیاس کرنا درست ہے کہ نہیں؟ وغیرہ وغیرہ بس ان عبارتوں میں آسمان' زمین اور جنگل کی جگہ ایک ایک کر کے یکے بعد دیگرے کروڑوں نام بھر دیجئے اور سوال بنا لیجئے اور پھر فاضل مجیب کی خدمت میں پیش کر دیجئے جب اس طرح کے کروڑوں سوالوں کی لسٹ فاضل مجیب کے سامنے آئے گی تو انہیں ہر سوال کے جواب میں صرف یہ لکھ دینا ہی کافی ہو گا کہ "درست نہیں"۔ اور بس ـــــ مگر ان کو یہ کہنے کا موقع ضرور مل جائے گا۔ کہ میں نے اپنی مختصر سی عمر میں کروڑوں سوالات کے جوابات اور بالکل صحیح جوابات دیئے۔ اتنے سوالات کے جوابات دینا تو صدیوں میں کسی سے نہیں ہو سکا۔ ثانیاً۔ اگر سائل نے میری کسی عبارت سے یہ مفہوم نکالا ہے تو یقیناً وہ سوء فہمی کا شکار ہوا۔ اس لئے کہ میں نے ٹی۔ وی کے عکوس کے تعلق سے نہیں۔ بلکہ۔ پردہ فلم کے عکوس کے تعلق سے مندرجہ ذیل باتیں ضرور لکھی ہیں ـــــ "پردہ فلم کی تصویریں درحقیقت جامد وساکن ہوتی ہیں جس کی حرکت محض نگاہوں کا دھوکا ہے جیسے ٹرین پر چلنے والا درختوں اور زمینوں کو پیچھے بھاگتا ہوا دیکھتا ہے" ـــــ الغرض۔ جہاں تک فریب نظر کا سوال ہے وہ دونوں جگہ ہے۔ جس طرح پردہ فلم کی تصویریں فی الحقیقت متحرک نہ ہونے کے باوجود متحرک نظر آتی ہیں بالکل اسی طرح مذکورہ صورت میں درخت وغیرہ متحرک نہ ہونے کے باوجود متحرک نظر آتے ہیں۔ تو۔ یہ سب کچھ فریب نظر نہیں تو اور کیا ہے؟ اس سلسلے میں میری جوابی تحریر میں یہ عبارتیں بھی موجود ہیں۔

اقتباس نمبر۱ "جہاں تک فریب نظر کا سوال ہے پردہ فلم کی حرکت اور ٹرین پر جانے والے کے لئے درخت وغیرہ کی حرکت دونوں

Marfat.com

ہی یکساں ہیں جو بالکل ظاہر ہے"

اقتباس نمبر۲ "کہنے کو تو کوئی کچھ بھی کہہ سکتا ہے مگر یہ حقیقت اپنی جگہ
پر رہے گی کہ فریب نظر دونوں جگہ ہے خواہ نگاہ کے غیر قار
ہونے سے جامد متحرک نظر آئے۔یا۔کسی فیتے پر بنی ہوئی جامد
تصویروں کو نظر کے سامنے تیزی سے حرکت دینے کے سبب
جامد متحرک لگے"۔

"ان تمام منقولہ عبارتوں کو بغور ملاحظہ فرمایئے اور سوچئے کہ ان عبارتوں کے بطن سے وہ سوال کیسے نکل آیا جو سائل نے پیش کیا ہے؟ اور اگر اس کے سوا میری کوئی عبارت اس سوال کا منشا بنی ہے تو اسے پیش کرنا چاہئے تھا۔ ثالثاً اس جواب میں ٹی۔ وی کے عکوس کو پائدار بتانا بالکل باطل ہے۔ فریب نظر کا تعلق صرف پردہ فلم کے تعلق سے ہے نہ کہ ٹی۔ وی کے عکوس سے اس لئے کہ ٹی۔ وی کے عکوس حقیقتہً ناپائدار ہیں۔ ان کی ناپائداری کچھ فریب نظر کا فیصلہ نہیں ہے۔ ٹی۔ وی کے عکوس کے حقیقی طور پر ناپائدار ہونے کو اچھی طرح ثابت کیا جا چکا ہے اس لئے یہاں پر بس اتنے ہی پر اکتفاء کر رہا ہوں۔

سوال نمبر۹ اگر کوئی آئینے پر قیاس کرے تو قیاس کرنا صحیح ہے یا نہیں بینوا توجروا جواب نمبر۹ نہیں۔ اس لئے کہ آئینے میں اشیاء کے عکوس مستقل نہیں آئینے سامنے ہیں تو عکوس ہیں اگر ہٹا لئے جائیں تو عکوس مفقود۔ اگر آئینے کے عکوس بھی آئینے ہی میں کسی پالش کے ذریعہ مستقل و پائدار کر لئے جائیں تو وہی عکوس عکوس نہ رہیں گے بلکہ تصویریں ہو جائیں گی اور حکم حرمت تصاویر اس پر وارد ہونگے اور جواز کی راہ نہ نکل سکے

Marfat.com

گی۔ مگر ٹی۔ وی کے کیسٹوں میں مکوس یعنی مخصوص کرنیں مستقل ہیں۔ مخصوص صورت میں ہیں ایسا نہیں کہ زید کے ریز ہوں اور عمرو کی صورت بن جائے اگر ایسا ہو جائے تو حکم حرمت صادر کرتے دیر لگتی مگر ایسا بالکل نہیں۔ جیسا کہ اظہر من الشمس وابین من الامس ہے۔ فافہم لا تعجل۔ معروضہ نمبر۹ مولی تعالیٰ فاضل مجیب سلمہ کی عمر وصحت واقبال میں برکت عطا فرمائے اور علم نافع نیز فیضان مسلسل کی دولت گرانمایہ سے انہیں مالا مال رکھے جن کی خط کشیدہ عبارت میری مزید تقویت کا باعث بنی ہے۔ فاضل مجیب کی اس عبارت سے مستقل وپائدار کا جو معنی ظاہر ہوتا ہے بالکل وہی ہے اپنے مضمون میں لفظ پائدار سے جو میری مراد ہے یعنی کسی جگہ پر منطبع و مرتسم ہو جانے والا۔ میرے نزدیک بھی آئینوں کے مکوس جب تک معنی مذکور مستقل نہیں کر لئے جاتے مکوس ہی رہتے ہیں اور ان پر تصاویر کے احکام کا اطلاق نہیں ہوتا لیکن اگر یہی مکوس بالفرض کسی مسالہ وغیرہ سے پائدار کر لئے جائیں تو یقیناً تصویر ہو جائیں گے اور پھر تصاویر کے احکامات ان سے لازمی طور پر متعلق ہو جائیں گے۔

——بالکل یہی حال ٹی۔ وی کے شیشوں پر نظر آنے والے مکوس کا ہے وہ قطعی طور پر مستقل وپائدار نہیں ہوتے۔ پہلے ویڈیو کے توسط کو درمیان سے ہٹا کر ڈائرکٹ والی صورت پر غور فرمائیے۔ جب تک آپ ٹی۔ وی سے وابستہ و مربوط کیمرہ کے سامنے رہیں گے اس وقت تک ٹی۔ وی میں آپ کے مکوس موجود رہیں گے لیکن جیسے ہی آپ کیمرہ کے سامنے سے ہٹے ——یا—— کیمرہ آپ کے سامنے سے ہٹا لیا گیا تو فوراً ہی آپ کے مکوس ٹی۔ وی سے بھی مفقود ہو جائیں گے۔ ٹی۔ وی سے ہم رشتہ کیمرے سے اس کی مواجہت برقرار رکھتے ہوئے جیسا آپ کا قرب وبعد ہوتا رہے گا بالکل اسی طرح آپ ٹی۔ وی کے آئینے میں بھی قریب وبعید ہوتے نظر آتے رہیں گے۔ ٹی۔ وی کے کیمرے کے روبرو آپ

Marfat.com

کے چلنے کی جو رفتار ہوگی ست۔ یا۔ تیز بالکل اسی رفتار سے آپ ٹی۔ وی میں بھی ست۔ یا۔ تیز نظر آئیں گے۔ المختصر۔ مذکورہ بالا صورت میں آئینوں اور ٹی۔ وی دونوں کے شیشوں پر موجود مفقود نظر آنے کی نوعیت بالکل ایک جیسی ہے ـــــ ہاں ـــــ یہ فرق ضرور ہے کہ آئینوں میں عکوس کے ظہور وعدم ظہور کے لئے خود آئینوں کے شیشوں کی مواجہت وعدم مواجہت درکار ہوتی ہے۔ مگر۔ ٹی۔ وی کے آئینوں میں ظہور وعدم ظہور کے لئے ٹی۔ وی کیمرہ کی مواجہت وعدم مواجہت ضروری ہوتی ہے۔ مگر۔ یہ فرق ایسا نہیں ہے جس سے عکوس غیر منطبعہ عکوس منطبعہ بن جاتے ہوں۔ تو جب دونوں جگہ اپنے اپنے محل ظہور پر ان کا غیر منطبع ہونا اظہر من الشمس ہے تو پھر ان کا صرف عکوس ہونا اور تصویر نہ ہونا متعین ہو جاتا ہے۔ اور جب یہ عکوس تصویر نہیں قرار پاتے تو پھر ان پر حرمت تصاویر کے نصوص کا اطلاق چہ معنی دارد؟ ـــــ یہ تو رہا ڈائرکٹ والی صورت کا معاملہ ـــــ اب اگر ٹی۔ وی پر عکوس کے ظہور میں ویڈیو کا توسط اختیار کر لیا جائے تو ایسی صورت میں ٹی۔ وی پر عکوس کا ظہور خود ٹی۔ وی کے ویڈیو سے متعلق ہونے کا نتیجہ ہوگا اور یوں ہی عدم ظہور غیر متعلق ہونے کا ثمرہ۔ اب خود ذوالصورۃ کا وقت ظہور کسی کیمرہ وغیرہ کے سامنے رہنا ضروری نہ ہوگا۔

ـــــ مگر ـــــ اتنی سی بات سے غیر منطبع عکوس منطبع نہیں ہو جاتے۔ ڈائرکٹ والی صورت ہو۔ یا۔ ان ڈائرکٹ والی دونوں حالتوں میں ٹی۔ وی کے آئینوں پر عکوس کے عدم انطباع کی حقیقت وہویت بالکل ایک ہی ہے۔ اور جب عدم انطباع ہی سبب ہے ان عکوس کے تصویر نہ ہونے کا تو یہ بات اس صورت میں بھی حاصل ہے۔ اب پھر ایک بار فاضل مجیب کی خط کشیدہ عبارت پر نظر ڈالئے اور پھر فیصلہ کیجئے کہ میری مندرجہ ذیل عبارت غیر منطبع عکس کو تصویر نہ قرار دینے میں خود ان کے طرز فکر کی عکاسی کرتی ہے یا

Marfat.com

نہیں؟

"ٹی۔ وی کے آئینے میں اشیاء کے عکوس مستقل نہیں ٹی۔ وی کیمرہ سامنے ہے تو عکوس ہیں اگر ہٹالیا جائے تو عکوس مفقود۔ اگر ٹی۔ وی کے آئینے کے عکوس بی ٹی۔ وی ہی میں کسی پالش کے ذریعہ مستقل وپائدار کر لئے جائیں تو وہی عکوس عکوس نہ رہیں گے بلکہ تصویریں ہو جائیں گے اور حکم حرمت تصاویر ان پر وارد ہو گا اور جواز کی راہ نہ نکل سکے گی"

مذکورہ بالا عبارت ڈائرکٹ والی صورت پیش نظر رکھ کر مرتب کی گئی ہے۔ چونکہ مانعین ڈائرکٹ اور ان ڈائرکٹ دونوں صورتوں میں ٹی۔ وی کے عکوس کو عکوس نہیں مانتے بلکہ اس کو تصویر قرار دیتے ہیں لہٰذا میری مذکورہ بالا عبارت بھی جو فاضل مجیب ہی کی عبارت کا چربہ ہے ان مانعین کے سامنے ایک گہرا سوالیہ نشان کھینچنے میں انشاء المولیٰ تعالیٰ موثر کردار کا مظاہرہ کرے گی ـــــ ان ڈائرکٹ والی صورت میں عبارت کا لب ولہجہ کچھ اس طرح کا ہو جائے گا کہ ـــ "ٹی۔ وی کے آئینے میں اشیاء کے عکوس مستقل نہیں ویڈیو سے تعلق ہے تو عکوس میں اگر یہی تعلق منقطع ہو جائے تو عکوس مفقود۔ اگر ٹی۔ وی کے آئینے کے عکوس بھی ٹی۔ وی ہی میں کسی پالش کے ذریعہ مستقل وپائدار کر لئے جائیں تو وہی عکوس عکوس نہ رہیں گے بلکہ تصویریں ہو جائیں گے اور حکم حرمت تصاویر ان پر وارد ہو گا اور جواز کی راہ نہ نکل سکے گی" ـــ اپنی منقولہ بالا بے غبار خط کشیدہ عبارت کے بعد فاضل گرامی نے جو کچھ فرمایا ہے اس سے ان کی پریشان خیالیوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔ غور فرمائیے کہ قیاس کرنے والے نے تو ٹی۔ وی کے آئینوں پہ نظر آنے والے عکوس کو معروف ومتعارف آئینوں میں نظر آنے والے عکوس پر قیاس کیا ہے اور

Marfat.com

بالکل صحیح قیاس کیا ہے جیسا کہ میری مذکورہ بالا دونوں عبارتوں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ تو پھر یہاں ویڈیو کیسٹوں (جسے فاضل مجیب ٹی۔ وی کیسٹ سمجھ رہے ہیں) کا ذکر چہ معنی دارد ؟۔ فاضل مجیب نے اتنا بھی نہیں سوچا کہ ویڈیو کیسٹ کی تو ضرورت ان ڈائرکٹ والی صورت کے لئے مخصوص ہے۔ ڈائرکٹ والی صورت میں کسی کیسٹ کا کیا سوال ہے؟ وہاں تو بغیر کیسٹ کے توسط ہی کے عکس نمائی ہوتی ہے۔ ویسے بھی کیسٹوں کے اندر عکوس کی موجودگی کا خیال ظاہر فرما کر فاضل مجیب نے اپنی اس غلطی کا اعادہ فرمایا ہے جس کی میں نشاندہی معروضہ نمبراہی میں کر چکا ہوں۔ یہاں صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ کیسٹوں میں عکوس نہیں ہوتے صرف کرنیں ہوتی ہیں وہ بھی ایک خاص حقیقت وہویت کے ساتھ۔ اور عکس وکرن میں جو ہری وحقیقی فرق ہے دونوں کو ایک سمجھنا خطا فاحش ہے جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں۔ المختصر۔۔۔ کیسٹوں میں ایک خاص حقیقت وہویت کے ساتھ کرنیں ضرور ہوتی ہیں مگر یہ کرنیں عکوس نہیں۔ اور چونکہ زید کی صوری شعاعیں اور ہیں اور عمرو کی صوری شعاعیں اور۔ لہٰذا۔ یہ ناممکن ہے کہ زید کی شعاعوں سے عمرو کی صورت ظاہر ہو جائے اور عمرو کی شعاعوں سے زید کی صورت نمایاں ہو جائے۔ جیسا کہ اظہر من الشمس وابین من الامس ہے فافہم ولا تعجل۔

Marfat.com

باب ۲۱

اپنے فتویٰ میں عکس و تصویر کے درمیان میں نے جس مابہ الامتیاز کی نشاندہی کی ہے اس کے تعلق سے بعض ارباب توہب کا اختلاف بھی میرے کانوں تک پہنچایا گیا۔ چونکہ اس قوم کے بیشتر افراد سنی پلیٹ فارم سے اٹھائی جانے والی ہر آواز کی بے سوچے سمجھے مخالفت کرنا اپنی توہب نوازی کے لئے ضروری سمجھتے ہیں لہٰذا ان کو خاموش کرنے کے لئے علمی انداز کے مباحث اکثر ناکام رہے ہیں۔ لیکن یہ ایک عجیب بات ہے کہ قرآن وحدیث اور اجماع وقیاس کی روشنی میں ان کے سامنے کوئی دلیل پیش کی جائے تو وہ اس پر بھی لب کشائی کی راہ تلاش کرنے میں لگ جاتے ہیں ـــــ مگر ـــــ اگر خدا ان کے سامنے ان کے مزعومات کے خلاف ان کے کسی مسلمہ مولوی کا کوئی قول رکھ دیا جائے تو وہ ایسا خاموش ہو جاتے ہیں لگتا ہے سانپ سونگھ گیا۔

ـــــ انہیں اس قول کے خلاف بولنا تو بڑی بات سوچنا ہی بہت گراں گزرنے لگا ہے یہاں تک کہ وہ یہ بھی غور کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے کہ فی الواقع یہ سچ بھی ہے یا غلط؟

ـــــــ ان حالات کے پیش نظر میں بہت سوچ میں تھا کہ ایسوں کی زبان بندی کی کیا شکل نکالی جائے۔ چند احباب سے میں نے اپنی اس فکر کا اظہار بھی کیا ـــــ

ـــــ اسے بھی حسن اتفاق کہئے کہ ہمارے ہی احباب میں سے ایک صاحب کو کہیں سے ایک کتاب مل گئی جو دو رسالوں پر مشتمل ہے۔ ایک رسالے کا تعلق رویت ہلال سے ہے اور دوسرے کا تعلق "فوٹو گرافی کے شرعی مسائل" سے ۔ پہلے کا نام سبب تالیف میں "احکام الاہلۃ فی احکام الاہلہ" ظاہر کیا گیا ہے اور دوسرے کا نام "کشف السجاف عن وجہ فوتو

Marfat.com

گراف" تحریر ہے۔ یہ دونوں رسالے دارالعلوم دیوبند کے مفتی اعظم مولوی مفتی محمد شفیع صاحب کی تالیف ہیں۔" ادارہ اشرف التبلیغ نیہ منزل دیوبند یو۔پی۔ انڈیا اس کا ناشر ہے اور وسیم پرنٹنگ پریس دیوبند میں اس کی طباعت کرائی گئی ہے ـــــــ اس کتاب کے اس حصے کو جو فوٹوگرافی سے متعلق ہے جب میں نے دیکھا تو مجھے اس کے صفحہ نمبر۵۶ سے لیکر صفحہ نمبر۵۸ تک میں توہب نوازوں کی زباں بندی کے لئے کافی مواد مل گیا۔ ایسی واضح اور صاف تحریر کہ اس کو مزید واضح کرنے کے لئے مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ لہٰذا ۔میں اس کو صرف من وعن نقل کر دے رہاہوں اور بس۔ ملاحظہ فرمائیں۔

"دوسری دلیل (فوٹوگرافی کے مجوزین کی طرف سے) یہ پیش کی جاتی ہے کہ فوٹوگرافی درحقیقت عکاسی ہے جس طرح آئینہ وپانی اور دیگر شفاف چیزوں پر صورت کا عکس اتر آتا ہے اور اس کو کوئی گناہ نہیں سمجھتا اسی طرح فوٹو کے شیشے پر مقابل کا عکس اتر آتا ہے اور فرق صرف یہ ہے کہ آئینہ وغیرہ کا عکس پائدار نہیں رہتا اور فوٹو کا عکس مسالہ لگاکر قائم کر لیا جاتا ہے ورنہ فوٹوگرافر اعضاء کی تخلیق وتکوین نہیں کرتا۔ اس دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ ان حضرات نے فوٹو کی تصویر کو آئینہ پانی وغیرہ کے عکس پر قیاس کیا ہے یعنی جس طرح آئینہ کے عکس میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں ایسے ہی فوٹو کی تصویر بھی ایک عکس ہے پھر اس کو کیوں حرام کیا جائے۔

لیکن اگر تامل سے کام لیا جائے تو واضح ہو جائے گا کہ یہ قیاس اصول کے قطعاً" خلاف ہے اور ایک عالم کی شان اس سے بہت اعلیٰ ہونی چاہئے کہ وہ ایسی ظاہرالفرق چیزوں میں فرق نہ کرے اور ایک پردے کا حکم نافذ کر دے ۔ فوٹو کی تصویر اور آئینہ وغیرہ کے عکس میں چند نمایاں فرق ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

Marfat.com

(۱)سب سے بڑا فرق تو یہی ہے جن کو خود یہ حضرات تسلیم کرتے ہوئے ان لفظوں میں بیان کرتے ہیں۔

"فرق صرف یہ ہے کہ آئینہ وغیرہ کا عکس قائم اور پائدار نہیں رہتا اور فوٹو کا عکس مسالہ لگا کر قائم کر لیا جاتا ہے"

مگر وہ اس فرق کو قلیل سمجھ کر نظر انداز کرنا چاہتے ہیں حالانکہ یہی فرق تصویر اور عکس میں مابہ الامتیاز ہے۔ عکس کو جس وقت تک مسالہ لگا کر پائدار نہ کر لیا جائے اس وقت تک وہ عکس ہے اور جب اس کو مسالہ کے ذریعہ سے پائدار اور قائم کر لیا جائے وہ عکس عکس کے حدود سے نکل کر تصویر بن جاتا ہے۔ کیونکہ عکس صاحب عکس کا ایک عرض ہے جو اس سے علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آئینہ پانی وغیرہ میں جب تک کہ ذی عکس ان کے مقابل رہتا ہے اسی وقت عکس باقی رہتا ہے اور جب وہ ان کے محاذات سے ہٹ جائے تو عکس بھی اس کے ساتھ چل دیتا ہے۔ دھوپ میں آدمی کھڑا ہوتا ہے اور اس کا عکس زمین پر پڑتا ہے مگر اس کا وجود آدمی کے تابع ہوتا ہے۔ جس طرف یہ چلتا ہے عکس بھی اس کے ساتھ چلتا ہے۔ زمین کے کسی خاص حصے پر اس کا قائم اور پائدار ہونا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کسی مسالہ یا نقش اور رنگ کے ذریعہ سے اس کی تصویر نہ کھینچ لی جائے۔

حاصل یہ ہے کہ عکس جب تک مسالہ وغیرہ کے ذریعہ سے پائدار نہ کر لیا جائے اس وقت تک وہ عکس ہے اور جب اس کو کسی طریقہ سے قائم و پائدار کر لیا جائے تو وہی تصویر بن جاتا ہے۔

اور عکس جب تک عکس ہے نہ شرعاً اس میں کوئی حرمت ہے اور نہ کسی قسم کی کراہت خواہ وہ آئینہ پانی یا کسی اور شفاف چیز پر ہو۔ یا فوٹو کے شیشہ پر اور جب وہ اپنی حد

Marfat.com

سے گزر کر تصویر کی صورت اختیار کرے گا خواہ وہ مسالہ کے ذریعہ سے ہو یا خطوط ونقوش کے ذریعہ سے اور خواہ یہ فوٹو کے شیشہ پر ہو یا آئینہ وغیرہ شفاف چیزوں پر اس کے سارے احکام وہی ہونگے جو تصویر کے متعلق ہیں۔

غرض مسالہ لگاکر پائدار کرنے سے پہلے پہلے صورت کا عکس فوٹو کے شیشہ پر بھی ایسا ہی حلال اور جائز ہے جیسے آئینہ پانی وغیرہ میں اور مسالہ لگاکر آئینہ وغیرہ شفاف چیزوں پر بھی عکس کا پائدار کر لینا ایسا ہی حرام وناجائز ہے جیسا کہ فوٹو کے آئینہ پر۔

آج اگر کوئی ایسا مسالہ ایجاد کیا جائے کہ جب اس کو آئینہ پر لگایا جائے تو اس کے مقابل صورت اس میں قائم ہو جائے یا کوئی شخص ایسی صورت کو قلم وغیرہ سے آئینہ پر نقش کر دے تو یقیناً اس آئینہ کی صورت کا وہی حکم ہو گا جو تمام تصاویر کا ہے۔" ۔ انتھی بلفظہ۔

آگے چل کر صفحہ ۶۰ اور صفحہ ۶۱ پر لکھتے ہیں۔

" (۲)دوسرا فرق آئینہ وغیرہ کے عکس اور فوٹو کی تصویر میں یہ بھی ہے کہ آئینہ کے عکس میں مشابہت کفار لازم نہیں آتی اور فوٹو میں لازم آتی ہے آئینہ یا پانی وغیرہ میں چہرہ دیکھنا کفار کا شعار نہیں بلکہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے بھی ثابت ہے اور فوٹو کا دیوار وغیرہ پر لگانا رومن کیتھولک اور دیگر تصاویر پرست فرق کفار کے طرز عمل کے مشابہ ہے۔

(۳)ایک فرق یہ بھی ہے کہ عرف میں آئینہ وغیرہ کے عکس کو کوئی تصویر نہیں کہتا اور فوٹو کو تصویر کہا جاتا ہے جیسا کہ میں عنقریب اس کی شہادت پیش کروں گا اس لئے فوٹو کے احکام تصویر کے احکام ہونے چاہئیں نہ عکس آئینہ کے۔ یہ تین نمایاں فرق ہیں جو فوٹو کی تصویر کو آئینہ وغیرہ کے عکس سے ممتاز کر دیتے ہیں اس لئے فوٹو کی تصویر کو آئینہ کے عکس پر قیاس

Marfat.com

کرنا قیاس مع الفارق ہو گا جو شرعاً و عقلاً مردود ہے"۔ انتھی بلفظہ

خط کشیدہ فقرے میں جس شہادت کے پیش کرنے کی بات کی گئی ہے وہ اسی کتاب کے صفحہ ۶۳ میں مذکور ہے کہ جب مولانا ابوالکلام آزاد سے فوٹو کھینچوانے کی درخواست کی گئی تھی تو انہوں نے جواباً لکھا تھا کہ

"تصویر کا کھنچوانا' رکھنا' شائع کرنا سب ناجائز ہے۔ یہ میری سخت غلطی تھی کہ تصویر کھنچوائی اور الہلال کو باتصویر نکالا تھا میں اب اس غلطی سے تائب ہو چکا ہوں میری پچھلی لغزشوں کو چھپانا چاہئے نہ کہ از سرنو اس کی تشہیر کرنی چاہئے"

الغرض ۔ مولانا آزاد نے فوٹو کھینچوانے کی تعبیر تصویر کھنچوانے سے کر کے واضح کر دیا کہ فوٹو کھنچوانے پر تصویر کھنچوانے کا اطلاق ہو سکتا ہے اور فوٹو گرافی مصوری ہے ـــــ اس مقام پر یہ اچھی طرح ذہن نشین رہے کہ عکس و تصویر میں پہلا فرق ظاہر کرنے کے لئے میں نے جو مفصل پیراگراف نقل کیا ہے اس کی خط کشیدہ عبارت عکس آئینہ وغیرہ کے تعلق سے معروف و متعارف صورت حال کو واضح کر رہی ہے ۔لیکن۔ جب سے سائنسی تحقیقات و اکتشافات نے یہ بات ظاہر کر دی کہ عکس آئینہ اور صاحب عکس (ذوالصورۃ) کے درمیان میں بھی ایک واسطہ ہے جو ایک اہم کڑی کی حیثیت رکھتا ہے اور در حقیقت آئینہ وغیرہ میں ظہور عکس کا قریبی سبب وہی ہے۔ اور وہ ہیں صوری شعاعیں۔ یہ شعاعیں تابع ہیں صاحب عکس کے اور آئینہ وغیرہ کے عکوس تابع ہیں ان شعاعوں کے۔ اسی لئے جیسے ہی آئینہ کے سامنے سے صاحب عکس ہٹا تو شعاعیں بھی ہٹ گئیں اور شعاعیں ہٹیں تو آئینہ کا عکس بھی غائب ہو گیا۔ یوں ہی۔ جیسے ہی صاحب عکس آئینہ کے سامنے آیا شعاعیں بھی آگئیں اور

Marfat.com

شعاعیں آگئیں تو عکس بھی نظر آنے لگا۔ اسی لئے۔ اگر آئینہ اور صاحب عکس کی مواجہت کے باوجود ان کے درمیان کوئی پردہ ڈال کر آئینہ تک شعاعوں کے پہنچنے کا راستہ مسدود کر دیا جائے تو آئینہ میں عکس نظر نہیں آسکتا اور پھر سائنسی ترقی نے ایک قدم اور آگے بڑھایا کہ انہیں صوری شعاعوں کو ایک خاص نوعیت سے کنٹرول اور محفوظ کر لینے کی صورت پر قابو پا لیا تو اب صاحب عکس کے عکوس کے ظہور کے لئے خود صاحب عکس کے وجود کی بھی ضرورت نہ رہ گئی اب اس کے عکوس کے ظہور کے لئے اسکی صوری شعاعوں کو محفوظ کر لینا ہی کافی ہو گیا۔ مگر۔ اب بھی عکوس کے ظہور کے لئے ان شعاعوں کی بالکل وہی حیثیت ہے جو عام آئینوں میں ظہور عکس کے لئے خود صاحب عکس کی رہتی ہے۔ یعنی جس طرح آئینہ کے سامنے سے صاحب عکس کے ہٹتے ہی عکس غائب ہو جاتا ہے اور سامنے آتے ہی عکس نظر آنے لگتا ہے بالکل اسی طرح ٹی۔ وی سے شعاعوں کے ہٹتے ہی عکس غائب ہو جاتا ہے اور ٹی۔ وی میں شعاعوں کے آتے ہی نظر آنے لگتا ہے۔

——ویسے تو میں ان باتوں کے تعلق سے اپنے مفصل معروضات پیش کر چکا ہوں مگر یہاں پر موقع و محل کے لحاظ سے یہ مختصر سی وضاحت ضروری معلوم ہوئی۔

Marfat.com

باب ۲۲

یہ باب چند اہم فوائد پر مشتمل ہے۔ فائدہ نمبر ۱ استقامت ڈائجسٹ مارچ ۱۹۸۶ء کے مسائل ضروریہ کے کالم میں مطبوعہ ایک سوال اور پھر اس کا وہ جواب جسے فقیہ العصر محقق دوراں شارح بخاری نائب مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی شریف الحق صاحب قبلہ نے عطا فرمایا ہے اپنی افادیت کے لحاظ سے ایسا ہے کہ میں اسے یہاں نقل کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ پہلے سوال ملاحظہ فرمائیں۔

—— "کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ ویڈیو اور ٹی۔ وی پر حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ و حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی تصویر اور ایمان لاتا دکھایا جارہا ہے اس کا دیکھنا کیسا ہے؟ زید کہتا ہے کہ علمائے اہلسنت نے فلم کو جائز قرار دیا ہے تو وہ کون کون سی فلم ہے جس کے جواز کا فتویٰ علمائے اہلسنت نے دیا ہے اور تمام علماء کرام کی بارگاہ میں یہ التماس ہے کہ الفتنہ اشد من القتل کا کیا مطلب ہوتا ہے مکمل واضح فرماکر جلد سے جلد بحوالہ کتب صحیح جواب عنایت فرماکر مشکور فرمائیں۔" الجواب۔ ایسی فلم دیکھنی جس میں صحابہ کرام کے فوٹو ہیں حرام و گناہ ہے صحابہ کرام میں کسی کی کوئی تصویر کبھی نہیں بنی پھر اس کی فلم کیسے تیار ہوئی۔ ظاہر ہے کہ کسی آوارہ فلم ایکٹر کو حضرت بلال بنایا گیا کسی کو حضرت حمزہ یہ صحابہ کرام کی کتنی بڑی توہین ہے کہ آوارہ بدکردار ایکٹروں کو صحابہ کرام کے روپ میں پیش کیا گیا اس لئے ایسی فلم دیکھنی قطعاً یقیناً حرام و گناہ ہے سینما کی کوئی بھی فلم ہو اس کا دیکھنا ناجائز و گناہ ہے اس لئے کہ اس کی فلم میں تصویریں ہوتی ہیں۔ ویڈیو کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے اور جو جواز کے قائل ہیں وہ بھی صرف اسی حد تک کہ جو منظر ہو فی نفسہ جائز ہو مثلاً کوئی مرد خبر سنا رہا ہے تقریر کر رہا ہے وغیرہ وغیرہ اگر عورت کا عکس ہو تو مطلقاً ناجائز اگرچہ وہ

Marfat.com

قرآن کی تلاوت کر رہی ہو نعت پڑھ رہی ہو۔ اسی طرح ناچ گانا باجہ وغیرہ کا دیکھنا سننا حرام وگناہ ہے خلاصہ یہ ہے کہ اصل جس کا جائز اس کا عکس بھی دیکھنا جائز ہو گا اور اصل حرام تو عکس بھی حرام۔ یہی تفصیل سننے میں بھی ہے۔ وہ بھی انہیں علماء کے نزدیک جو ویڈیو کیسٹ میں تصویر نہیں مانتے ورنہ مطلقاً ناجائز خواہ مرد ہی کا عکس ہو خواہ وہ دینی تقریر کر رہا ہو خواہ کسی حاکم کسی پیر کا عکس ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔ الفتنہ اشد من القتل کا مطلب یہ ہے کہ مذہب اور مسلمانوں کے خلاف شورش برپا کرنا قتل سے زیادہ سخت ہے اس لئے کہ قتل محدود رہ جاتا ہے اور شورش کبھی کسی پوری قوم پوری بستی پورے ملک کو اور دنیا کو تباہ کر دیتی ہے۔ کتبہ محمد شریف الحق امجدی۔ دارالافتاء اشرفیہ مبارکپور ۹ صفر ۱۴۰۶ ہجری

قارئین کرام کو تو میری جوابی تحریر ہی سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ خود حضرت فقیہ العصر مدظلہ العالی کی عبقری شخصیت مجوزین ہی کے ہم خیال ہے——

—— ○○○ ——

Marfat.com

قارئین کرام کو تو میری جوابی تحریر ہی سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ خود حضرت فقیہہ العصر مدظلہ العالی کی عبقری شخصیت مجوزین ہی کے ہم خیال ہے۔

فائدہ نمبر۲: ماخواز از ماہنامہ المیزان اکتوبر ۱۹۸۶ء ص ۶۰۵ "ٹی وی کے پروگرام کے بارے میں احباب نے بتایا کہ دور بھٹو میں ہماری اخلاقی قدروں کو پامال کرنے کے لئے ٹی وی بھی اہم رول ادا کر رہا تھا جب بٹن آن کیجئے تو رقص و سرور کے اخلاق سوز مناظر سامنے آئے۔ لیکن ادھر دس سال سے جنرل ضیاء کی حکومت نے جہاں بہت سی بے راہ رویوں کو لگام دی ہے ذرائع ابلاغ کے اس اہم ترین شعبہ ٹیلی ویژن کو بھی تہذیبی و اخلاقی فریم میں فٹ کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے اب پاکستان ٹی وی فحاشی اور عریانیت کی بجائے اخلاقی ' روحانی و دینی اساس پر پروگرام پیش کرتا ہے اب ہم اپنے ٹی وی کے ذریعہ علمائے کرام کے بیانات ' شرعی مسائل اور دین و دنیا کی بھلائی۔ کے موضوعات سنتے ہیں ہماری نئی نسل اور ہمارے معصوم بچے جن پر ٹی وی کے اثرات مرتب ہوتے ہیں اب ان کے ذہن و فکر و دل و دماغ میں اسلامی و اخلاقی اقدار کے لازوال نقوش بھی ابھرتے ہیں صحیح سمت میں پاکستان ٹی وی کی ترتیب و ترسیل ہی کا نتیجہ ہے کہ مذہبی جماعتیں مذہبی پروگرام پر چھا جانے کے لئے تگ و دو کرتی نظر آ رہی ہیں۔

جماعت اسلامی ' جمیعتہ العلماء اسلام ' اہل حدیث اور اہل تشیع کے ساتھ ساتھ سواد اعظم کے اکابرین بھی ٹی وی پر خطابات کرتے ہیں۔ دین و شریعت پیش کرتے ہیں ضیاء الامت علامہ جسٹس پیر محمد کرم شاہ

Marfat.com

الازہری رحمتہ اللہ علیہ حضرت علامہ عبدالمصطفے ازہری اشرفی رحمتہ اللہ علیہ صاحبزادہ حضرت صدر الشریعہ علامہ امجد علی صاحب اعظمی (مصنف بہار شریعت) حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی اشرفی صدر مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور ' حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی اشرفی رحمتہ اللہ علیہ سربراہ اعلی جامعہ نعیمیہ ' حضرت علامہ مفتی غلام سرور قادری ' حضرت علامہ مفتی مختار احمد نعیمی اشرفی" (صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی احمد یار خانصاحب) حضرت علامہ حکیم سید خلیل احمد قادری اشرفی سربراہ اعلی جامعہ حسنات العلوم لاہور ' حضرت علامہ فضل کریم قادری رضوی (صاحب زادہ محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد صاحب قادری رضوی) حضرت علامہ ابوالحسن حقانی اشرفی صاحب ' حضرت علامہ مفتی جسٹس شجاعت علی صاحب ' حضرت علامہ مفتی ظفر علی نعمانی صاحب اور بہت سے اکابرین اہلسنّت باضابطہ ٹی وی پروگراموں میں آتے ہیں اور اہلسنّت سواد اعظم کی باقاعدہ نمائندگی کا حق ادا کرتے ہیں" المیزان اکتوبر ۸۶ء

فائدہ نمبر ۳ : ماہنامہ ' الاشرفیہ کراچی کے ایڈیٹر نے اپنے شمارے دسمبر ۱۹۸۶ء ص ۳۶ پر ' ٹیلی ویژن اور ویڈیو کیسٹ کی شرعی حیثیت ' والے مضمون پر یہ کیپشن تحریر فرمایا ہے۔

"حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں مدظلہ العالی کا تعلق خانوادہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف سے ہے موصوف محدث اعظم ہند کچھوچھوی قدس سرہ کے لائق فرزند ہیں اپنی مفکرانہ اجتہادی فکر اور مبلغانہ سعی و کوشش کی بنا پر عالمی شہرت رکھتے ہیں ' زیر نظر مضمون آپ نے ایک استفتاء کے جواب میں قلم بند فرمایا ہے ہندو پاک کے جلیل القدر علماء نے اس کی تائید

Marfat.com

و توثیق فرمائی ہے بالخصوص غزالی دوراں ' رازی زماں شیخ الحدیث و التفسیر حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی قدس سرہ کی تائید و توثیق کے بعد یہ سمجھنا بالکل بجا ہو گا کہ یہ مسئلہ ہی حل ہو گیا ہے۔

فائدہ نمبر۴: ماخوذ از ماہنامہ 'الاشرفیہ کراچی دسمبر۱۹۸۶ء ص ۳۹'

۴۰ مولانا مدنی میاں کے اس فتوے کی تائید ہندوستان کے مفتی شریف الحق امجدی صاحب ادارہ شرعیہ پٹنہ بہار کے مفتی عبدالواحد صاحب اور دارالعلوم غریب نواز الہ آباد کے مفتی شفیق احمد صاحب مدظلہم العالیہ نے بھرپور طریقے سے کی ہے اور پاکستان کی مشہور علمی شخصیت حضرت مولانا احمد سعید کاظمی شیخ الحدیث انوار العلوم ملتان نے تائید کی ساتھ ساتھ مولانا مدنی میاں کو مندرجہ ذیل مکتوبات تحریر فرمایا۔

رئیس المحققین حضرت علامہ سید محمد مدنی الاشرفی الجیلانی دامت معالیہم و علیکم السلام و رحمتہ اللہ تعالیٰ و برکاتہ۔

مزاج اقدس!

حضرت کا مکتوبات گرامی شرف صدور لایا۔

یاد فرمائی کا بے حد شکریہ۔ جناب کے ارسال کردہ استفتاء و فتاوی کو بغور سنا تینوں فتاوی حضرت کی فہم و ذکاء اور تحقیق و جستجو کا منہ بولتا شاہکار ہیں۔ بے شک جناب کی ذہانت اور استنباط لائق صد ستائش اور قابل تحسین و آفرین ہیں۔ آپ نے جس آسانی سے ایسی مشکل مسائل کو عام فہم انداز میں ڈھال کر حل فرمایا ہے وہ آپ ہی کا حق ہے بزرگان دین اور علماء امت کے مختلف اقوال کو جس عمدگی سے بیان فرمایا ہے اور جس حسن و خوبی سے نبھایا ہے وہ آپ کے انشراح صدر اور علوم عقلی و نقلی میں

Marfat.com

مہارت تامہ کا مظہراتم ہے خصوصاً طرز استدلال اور انداز تحریر باعث رشک ہیں۔

میں ہرسہ فتاوی میں آپ سے متفق ہوں ۔ بالخصوص ویڈیو کیسٹ ' ٹی ۔ وی اور فلم کے بارے میں جس قدر عرق ریزی سے جناب نے تحقیق فرمائی ہے اور پھر جس خوبصورتی سے ان حقائق کی روشنی میں جائز اور ناجائز صورتوں میں امتیاز کرتے ہوئے فتوی قلمبند کیا ہے وہ قابل تقلید ہے اسی طرح فوٹو کے مسئلے میں بھی حضرت نے علمائے اہلسنّت کے تمام اقوال کو پیش نظر رکھتے ہوئے ممنوع اور ناجائز صورتوں کو ممتاز فرما کر آپ نے حق واضع فرمادیا ہے۔

نماز عشاء کے اوقات کے مسئلے میں ' میں نے بھی ایک فتوی مرتب کیا تھا جو پیش خدمت ہے۔

میں بارگاہ عظمت پناہ میں صمیم قلب سے دعاگو ہوں کہ آپ جیسے اہل علم اور صاحب فہم و ذکاء حضرات کا سایہ اہلسنّت پر تادیر قائم رہے۔

اللہ تعالی جل شانہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

والسلام مع الاحترام

سید احمد سعید کاظمی

ماہنامہ الاشرفیہ 'کراچی ' دسمبر ۱۹۸۶ء

فائدہ نمبر۵ : حضرت علامہ جلال الدین کامل حسامی جانشین علامہ محمد حسام الدین فاضل رحمتہ اللہ علیہ بانی و صدر کل ہند سنی ادارہ امور

Marfat.com

مزہبی (حیدر آباد) کی وجیہہ اور عبقری شخصیت سے کون نا آشنا ہے ۔ بالخصوص آندھرا پردیش میں آپ کے کافی گہرے اثرات ہیں ۔ آپ نے ٹی 'وی اور ۔ ویڈیو کا فقہی جاہزہ ' کے عنوان سے ایک دقیع مضمون تحریر فرمایا اس میں سے ایک اقتباس نمبر۷ حاضر خدمت ہے ملاحظہ ہو۔

"اور جیسی ریڈیو سے صرف خبریں ' یا ' قرات یا اصلاحی اور جائز تقاریر سن لینا برا نہیں ۔ ویسے ہی ٹی ۔ وی اور ویڈیو سے بھی ایسی چیزیں ۔ اور غیر ممنوع مناظر دیکھ لینا جائز پایا جاتا ہے مختصر یہ کہ ٹی ' وی کو بھی مشروط طور پر دیکھنا اسی طرح جائز ہے جس طرح مشروط طور پر دو ۔ یا ۔ تین ۔ یا۔ چار بیویوں کو وقت واحد میں رکھنا جائز ہے ۔

فائدہ نمبر۶ : حضرت مولانا سید حبیب اللہ قادری (رشید پاشا) امیر جامعہ نظامیہ ۔ (حیدر آباد) نے بھی ایک مضمون بعنوان 'تصویر و فوٹو اور ٹی ۔وی ۔و ۔ویڈیو ۔ اور ان کا حکم شرعی ' رقم فرمایا ۔ جسے روزنامہ سیاست (حیدر آباد) نے ۱۲ جون ۸۵ء کے شمارے میں شائع کیا ۔ اس مضمون کا بھی ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں ۔

بہر حال ان جدید ایجادات کو ناجائز و حرام نہیں کہا جا سکتا۔ اور ان کے استعمال سے بالکلیہ نہیں روکا جا سکتا ۔ اور نہ صحیح استعمال کو ممنوع قرار دیا جا سکتا ہے ۔ اصولی طور پر فرضیت یا حرمت کے ثبوت کے لئے دلیل قطعی درکار ہے اور جس طرح ایک حرام کو حلال قرار دینا اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ کفر کی حد کو پہنچا دیتا ہے اسی طرح ایک حلال کو حرام قرار دینا بھی اتنی ہی اہمیت کا حامل ہے ۔

مذکورہ بالا اقتباس میں ' مذکورہ علمائے ملت اسلامیہ اور اکابرین

Marfat.com

اہلسنت کے بارے میں یہ گمان کرنا کہ وہ ٹی ۔ وی کے مذکورہ استعمال کو ناجائز و حرام سمجھ کر ایسا کرتے ہیں میرے خیال میں قابل مذمت اور بدترین سوء ظنی کا مظاہرہ ہے ۔ لہٰذا ان کی عظمت شان سے جو بات میل کھائی ہے وہ یہی ہے کہ ان کے نزدیک ٹی ۔ وی کا مشروط استعمال بالکل جائز ہے ۔

Marfat.com

Marfat.com

کتاب مستطاب ملفوظات طیبات مخدوم العالم، قدوۃ الکبرا سلطان التارکین

حضرت سیّد اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی مومم بہ

لطائفِ اشرفی

فی بیان

طوائفِ صوفی

حسب الارشاد

مدار اشرفیت، پیر طریقت، حضرت الحاج الحافظ القاری ڈاکٹر
سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہم

امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان

عنوان مکتبہ سمنانی ۱۷/۱۴ فردوس کالونی ۵ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر کی تصانیف، ترجمہ و شرح کی ہوئی کتب

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

جہانگیری

20 کتب صحیح بخاری شریف

8 جلدیں مکمل

احادیث نبویہ کی سب سے مستند کتاب کا عام فہم، آسان، سلیس، بامحاورہ ترجمہ

ﷺ امام احمد رضا خان کی تعلیقات علی البخاری

کا ترجمہ و وضاحتی الفاظ کے ہمراہ

جہانگیری — فوقت جہانگیری شرح صحیح بخاری

جمال السنۃ

تقریباً 12 جلدیں مکمل

جہانگیری

صحیح مسلم شریف

3 جلدیں مکمل

امام ابو الحسین مسلم بن حجاج القشیری

الموطأ

امام مالک

احادیث نبویہ، آثار صحابہ، اقوال تابعین اور آراء امام مالک

تالیف امام دار الہجرۃ

امام ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک المدنی

احادیث و آثار کا مستند اور قدیم مجموعہ

سنن دارمی

محدث امام دارمی — 2 جلدیں مکمل

درود پاک پڑھنے والوں کی ایمانی فراست علمی بصیرت اور ذوق و شوق و محبت میں اضافے کیلئے ایک عظیم نعمت۔

جہانگیری

ریاض الصالحین

2 جلدیں مکمل

للإمام الحافظ الفقيه أبي زكريا محيي الدين يحيى النووي

المتوفى سنة ٦٧٦ هجرية

رحمه الله تعالى

مسند الإمام زید

الإمام زيد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب

جہانگیری

مسند الإمام الشافعي

2 جلدیں مکمل

ترتیب

الأمير أبي سعيد سنجر بن عبد الله الناصري الجاولي

فوقت جہانگیری سنن دارمی

جہانگیری

العروف بہ

تحفہ باقیہ

دس نظامی کے نصاب میں شامل فقہ حنفی کی مستند کتاب کا آسان اور عام فہم ترجمہ

شرح القدوری

2 جلدیں مکمل

امام ابو الحسن احمد بن محمد بن جعفر بغدادی

جہانگیری

معارف درود و سلام

ابن قیم الجوزیہ

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 42-37246006

Marfat.com